فہرست کیمیائے حکمت

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

نام حق شیفتہ ہے صدر کلام | ایزدِ ذو الجلال و الاکرام
پھر سزا ہے مقام و لائق حال | کھولنا چاہیے زبان مقال

ہر آفریدہ لیل و نہار مصروفِ حمد آفریدگار ہے لیکن زبان حال
سے بسببِ عدمِ ادراک حقیقت کار آمادۂ صد گونہ اعتذار ہے
انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت کہ اس مقام حیرت فرجام
مین دم مارے اور شمہ انعامات بیغایات اور اخلاق مکرمات
اوس مبدعِ مکونات سے زبان پر لاوے مثنوی

خدائی مین ہمثیل و ضد ہی وہی | وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَلِدْ ہے وہی
نہ وہ ہے مرکب نہ وہ ہی بسیط | مگر ہے کُلِّ شَیٍٔ مُحِیط

اپنی بھی اوسکو نہین ہے خبر | نہین اوسے تحمید حدِّ بشر

پس بندۂ قصور آگندہ کو لازم ہے کہ رحمت باری عزّ اسمہٗ کو بنظر تأمل دیکھکے ہمہ تن اوسکی بندگی مین مصروف ہو کہ اوسنے اپنی عنایت بیغایت سے آدمؑ کو مسجود ملائک کیا اور تشریف لقد کرمنا بنی آدم سے کیا کچھ امتیاز دیا اور ہماری ہدایت و تہذیب کے لیے کیسے کیسے انبیا و رسل علی نبینا و علیہم الصلوٰة والسلام مرسل فرمائے اور کتابین آسمانی متضمن مصالح و حِکَم نازل کرکے درستی حال و مآل کے طریقے سکھلائے بیچون و بیچگون بشبیہ و بنمون

سبحانہٗ و تعالیٰ عمّا یصفون لمؤلفہ

نہین ممکن کہ انعاماتِ باری | در آئین عقلِ ناقص مین ہماری
اگر ہر بال بھی تن پر زبان ہو | کہان افضال کا اوسکی بیان ہو
ہمین وہ نعمتین بخشین کرم سے | کہ شکر اوسکا نہین ممکن ہے ہمسے
عجب یہ حمد کی ہے سخت منزل | کہ جسمین شہسوارونکا ہے خون دل
جو لا احصی مقالِ مصطفیٰؐ ہو | بھلا پھر حمد حق کس سے ادا ہو
مناسب شیفتہ یان خامشی ہے | فلاح آخرت نعتِ نبیؐ ہے

اور درودِ نامعدود اوس نبی آخر الزمان محبوب سبحان علّت غائی کون و مکان پر بھیجنا چاہیے کہ حق جلّ و علیٰ خود اپنے کلام

فضیلت

کلام فضیلت فرجام مین اوسکا ثنا خوان ہے اور محمدت اوسکی ہمپایۂ
تحمید یزدان ہے کسکی مجال کہ اوسکی مدح سگالی کا دم مارے ور
عدم شناخت منزل ومقام سے اول قدم پہ تھک ہی اور ہمت ہارے
کلام معجز نظام آپکا باعث حصول ہر مقصد ومرام ہے اور محاسن اخلاق
کرام قلم بریدہ زبان کیا لکھ سکے کہ اوسکا مداح خود خالق الانام ہے
ازراہِ انعام عام ورافت تام شبستان عالم کو چراغِ ہدایت سے
روشن فرمایا اور گم گشتگان وادی ضلالت کو بعافیت تمام صراط
مستقیم پر پہونچایا لمولفہ

محمد سرورِ اولادِ آدم	محمد رونقِ گلزارِ عالم
مطراسازِ گلزارِ عنایت	نضارت بخش بستانِ ہدایت
گواہی دیرہا ہے دیکھو لولاک	بنا اونکے لیے ہی ارض وافلاک
	اونھین کے جسم کا خوشبو عرق ہے

اونھین کے خلق کا مداح حق ہے	اور اونکی آل واصحاب کبار پر
کہ اوصاف پاک اونکے حدِ ادراک سے خارج ہین اور سمندِ وہم
وخیال اونکے میدان توصیف مین عارج ـــ

تعالے اللہ چراغانِ ہدایت	قنادیلِ درخشانِ ولایت
مصابیح رہ دینِ محمد	ریاحینِ بساتینِ محمد
بہارانِ گلستانِ الہی	ہزارانِ خوش الحانِ الہی

شموع محفل یزدان پرستی	شموس مشرق ایجاد ہستی

بعد حمد خالق انام و نعت رسول عالیمقام و منقبت آل عظام
و اصحاب کرام ارباب عقل و کیاست و اصحاب فہم و فراست کی خدمت
مین گذارش ہے کہ بتاریخ بارھوین ماہ جنوری ۱۸۷۲ء عیسوی جناب
معلی القاب خداوند نعمت فیاض زمان قدردان ہر نوع انسان
معدن عطوفت و احسان ماواے عز و جلال ملجاے دولت و اقبال
مجسم حیا و شرم مصور صلح و آزرم باچشم ستار عیوب بادل غفار
ذنوب عندلیب شاخسار سخاوت طوطی مرغزار شجاعت مصدر عالم
عالم فراست و فرزانگی منشاے جہان جہان مروت و مردانگی
مایہ حلم ماہر ہر علم ذہانت اور فطانت مین ضرب المثل عقدہ کشاے
معاقد و ما لاینحل مونس صداقت کیشان محب راستی اندیشان
قدر افزاے ارباب سخن مروج ہر فن پند و نصایح کے شائق
ہنرمندان جہان پر فائق رفیع الشان سمو المکان مولفہ

جہان مین نام حاتم پھر کہان ہو	سخاوت کا اگر اوسکے بیان ہو
تو گردان جہان سنکر ہون مضطر	شجاعت اوسکی گر لاؤن زبان پر
سحبانی فصاحت مین علم ہے	سخن سنجی مین حسان عجم ہے
ہے حکمت مین سزاے سرفرازی	ہے منطق مین وہ بیشک فخر رازی

ہے علم ہندسہ مین فرد و یکتا	نہین زیر فلک ہے مثل اوسکا
خلوق خُلق سے اوسکے سراسر	ہوا ہے خوب ہی عالم معطر

بہ پیکر نورانی رشک فرماے ماہ و خور کالن اے آر بر ونگ صاحب بہادر ایم اے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ملک اودہ دام اقبالہ و عم نوالہ رونق افزاے مدرسۂ بلرام پور ہوئے اور امتحان طلبہ فرماکے ازراہ قدردانی اکثر مدرسین سے مسرور ہوئے روز دوم علی الصباح اس ہیچمیرز نابلد اوحد الدین احمد شیفتہ مدرس عربی و فارسی مدرسۂ مذکورہ ابن مولوی نعمت اللہ لکھنوی غفراللہ لہما فی ہنگام سیر و تفریح رمنۂ بلرام پور و دریاے راپتی ایک قصیدہ بہاریہ نظر انور اشرف مین گذرانا ازراہ ذرہ نوازی قبول فرماکے عز و اعتبار دیا اور بالتفات تمام استفسار کیا کہ تونے کوئی کتاب بھی تصنیف کی ہے خاکسار نے دست بستہ عرض کیا کہ حسب الحکم جناب مستطاب مہر سپہر صدارت ماہ آسمان جلالت ہز ہائی نس دی آنربل سر مہاراجہ دگبجے سنگہ صاحب بہادر کے سی آئی ای دام اقبالہ چند کتابین تصنیف و تالیف کرنے کا اتفاق ہوا ہے من بعد ارشاد ہوا کہ اگر ممکن ہو تو ملاحظۂ اینجانب کیو اسطے بھی ایک کتاب متضمن فضیلت علم و ادب و راستی و کم گوئی و تہذیب اخلاق

ودیگر فوائد حکمیہ بطرز اختصار کہ مفید عام و بکار آمد انام ہو زبان اردو بہ
بعبارت واضحہ مرقوم کراور باسم کیمیای حکمت اوسکو موسوم کرتا کہ
عوام کالانعام کہ مفہوم انسانیت پر وقوف نہین رکھتے ہین اور بجز
اکل و شرب علت غائی عالم کون و مکان نہین سمجھتے ہین مستفید ہوکر
مبدا اور معاد کو پہچانین اور ضلالت و بطالت مین اوقات عزیز
نگذرانین ہر چند اس ہیچمدان کو یہ تاب و توانائی نہین کہ سخن پردازی
کرے اور مولفی و مصنفی کا دم بھرے لیکن بموجب المامور معذور مجبور ہے
کچھ نقد و تحفہ پیش کرنا ضرور ہے ع گر قبول افتد زہے عز و شرف
امید ناظرین با انصاف سے یہ ہے کہ اگر کوئی سہو ملاحظہ ہو الانسان
مرکب من الخطاء و النسیان کو فراموش نکرکے اگر ہوسکے اصلاح فرماوین
ورنہ اپنے ذیل عاطفت مین چھپاوین ع بر کریمان کارہا دشوار نیست
اللہ تعالے اس نسخہ کے مستفیدین کو علم سے معمور کرکے کمال عمل کو
پہونچاوے اور مولف کو بطفیل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
رد ہر فضول سے بچاوے اور عافیت دارین مرحمت فرماوے

تاریخ ہجری نبوی مصنف کتاب ہذا

جب یہ ہوئی کتاب ختم	سب نے کہا کہ حبذا
بولی خرد کہ لکھہ یہ سال	چشمہ فیض ہے دلا

١٢

نو دس برس کی مدت مین وہ لڑکا پڑھ لکھہ کے فاضل ہوا مستند
آفاضل ہوا حکام عہد کو پسند آیا عہدہ جلیل مرحمت فرمایا جو کار تفویض
ہوا بخوبی انجام دیا اوقات خوش گذرانی تمام عمر نیکنام جیا المولفہ
علم باشد گوہر تاجِ شرف مبتذل بیعلم باشد چون خذف

حکایت حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک اعرابی
نے سوال کیا کہ انسان کو عمر عزیز کس شغل مین صرف کرنا چاہیے
فرمایا تحصیل علوم مین اوسنے پھر عرض کیا کہ یا حضرت علم سے
کیا کیا فوائد متصور ہین ارشاد ہوا کہ اوسمین فوائد کثیر مضمر ہین
ایک یہ کہ اللہ جلّ شانہٗ نے عالم کا مرتبہ بہت بلند کیا ہے بنی آدم
اوسکو شرف دیا ہے کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ
وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ - دوسرے یہ کہ تحصیل علم متابعت
فرمان واجب الاذعان رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ حدیث
شریف مین آیا ہے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ - اس
دلیل سے صاف ظاہر ہے کہ سیکھنا علم کا فرض ہے اور تارک فرض
مستوجب عتاب الٰہی و سزاوار عذاب نا متناہی ہے تیسرے
یہ کہ بحکم کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ
معرفت حق تعالیٰ علت غائی کون و مکان ہے اور حصول اوسکا

بے ذریعۂ علم خارج از حدِ امکان ہے بقول حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

ع کہ بے علم نتوان خدا را شناخت	چوتھے یہ کہ علم دولت لازوال ہے

ہے وزدی و رہزنی سے فارغ البال ہے خرچ کرنے سے بڑھتی ہے کمی سے کمی پڑتی ہے شعر

علم حقا کہ مثل زر باشد	چونکہ شد کہنہ تازہ تر باشد

پانچوین یہ کہ عالم اگر ادنی ہے اعلی کہلاے محتاج ہو جمع والا ہو جائے۔ لمؤلفہ

علم ہے سرمایۂ عز و جلال	ہو جسے حاصل وہی فرخندہ فال

الغرض فوائد علم کثیر ہین خارج از حد تقریر ہین لمؤلفہ

علم ہے زیب و رونق عالم	علم ہے فخر ہر بنی آدم
علم سے دل کو روشنائی ہے	علم سے حق تلک رسائی ہے
دولتِ علم کو زوال نہین	اس سے بہتر کوئی کمال نہین
علم کی پہلے چاہیے تحصیل	سب فضائل کی اس سے ہے تکمیل

حکایت ایک سپاہی نے اپنے لڑکے کو تعلیم کے واسطے مدرسہ مین سپرد کیا اور اپنی استطاعت سے زیادہ خدمت اوستاد کرنے لگا لڑکا ازبس کہ غبی تھا جو پڑھتا محو کرتا مگر سپاہی کوشش سے ہاتھ نہ اوٹھاتا اور مضمون لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ کو عمل مین لاتا لڑکا بھی لائق تھا علم و ہنر کا شائق تھا شب و روز تحصیل مین

ف اللہ کی رحمت سے نا امید نہو

مصروف رہتا اور اپنے حق مین دعائین مانگتا آخرکار بحکم اُدْعُونِی
اَسْتَجِبْ لَکُمْ فضل خدا شامل حال ہوا دس برس مین سپاہی زادہ
عالم عدیم المثال ہوا مقبول خاص و عام ہوا دور دور تک اوسکا
نام ہوا

المؤلفہ

جہانمین علم ہے لاریب مایۂ اقبال	سب علم ہی سے ہے حاصل ہر اک کو عزّ و جلال

حکایت حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ کی خدمت مین تین شخص حاضر
ہوئے تینون نے تین سوال مختلف کیے ایک نے عرض کیا
یا علیؑ مین طالب دنیا ہون اوس سے آپ نے فرمایا کہ تجارت کر
دوسرے نے التماس کیا یا امیر المومنینؑ مین طالب آخرت ہون
ارشاد ہوا کہ عبادت کر تیسرے نے گذارش کیا کہ یا حضرت مین
دونون کا خواہان ہون اوسے آپ نے حکم دیا تو علم تحصیل کر پس
اس تقریر سے معلوم ہوا کہ علم سے دین و دنیا ہر دو حاصل ہوتی ہین

المؤلفہ

گوہر فخر دو کون خواہی اگر	غوطہ زن در قلزم علم اے پسر

نصیحت ادب دولت ارجمند ہے صاحب ادب بخت بلند ہے
بزرگون کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے ادب سے
بہتر کوئی زیور نہین بنایا ادب وہ نعمت ہے جسکو حاصل ہوئی
دنیا و آخرت مین نکو کار کہلایا

نظم

از خدا خواہیم توفیق ادب — بی ادب محروم شد از فضل رب
از ادب پر نور گشتہ ست این فلک — وز ادب معصوم و پاک آمد ملک

حکایت عزیز مصر نے بادشاہ عرب سے بھائی چارہ کیا فرط محبت سے اپنی لڑکی کو اوسکے لڑکے سے منسوب کر دیا آپس مین نامہ و پیغام بھیجنے بھجانے لگے طرفین سے تحفے آنے جانے لگے جو کار پیش آتا بصلاح ہمدگر درستی پاتا ایکبار عزیز مصر نے سلطان عرب کو نامہ لکھا کہ حیات مستعار کا کچھ اعتبار نہین اور روزگار

ناہنجار کسی کا یار نہین مثنوی

جہان مین بجز ذات پروردگار — نہین ہے کسیکو بقا زینہار
گدا ہووے یا بادشاہ و وزیر — کسیکو قضا سے نہین ہے گزیر

اولاد حاصل زندگانی ہے اور سبب حصول بقاے جاودانی ہر لمحہ

دنیا مین وہی رہیگا دائم — اولاد ہے جس کسی کی قائم

لہذا انسان کو لازم ہے کہ اپنے حین حیات مین ۔ ئی ایسی صورت کر جائے کہ بعد اسکے بے تفتیش اولاد کے کام آئے چنانچہ نیاز مند نے اپنی صبیہ کے لیے بہت سی جاگیرین و حشم و خدم و طرح طرح کے اسباب ناز و نعم مہیا کیے اور عمدہ عمدہ مکانات و باغات بنوا دیے ہین اَلعِلمُ عِندَ اللہِ کہ آپ کی راے جہان آرا نے شاہزادہ

بلند اقبال- حق مین کیا اقتضا فرمایا ہے اور کونسا امر موجب
بہبود ٹھہرایا ہے بادشاہ عرب نے یہ مضمون ملاحظہ فرمایا تبسم
ہوکے دبیر عطارد رقم تیز قلم کو بلاکے جواب لکھا یا کہ دولت دنیا
اگرچہ بہت عزیز ہے لیکن فی الحقیقت محض بے وفا و نا چیز ہے
عقلا کے نزدیک مال و متاع بیکار ہے کسواسطے کہ ناپائدار اور
بے اعتبار ہے مین نے اپنے فرزند ارشد و ارجمند کو زیور ادب سے
آراستہ کیا ہے نیکو کاری اور سلیقہ شعاری کا خزانہ دیا ہے ایلیے
کہ ادب بڑی چیز ہے صاحب ادب تمام عالم مین عزیز ہے جبکہ
اس مضمون افاضت مشحون سے عزیز مصر مطلع ہوا معقول ہوکے
کہا حق ہے پیغمبر خدا نے بھی فرمایا ہے اَلْاَدَبُ خَیْرٌ مِّنَ الذَّہَبِ

ادب زر سے بہتر ہے

مثنوی

ادب بہتر از گنج قارون بود	فزون تر ز ملک فریدون بود
بزرگان نکردند پروا ے مال	کہ اموال راہست رو د ر زوال
عنان سوے علم و ادب تافتند	کہ نام نکوئی ازو یافتند

حکایت حضرت مخدوم ماہمی کہ ولی اکبر و علامۂ عصر تھے عہد
طفولیت سے بہت سعادتمند ادب و قاعدے کے پابند تھے-
اپنی والدۂ مبرورۂ مغفورہ کی خدمت مین کہ عابدۂ یگانہ اور رابعۂ زمانہ

مین شب و روز مصروف رہتی ایکدن بوقت شب اوس زبیدۂ
دوران نے پانی مانگا مخدوم صاحب فی الفور آبخورہ بھرکے خدمت
شریف مین لیگئے دیکھا کہ اونکی آنکھ لگ گئی ہے بپاس ادب
جگانسکے تمام شب وہین کھڑے رہے قریب صبح صادق اونکی
آنکھ کھلی اونکو کھڑے دیکھا پوچھا کیسے کھڑے ہو حضرت نے
کمال ادب سے سر جھکاکے جواب دیا کہ جسوقت سے حضور نے
پانی طلب کیا جناب مقدسہ یہ حال سُنتے ہی دست بدعا ہوئین
ملتجی بدرگاہ کبریا ہوئین کہ الٰہی اپنے رسولؐ مقبول کا صدقہ میرے
اس فرزند دلبند کو بسعادتِ دارین پہونچا اور اپنے اولیاے
کرام مین داخل کرکے رتبۂ تقرّب عنایت فرما الغرض اونکی دعا
مقبول ہوئی مخدوم صاحب کو بدولت ادب نعمت ولایت حصول
ہوئی لمؤلفہ ادب ہے تاج افضال الٰہی پہ رکھ جسکو کرے وہ بادشاہی
پند بزرگون کا قول ہے کہ حق تعالیٰ نے باغ سخن کو باوجود کمال
وسعت اور فسحت کے گلہاے شیرین بیانی سے چمن چمن کھلایا
اور ذریعہ فرحتِ دل لطافت منزل کا بنایا زبان کو اوسکی باغبانی
مین سرفراز کرکے حکم دیا کہ خس و خاشاک دروغ اور فضول سے
پاک وصاف رہے اور اسکی سیر تفرّجیان صدق وصفا کو معاف ہے

اگر سیاح اس باغ کا نا راستی اختیار کریگا بلا مین پڑیگا اور معاقبات
سے جو ندیکھا دیکھیگا اور جو نسنا جاے وہ سنیگا بیت

از ہمہ غم رستی اگر راستی	از کجی افتی . و کاستی

موعظت ۵ راستی کا اللہ یار ہے دونون جہان مین اوسکا بیڑا پار ہے کاذب کم بخت پر خدا کی مار ہے ہر جگہہ ذلیل وخوار شعر

راستان رستہ اندر روز شمار	جہد کن تا ازان شمار شوی

نصیحت ۶ کسی حکیم نے بغداد کے شاہزادے کو ایک پندنامہ نذر کیا شروع مین یہ نکتہ لکھدیا کہ اے شاہزادۂ والا جاہ اگر تجھکو یہ منظور ہے کہ تیرا رعب آدمی مانین اور بادشاہ عظیم الشان جانین دروغ گوئی سے مجتنب رہ راست گفتاری کے سوا بات نہ کہہ مثل مشہور ہے دروغ بیفروغ ہوتا ہے کاذب انجام کار اپنا اعتبار کھوتا ہے دنیا مین بدنام آخرت مین ناکام نظم

زبان پاک راحیف ست بسیار	از لوث دروغ الودہ سازی
اگر پا بر نداری از رہ صدق	سراز گردون گردان برفرازی

نکتہ ۷ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی عابد اسقدر مجاہدہ کرے کہ اوسکی پشت مثل آسمان خم ہوا ور اتنے روزے رکھے کہ

گہ مانند نیزہ لاغری مین علم ہو اصلا فائدہ مند نہوگا جبتک راستی

کا پابند نہوگا لمولفہ

راستکاری بڑی عبادت ہی	اسمین دارین کی سعادت ہی
راستی کا جویا سے بند رہے	دین و دنیا مین ارجمند رہے

روایت ہے۔ ایک شخص نے حضرت پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جناب مین عرض کیا کہ مین منافق و بے ایمان ہون۔ نام کا مسلمان ہون ہرچند اس عادت سے پرہیز کرتا ہون شیطان سے گریز کرتا ہون لیکن نجات نہین پاتا ہون بار بار بہک جاتا ہون ایسی رہبری فرمائیے کہ اس بلا سے مجھے چھڑائیے ارشاد ہوا کہ راستی اختیار کر دروغ گوئی سے درگذر کہ راستی بڑی چیز ہے راستگو بحکم اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ حق تعالی کا عزیز ہے مثنوی

راستی آنجا علم برزند	یاری حق دست بہم برزند
راستی آور کہ شوی رستگار	راستی از تو ظفر از کردگار

حکایت کسی بادشاہِ ظالم نے کسی قیدی۔ قتل کا حکم دیا اوسنے از روے استعذار عرض کیا کہ اے بادشاہِ جم جاہ مجکو فلان نے تجھپر بڑا احسان کیا ہے بدنامی سے بچا لیا ہے پوچھا وہ کیا ہے کہا تیرا شاہزادہ مخفی میخانون مین جاکر بادہ کشی کرتا اور

ماوہ اللہ تعالی بدلہ دیتا ہے سچون کو ۱۲ منہ

رہا باوجود ایسی عالی خاندانی کے آبروریزی سے نہ ڈرتا بجاے
ادب آموزی شغل ملامت اندوزی تھا مستی و مدہوشی مین ٹھوکرین
کھانے کے سوا اور نہ کچھ روزی تھا مجکو رحم آیا مواعظ مشفقانہ کرکر
اوس بلا سے چھڑایا اگر اس عاجز سے ایسی خیر خواہی عمل مین نہ آتی
ناموس سلطنت برباد ہوجاتی بادشاہ بولا کوئی گواہ بھی ہے اوسنے
کہا ہان اور ایک بڈھے قیدی کی طرف اشارہ کیا اوسنے تصدیق
کردیا پھر بادشاہ نے پیرمرد سے پوچھا کہ تونے باوصف کہن سالی
نصیحت کیون نہ کی اوسنے کہا مین تجکو دشمن جانتا تھا تیری تفضیح
اور توہین کی منتین مانتا تھا مجھے کیا غرض پڑی تھی جو نصیحت
کرتا اور بار فضولی اپنے سر پر دھرتا بادشاہ کو دونون کی نیک محضری
ایک کی پاسداری دوسرے کی حق گزاری پسند آئی دونون نے
بند گران سے خلاصی پائی خلعت اور انعام پاکے مستمال ہوئے

دولت وحشمت سے مالامال ہوئے | بیت

راستی موجب رضاے خداست	کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

روایت ہے کہ عبداللہ ابن جراد نے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ بھلا مسلمان بھی زنا کرتا ہے فرمایا شاید
کر بیٹھے عرض کیا جھوٹ بھی بولتا ہے فرمایا نہین اور یہ آیت

پڑھی اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ یعنی جھوٹ
وہی لوگ بولتے ہین جو ایمان نہین رکھتے

حکایت حضرت سید السادات عبد القادر جیلانی قدس اللہ
سرہُ العزیز ہرگاہ کہ بارادۂ سفر بغداد اپنی والدۂ ماجدہ سے
اجازت خواہ ہوئے اوسوقت اونکی والدۂ شریفہ نے چالیس دینار
آپکے جبۂ مبارک مین سے دیئے اور کہا کہ جاؤ فی امانِ اللہ لیکن
خبردار جھوٹ نہ بولنا بعدہٗ حضرت ایک قافلہ کے ہمراہ راہی بغداد
ہوئے قضائے کار اوس قافلہ پر قزاقون نے چھاپا مارا اور سب
قافلہ کو لوٹا اون مین سے ایک قزاق حضرت پر پہونچا اور پوچھا
کہ اے جوان تیرے پاس کیا ہے فرمایا چالیس دینار اوسنے
کہا کہان ہین آپنے کہا میرے جبہ مین سیئے ہین اوسنے جانا
کہ شاید یہ دیوانہ ہے وہ پلٹ گیا علی ہذا القیاس چند قزاق آئے
اور ہر ایک سے آپنے یہی تقریر کی آخر کار سب نے متحیر ہوکے
اپنے سردار کو اس حال سے آگاہ کیا اوسنے کہا اوسکو میرے پاس
لاؤ چنانچہ حضرت کو اوسکے پاس لے گئے اوسنے بھی استفسار کیا
کہ تمہارے پاس کیا ہے فرمایا کہ چالیس دینار میرے جبہ مین
سیئے ہوئے ہین اوسنے جبہ بدنِ مبارک سے اوتروا کے دیکھا

تو چالیس دینار اوسمین دوختہ تھے کہا ایجوان ہمکو قزاقی کرتے ہوئے
زمانہ دراز گذرا مگر اسے الآن کسی نے یہ ہمسے نہین کہا کہ ہمارے پاس
اتنا مال ہے اسکی کیا وجہ ہے جو تو نے اپنا حال ہمسے راست راست
کہدیا آپ نے فرمایا کہ میری مان نے دروغگوئی کو منع کیا ہے
اور فعل ناشائستہ سے اجتناب کا حکم دیا ہے کہ جھوٹ آدمی کو دارین
سے کھوتا ہے دروغگو آخر کار سر پر ہاتھ دھر کے روتا ہے لہذا
مین قہر خدا سے ڈرتا ہون اور اتّباعِ امرِ والدۂ ماجدہ کرتا ہون ـ
قزاقون کا سردار یہ بات سُنکے رونے لگا خوف یومُ الحساب سے
جان کھونے لگا اور کہا اللہ اکبر تو نے اپنی والدہ کی حکم عدولی نکی
وائے برحالِ ماتبہ کاران کہ مدتون سے اَحکمُ الحاکمین کی حکم عدولی
کرتے ہین عذاب آخرت سے اصلا نہین ڈرتے ہین پس ہم سب نے
آج سے رہزنی چھوڑی اور ان افعالِ ناشائستہ سے توبہ کی آپ
ہمکو غلامی مین لیجیئے اور طریق نجات کی رہبری کیجیئے چنانچہ حضرتؓ نے
اون سبکو اپنا مرید کیا اور فوراً رتبہ غوثیت کا دیا سبحان اللہ صدق
ہر ایک کو دلپسند ہے بحکم اِنْ کَانَ الْکِذْبُ یُنَجِّیْ فَالصِّدْقُ
اَنْجٰی[1] صادق کا مرتبہ سب سے بلند ہے حضرت غوث الاعظمؓ نے
بدولتِ صدق ایسے مہلکہ سے نجات پائی اور قزاقون کو نعمت غوثیت

[1] اگر جھوٹ نجات دیتا ہے تو سچ بڑا نجات دینے والا ہے ۱۲

صدق کے پسند کرنے سے ہاتھ آئی لمولفہ

جس خردور کی صداقت یار ہے	اوسکا بیڑا دو جہان مین پار ہے
صدق سی نقصان کبھی ہوتا نہین	اس تجارت مین کبھی گھاٹا نہین

فائدہ دروغگوئی اسوجہ سے حرام ہے کہ دل پر موثر ہوتی ہے اور صورتِ دل کو ناراست اور تاریک کر دیتی ہے لیکن بعض مواقع پر بحکم دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز جھوٹ بولنا روا ہے لیکن اوس سے کارہ رہنا انسب و اولی ہے کہ بسبب کراہیت کے دل پر اثر نہین کرتا ہے اگرچہ اضطراراً زبان پر گذرتا ہے اور احسن تو یہ ہے کہ جھوٹ بولنے کے مقام پر بھی حتی الوسع ایسی کوئی سچی بات تلاش کر کے بولے کہ جھوٹ بولوانے والا اور ہی کچھ سمجھے جو قائل کا مقصود نہو بموجب اس حکایت کے

حکایت حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی جانب سے عامل بن کے ایک علاقہ پر تشریف لیگئے جب وہان سے واپس ہو کے آئے تو اونکی زوجہ نے کہا کہ کہ تمنے اتنے دنون عاملی کی میرے واسطے کیا لائے فرمایا کہ میرے ساتھ ایک نگہبان تھا مین کچھ نہ لا سکا نگہبان سے اونکا مقصود تو حق سبحانہ تعالی تھا اور اونکی زوجہ سمجھین کہ اونکے ساتھ

کوئی مشرف تھا پس یہ جھوٹ بھی خاص اوسیوقت درست ہی جہان کوئی بڑی ضرورت ہو ورنہ لوگون کو دھوکے مین ڈالنا ہرگز درست نہین ہے گوکہ بات راست ہو۔

نقل ۔ ایک اعرابی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سوال کیا کہ یا امیر المومنین کوئی ایسی بات تبلایئے کہ جسکے اختیار کرنے سے دارین مین آسایش ملے فرمایا خاموشی اختیار کر دنیا و آخرت سے کچھ نہ ڈر لب کھولنا بُری بات ہے علتِ ہزار گونہ آفات ہی کما قال علیہ السلام البلاء موکل بالنطق مثنوی

خامشی را ہر کہ ساز د پیشہ ✠ گرد د ایمن بنود ش اندیشہ

اے برادر گرتو ہستی حق طلب ✠ جز بفرمانِ خدا مکشاے لب

روایت ۔ سفیان ابن عبداللہ نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے حق مین کونسی چیز زیادہ خوفناک ہے آنحضرت صلعم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کی ارشاد فرمایا کہ یہ ہے بیت هوش باش کہ سر در سرِ زبان ندہی

زبان سُرخ سر سبز میدہد برباد ✠

قول ۔ ابوسعید خدری رح کا قول ہے کہ جب آدمی صبح کو سو کے بیدار ہوتا ہے تو سب اعضا زبان سے کہتے ہین برای خدا

تو راست رہنا کیونکہ اگر تو سیدھی رہیگی [illegible] سب سیدھے رہینگے
اور اگر تجھ مین کسیطرح کی کجی ہوگی تو ہم سب مین بھی خرابی ظاہر
ہوگی۔

حکایت۔ ایک امیر نے اپنے باورچی کو حکم دیا کہ سب سے
لذیذ اور بہتر کھانا میرے واسطے طیار کر باورچی نے حسب الحکم
اپنے آقا کے زبان کے گوشت سے انواع اقسام کے کھانے
طیار کیے امیر اوسکو تناول فرما کے بہت محظوظ ہوا اور یہ تصور کیا
کہ یہ باورچی بڑا دانشمند ہے اور اسکے دل مین خیالات عجیب
پیدا ہوتے ہین امتحاناً فرمایا کہ کل میرے لیے اوس چیز سے
کھانے طیار کرنا جو سب سے بدتر ہو باورچی نے دوسرے روز
پھر زبان کے گوشت سے کھانے پکا کے دسترخوان پر چُنے۔
اوسوقت امیر نے ازبس متعجب ہوکے پوچھا کہ تونے زبان کا
گوشت کسو جہ سے سب سے افضل اور ابتر قرار دیا ہے اوسوقت
باورچی نے دست بستہ عرض کیا کہ تربیت اور نصیحت اور افادہ
واستفادہ وغیرہ جو امور کہ انسان کی تعلیم کے واسطے مفید ہین
سب زبان ہی کے وسیلہ سے ہوتے ہین اور اسکے سوا
غیبت دروغ افترا بہتان کفر سب زبان ہی سے پیدا ہوتی ہین

اور

تکلّم ہے سرمایۂ شور و شر ✦ تکلّم سے کرتے ہین دانا حذر

نصیحت - غیبت سے زیادہ کوئی بُری بات نہین ہے اسکی بُرائی کہین سے کہین ہے غیبت کرنے والا عاقبت اندیشی سے درگذرتا ہے اپنی نیکیان اورکے حوالہ کرتا ہے -

حکایت ابوسعید رح سے کسینے کہا کہ فلان شخص آپکی غیبت کرتا ہے اونھون نے ایک طباق خرماے تر سے بھرکے اوس شخص کے پاس بھیجا اور کہا مین نے سُنا ہے تمنے اپنی نیکیان مجکو تحفہ دین ہین اوسکے شکرانے مین یہ خرمے کا طباق نذر خادمان ہے قبول فرمانا عین احسان ہے وہ شخص بہت پشیمان ہوا آنحضرت کا معتقد بدل وجان ہوا بیت

چو در مقابلۂ جرم لطف بیند کس ✦ شود خجل زد و وین خجالت آزرده

دوہا سَجَن جیت کبھوں نہ دھرت دُرجن جَن کے بول ✦ پاہن مارے آم کو تو پھل دیت امول ✦

حکایت شہر سیدالملک مصر کے صحراے پُر فضا مین ایکروز چند درویش ریاضت کیش جمع ہوئے اور بعد از فراغ اوراد واشغال کے غیرون کی عیب جوئی کرنے لگے اونکا مرشد چپ بیٹھا سُنا کیا بعد ازان اوس مجمع سے علیحدہ جا کر ایک تھیلا

بالو سے بھر کے اپنی پشت پر لادی اور ایک بہت چھوٹی ٹوکری بغل
سے پکڑ کے ہاتھ مین لی اور اوس مجمع مین آیا سب مرید یہ
ہیئت دیکھکے مستفسر ہوئے کہ یا حضرت اس سے آپکی کیا مراد ہے
فرمایا وہ تھیلی جو میری پیٹھ پر ہے اوسمین میرے گناہ بھرے ہین
اسوجہ سے پیٹھ پر ڈالی ہے کہ میرے گناہ خود مجھکو نظر نہ آوین
اور اس ٹوکری مین اور برادران دینی کے تھوڑے سے معاصی
کہ بحکم۔ اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ وقوع مین آئے
رکھے ہین اور مین اوس بارگران کو جو میری پشت پر ہے خیال
مین نہین لاتا ہون اور اس ٹوکری پر باوجود اس سبکی کے
کہ اوسکا عشر عشیر نہین ہے زبان طعن ہلاتا ہون پس جملہ معتقدین
اس اشارے کو سمجھ کے اپنی گفتار نابکار سے بہت شرمائے اور
توبۂ نصوح کرکے اس فعل ناشائستہ سے باز آئے۔

پند بزرگون کا قول ہے کہ خلق دولت بیزوال ہے مرد
خلیق مہبط الطاف ایزد لایزال ہے حدیث مین آیا ہے کہ مومن
خلیق حشر مین درجہ قائم اللیل وصائم الدہر کا پائیگا اور نعیم بہشتی
سے مالامال ہو جائیگا لمؤلفہ ہے خلق شعار نیکمردان *
ہے خلق وقار نیکمردان * ہے خلق سے آدمی خوش انفاس *

ہے خلق سے مرد اشرف الناس ہ ہے خوبی مرد نیک خوئی ؎
ہے رتبہ فزا شگفتہ روئی ؎

نکتہ - جب حق سبحانہ جلت آلائہ نے ایمان کو خلعت وجود مرحمت
فرمایا اوسنے استدعا کی کہ اے خالق ذوالجلال واے معطی متعال
مجھکو قوی کر اللہ جل شانہ نے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کو
اوسکا یار و مددگار کیا اور جب کفر کو پیدا کیا اوسنے بھی قوت
مانگی بدذاتی اور مذموم صفاتی کو اوسکا غمگسار بنایا - بیت
مین ندیدم در جہان جست وجو ہ ہیچ اہلیت بہ از خوے نکو

حکایت حضرت ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہ العزیز اکثر اوقات
جو ذوق و شوق مین آتے کسی جنگل کو نکل جاتے خلق سے جدا
ہوتے مصروف بخدا ہوتے - ایک روز اتفاقاً ایک سوار وارد وقت
ہوا اوسنے آبادی کو استفسار کیا آپ نے قبرستان کی طرف
ہاتھ اوٹھا دیا وہ بہت غیظ مین آیا مارے کوڑون کے حضرت کا
ہوش بھلا یا اور شہر کو روانہ ہوا جب قریب شہر پہونچا دیکھتا کیا ہے
کہ تمام خلقت شہر سے جنگل کی طرف رہگرا ہے متعجب ہو کے پوچھا
کہ یا رو خیر باد کیون شہر سے نکلے جاتے ہو اونھون نے کہا سنا ہے
کہ حضرت ابراہیم ادہم قدس سرہ العزیز نے اس صحرای پرخار کو

قدوم میمنت لزوم سے رشک گلزار بنایا ہے ہم سب وہین کو جاتے ہین
شاید زیارت نصیب ہو اپنے طالع کو آزماتے ہین یہ ماجرا سنتے ہی
سوار کھٹک گیا جی مین کہنے لگا شاید وہی ابراہیم ادہم نہ ہون
جنکو مین نے زد وکوب کیا ہے اور بوجھ بھاری پکھلون اوزار تھم
کا اپنی گردن پر لیا ہے اونکی شکل وشمائل پوچھی سب نے وہی صورت
اور سیرت جو سوار نے دیکھی تھی بیان کی سوار آخر کار اپنے اوپر
نفرین کرتا اولٹا پلٹا اور سبکے ہمراہ جاکے حضرت کو دیکھا خون سے
نہائے ہین سرخروئی کونین بدولت صبر پائے ہین قدمونپر گر پڑا
اور عذر تقصیر کرنے لگا آپ نے فرمایا تیرا کیا قصور ہے تقدیر اللہ
سے ہر شخص مجبور ہے دوسرے کی گرفتاری اور دل آزاری سے
مجکو فائدہ کیا جو کچھ تجھسے ہوا مین نے للہ بخشا اور متوجہ الی اللہ ہوئے
اور دست دعا اوٹھا کے خود اوسکے استغفار جرائم مین عذر خواہ ہوئے بیت
خوش ست عالم آزادگی و خوشخوئی * بدین مقام در آ گر بہشت میجوئی *
حکایت خداوند تعالی نے حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام
سے پوچھا کہ فرشتون کے ساتھ اوٹھنا منظور ہے حضرت روح اللہ
نے عرض کیا ہاں ارشاد ہوا کہ پانچ خصلتین اختیار کر شفقت
مانند آفتاب تواضع مانند زمین سخاوت مانند دریاے روان

ملا بیٹھ پیرا د بیٹھا اپنے گناہون کے بوجھ سے

علی ہذا القیاس تین مرتبہ ایسا ہی ہوا اور باوجود اس جسامت اور
جفاکشی کے کہ تمام بدن عرق عرق ہوگیا بجز شگفتہ روئی کے
چہرۂ مبارک پر کوئی آثار ملال ظاہر نہوئے چوتھی بار یہودی نے
کہا کہ چرکین کا مزہ کیسا ہوتا ہے فرمایا کہ تازہ قدرے شیرین ہوتا ہے
اور باسی ترش ہوجاتا ہے اوسنے کہا کیا آپ نے کہایا ہے فرمایا
نہین اس سے معلوم ہوا کہ تازہ پر مکھی بیٹھتی ہے اور باسی پر نہین
یہودی فی الفور ایمان لایا اور کفر سے باز آیا

مثنوی

ہر کہ در و سیرتِ نیکو بود	آدمی از آدمیان او بود
نیکی مردم نہ نکو روئی ہست	خوے نکو مایۂ نیکوئی ہست

حکایت نوشیروانِ عادل کو کسی فقیر نے ایک لوحِ زمردین
نذر کی اوسمین بخطِ زر لکھا تھا کہ خوش خلق وہ شخص ہے جو آٹھ
اوصاف سے موصوف ہو اوّل بحکم وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ کوئی
کام بغیر شورۂ عقلا نکرے دوسرے انصاف کوشی تیسرے
عذر نیوشی چوتھے عیب بینی سے محترز رہے پانچوین بدی کا بدلا
نیکی دے چھٹوین ارباب حاجت کو حتی الوسع کامیاب کرے
ساتوین خلق اللہ کی آسایش کے لیے اپنا رنج گوارا کرے
آٹھوین اپنے عیوب بنظر تامل دیکھ کے اونکا ازالہ کرے۔

نوین کس وناکس سے بشگفتہ روئی پیش آئے دسوین
ایسی آسایش نچاہیے جسمین خلق اللہ کو آزار پہونچے لموءلفہ
ہر کسی سے خلق کرنا خوب ہے ÷ مردِ عاقل سے یہی مطلوب ہے
حکایت شہر لکھنؤ مین حضرت مولانا و مرشدنا قدوۃ السالکین
زبدۃ العارفین عالم اجل فاضل ضرب المثل حقائق و معارف
دستگاہ مولوی نعمت اللہ چشتی قادری دامت برکاتہ نے کسی
آدمی کی وضو کی ترتیب مین غلطی اور فتور پایا ازراہِ خوش خلقی اپنے
دل مین کہا کہ اگر اسکو غلطی پر متنبہ کرتا ہون تو شرما جائیگا اور
جو مطلع نہین کرتا ہون تو گنہگار ہوتا ہون مصرع
گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل ÷ ایسی صورت نکالیے کہ سانپ
مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے یعنی اوسکی خاطر شکنی نہو اور مسئلہ سے
بھی آگاہ ہو جاے اوس سے کہا ذرا ابھی ٹھہرے رہیے ہم بھی
وضو کرلین سب نمازی ساتھی چلکے نماز پڑھین وہ وہین ٹھہر گیا
اوسکے سامنے حضرت نے وضو کرنا شروع کیا اوسنے ترتیب
وضو دیکھی اپنے وضو کو خلافِ قاعدہ پایا عرض کیا یا حضرت
مین آج تک وضو ناقص کرتا رہا آج حضور کی بدولت اس
ہرزہ کاری سے نجات پائی بیت

ہمہ خلق جہان خلق پسندیدہ نمای کہ سوی خلد برین راہ بدان خواہد بود

حکایت ایک روز حضرت امام حسین علیہ السلام مع چار سو
یاران عقیدت فرجام بڑے جاہ و احتشام سے کہین تشریف فرما
ہوئے اور عمامہ عربی مانند حضرت رسول اللہ صلعم بر سر و ذوالفقار
حضرت علی کرم اللہ وجہہ بر کمر اون یارون مانند ستارون مین
مثل ماہ تابان دور سے نمایان تھے ماشاء اللہ حسن خداداد کا وہ
عالم تھا کہ دیکھنے والون کو بیتابی کا عالم تھا ایک اعرابی نے
لوگون سے پونچھا کہ یہ کون ہین سب نے کہا کہ یہ حسین ابن علی
کرم اللہ وجہہ ہین وہ شخص آمادۂ آزمایش ہوا اور زبان خرافات
بیان سے آپ کی شان مین کچھ واہیات بکنے لگا ہمراہیان
باادب وہ سوء ادبی دیکھکے بیتاب ہوئے بارادۂ تادیب
اوسکی طرف عنان تاب ہوئے آپ نے اونکو منع فرمایا اور
بکشادہ روئی تمام اوس نافرجام کو اپنے پاس بولایا اور یہ خوبی
مالاکلام فرمایا کہ اگر بھوکا ہے کھانا انواع اقسام کا مہیا ہے اور
اگر رفع تشنگی مقصود ہے برف کا جھلا پانی موجود ہے اور اگر قرضدار
ہے تو درہم و دینار بیشمار ہے اور اگر کوئی عدو در پے آزار ہے
ہر شخص تیری دادرسی کو طیار ہے یہ شیرین کلامی سنکے وہ شخص

[illegible]

ایمان لایا کفر اور زندقہ سے باز آیا بیت

شنیدم کہ مردان راہ خدا ✤ دل دشمنان ہم نکردند تنگ

دوہا تلسی یہ جگ آئیکے سینکہہ او کہہ کی سے ✤ ✤
جو تو بین ان رس کرے تا دا دھک رس دی

نصیحت مرد وہ ہے جو اپنی نیکیاں مثل بدیون کے چھپاوے
یا کہ نیکی اپنی کبھی بھولی سے زبان پر نہ لاوے۔

فائدہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا فرمایا
کہ اے آدم تو کون ہے آدم نے عرض کیا کہ مین نہین جانتا
حکم ہوا تو انسان ہے آدم نے التماس کیا کہ انسان کسے کہتے ہین
ارشاد ہوا جسمین چار خصلتین ہون تواضع و سخاوت و شفقت
و حسن خلق۔ یہان سے صاف ظاہر ہے کہ جس شخص مین یہ
خصائل اربعہ نہون وہ انسان کامل نہین ہے۔

نصیحت حکیمون نے کہا ہے کہ نیکبختی کے سات نشان ہین
اول اکل حلال دوسرے صدق مقال تیسرے نفس امارہ کو
مغلوب رکھنا چوتھے لہو و لعب سے نفرت صحبت علما سے رغبت بیت
صحبت عالم بو دچون کیمیا ✤ زان مس اعمال تو گردد طلا ✤
پانچوین بزرگون کا ادب بجا لانا چھٹے غربا سے بشفقت پیش آنا۔

ستانوین لطف و مدارا پیشہ کرنا دوست و دشمن کو راضی رکھنا بیت

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست * با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

حکایت ایک روز حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ
لب دریا وضو کرتے تھے اتفاقاً ایک سیب نہایت خوشرنگ
وشاداب بہتا ہوا نظر آیا بلا تامل آپ نے اوٹھا کے نوش فرمایا
پھر خیال ہوا نہین معلوم یہ سیب کسکا تھا مین نے بلا اجازت
مالک کے کیون کھا لیا اب اسکا مواخذہ میری گردن پر ہے
کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ اس آفت ناگہانی سے رہائی پائیے
آخر الامر بعد از فکر و تامل یہ بات ٹھہری کہ جس طرف سے وہ سیب
بہتا ہوا آیا تھا اوسی طرف کی راہ لی بعد قطع چند منزل ایک
باغ بہت سرسبز و خرم لب دریا نظر آیا کہ شاخین درختون کی جو
دریا پر سایہ افگن تھین اونکی شادابی دیکھہ کے پانی کا دل لہرایا
عجیب باغ خوبیون سے مالامال ہے اوسکی توصیف مین زبان
ناطقہ لال ہے ہر جگہہ سبزہ لہلہا رہا ہے ہر درخت اپنا جوبن
دکھا رہا ہے مہندی کی ٹٹیان نہایت قطعدار روش کی پٹریون مین
صنعت باغبان حقیقی نمودار یاسمن کے پھول وہ لطف دکھاتے ہین
غنیہاے قلوب اونکے نظارہ سے کھلے جاتے ہین نرگس شہلا

ہر ایک سے آنکھین لڑاتی ہے عروس سنبل غرور حسن مین سب سے
اغماض نظر کرکے زلفین سلجھاتی ہے گلاب کے تختے گلزار [illegible]
عناول کی بہار ہر چند خوبیان اوسمقام کی خارج از حصر مقال ہین
مگر یہ چند اشعار کسی اوستاد کے حسب حال ہین مثنوی

گلون پر اسطرح سے پیچ سنبل کہ جیسے عارض جانان پہ کاکل
ہر اک سو جلوہ گر تھے سرو و شمشاد کہ جیسے جمع ہوتے ہین پریزاد
تر و تازہ بنفشہ اور ریحان برنگ خط مشکین عنبر افشان
برنگ چشم فتان چشم نرگس بہ از چشم غزالان چشم نرگس

غرضکہ ہر رنگ کے پھول کھلے ہوئے ہر قسم کے میوے پھلے ہوئے
اشجار گنجان خرمی و شادابی سے نہال ٹہنیان پھول و پھل سے
مالامال میوے خوش مزہ درخت نازک ادا ایک طرف بہی
ناشپاتی پھلی ہوئی شاخون پر جلوہ گر دوسری جانب انار لاتی
قمقمون کی طرح ٹہنیون سے آویزان پیش نظر ہر پھل کو دیکھ
منہ مین پانی بھر آتا ہے ذائقہ زبان پر چلا آتا ہے چند درخت
سیب کے جانب دریا نظر آئے اونکی دلفریبی نے آسیب کے
ہوش و حواس اوڑائے شاخین اونکی دریا پر سایہ انداز بلکہ
برگ و بر اونکے تلاطم امواج سے دمساز پکے پکے سیب دریائی

پکتے ہین پہر اک آتے ہین کہانے کی ہوس سے آسیب زدونکی
مانند شاخون کو تکتے ہین آنحضرت کو یقین کامل ہوا کہ وہ سیب
انہین درختون کا تھا مالکِ باغ کو راضی کرنا ضرور ہے ورنہ اس
مواخذہ سے رہائی قیاس سے دور ہے وصولِ منزلِ مقصود
سے باغبانِ حقیقی کا شکر بجا لائے اور بسم اللہ کر کے باغ مین
در آئے دیکھا کہ بیچ باغ مین ایک بنگلہ نفیس خوش قطع بنا ہوا ہے گرداگرد
اوسکے طرحدار روشون پر سبزہ اوگا ہوا ہے اوسکے اندر ایک پیرمرد
مصلے پر استادہ ہے ادائے نمازِ مغرب پر آمادہ ہے اونہون نے
پہونچکر رسمِ سلام ادا کی تعظیم اوس بزرگ کی بجا لائے نماز مین
اقتدا کی بعد از ادائے نماز ملازمین اور خدم سے جو وہان بکثرت
ایستادہ تھے استفسار کیا کہ یہ بزرگ کون ہین سبھون نے بالاتفاق
کہا کہ ہمارے آقا مالکِ باغ یہی ہین من بعد حضرت بدل و جان
مشغولِ خدمت ہوئے اور خدمتگذاری مین قدیم الخدمتون سے
سبقت لیگئے پیرمرد بھی بہت رحیم دل تھا حضرت کو غریب الوطن
جانکے نہایت خاطرداری کیا کرتا اور اپنے خاصہ سے طعام
دیا کرتا جب ہفتہ عشرہ اسیطور پر منقضی ہوا ایکدن اوس پیرمرد
نے پوچھا میان تمہارا مطلب کیا ہے جو اس عاصی پرمعاصی کو

خدمتِ بیوجہ سے منفعل فرمایا ہے مافی الضمیر ارشاد کیجیے جو کچھ
میرے اختیار مین ہے کوشش کیجائیگی آپ نے کہا کیا کہون
کچھ کہا نہین جاتا ہے اور بغیر کہے رہا بھی نہین جاتا ہے حال یہ ہے
کہ ایک دن مین شامت کا مارا لبِ دریا وضو کر رہا تھا ایک سیب
پختہ آپکے اس باغ کا بہتا ہوا میرے آگے آیا خواہشِ نفس ہوئی
بلا اجازت مین نے کھایا امید وار ہون کہ ازراہ مسافر پروری
بخش دیجیے اور اجر عظیم حاصل کیجیے پیر مرد نے یہ بات سنتے ہی
سکوت کیا کچھ جواب ندیا سر جھکا لیا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ
اَلّٰلہ اکبر یہ شخص محتاط بدرجۂ کمال ہے اِس سے اپنی لڑکی کا
عقد کر دینا مناسبِ حال ہے یہ شخص بڑا پرہیزگار ہے ایسا آدمی
ہاتھہ آنا بہت دشوار ہے گھڑی بھر کے بعد سر اوٹھایا اور کہا کہ ہم اسطرح
نہ بخشینگے مگر بشرطیکہ ہماری دخترِ ناکتخدا گوش کر دیدہ بے بصر
تکلّم سے معذور دست و پا کی حرکت مین فتور اپنی زوجیت مین
قبول فرمایئے آپ نے بہت سے عذر پیش کیے پذیرا نہوئے
مجبور ہوکے پیر مرد کا فرمان قبول کیا اوسنے متعنمات سی جانکے
اوسی دن عقد کر دیا اور کہنے لگا کہ میری کیا قاصر ہمتی تھی کہ ایک
سیب از دست رفتہ اختیار سے باہر گیا ہوا نہ بخشتا لیکن

میری صَبیّہ بایں اوصاف موصوفہ کو کون قبول کرتا مدت سے
مین اس فکر مین تھا آج یاوریِ طالع سے ایسا مہذّب ہاتھ آیا
مجھکو بجز انکارِ بخشش سیب مذکور کے کوئی ذریعہ اوسکے عقد کا
ہاتھ نہ آیا آپ ذاتی نیک سرشتی سے میرا کہنا مان لیا مین نے
اوسکے عوض مین وہ سیب تو کیا یہ سب باغ ہی آپ کو بخشدیا
الغرض جب آنحضرت بموجب رسم ہنگام شب اپنی اہلیہ یعنی صبیہ
پیر مرد کے پاس تشریف لیگئے دیکھا ایک ماہ پارہ فریب نظارہ
زہرہ جبین رشکِ حورالعین اوسکی خوبی بیان نہین کیجاتی ہے
مگر یہ بیت مؤلف اوسکی شان مین صادق آتی ہے لمؤلفہ

جلسہ خلد برین پھر اوسے تسکین ہو جائے	حور قائل ہو اگر تجھسے مقابل ہو جائے

بیٹھی ہوئی ہے آپ دیکھتے ہی اولٹے پانون پھر آئے اور اپنے
دل مین بہت شرمائے پیر مرد نے کہا کیا ہوا خیر باد فرمایا کیا کہون
کوئی غیر عورت نہایت جمیلہ و شکیلہ وہان بیٹھی ہے اوسنے کہا
وہ غیر نہین ہے تمھاری زوجہ وہی ہے حضرت نے فرمایا وہ بینا
شنوا مُسلّم الاعضا معلوم ہوتی ہے خلاف اوسکے جو آپ نے
ظاہر کیا تھا کیا تمنے مجھسے دروغ کہا تھا پیر مرد نے کہا نہین میری
مراد اوس سے یعنی نابینا اس راہ سے ہے کہ اوسنے بجز والدین کے

کسی [illegible] کی صورت [illegible] نہین دیکھی اور صُمٌّ بُکمٌ اسلیے ہے کہ ماں باپ
کے سوا نہ اور کسی سے بات سُنی نہ کسی سے کلام کیا جب یہ بیان
کیا آنحضرت کو یقین ہوا کہ یہ مرد خدا منجملۂ ثقات ہے اوسکو دروغگوئی
سے کیا فائدہ فی الحقیقت وہ میری زوجہ ہے ۔ لمؤلفہ

اکلِ حلال باعث عز و جلال ہے	اکلِ حلال موجبِ فضل و کمال ہے
اکلِ حلال جو کوئی کرتا ہے اختیار	ہے موردِ مراحم و الطافِ کردگار

حکایت ایک روز حضرت قدوۃ الواصلین زبدۃ العارفین
فضیلت پناہی حضرت قبلہ گاہی مولانا نعمت اللہ چشتی قادری
سلّمہ ربّہ نے کسی کبڑن سے دمڑی کی مولی خریدی اتفاقاً ایک
کوڑی کم تھی آپ نے خیال کمی و بیشی نفرما کے کوڑیاں اوسے
دیدین اوسنے بھی شمار کین غلہ مین ڈال لین آنجناب آگے بڑھے
کچھ اور خریدنے لگے لیتے دیتے مین اوس مولی کو رکھ کے کہین
فراموش کیا اور اپنا رستہ لیا جب دولتخانہ پر تشریف لائے مولی یاد آئی
اپنی فراموشکاری پر نفرین فرمائی اتنے مین خیال کمی خرمہرہ کا
آیا کہا استغفر اللہ یہ کمی کوڑی نے فساد اوٹھایا پھر بازار کو معاودت
فرمائی اور ترہ فروش کو کوڑی دیکر منت و سماجت کی اور کہنے لگے
میرا گناہ عفو کرین مجھکو ایک کوڑی کم دے گیا تھا اوس نے

دوست بستہ عرض کیا حضرت آپ ہمارے دین و دنیا کے مالک
ہین ایک کوڑی کیا مین نے سب دوکان آپ کو دے ڈالی جو
چاہیے لیجیے آپکی دعا سے مجھے بہت ملیگا فرمایا تیری دوکان تجکو
مبارک رہے اور فضل خدا سے تو حد سے زیادہ منفعت پاوے
حکایت کسی پرہیزگار اللہ کے یار نے ہرچند اکل حلال طلب فرمایا
کسیطرح ہاتھ نہ آیا جب شدت گرسنگی سے جان بلب ہوئی آبادی
سے کنارہ طلب ہوئے صحرانشینی شعار کیا پتیان کھانا اختیار کیا
اسی نہج پر مدتین گذرین حتی کہ آنتین سبز ہوگئین ایک شب
خواب مین بشارت ہوئی کہ اے شخص اب تیرا باطن کمال طاہر
ہوئی خداوند تعالے کو تیرا صبر پسند آیا تجکو رتبہ ولایت عطا فرمایا
حکایت سلطان محمود ابن التمش کہ بڑا بادشاہ باعدل و داد تھا
اوسکی نصفت اور عدالت سے رعایا کا دل شاد تھا زہاد کے مانند
کھانا بے آب و نمک کھاتا کتابت پر اوقات بسر فرماتا خزانہ عامرہ
سے اپنی حوائج مین ایک حبہ خرچ نکرتا غربا اور مساکین کے ظروف
آمال کو خاطرخواہ بھرتا اپنے محل مین سواے بیگم منکوحہ کے اور کوئی
خادمہ نہین رکھتا تھا اوسی اکیلی عفیفۂ معظمہ سے جملہ امور خانگی کا
انصرام کراتا حتی کہ کھانا بھی پکواتا ایک روز اوسنے عرض کیا کہ

اے بادشاہ جم جاہ مین نان پزی سے ازبس درآزار ہون ہاتہونمین
چھالے پڑ گئے درد سے بیقرار ہون اگر ایک کنیز مرحمت ہو تو البتہ
تخفیف زحمت ہو بادشاہ یہ بات سُنتے ہی بہت ناراض ہوا اور فرمایا
کہ یہ ملک و مال حَشَم و خَدَم ودیعتِ رَبُّ العٰلمین ہین ہماری
عیش و عشرت کے واسطے نہین ہین اگر اسمین مسرفی کرون تو
فردائے قیامت خدا کو کیا جواب دون تمکو لازم ہے کہ بدستور
اپنے کام مین مصروف رہو لونڈی باندی کے واسطے کُچھ نہ کہو
تاکہ آخرت مین جزائے خیر پاؤ ایسا نکرو کہ یومُ الحِساب مواخذہ مین
پکڑی جاؤ بیگم کو بھی یہ بات پسند آئی اس جہانِ فانی کی مشقت
عالم باقی کی راحت سمجھ کے گوارا فرمائی۔

حکایت ۱۰ کسی شہر مین ایک امیرزادہ بصد ناز پرورش پاتا تھا
اور بسبب خاطر داری والدین کے ہر ایک عزیز و قریب حوالی و
حواشی اوسکی بے تمیزیان اوٹھاتا تھا اکثر اوستاد اوسکی
تعلیم کے واسطے معین ہوئے اور بہت کوشش کی چونکہ وہ لڑکا
لہو و لعب مین مصروف رہا کرتا تھا کُچھ مفید نہوئی ایک روز
تفریحاً وہ امیر سوار ہوا اور قضائے کار بازار کی
طرف جا نکلا دیکھتا کیا ہے کہ ایک پیرزال غلامِ کُہن سال خضر صورت

لباس سیرت سراپا نور جام وحدت سے مخمور بقیمت چند ہزار دینار
فروخت کرتی ہے اور ارزان فروشی کا دم بھرتی ہے امیر نے
اپنے دل مین کہا کہ ہر چند گران قیمتی اس غلام کی کمین سے کمین
ہے گو کوئی ہنر ظاہری نہو خالی از حکمت نہین ہے شاید صاحب نسبت
ہو مقبول بارگاہ صمدیت ہو اسکو خرید لیجیے اور اپنے فرزند دلبند کو
اسکے سپرد کیجیے برکت صحبت اثر دکھلائے میر الخت جگر جہل و نادانی
سے نجات پائے الغرض غلام کو بقیمت خاطر خواہ عجوزۂ مسطورہ سے
خرید لیا دولت سرا پر لا کر وہ لڑکا اوسکے سپرد کیا کہ اوسکو راہ
صدق و صواب ہدایت فرمائے اور کجروی و ناراستی سے باہر لائے
چنانچہ وہ لڑکا اوس پیر مرد کی صحبت مین رہنے لگا اور دو تین
مہینے کا عرصہ گذرا ایک روز امیر نے پیر مرد کو مع صاحبزادے کے
طلب فرمایا بڑا فصیح و بلیغ پایا جہل و نادانی سے دور علم و حلم سے
معمور ہمہ تن اخلاق حمیدہ سر بسر اطوار پسندیدہ امیر یہ حال
دیکھکے نہایت محظوظ و مسرور ہوا غلام کا ممنون و مشکور ہوا
فی الفور آزاد کیا مال و دولت سے شاد و آباد کیا بفضل اللہ
لڑکا جملہ فنون ظاہری و باطنی مین طاق علامۂ آفاق ہوا اور
عرفائے عظام اور اولیائے کرام کا اونچے درجہ پایا بیت

صحبتِ صالح ترا صالح کند ٭ صحبتِ طالح ترا طالح کند

دوہا سنگت سے گن ہوت ہے اور سنگت سے گن جاے
بانس پھانس او رمیصری اِ سکے بھاؤ بکاے ٭

حکایت سبکتگین پدرِ سلطانِ محمود ابتدا مین سلطان سنجر کے دربارِ دُربار مین بزمرۂ سواران ملازم تھا تنخواہ قلیل تھی واہل وعیال کثیر لہذا شب وروز فکرِ معیشت مین رہتا روزگارِ ناہنجار کی سختیان سہتا روز صحرا کو جاتا کچھ شکار کر لاتا اپنے بال بچون کے ساتھ کھاتا ایک روز شکار کو گیا دیکھا کہ ایک ہرنی چھوٹا سا بچہ ساتھ لیے چر رہی ہے گھوڑے کو اوسکی طرف دوڑایا اونہر بھاگ کے اپنی جان کو بچایا مگر بچہ بسبب خوردسالی کے بھاگ نسکا سبکتگین کے ہاتھ لگا اوسنے جلدی شکار بند مین باندھ لیا اور شہر کو روانہ ہوا ہرنی نے جو بچہ کو گرفتار پایا چلاتی ہوئی گھوڑے کے پیچھے قدم بڑھایا سبکتگین نے اوسکے حالِ زار پر رحم کھایا بچے کو چھوڑ دیا ہرنی بہت خوش ہوئی اور آسمان کیطرف سر اوٹھا کے سبکتگین کے حق مین دعا کی سبکتگین نے اوس روز کچھ شکار نپایا خالی خولی اپنے گھر چلا آیا بوقتِ شب جنابِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ زبان

دی ترجمان سے فرماتے ہین کہ اے سبکتگین بشارت ہو تجکو کہ
آج تو نے بباعث شفقت نمائی ایک بیزبان کے بارگاہ صمدیت
مین دوستون کا درجہ پایا اور ہمکو بھی تیرا یہ کام بہت پسند آیا
اور تفضل متعال ذوالجلال اوسکے انعام مین درجۂ بادشاہی عطا فرمایا
اپنے بندون کا فرمانبردار بنایا اب لازم ہے کہ تو مدت العمر
غربا پروری اور مسکین نوازی مین بدل و جان مصروف رہے
اور نفسانیت سے بری ہو کر کسیوقت لطف و مرحمت سے باز نرہے مثنوی

در شفقت ہر کہ علم بر فرشت	کار خود و جملہ خلائق بساخت
از شفقت ہر کہ سر فراز شد	دیدۂ دولت برخش باز شد

حکایت - سلطان محمود اپنے عہد سلطنت مین صرف کتابت
پر اوقات عزیز بسر فرماتا اور خزانۂ عامرہ سے ایک حبہ اپنے صرف
مین نہ لاتا ایکدن کوئی امیر اوسکی ملازمت کو آیا اور اوسکا لکھا
کلام مجید دیکھنے لگا ایک جا پر لفظ فی مکرر دیکھا شاہ کو غلط نگاری
پر اشارے سے متنبہ کیا باوجودیکہ وہ صحیح تھا بادشاہ نے فی الفور
قلم اوٹھا کے گرد اوس لفظ کے ہالہ سیاہی کا کھینچ دیا جب وہ
امیر رخصت ہو گیا ہالہ کو چھیل ڈالا کسی نے وزرا مین سے دست بستہ
عرض کیا کہ پہلے قبلۂ عالم نے اوس لفظ کے گرد حلقہ کھینچا اور اب

عات فرمایا اسکا کیا سبب ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ فی الحقیقت
یہ لفظ صحیح ہے لیکن اگر مین اوس شخص کو غلط فہمی پر مطلع کرتا
تو شکستہ خاطر ہوتا لہذا اوسکے سامنے اوسپر دائرہ کھینچا اب چھیڑا لا

حکایت ایک شخص فاجر نابکار دائم الخمر مجسم شر **مثنوی**

دلیرے سیہ نامۂ سخت دل	ز ناپاکی ابلیس ازوے خجل
بسر بردہ ایام بیحاصلے	نیاسودہ نابودہ ازوے دلے
سرش خالی از عقل و پر ز احتشام	شکم فربہ از لقمہائے حرام

ایک دن کسی اپنے دوست کو خط لکھہ رہا تھا نہ ایاب مکھی نوک
قلم پر بیٹھہ کے روشنائی چوسنے لگی اوسنے قلم کو تھام لیا مکھی کو سیر
ہوکے پینے دیا جناب باری کو یہ فعل پسند آیا اپنے مقربان بارگاہ
کا درجہ عطا فرمایا **شعر**

رحمت حق بہانہ طلبد	رحمت حق بہانہ میطلبد
سمجھنے کی بات ہے کہ ایسے	

بد اطوار ناخوش کردار کو ایک مگس حقیر کی دلداری سے اتنا بڑا مرتبہ
حاصل ہو جائے اگر کسی انسان کی دلداری اور کاربرآری مین
کہ اشرف المخلوقات ہے جد و جہد کیجا وے کسقدر اجر عظیم ہاتھ آئے

شعر کعبہ بنیاد خلیل آذرست	دل بدست آور کہ حج اکبرست

حکایت — حضرت علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کہ راس الابرار

له یہ حضرت [illegible] عارف باللہ [illegible] در سلک [illegible] مولد [illegible] سمنان [illegible] فواد البری [illegible] واقع [illegible] بین سلطانت سمنان کو وزیر [illegible] وزارت [illegible]

اور اولیائے کبار سے تھے مسندِ وزارت چھوڑ۔ صدآرا سے
عبادت ہوئے چالیس برس کا زمانہ ریاضتِ شاقہ مین گذرا
ایک روز خواب مین دیکھا کہ حشر برپا میزان ایستادہ ہے وزن
اعمال عباداللہ ہو رہا ہے حکم ہوا کہ علاؤ الدولہ کی عبادت چلسالہ
ایک پلہ مین اور وہ عمل کہ عہد وزارت مین کسی بڑھیا کا دل عدل
وداد سے خوش کیا تھا دوسرے پلہ مین رکھو چنانچہ ویسا ہی کیا گیا
جس پلہ مین وہ ایک عمل تھا گران باری سے جھک گیا جب
آنحضرت بیدار ہوئے زندگی سے بیزار ہوئے تاسف کر کے ہاتھ
ملتے تھے اور فرماتے تھے کہ حیف صد حیف مین نے وزارت
کیون ترک کی اور ایسی دولت شائگان رائگان ہاتھ سے دی اگر عہد
وزارت قائم ہوتا ایک عالم میرے عدل وداد سے بآرام سوتا
اب کیا ہوسکتا ہے منزلِ مقصود کہین سے کہین ہے غیر
حسرت وافسوس کے اب کچھ حاصل نہین ہے دوہا
آگے کے دن پا چھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت ❊
اب پچھتائے کیا ہوت ہی چڑیا چن گئین کھیت ❊ شعر

کسے واد نیکو د می نکاشت	کز و خرمن کامِ دل بر نداشت

فائدہ ۔ سات چیزین سات چیزون کو کھاتی ہین رنج عمر کو

دروغگوئی روزی کو حسد نیکی کو غیبت عبادت کو زنا بنیاد کو۔ توبہ
گناہ کو۔ صدقہ بلا کو۔
نصیحت چار چیزین چار چیزون سے ملاتی ہین زہد تقوے سے
قناعت تونگری سے بقول قائل شعر شگفتہ رہتی ہے خاطر ہمیشہ

قناعت بھی بہار بے خزان ہے	صبر محبوب سے بیت
صبر بہتر مرد را از ہر چہ ہست	تا بیابد بر مراد خویش دست
کوشش مطلوب سے بیت	کسی بگردن مقصود دست حلقہ کند
کہ پیش تیر بلا ہا سپر تواند بود	اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ

وسلم بھی مصداق اسی معنی ہے مَن طَلَبَ شَیئاً وَجَدَ فَوَجَدَ
نصیحت زیادہ کھانا دل کو مارتا ہے جیسے پانی کی کثرت کھیت
کو خراب کرتی ہے شعر خوردن براے زیستن و ذکر کردنست
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردنست +
حکمت چار چیزین چار چیزون کی محتاج ہین۔ بادشاہ وزیر
دانا کا بہادر اسلحہ مصفا کا علم عمل کا وعدہ وفا کا۔
حکمت لقمان علیہ السلام کا قول ہے کہ چار چیزین حسن خلق
ہین۔ راے سلیم۔ عدل مستقیم۔ صبر مستقل۔ حیاے کامل۔
حکمت کسی نے ایک حکیم سے پوچھا کہ انسان کو کیا کیا معجز ہے

سے جس شخص نے طلب کیا کسی شے کو اور کوشش کی بس حاصل ہوئی وہ ۱۲ منہ

کہا تین چیزین حسد و غضب و نخوت۔

نصیحت۔ تین کام مقتضیٔ المرام ہین پیروی راستان زیارت درویشان موانست واعظان۔

لطیفہ۔ ایک بزرگ کسی کبڑن کی دکان پر گئے اوس سے پوچھا کہ بی بی سویا کتنے سیر دوگی اوسنے کہا ٹکے سیر بعدازان اوس سے پوچھا چوکا کتنے سیر اوسنے جواب دیا جو سویا سو چوکا اس بات کے سنتے ہی آپ اپنی غفلت پر بہت سا روئے اور تمام عمر شب زندہ دار رہے اور غافل ہو کر ایکدم نسوئے قطعہ نگویند از سر بازیچہ حرفے ٭ کزان پندے نگیرد صاحب ہوش ٭ اگر صد باب حکمت پیش نادان ٭ بخوانند آیدش بازیچہ در گوش ٭

حکمت ایک بادشاہ نے کسی حکیم سے پوچھا کہ سلطنت کے چیزون سے قائم رہتی ہے کہا چھہ چیزون سے فہم و فراست نصفت و مرحمت شجاعت و فتوت

حکمت سکندر نے ارسطو سے پوچھا کہ کے چیزین سلطنت کو برباد کرتی ہین اوسنے کہا چار چیزین اپنیرون کی غفلت دلیرون کی خیانت نظیرون کا حسد حقیرون کی گستاخی و تجاوز از حد۔

حکمت نوشیروان نے بزرجمہر سے پوچھا کہ بادشاہون کو

قطعۂ تاریخ عیسوی ترتیب رسالۂ ھذا از مؤلف

اے سیفتہ جب ہوا یہ نسخہ تالیف	لوگون نے کہا ہے مخزن صدق و صفا
ہاتف بولا کہ عیسوی لکھہ تاریخ	بس خوب مواعظ و نصائح زیبا

قطعۂ تاریخ ہجری تالیف رسالۂ ہذا از مؤلف

چو تالیف شد این کتاب عجیب	پیے خواندن شائقان زمن
من از سال ہجریش کردم خیال	بدل گفت ہاتف چہ شیرین سخن

قطعۂ تاریخ نتیجۂ ابکار افکار عندلیب خوش الحان گلستان معانی طوطی شیرین بیان بوستان سخندانی سرآمد شعراے نامدار سر دفتر زبان آوران کامل عیار دبیر عطارد سپہر منشی جواہر سنگہ صاحب متخلص بجوہر مصاحب خاص مہاراجہ صاحب بہادر۔

کیا جب اوحد الدین خان نے تصنیف	رسالہ کار آمد حسب مطلوب
برای سال عیسی فی البدیہہ	لکھا جوہر نے اچھا خوب و مرغوب

قطعۂ تاریخ ریختۂ کلک جادو ادا لالہ راج بہادر متخلص بسنتا منشی مہاراجہ صاحب بہادر در صنعت توشیح از شاگردان مؤلف کتاب۔

اوحد الدین شاعر ذی علم و حلم	یادگارش این کتاب خوشتر است

مثل این نسخہ ندیدم در صلاح
آخر ہر مصرع زین نظم کلام
اے سخا این نقش طرز دیگر است
سال ختمش راالیقین دان رہبر است
۱۲۹۸ھ

قطعۂ تاریخ ریختۂ کلک جواہر سلک شاعر باطبع لطافت مشحون منشی لعل بھادر متخلص بمفتون میر بخشی مہاراجہ صاحب بہادر شاگرد مؤلف

لکھا وہ شیفتہ نے پند نامۂ نادر
تو سال ہجری سر انس سے لکھا ای مفتون
کہ جسکے دید کی عالم کو دل سے رغبت ہے
کتاب کیا ہے یہ گلزار پند و حکمت ہے
۱۲۹۸ھ

قطعۂ تاریخ طبع زاد سعید ازلی رشادت توامان راجہ سلطان علیخان متخلص بسلطان خلف الرشید راجہ ریاست علیخان والی اوترولہ مرحوم از تلامذۂ مؤلف

پے نذر ڈرکٹر شد چو تالیف
ز بہر سال ہجری فکر سلطان
چہ نادر نسخۂ بے مثل وہ ہتا
بگفتا کن رقم مرغوب دلہا
۱۲۹۸ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد شاعر بے بدل خوشنویس ضرب المثل گفتارش مصداق سحبان کلامی سید آقا حسن صاحب متخلص بنامی عرف میر نصاحب مصاحب خاص جناب مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ

آب زر سے اسکو لکھنا چاہیے | کیمیاے حکمت [illegible] ہے [illegible] ان

اسکول دارالریاست بلرامپور۔

جناب اوستادم کرد تالیف / چہ نادر کیمیاے پند و حکمت
بگو سال از سر اعداد معروف / ولا سر چشمۂ حسن و لطافت

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی محمد حسن خان صاحب متخلص بمشہور ت پوری شاگرد مؤلف کتاب ہذا

اوستاد نے رسالہ کیا خوب یہ لکھا ہے / ہر شخص کو ہے دل سی شوق وسکی دیکھنیکا
مشہور سال ہجری اوسکا جو میں نے ڈھونڈھا / ہاتف یہ بول اوٹھا پند غریب زیبا

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی غوث محمد خان صاحب متخلص بعاقل شاگرد مؤلف طالب العلم انٹرنس کلاس مدرسۂ مذکور

جناب مولوی صاحب نے لکھا / رسالہ جس سے ہو ہر شخص خوشدل
کہی ہاتف نے یہ تاریخ مجھسے / بہت دلکش رسالہ ہے یہ عاقل ۱۲۸۹ھ

قطعۂ تاریخ طبع زاد واقف فنون عقلی و نقلی منشی میر عنایت علی صاحب نائب مہراج کمار ببیہ جنگبہادر سنگہ صاحب خلف الرشید مہراجہ صاحب بہادر دام اقبالہما

چون ختم شد این کتاب نادر / پاکیزہ و لاجواب بے مثل
بر روے مؤلف این بگفتم / اے شیفتہ این کتاب بیمثل ۱۲۸۹م

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی رام لوچن لعل صاحب متخلص باغرا

شاگرد مؤلف

بےمثل ہے کیمیاے حکمت لکھی	کیونکر نہو جان و دل سے مرغوب
تاریخ بدیہہ عیسوی لکھہ اعزاز	بس خوب ہوئی کتاب عمدہ کیا خوب

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر باکمال منشی نندکشور لعل صاحب تخلص فروغ شاگرد میرن صاحب نامی۔

کیا خوب یہ رسالہ لکھا ہے شگفتہ نے	ظاہر ہوئی ہی جسکے ہر فقرہ سے فصاحت
تاریخ ہے بدیہہ یہ فروغ اوسکی	بےمثل باسند ہے یہ کیمیاے حکمت ۱۲۹۹ھ

قطعہ تاریخ ترتیب ثانی کتاب ہذا از مؤلف کتاب

ثانیاً حسب ہدایت جو ہوا اب مرقوم	یہ رسالہ کہ ہے مطبوع طباع احباب
شگفتہ کی ہے دعا مشعر سال فصلی	کالن ای آر برونگ کو ہو مقبول کتاب ۱۲۷۹ فصلی

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

بہارستان جامی

لغات

ذیبال (ب ی ل) صاحب عزت۔
صاحب شان۔ بال لفظ عربی ہی۔ اشارہ ہی
طرف اس حدیث کے۔ کل امر ذی بال لم یبدأ
بحمد اللہ فہو اقطع۔ یعنی جو کام ذی شان کہ
خدا کے تعریف سے شروع نکیا جاوے
وہ ناتمام ہے۔
پیر بختین اوڑنے سے عاجز ہونا۔
منابر (ن ب ر) جمع منبر۔ آلہ بلند ہونے کا۔
وہ شے جسپر خطبہ پڑھا جاوے۔

اغصان (غ ص ن) جمع غصن بمعنی شاخ۔
اصوات (ص و ت) جمع صوت۔ آواز۔
طیب (ط ی ب) خوش۔ خوشی۔
الحان (ل ح ن) جمع لحن۔ آواز۔
علی الدوام (د و م) ہمیشہ۔
مسامع (س م ع) جمع مسمع۔ کان۔
مجامع (ج م ع) جمع مجمع۔ اکٹھا ہونیکی جگہ
قدس (ق د س) پاک
مناظر (ن ظ ر) جمع منظر نظر کی جگہ آنکھ چہرہ

انس (ان س) محبت۔
مر (م رر) گذرنا۔
شہور (ش ہ ر) جمع شہر۔ مہینہ۔
اعوام (ع و م) جمع عام۔ سال۔
قولہ علی مر الشہور والاعوام۔ اوپر گذرنے مہینوں اور سالوں کے یعنی ہمیشہ
صانع (ص ن ع) کاریگر۔ صناع جمع یہاں اللہ تعالی مراد ہے۔
نثار (ن ث ر) پراگندہ کرنا بضم اول جو چیز دولہن وغیرہ کے سر پر پھینکی جاوے۔
طبق (ط ب ق) ہر چیز کی تہ۔ پیالہ جسمین کھاتے ہین۔ اطباق جمع۔
جلت عظمتہ جلالہ وعلت کلمتہ کمالہ
بزرگ ہو عظمت اوسکے بزرگی کی اور بلند ہو
بات اوسکے کمال کی۔
سرود۔ راگ۔
تحیت (ح ی ی) سلام۔ دعا تحایا۔ تحیات جمع۔
عندلیب (ع ن د ل) بلبل عنادل جمع
وجود (و ج د) حضرات صوفیہ کرام کی اصطلاح مین ذات حق کو کہتے ہین یہان یہی مراد ہے۔
مطرب (ط ر ب) گویا خوش کرنیوالا
بزم شہود سے دنیا مراد ہے۔
مغنی (غ ن ی) گویا۔
وجد (و ج د) عشق و محبت۔
جود (ج و د) بخشش۔
ابلاغ (ب ل غ) پہونچانا۔

ترجمہ حمد و نعت

جب کوئی ذی شان کام کا مرغ شروع سے۔ بغیر مدد حمد خدا کے اڑنے کا قصد کرے تو مقصود تک نہ پہونچے کہ بے پر ہو جاوے + ایسا کرے کہ پھر اوٹھ ہی نہ سکے (یعنی بغیر حمد خدا کے جو کام شروع کیا جاوے وہ ناتمام ہے) ہزاروں داستان حمد و ثنا کے عشق و وفاداری کے باغ کی چڑیوں کی زبان سے کہ فضل واحسان کے ڈالیوں کی ممبر پر سے بہت خوش گلوئی اور چہچہا کر ہمیشہ پڑھین اور مجمع پاک کے کانوں اور نظرگاہ محبت سے دیکھنے والوں

[illegible] کے کانون تک مہینون اور سال کے گذرنے تک (یعنی ہمیشہ) پہونچائین
ایسے کاریگر کو سزاوار ہے کہ آسمان کا باغ اُسکے باغ صنعت کا ایک ورق ہے۔
تاکہ اوسکے حمد کرنے والون پر نچھاور ہو در و گوہر سے بھرا ہوا طباق (یعنی طباق
آسمان) بڑی ہے قدر اوسکے بزرگی کی ۔ اور شاندار ہے کلمہ اوسکے کمال کا۔ اور
بے شمار راگ درود و سلام کے بستان سرائے وصال خدا کے بلبلون کے گلو و زبانو لئے
کہ مجلس شہود (دنیا) کے گوئیے اور عشرتخانہ محبت اور بخشش کے گانے والے ہین
قطعہ باغ رسالت کے اوس پھول پر ہو کہ اس باغ (دنیا) کا پھول اُنکے
روی مبارک کے گل کا ایک پنکھڑی ہے۔ چمن دنیا کے اوراق سے چڑیون
کو سوائے اونکے جمال کے اوصاف کے کوئی سبق نہین ہے۔

ترشح (رش ح) ٹپکنا۔
شقائق (ش ق ق) جمع شقیقہ۔ باران فراخ بزرگ قطرہ۔
دقائق (دق ق) جمع دقیقہ۔ باریکی۔
حِکَم (ح ک م) جمع حکمۃ۔ علم و دانش۔
رشحات (رش ح) جمع رشحہ۔ وہ پانی کہ کسی جگہہ سے تراوش کرکے کسی جگہہ ٹپکے۔
سحاب (س ح ب) ابر۔ سُحُب۔ سحائب جمع
اراضی (ارض) جمع ارض۔ زمین۔
مطاوی (ط وی) جمع مطوی پیچیدہ۔
اسکندر۔ فیلقوس کا بیٹا روم و یونان کا

بڑا الوالعزم بادشاہ تھا ارسطو اوسکا وزیر تھا ۳۵۶ برس پہلے تولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہوا ۳۳۶ برس پہلے تخت سلطنت پر بیٹھا ۳۳ برس پہلے دارا بادشاہ فارس کو شکست دیکر فارس کا بادشاہ ہوا۔ ۳۲ برس کی عمر مین وفات پائی۔
اوان (اون) وقت۔ آونہ جمع۔
حِیلہ (ح ی ل) قدرت۔ تصرف۔ دانائی۔ بہانہ۔ حِیَل جمع۔ فارسی مین بمعنی بہانہ و مکر و فریب کے شائع ہے۔
حصار (ح ص ر) قلعہ۔ پناہ۔ جو دشمن

سے بچاوے۔ اخمرہ جمع۔
چل (ح ل ل) کھولنا۔
نفور (ن ف ر) نفرت کنندہ۔
ہیکل (ہ ک ل) شکل۔ صورت تعویذ۔
یہان معنی اول مراد ہے۔ ہیاکل جمع۔
مہیب (ہ ی ب) خوفناک۔
نای گلا و حلق۔ گلی و کوچہ یہان معنی ثانی
مراد ہے۔
جنب (ج ن ب) پہلو۔ کنارہ جنوب جمع
نزہت (ن ز ہ) سیر نزہتگاہ بمعنی سیرگاہ
ممتحن (م ح ن) امتحان کیا گیا آزمایا گیا
شحنہ (ش ح ن) کوتوال۔ پاسبان۔
حسود (ح س د) حسد کرنیوالا حُسَّد جمع۔

گرہ بر ابرو بستن۔ چین بجبین ہونا۔
کریم (ک ر م) سخی۔ کرام جمع لئیم اوسکا
مقابل ہے مادہ (ل و م) جمع لئام۔
بر پای افشاند۔ یعنی نثار کیا۔
خردان جمع خرد۔ چھوٹا۔
ہزل (ہ ز ل) سخن بیہودہ۔ مقابل جد کہ
بمعنی سخن خوب و سنجیدہ کے ہے۔
فسوس بمعنی خوش طبعی۔ مسخراپن۔
افسوس بھی بمعنی فسوس ہے الف زائد ہے
فر لفظ فارسی ہے بمعنی شان و شوکت۔
عنان (ع ن ن) لگام کا تسمہ جس سے
گھوڑونکو روکتے و پھیرتے ہین۔ اعنہ۔
عُنُن جمع

ترجمہ

بیان مین ٹپکنے مینہہ باریکیون حکمت سے کہ کرم کی بدلی کی چھوہار سے
حکماء کے دلون کی زمین اور اونھین کے دلون کے کھیتون مین اوگے اور اوس فروکنہ سے بیان
وشرح مین اونھین حکما نے دفتر کے دفتر بنائے (یعنی حکمت و نصائح کے مضامین بیان کئے

حکایت ۱۔ اسکندر نے اپنے حکومت کے زمانہ مین بڑی تدبیرون سے ایک قلعہ
کو فتح کیا اور اوسکے ویران کرنیکا حکم دیا لوگون نے کہا کہ وہان پر ایک حکیم ہے عقلمند
اور مشکل سے مشکل باتونکے حل کرنے پر قادر۔ اوسکو بلایا اوسکی صورت دیکھی کہ مہولیت

طبیعت سے دور تھی اور قبول کرنے والوں کی طبیعت نفرت کرنے والی۔
سکندر نے کہا کہ یہہ کیسی بیڈھنگم صورت و خوفناک شکل ہے۔ حکیم اس بات سے
ناخوش ہوا اور ہنستا ہوا ہنسکر کہا **قطعہ** مجپر طعنہ مت کر بسبب بدصورتی کے +
اے شخص کہ تو نیز رنگی اور انصاف سے خالی ہے + تن مثل نیام کے ہے اور جان
مثل تلوار کے۔ کام تلوار کرتی ہے غلاف نہین کرتا پھر کہا کہ انسان کے
ساتھہ جسکا اخلاق اچھا نہین ہے چمڑہ اوسکے بدن پر اوسکا قید خانہ ہے۔ اپنے وجود
سے ایسا تاریکی جہالت مین پڑا ہے کہ قید خانہ اوسکے پہلو مین ایک کشادہ سیرگاہ ہی
قطعہ جو شخص ہر کسی سے بدخوئی کرتا ہے + اوسکو ہمیشہ سورنج کے پنجہ مین آزمایا ہوا
جان + داروغہ زندان سے مت کہہ کہ قید خانہ اوسکا مقام کرے + کیونکہ بدخو کے بدنکا
چمڑا اوسکے لئے قید خانہ کافی ہے + پھر کہا کہ حاسد ہمیشہ رنج مین رہتا ہے اور اپنے
خدا سے لڑائی لڑتا ہے۔ کیونکہ جو اوروں کی قسمت ہے اوسکو دیکھکر ناک بھوں چڑھاتا ہے
اور جو اوسکے نصیب کا ہے اوسپر دل نہین لگاتا یعنی قناعت نہین کرتا۔ **قطعہ** حکیم جہاندار
(یعنی خدا) کے احکام پر اعتراض کرنیکی حاسد کی عادت ہے اوسکے منہہ مین خاک ہو جو کچھہ
اوروں کے پاس دیکھتا ہے آہ مارتا ہے + کہ بے سبب اوسکو کیوں دیا مجھکو نہ دیا۔
پھر کہا عقلمند سخی مال دوستوں پر خرچ کرتا ہے اور شوم بیوقوف دشمنوں کے لئے
چھوڑ جاتا ہے۔ **قطعہ** سخی کے ہاتھہ مین جو آیا دوستوں کے پیروں تلے نثار کر دیتا ہے
اور جو شوم کمینہ طبیعت نے جمع کیا بعد مرنے کے دشمن کے لئے چھوڑ جاتا ہے +
پھر کہا چھوٹوں کے ساتھہ ہنسی اور مسخرا پن سے ملنا بڑائی کی آبرو کھوتا ہے و ذلت
و خواری کی گرد اوڑاتا ہے۔ **قطعہ** اے شخص جو تو کمزور پر حالت غصہ مین کپڑے
پھاڑتا ہے + تیرا رستمی نام بوجہ گرگی کے جاتا رہیگا۔ مسخرا پن کی عادت تو مت ڈال
چھوٹوں سے + ورنہ بزرگی کی شان جاتی رہیگی۔ پھر کہا جو شخص کمزوروں سے

- لنسے لگانیکی عادت کرتا ہے۔ وہ زبردستون کے لالون سے مرتا ہے۔ **قطعہ**
اے پیارے مجھسے یہہ اچھی بات سن لے + کہ نکتہ دانون سے میرے کانمین
پڑی ہے + کہ جو کوئی تیغ نامہربانی کھینچتا ہے۔ وہ نامہربانون کی تیغ کا کشتہ ہوتا ہے
سکندر نے جب اپنے کان اوس جواہر حکمت سے بھر لئے۔ تو اوسکے منھہ کو اپنے
کان کی طرح موتیون سے بھر دیے۔ اور اوس قلعہ کے ویران کرنیسے باگ موڑی -

لغات حکایت ۲

سکندر۔ افریدون یعنی بادشاہ فریدون
سکندر سے اس جگہ مطلق بادشاہ مراد ہے۔
افریدون۔ نسل طہمورث کا شاہزادہ جمشید
کی اولاد سے تھا ضحاک عرب و فارس کے
بادشاہ نے جمشید کے قتل کے بعد خواب دیکھا
اوسکی نسل سے کوئی شخص اوسے
ہلاک کریگا یہہ خواب دیکھکر اوس نے
جمشید کے خاندان کے تمام مردون کو
قتل کر ڈالا فریدون کی ماں اپنے لڑکیکو لیکر
کوہ البرز پر چلی گئی تو ونہان چھپی رہی حتی کہ
فریدون ہوشیار ہوا۔ ضحاک کے ظلم سے
جب رعایا اوسکی بگڑ گئی تو فریدون کو
تلاش کر کے لائے فریدون نے ضحاک کو
قتل کیا اور پانسو برس تک بادشاہی کی آخر کو
اوسنے کل ملک اپنے تین بیٹون پر جنکا سلم-
تور۔ ایرج۔ نام تھا تقسیم کیا۔
توقیع (و ق ع) فرمان۔ توقیعات جمع۔
صحیفہ (ص ح ف) کتاب صحائف صحف جمع
اعمار (ع م ر) جمع عمر۔ زندگانی۔
اعمال (ع م ل) جمع عمل۔ کام۔
آثار (ا ث ر) جمع اثر۔ نشان قدم۔
نشان۔

بیت ۲۔ بادشاہ فریدون کہ مہربانی کے زمین مین تخم نصیحت کے سوا اور کچھہ نہ
بوتا تھا۔ اپنے لڑکونکو یہہ فرمان لکھا۔ کہ زمانے کے صفحے عمر کی کتابین ہین اوسمین
سوا بہترین عملون اور نشانون کے اور کچھہ نہ لکھو۔ **قطعہ** زمانہ کا صفحہ کل خلقت کی عمرونکا
دفتر ہے + ایسا کہا ہے جس عاقل نے کہ غور کیا۔ کیا اچھا ہے کہ جس نے اس دفتر

پاک پر کل حرفون سے رقم نیک ہی لکھی - اور نیک نشان باقی چھوڑا -

حکایت ۳

منتفع (ن ف ع) نفع لینے والا -
معتمد (ع م د) اعتماد کیا گیا -
قبیلہ (ق ب ل) گروہ کہ ایک باپ کی اولاد ہون - قبائل جمع -
عاقبت (ع ق ب) آخر کار -
حوادث (ح د ث) جمع حادثہ بمعنی واقعہ سخت -

کم - مقابل بیش - فارسی مین نفی مطلق مین مستعمل ہے - کم دم زنی یعنی دم نہ زنی - یعنی جس بھید کا دشمن سے چھپانا ضرور ہے بہتر ہے کہ اوسکو دوست کے ساتھ بھی ظاہر نہ کرے -
بزہ - گناہ - بزہ مند - گنہگار -
گزیر - چارہ - علاج - ناگزیر - بمعنی

اسرار (س ر ر) جمع سر - بھید - ضروری

حکایت ۳ - مون مین سے ایک حکیم نے کہا کہ مین نے چالیس دفتر حکمت مین لکھے مگر اوس سے کچھ فائدہ نہوا چالیس کلمے اونمین سے اختیار کر لئے اوس سے بھی فائدہ حاصل نہ کیا پھر چار جملے اونمین سے چنے انمین البتہ پایا جو ڈھونڈھتا تھا - اوّل یہہ کہ عورتونکو مردونکی طرح محل اعتماد مت کر اسلئے کہ اگرچہ عورت معتمدون کے خاندان سے ہووے اس لائق نہین ہے کہ اوسپر بھروسہ کیا جاوے قطعہ عورت کی عقل ناقص ہے اور سمجھ بھی - ہرگز اوسکو کامل مت جان - اگر بری ہے تو اعتبار نکر - اگر نیک ہو اوسپر بھروسہ - کر - دوسرے یہہ کہ مال و دولت پر مت بھول اگرچہ بہت ہی ہو اس لئے کہ ایک نہ ایک روز حوادث زمانہ کے سبب پامال ہو جاویگا - قطعہ مت بھول مال پر نادانون کیطرح اس لئے کہ اوسکی مثال ہے مثل چلتے ہوئے ابر کے + چلتا ہوا بادل چاہے موتی ہی برساوے مگر مرد عاقل اوسپر دل نہین لگاتا ہے (کیونکہ اوسکو قیام نہین) تیسرے یہہ کہ اپنے چھپے ہوئے بھید کو کسی دوست سے مت کہہ اسلئے

کہ اکثر ہوتا ہے کہ دوستی مین خلل پڑتا ہے اور دشمنی سے بدل جاتی ہے۔ **قطعہ**
اے لڑکے جو بھید کہ دشمن سے چھپانا چاہئے۔ بہتر ہے کہ کسی دوست سے
بھی اُسکے ظاہر کرنے مین دم نمارے (یعنی نہ کہے) مین نے بہت دیکھا ہے کہ فلک کج نہاد
کی گردش سے۔ دوست دشمن ہوجاتے ہین اور دوستی دشمنی ہوجاتی ہے۔ **چوتھے**
یہہ کہ ایسے علم کے سوا اور کچھہ اختیار نکر کہ اوسکے چھوڑنے سے تو گنہگار مرے
فضولی سے بھاگ اور جو ضروری ہے اوس سے چمٹ۔ **قطعہ** جو علم کہ تجھکو ضروری ہے
اوسپر مائل ہو۔ اور جسکی ضرورت نہو جستجو مت کر + اور جب تجھکو وہ علم ضروری حاصل ہوجاے
اوسکے موافق عمل کرنے کے سوا اور آرزو مت کر۔

حکایت ۴

کسریٰ۔ بادشاہ فارس کا لقب ہے لقب نوشیروان۔ اکاسرہ جمع باعتبار معنی اول۔
فاش (ف ش و) مشہور۔ اصل مین فاشو تھا۔ واو بقاعدہ صرف عربی گر گیا فاش ہوا۔
قیصر (ق ص ر) بادشاہان روم کا لقب ہے قیاصرہ جمع۔
افشا (ف ش و) ظاہر کرنا۔
دشوار۔ سخت مشکل۔ مرکب ہے لفظ دش بمعنی بد اور لفظ وار کلمہ نسبت ہے۔
حریف (ح ر ف) ہم کار و ہم پیشہ۔
خاقان بادشاہ چین کا لقب ہے یہہ لفظ ترکی ہے۔

سرعت (س ر ع) جلدی کرنا۔ **فائدہ** عجلت بھی جلدی کے معنی مین ہے مگر فرق یہہ ہے کہ قبل از وقت جلدی کرنا عجلت ہے اور وہ مذموم ہے کہ العجلۃ من الشیطان یعنی عجلت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور وقت پر جلدی کرنا سرعت ہے اور وہ محمود ہے۔
موج (م و ج) لہر۔ امواج جمع۔
غرامت (غ ر م) تاوان۔ پشیمانی یہان معنی ثانی مراد ہے۔
ندامت (ن د م) شرمندگی۔

حکایت ۴ چار عجب ہے کہ چار پادشاہون نے بیان کیا ہے گویا ایک تیر ہے چار کمان سے نکلا ہے۔ اول کسریٰ نے کہا ہے کہ مین ہرگز پشیمان نہین ہوا اوس سے کہ مین نے نہین کہا بہت کہا ہوا ایسا ہے کہ اوسکے پشیمانی سے ناک دخون مین ہو گیا ہون۔ **قطعہ** چھپے ہوئے بھید سے کوئی پشیمان نہین ہوا + اکثر مشہور ہوا بھید پشیمانی لاتا ہے۔ چپ بیٹھ کہ چین سے تیکا بیٹھنا اچھا ہے اوس بک بک سے کہ پشیمانی لاوے + دوسرے قیصر روم نے فرمایا ہے کہ میری قدرت بے کہے پر اوس سے زیادہ ہے کہ کہے پر۔ یعنی جو مین نے نہین کہا اوسکو کہسکتا ہون اور جو مین کہہ چکا اوسکو نہین چھپا سکتا ہون۔ **قطعہ** جس بھیدکا ظاہر کرنا دشوار ہو۔ دوستون سے بھی آسانی سے مت کہہ + کسلئے کہ جو چھپا ہے اوسکو کہہ سکتا ہے اور جو کہہ چکا اوسکو نہین چھپا سکتا + تیسرے خاقان چین نے اسی معنی مین اس طرح کہا ہے کہ اکثر ہوتا ہے کہ کہنے کی پریشانی زیادہ ہوتی ہے چھپانے کی پشیمانی سے۔ **قطعہ** جو بھید سربمہر (یعنی پوشیدہ) تیرے دلمین پڑے۔ جلدی نکر ساتھ موج بیان کے اوسکے لکھنے مین (یعنی اوسکے بیان کرنے مین) + مین ڈرتا ہون کہ تجھکو اوسکو ظاہر کرنیکی پشیمانی زیادہ مشکل ہو چھپا رکھنے کی ندامت سے + چوتھے پادشاہ ہند نے ساتھ اس نکتہ کے زبان کھولی کہ جو حرف میرے زبان سے نکل گیا اوس نے میرے دست تصرف کو باندھ دیا۔ اور جو مینے نہین کہا اوسکا مین مالک ہون اگر چاہون کہون وگرنہ چاہون نہ کہون۔ **قطعہ** بھید ظاہر و پوشیدہ کی مثل ایک عقلمند کی زبان سے اچھی نکلی کہ یہہ (یعنی پوشیدہ بھید) اوس تیر کی طرح ہے جو اپنے قبضہ مین ہے اور وہ (یعنی بھید ظاہر) اوس تیر کا سا ہے جو کمان سے نکل گیا +

حکایت ۵

گرسنہ۔ بھوکا۔ اسمین نہ کلمہ نسبت ہے گرس بمعنی بھوکہ۔

حکایت ۵ - ایک حکیم سے لوگون نے پوچھا کہ آدمی کھانے پر کب دوڑے جواب دیا کہ امیر جب بہوکا ہو - فقیر جب پاوے - **قطعہ** اتنا کہا کہ بدنکا گھر (یعنی جسم) بزیادتی اور کمی غذا سے مُنہ خرابی کی طرف نہ رکھے (یعنے ضعف و بدھضمی نہو) اگر موجود ہے تو کھا جب خواہش ہو - نہین تو ٹہر جب تک کہ ملے -

حکایت ۶

حلم (ح ل م) بردباری -
خشک مغزی - بے عقلی -
سبک باری - مقابل بردباری یعنی کم عقلی و بے وقاری -
زمام (ز م م) باگ اَزِمّہ جمع -
ایمنی (ی م ن) بے خوفی - مرکب ہے یاے نسبت و لفظ ایمن سے کہ امالہ ہے آمن کا
دربرآوردن یعنی دروازہ بند کر لینا -
آفاق (ا ف ق) جمع اُفق - ہر چیز کا کنارہ آسمان کا کنارہ - آفاق سے تمام دنیا مراد ہے -

کفاف (ک ف ف) اوس قدر معاش کہ خرچ کو کفایت کرے اور سوال سے باز رکھے
سِیَر (س ی ر) جمع سیرت یعنی عادت و خصلت
نوح علیہ السلام - نبی مرسل تھے سب نبیون سے آپکی عمر زیادہ ہوئی ساڑھے نوسو برس تک قوم کی ہدایت کی جب کہنا نہ مانا تب اونکی بدعا سے پانی کا طوفان آیا اور سب کو ہلاک کیا - آپ زیادتی عمر مین ضرب المثل ہین -

حکایت ۶ - ایک حکیم نے اپنے لڑکے سے کہا - کہ صبح کو گھر سے باہر نہ نکل جبتک کہ کھانے پر منہہ نہ کھولے تو - (یعنی جب تک کہ کچھ کھا نہ لے) اسلئے کہ سیری حلم و بردباری کا تخم ہے - اور بہوک بے عقلی و خفت کا سرمایہ ہے **قطعہ** اپنی عادت کو روزہ رکھنے سے تیز مت کر - کیونکہ سب چیز سے حلم و بردباری بہتر ہے - جب کہ روزہ سبب آزار کا ہو ایسا روزہ کھانا روزہ رکھنے سے اچھا ہے **حکمت** پانچ چیزین ہین کہ جنکو (قضا و قدر نے) دی ہین عمدہ زندگی کی باگ اونکے ہاتھو مین رکھی ہے - اول صحت بدن - دوسرے

اوسکی باتا چھی معلوم ہوئی۔ وہی کام پھر اوسکے سپرد کیا۔ **قطعہ**۔ اگر تجھکو منصب بلندی کی خواہش ہے تو کوشش کرتا کہ فضل و ہنر سے بہرہ مند ہو جا۔ آدمی کی عزت منصب سے نہین ہے + بلکہ منصب شان دار ہوتا ہے مرد سے **حکمت**۔ تین کام تین گروہ سے برا معلوم ہوتا ہے تیزی و جلدی بادشاہون سے۔ حرص عقلمندون سے۔ بخیلی امیرون سے **قطعہ** یہہ تین عادت ہین کہ خامہ نگارندہ۔ تین شخصون سے زبون لکھتا ہے تندخوئی قومی بادشاہ کی۔ حرص عقلمند کی اور بخل مالدار کا۔ **نکتہ** حکیمون نے کہا ہے کہ جسطرح عدل سے جہان آباد ہوتا ہے اور ظلم سے ویران۔ ویسا ہی عدل اپنے اطراف ہزارون کوس تک روشنی بخشتا ہے اور ظلم اپنی جگہہ سے ہزارون کوس تک اندھیر کرتا ہی **قطعہ** عدل کرنے مین کوشش کر جبکہ اوسکی صبح طلوع ہوتی ہے + تو اوسکی روشنی ہزارون کوس تک جاتی ہے۔ ظلم کی اندھیری جبکہ پھیلتی ہے تو جہان تاریکی اور تلخ عیشی و تنگی سے پر ہو جاتا ہے۔

حکایت ۸

شوکت (ش و ک) قوت ہیبت دبدبہ۔	ں (ج س س) تلاش کرنا۔
اختلاط (خ ل ط) ملنا۔ ملانا۔	**تردد** (ر د د) آمدرفت کرنا۔
انبساط (ب س ط) کشادہ ہونا مجازاً	**ممر** (م ر ر) گزرگاہ۔ ممر جمع۔
بمعنی خوشی۔	**مقالات** (ق و ل) جمع مقال بمعنی گفتگو

حکایت ۸۔ ایک فقیر قوی ہمت ایک بادشاہ صاحب شوکت کے ساتھہ طریقہ دوستی و رسم محبت کی رکھتا تھا۔ ایک دن اوس بادشاہ کی پیشانی مین اثر گرانی کا دیکھا۔ ہرچند فکر و غور کیا۔ روز کی ملاقات اور بہت آمد و شد کے سوا کوئی سبب معلوم نہ ہوا۔ اوسکے ملنے سے دامن سمیٹا اور اوسکی خوشی کے بساط کو تہ کیا۔ ایکدن بادشاہ کو ایک راستہ مین اوس سے ملاقات کا اتفاق پڑا۔ زبان گفتگو کی کھولی۔ کہ اسے درویش کیا سبب ہے۔ کہ مجھسے جدا ہوا۔ اور قدم میرے طرف آنے جانے سے روکا۔ درویش نے

کہا فقط یہی سبب ہے۔ کہ بیٹھے جانا۔ کہ نہ آنیکا سبب پوچھنا بہتر ہے اس سے
کہ آنے کیوجہ سے ملال ظاہر کرنا **قطعہ** فقیر سے کہا اوس امیر نے کسواسطے میری
حضور بہت دنون بعد آیا۔ (فقیر نے) کہا کہ میرے نزدیک چرا نامدی (توکیون نہ آیا)
بہت اچھا ہے چرا آمدی (توکیون آیا) سے

حکایت ۹

مصاحبت (ص ح ب) ساتھ رہنا آپسمین رفیق ہونا۔
استوار۔ محکم و مضبوط۔ یہہ لفظ مرکب ہے لفظ اُست و کلمہ وار سے۔ است بمعنی بیرن وار کلمہ نسبت ہے
زحمت (ز ح م) رنج و تکلیف۔
محکم (ح ک م) مضبوط۔ محکم شد یعنی پھنس گیا۔

حکایت ۹۔ ایک لومڑی بھیڑیے کے ساتھ مصاحبت کا دم بھرتی تھی اور شفقت
کا قدم رکھتی تھی (وہ دونون) ایک باغ کے پاس گذرے۔ دروازہ بند تھا اور دیوار وغیر
جھاکر رُندا تھا۔ گرد پھرے یہانتک کہ ایک ایسے سوراخ کے نزدیک پہونچے کہ لومڑی کے
لئے تو کشادہ تھا اور بھیڑیے کے لئے تنگ۔ لومڑی آسانی سے گھسی اور بھیڑیا تکلیف سے
بہت انگور دیکھے اور میوے طرح طرح کے پائے۔ لومڑی ہوشیار تھی کہ باہر نکلنے کی حالت کو
سوچ لیا تھا۔ (یعنی کم کھایا) اور بھیڑیے غافل نے جتنا پیٹ مین سما سکا کھایا۔ ناگاہ باغبان
آگاہ ہوا۔ لٹھ اوٹھایا اور اونکی طرف مُنہ کیا۔ لومڑی باریک کمر سوراخ سے جھٹ کر
نکل گئی۔ اور بھیڑیا موٹائی کی سبب سے اوسمین اڑ گیا۔ باغبان اوسکے پاس پہونچا لٹھ
اتنا مارا کہ بھیڑیا ادھموا کھال بچی اور بال وکھڑے اوس تنگ راہ سے باہر نکلا۔ **قطعہ**
زور آوری مت کر اے خواجہ دولت و زر سے۔ کہ آخر کار عاجز ہو کر جائیگا (یعنی دنیا سے کوچ
کریگا) تجھکو تو نعمت و ناز نے بہت موٹا کر دیا ہے۔ سوچ کہ کیونکر اس موٹائی سے
نعمت چھوڑ کر جائیگا۔

حکایت ۱۰

مضرت (مض ر) نقصان وضرر مضار جمع
کیش - مذہب - تیردان - یہان معنی ثانی مراد ہے۔
عزیمت (ع زم) قصد وارادہ - عزائم جمع
مشاہدہ (ش ہ د) دیکھنا۔

شنا - تیرنا۔
عقرب (ع ق ر ب) بچھو - عقارب جمع
مقتضی (ت ض و) چاہا گیا - خواہش کیا گیا۔
عدوان (ع د ن) ظالم - فارسی مین تخفیف مستعمل ہے۔

حکایت ۱۰ - ایک بچھو نے زہر نقصان کا ڈنک مین اور تیر ترکش مین (یعنی ضرر پہونچانے پر اچھی طرح مستعد ہوکر) قصد سفر کا کیا - یکایک ایک دریا کے کنارے پہونچا - سو ٹھکر رہگیا نہ پیرین چلنے کی تاب اور نہ لوٹنے کا ارادہ - ایک کچھوے نے اس حالت کو دیکھا اور اوسپر رحم کیا - اور اپنی پیٹھ پر لیکر دریا مین کود پڑا - اور تیرتا ہوا اوس پار کی طرف منہ کیا - اسی حالت مین اوسکے کانمین آواز آئی کہ بچھو اوسکی پیٹھ پر کچھ مارتا ہے - پوچھا کہ یہ کیا آواز ہے - جواب دیا کہ میرے ڈنک کی آواز ہے تیرے پشت پر - ہرچند جانتا ہون اسپر اثر نہین کریگا - مگر اپنی عادت نہین چھوڑسکتا ہون جیسا کہ کہا ہے - **فرد** - بچھو کا ڈنک مارنا کینہ کے سبب سے نہین ہے + بلکہ اوسکی طبیعت کی عادت یہی ہے + کچھوے نے سوچا کہ کوئی بات اس سے بہتر نہین کہ اس پاجی کو خوے بد سے چھڑا دون اور بھلے مانسون کو اسکے آسیب سے بچاؤن غوطہ لگایا - اور بچھو کو لہر دریا بہالے گئی - جیسے کہ کبھی تھا ہی نہین - **قطعہ** جو ظالم کہ اس مجلس شر و فساد دنیا مین ایسا ہے کہ بیشک ہر لحظہ سیکڑون تدبیر سے اوس سے موافقت کرتے ہین + اس سے بہتر نہین ہے کہ فنا کی لہر مین وہ غوطے کھائے (مرجائے) وہ اپنی بد خلقی سے اور خلق اوسکے آزار سے چھوٹین۔

حکایت ۱۱

بقال (ب ق ا ل) ترہ فروش۔ کنجڑا عوام مین بمعنی غلہ فروش غلط مشہور ہے صحیح اس معنی مین بدال ہے۔

نقل (ن ق ل) جو چیز تبدیل ذائقہ کے لئے شراب پر کھاوین مجازاً بمعنی مطلق خوردنی۔ یہہ لفظ بالفتح وبالضم دونون طرح پر آیا ہے۔

اغماض (ا غ م ض) چشم پوشی کرنا۔

مکافات (ک ف ی) بدلہ دینا۔ بدلہ۔

اعراض (ع ر ض) روگردانی کرنا منہہ پھیرنا۔

دون (د و ن) کمینہ۔ سفلہ۔ خسیس۔

ہمیان (ہ م ی) وہ تھیلی روپیہ کی جو کمر مین باندھتے ہین۔ ہمائین جمع۔

سرخ وسفید اس سے اشرفی وروپیہ مراد ہے

کمین (ک م ن) دشمن کے قصد پر پوشیدہ بیٹھنے والا فارسی مین بمعنی کمینگاہ کے مستعمل ہے ہندی گھات۔

کیسہ (ک ی س) تھیلی سونے وچاندی کی اکیاس جمع۔ یہ لفظ عربی مین بعزنا ہے زیادتی ہ کی ایک قسم کی تفریس ہے۔

غور (غ و ر) عمق یعنی گہرؤ۔

دینار (د ی ن ر) سکہ طلائی کہ وزن مین ساڑھے چار ماشہ یا کچھ کم وزیادہ کا ہوتا ہے دنانیر جمع۔

درم (د رہ م) چاندی کا سکہ کہ وزن مین ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے دراہم جمع۔

قانع (ق ن ع) قناعت کرنے والا مقابل حریص۔ **فائدہ**۔ صبر وقناعت مین یہہ فرق ہے کہ صبر نفس کوا وسکی خواہشون سے روکنے کو کہتے ہین اور قناعت جو ملے اوسپر راضی رہنے کو۔

حکایت ۱۱۔ ایک موش کئی برس تک خواجہ بقال کی دوکان مین رہا خشت کہلنے اور تر میوے کھاتا تھا اور خواجہ بقال اوسکو دیکھتا اور چشم پوشی کرتا۔ اور اوسکی سزادینے مین روگردانی کرتا تھا۔ یہانتک کہ ایک روز او سکے موافق جیسا کہ کہا ہے

بیت کمینہ پاجی کا جب پیٹ بھرتا ہے۔ ہزارون فساد پر دلیر ہوتا ہے۔

جثہ (ج ث ث) تن و بدن آدمیون کا۔ جُثث جمع۔	**مجالست** (ج ل س) ہم نشینی۔ **اجل** (ا ج ل) موت۔ آجال جمع۔

حکایت ۱۴۔ ایک اونٹ مہار پیرون مین لپیٹے جنگل مین چرتا تھا۔ چوہا اوس کے پاس پہونچا اور اوسکو بے مالک دیکھا اوسکی حرص نے اسپر آمادہ کیا کہ اوسکی نکیل تھامی اور اپنے گھر کی طرف چلا۔ اونٹ بھی جیسا کہ اوسکی خلقت تابعداری پر منحصر ہے اور اوسکی پیدایش سرتابی اور خلاف نکرنے پر بنائی گئی ہے موش کی موافقت کی۔ جب اوسکے گھر پہونچا ایک سوراخ دیکھا نہایت تنگ۔ کہا اے دیوانہ یہہ کیا تھا جو تونے کیا۔ تیرا گھر تو اتنا تنگ اور میرا ڈیل اتنا بڑا۔ نہ تیرا گھر اس سے بڑا ہوسکیگا۔ اور نہ میرا بدن اس سے چھوٹا۔ تو مجھہ میرے تیرے کیونکر صحبت ہوگی اور ہمنشینی کیونکر صورت پکڑیگی۔ **قطعہ** کیونکر موت کی راہ تو اس حالت سے چل سکتا ہے۔ جب کہ تجھکو دیکھتا ہون کہ تیرے پیچھے حرص وہوا سے اونٹون کے برابر بوجھہ لدے ہین۔ اپنے بوجھہ کو کچھہ ہلکا کر کیونکہ موت کی تنگ گلی مین ان بوجھون کی گنجایش نہین ہے۔

حکایت ۱۵

طاوس۔ (ط و س) مور۔ اطواس جمع۔	**جیب** (ج ی ب) گریبان۔ جیوب جمع
اطلس (ط ل س) ریشمی کپڑے کا نام ہے	**مجادلہ** (ج د ل) باہم بحث کرنا۔ اصطلاح مین مجادلہ وہ بحث ہے کہ جسمین صرف مخالف کا الزام نامنظور ہو
زرکش۔ وہ کپڑا ہے جسپر سنہرا کام بنا ہو۔	**مکالمہ** (ک ل م) باہم گفتگو کرنا۔
دیبا۔ ایک قسم کا منقش کپڑا ہے۔	**مقاولہ** (ق و ل) باہم گفتگو کرنا۔
کشف کچھوا۔ اسکو سنگ پشت بھی کہتے ہین	

حکایت ۱۵۔ مور اور کوا ایک باغ کے صحن مین ساتھہ ساتھہ پہونچے ایک دوسرے کے عیب و ہنر کو دیکھنے لگے۔ مور نے کوے سے کہا کہ جو سرخ موزہ تیرے پیر مین ہے مہرے سے سنہرے اطلس اور میری بوقلمون دار دیبا کے لائق ہے یقیناً اوس وقت کہ بہتی۔ [illegible]

رات سے مستی کے روز روشن مین ہم اسنے موزہ پہننے مین ہمنے تمنے غلطی کی مینے
تیرا موزہ کیمخت سیاہ کا پہنا اور تونے میرا موزہ سرخ نری کا۔ کوّے نے کہا کہ حال اسکے
خلاف ہے اگر بھول ہوئی ہے تو ایک دوسرے کے پوشاک مین ہوئی ہے باقی لباس
تیرا موزہ کے مناسب نہین ہے یقیناً اوس نیند کی جھونک مین تونے میرے گریبان سے
سر نکالا۔ (یعنی میرا لباس پہن لیا) اور مین نے تیرے گریبان سے (یعنی تیرا لباس پہن لیا)
اوس جگہ ایک پھوا سر خیال خدا کے گریبان مین جھکائے تھا اور وہ جھگڑے اور بحث
سنتا تھا سر اوٹھایا اور کہا کہ اے پیارے یارو اور تمیز دار دوستو بیکار جھگڑے کو چھوڑو
اور اس ناحق گفتگو سے ہاتھ اوٹھاؤ۔ خدا تعالے نے سب خوبی ایک ہی کو نہین دی
اور کل مرادونکی باگ ایکی کے ہاتھ مین نہین رکھی۔ کوئی ایسا نہین کہ جسکو ایسی خاصیت
نہین دی کہ جو دوسرونکو نہ دی ہو اور اوسمین کوئی ایسی منفعت نہین رکھی جو دوسرونمین
نرکھی ہو۔ ہر شخص کو خدا کے دین پر خوش رہنا چاہئے اور اپنے پائے ہوئے پر بشاش

قطعہ حسد کرنا کسی کے حال پر عقلمند کا طریقہ نہین ہے ہوشیار ہو تاکہ عقل کی راہ سے
دور نہو۔ خلق سے طمع رکھنا حسد کی طرح باعث رنج کا ہے۔ خلق سے طمع چھوڑ تاکہ رنجیدہ نہو

حکایت ۱۶-

افعی (ف ع ی) ایک بڑی قسم کا سانپ ہے - افاعی جمع - **سنان** (س ن ن) جسپر چاقو وغیرہ کی دہار رکھتے ہین - سرنیزہ -	**اجتناب** (ج ن ب) پرہیز کرنا - **میزبان** - ضیافت کرنیوالا - عربی مین اوسکو مضیف کہتے ہین -

حکایت ۱۶ - ایک اونٹ جنگل مین چرا کرتا اور کانٹا اور جھاڑی اوس جنگل کی کھاتا تھا
ایک جھاڑی کے پاس پہونچا کہ معشوقون کی زلف کی طرح لپٹی ہوئی اور خوبصورتونکے منہ
کی طرح تر و تازہ۔ طمع کی گردن کو اوٹھایا تاکہ اوس سے لیوے (یعنی پیٹ بھرے)

یہہ دوبیت سلطان کی تعریف مین ہے۔ **قطعہ** تو ایسا بادشاہ ہے کہ پورب سے پچھم تک
یہودی آتش پرست۔ نصارا اور مسلمان۔ سب تسبیح اور وظیفہ کے وقت کہتے ہین ع
اسے اللہ عاقبت محمود کر (خاتمہ بخیر کر) + اور یہہ رباعی بہی اوسی کی ہے۔ **رباعی**
تیرے دل سے تیرے زلف سے زنگ لیا ہے + موم میرے دل سے
بناتے ہین۔ اور پتھر تیرے دل سے + مہر اور وفا نے تیرے دل سے زنگ
نہ دھویا۔ اس لئے کہ تیرے دل سے غرور پلنگ کم نہو جاے + اور کہتے ہین
کہ اوسکی تصنیف سے بہت سی مثنویان سلطان مذکور کی تعریف سے آراستہ ہین۔ ایک
اونمین کی وامق وعذرا کے نام کی ہے۔ مگر اونکا کہین نشان نہین ملتا۔

فردو)

دہقنت (دہ ق ن) کشتکاری وزراعت
تعدی (ع د ی) ظلم کرنا کسی پر۔
تظلم (ظ ل م) فریاد کرنا۔ نالہ و فریاد۔
معاشرت (ع ش ر) آپسمین زندگی کرنا۔
متوحش (و ح ش) افسردہ وغمگین۔
منغص (ن غ ص) تیرہ و مکدر۔
رابع (ر ب ع) چوتھا۔
معذور (ع ذ ر) بہانہ کیا گیا۔ معاف کیا گیا۔
مصرعہ (ص ر ع) دروازہ کا ایک تختہ
یعنی کواڑ۔ اصطلاح مین نصف شعر کو کہتے ہین
عارض (ع ر ض) صفحۂ رخسار۔ مجازاً
بمعنی رخسار۔ عوارض جمع۔

جوشن (ج و ش ن) ایک قسم کا لباس ہے
کہ وقت جنگ کے پہنتے ہین۔ مرکب ہے
لفظ جوش و کلمہ شن سے کہ واسطے نسبت
کے آتا ہے۔ جیسے گلشن۔ ایک شین کو
حذف کر دیا۔ یہہ لفظ معرب ہے۔
گیو ولیشن - ایران کے دو پہلوانون کا نام ہے
متعجب (ع ج ب) تعجب کرنیوالا۔
استفسار (ف س ر) دریافت کرنا۔
مشروحاً (ش ر ح) شرح کیا گیا۔ یعنی
تفصیل سے بیان کیا گیا۔
فردوس (ف ر د س) باغ وبہشت۔ فرادیس جمع۔
تخلص (خ ل ص) وہ نام جو شاعر شعر مین [illegible]

توقع (وق ع) امید۔
غوص (غ وض) غور کرنا۔ فکر کرنا۔
صلہ (وص ل) انعام۔ صلات جمع۔
فقاعی (ف ق ع) ایک قسم کی شراب ہے جو وغیرہ سے بناتے ہین اور محاورہ مین قہوہ کو بھی کہتے ہین۔ اس لفظ مین ف قاف پر مقدم ہے
تاج (ت وج) بادشاہون کی ٹوپی۔ تیجان جمع۔
بانو۔ امیر کی بی بی۔ بیگم۔

طالع (طل ع) ستارہ [illegible] والا۔ مجازاً بمعنی نصیب۔
مساعدت (س ع د) مددگاری کرنا۔
عطیہ (ع طی) بخشش عطایا جمع۔
عمارت (ع م ر) تعمیر کرنا۔ آباد کرنا۔ آبادی۔ عمارات جمع۔
رباط (ر ب ط) مہمانسرائے۔ رباطات جمع۔
سہام (س ہ م) جمع سہم بمعنی تیر۔
قوس (ق و س) کمان۔ قسی۔ اقواس جمع۔

فردوسی (اوسپر رحمت ہو) وہ طوس کے رہنے والے ہین۔ بڑائی اور تعریف اونکا کمال ظاہر ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ شاہنامہ ایسا جسکا نظم ہوا اوسکو لوگونکی تعریف کی کیا حاجت ہے۔ بیان کرتے ہین۔ کہ پہلے کھیتی کے کامون مین مشغول تھے۔ اونپر کچھہ ظلم ہوا فریاد کرنیکو غزنین چلے کہ سلطان محمود کا دارالسلطنت تھا جب وہان پہونچے ایک باغ کے قریب گذر ہوا دیکھا کہ تین آدمی بیٹھے ہین اور نہایت خوشی کا رنگ جمائے ہین۔ سمجھے کہ بادشاہی عہدہ دار ونمین سے ہین سوچے کہ انکے حضور مین چلین اور اپنی کیفیت حال بتلائین۔ جب سامنے پہونچے وہ لوگ انکو دیکھکر گھبرائے اور کہا یہ شخص ہماری مجلس کو پھیکا کر دیگا۔ کوئی صلاح اس سے بہتر نہین ہے کہ جب آوے تو کہین کہ ہم سلطانی شاعر ہین اور شاعر کے سوا کسی سے صحبت نہین رکھتے۔ اور تین مصرعے کہین کہ چوتھا قافیہ ہی نہو۔ پھر کہین کہ جو چوتھا مصرع کہدے اسے صحبت مین بٹھائین۔ نہین تو ہمین معاف رکھہ (اوزدفع ہو) جب فردوسی اونکے پاس پہونچے تو جو صلاح کی تھی اونسے کہتے گئے۔ فردوسی نے کہا وہ مصرعے جو آپ نے کہے ہین پڑھئے۔ عنصری نے کہا

ع چون عارض توماہ نباشد روشن۔ تیرے چہرے کی طرح ماہ روشن نہین ہے۔
عسجدی نے کہا۔ ع۔ مانند رخت گل نبود در گلشن۔ تیرے مکھڑے کی طرح پھول گلشن مین نہین ہے۔
فرخی نے کہا۔ ع مژگانت گذر ہمی کند از جوشن۔ تیری مژگان پار ہوجاتی ہے جوشن سے۔
فردوسی نے کہا۔ ع مانند سنان گیو در جنگ پشن جیسے گیو کی برچھی پشن کی لڑائی مین۔
یہہ لوگ اس مصرعہ اور قافیہ سے دنگ ہوگئے۔ اور گیو اور پشن کا قصہ پوچھنے لگے۔
فردوسی نے اوسکو خوب تفصیل سے بیان کیا۔ اور پھر جب بادشاہ کی مجلس مین آنے کا
اتفاق پڑا تو بادشاہ کی نظر مین پسندیدہ ہوگیا۔ بادشاہ نے اوس سے فرمایا کہ تو نے میری
مجلس کو فردوس بنایا۔ اس سبب سے اپنا تخلص فردوسی رکھا۔ کچھہ دن گذرے کہ شاہنامہ
نظم کرنیکو مقرر ہوا۔ ہزار بیتین کہین۔ بادشاہ کے سامنے لایا۔ سلطان نے ہزار اشرفی انعام
دی۔ تیس برس کے عرصہ مین شاہنامہ تمام کیا۔ سلطان کے سامنے لایا۔ بدستور
سابق جیسا کہ پہلے ہوا تھا ایک بیت کی عوض ایک دینار انعام ملنے کی امید رکھتا تھا۔
حاسدون نے فکر کی اور کہا ایک شاعر کی کیا قدر ہو کہ اوسے اس بڑے انعام سے
سرفراز کرین۔ اوسکا صلہ ساٹھہ ہزار درم قرار دیتے گئے۔ فردوسی اس سے ناخوش ہوا
بیان کرتے ہین کہ جب یہہ درم (اوسکے پاس) لائے فردوسی حمام مین تھا جب حمام سے
نکلا بیس ہزار درم حمامی کو دئے اور بیس ہزار قہوہ فروش کو کہ کسی قدر قہوہ لایا تھا۔ اور
بیس ہزار درم اون لوگون کو جو وہ درم لائے تھے دیدئے۔ کم و بیش چالیس شعر مین
سلطان کی ہجو لکھی اون مین سے کئی شعر یہہ ہین۔ **نظم** اگر بادشاہ کا باپ بادشاہ
ہوتا۔ تو میرے سر پر سونے کا تاج رکھتا۔ اگر بادشاہ کی ماں شاہزادی ہوتی +
تو چاندی سونا میرے زانو تک ہوتا۔ (نثار کے ذریعہ سے) + چونکہ اوسکے خاندان مین
امیری نہ تھی۔ بزرگون کا نام نہ سن سکا + جس درخت کی خاصیت تلخ ہے + چاہے اوسکو بہشت
کے باغ مین لگائے اور خلد کی نہر سے سینچنے کے لئے شہد اور دودھ خالص اوسکی جڑ مین ڈالے

مدائح (م د ح) جمع مدیحہ بمعنی تعریف	

انوری (علیہ الرحمۃ) زبردست حکیم اور بڑا فصیح تھا- اور شعر کی خوبی اور اوسکا فن نظم
ایک جزو ہے اوسکی بلند پایگی سے- اور ایک تل ہے اوسکے کمال کے جمال کا- اور اوسکا
کلام مشہور ہے اور اوسکا دیوان مرتب- کہتے ہین کہ غور کے بادشاہ کو خبر دی گئی کہ انوری نے
تیری ہجو کہی ہے اوسنے ہرات کے حاکم کو لکھا اور انوری کو مانگا اور اوسکی نسبت دوستی اور
نرمی کا اظہار کیا- مگر اوسکا مطلب بدلہ لینا تھا بادشاہ ہرات نے دانائی سے یہہ جان لیا
لیکن اوسکو یعنی (انوری کو) صاف طور سے نہ لکھہ سکا جس خط مین کہ واسطے طلبی انوری
کے لکھا تھا یہہ دو شعر لکھے قطعہ عربی- پس فریفتہ نکرے تمکو زیادتی میری تبسم کی-
پس میرا قول ہنسانیوالا ہے اور کام رولاتا ہے- یہی دنیا کہتی ہے ساتھہ پُری دہن
اپنے کے +خوف کر خوف کر میرے حملے اور میرے قطع کرنے سے+ انوری اوسکو
دانائی کی تیزی سے سمجھہ گیا- اور (نجات پانے کے لیے) بھاگ گئے- اور بادشاہ ہرات کو
اوس طلب سے باز رکھا- دوبارہ ملک غور نے انوری کو طلب کیا اور اوسکی عوض
بادشاہ ہرات کو ہزار بکریان دینے کا وعدہ کیا ملک ہرات نے انوری پر کسیکو تعینات
کیا- (اور یہ لکھا) کہ مجبور ہو کر جانا چاہیئے- اور غور جانا چاہیے- کیونکہ تیری عوض مجھکو ہزار
بکریان دیتے ہین- انوری نے کہا اے بادشاہ جو شخص ہزار بکریونپر بکتا ہے وہ تیرے
نزدیک مفت کا مال بھی نہین ہے- مجھے نہ دے کہ عمر بھر تیرے ملازمون کے زمرہ
مین رہون- اور تعریف کے جواہر تیرے پاؤن پر نثار کرون- ملک ہرات کو یہہ کلام
بھلا معلوم ہوا- اور اوسکو رکھہ لیا+

خاقانی

حسان العجم (ح س ن ع ج م) حسان بن ثابت نہایت فصیح و بلیغ و صحابی و مداح تھے	جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بوجہہ کمال فصاحت و بلاغت خاقانی کے

اس لقب سے انکو ملقب کیا۔
اسلوب (اس ل ب) وضع۔ طرز۔ طور۔
طریقہ۔ اسالیب جمع۔
شیوہ۔ بمعنی طرز و روش۔ قاعدہ و قانون۔
غریب (غ ر ب) شے نادر۔ مسافر۔ غربا
جمع ہے معنی ثانی کی۔
انباز۔ بمعنی شریک۔ شامل۔
مواعظ (و ع ظ) جمع موعظت بمعنی پند و نصیحت
اقران (ق ر ن) جمع قرن۔ ہمسال۔ ہمعصر۔
یعنی ایک زمانہ کے آدمی۔
مفاخرت (ف خ ر) بزرگی بڑائی۔ نازش۔
مبدع (ب د ع) نو ایجاد کرنیوالا۔
رشید وطواط۔ شاعر بے مثل تھا۔ خوارزمشاہ
کے دربار میں مرتبہ عالی رکھتا تھا ۵۷۸ ہجری
میں وفات پائی۔
سریر (س ر ر) تخت۔ استرہ۔ سرایر۔ سُرر۔ جمع
بحر (ب ح ر) دریا سمندر۔ بحار جمع۔
فیلسوف (ف ل س ف) حکیم و دانا۔
علم فلسفہ و حکمت کا جاننے والا۔ یہہ لفظ یونانی
ہے مرکب ہے لفظ فیل و سوف سے۔ فیل
بمعنی دوست سوف بمعنی حکمت و دانائی۔

مقطعات (ق ط ع) جمع مقطع پارہ کیا گیا
یہاں قصیدہ و غزل کے ٹکڑے سے مراد
ہے جسکو قطعہ کہتے ہیں۔
مثنوی (ث ن ی) اصطلاح میں وہ نظم ہے
جو تمام ایک بحر میں ہو اور مضمون ایک قسم کا
ہو اور ہر شعر میں دو دو قافیہ ہوں۔
حقہ (ح ق ق) ڈبا۔ حقق جمع۔
نظارگان۔ جمع فارسی ہے نظارہ کی
کہ جمع ناظر کی ہے بمعنی دیکھنے والے۔
زمن (ز م ن) برجا ماندہ یعنی لنجا۔
بوالعجب (اب و ع ج ب) باپ تعجب کا
یعنی وہ آدمی جسے دیکھکر تعجب آوے۔
قاقم (ق ق م) ایک جانور ہے سفید رنگ
جسکے پوست کی پوستین بناتے ہیں اس سے
دلق مراد ہے۔
قندز۔ نام ہے ایک جانور سیاہ رنگ کا کہ مشابہ سگ
کے ہوتا ہے اسکے پوست سے پوستین بناتے
ہیں۔ یہہ لفظ ترکی ہے اس سے شب مراد ہے
حمال (ح م ل) باربردار۔ حمالین جمع۔
محافہ (ح ف ف) ڈولی جسمیں سوار ہوتے ہیں
فا مشدد ہے فارسی میں بتخفیف بھی مستعمل ہے۔

خاقانی۔ شروانی (علیہ الرحمۃ) اوس کمال کے باعث کہ صنعت شعر مین رکھتا تھا۔
اوسکا لقب حسان العجم رکھتے گئے۔ کل شاعرون سے سخنگوئی مین بڑھا ہوا ہے؟ اور
اوس نادر ڈھنگ مین بمثل وعظ و نصائح مین حکیم سنائی کی راہ چلا ہے۔ اور اوس معنی مین
ہمعصرون سے گوے سبقت لیگیا۔ ایک قطعہ مین بطور فخر کے کہتا ہے۔ قطعہ شاعر
نیا مضمون پیدا کرنیوالا مین ہون۔ خوان معانی میرے حصہ مین ہے+ عنصری اور
رودکی میرے خوان کے ریزہ چننے والے ہین مانند نفس حکیم کے میرا نام تازگی سے
زندہ ہے+ میری حرص کریم کے مال کیطرح تھوڑے مال سے مردہ ہے (یعنی جیسا مال کریم
فنا ہوجاتا ہے ویسا ہی میری حرص تھوڑے مال سے فنا ہوجاتی ہے) اور رشید وطواط
نے خاقانی کی تعریف مین کہا ہے۔ قطعہ اے مرتبہ کے آسمان کے آفتاب و مہتاب+
اور اے فضیلت کے تخت کے شاہ کا وزیر۔ افضل الدین خوبیونکا باپ بزرگی کا دریا+ حکیم
دین بڑھانیوالا اور کفر گھٹانیوالا۔ اونکے قطعون مین سے ہے۔ قطعہ خوبصورتونکا سودا رکھنے سے
اے خاقانی باز رہ۔ سودا کے خیال سے عقل کے سر مین چکر آتا ہے+ معشوقونکی صورت اگر
غور سے دیکھو تو آئینہ کی سی ہے۔ کہ اوپر کیطرف روشن ہے اور اندر کیطرف سیاہ ہے+ اونکی
ایک مثنوی ہے تحفۃ العراقین نام اور یہہ کئی بیت اوسی مین کی ہین مثنوی ہم ہین دیکھنے
والے غمگین+ اس حقہ سبز (آسمان) اور مہرہ خاک (کرہ زمین) کے+ کہ یہہ حقہ اور مہرہ جبتک
قائم ہین+ عمر کی تھیلی کا منہ کھولتے ہین (یعنی نقد عمر کو فنا کرتے ہین اسیوجہ سے ہم غمناک ہین)
اور یہہ زیادہ حیرت ہے کہ زمانہ کے فرش پر مہرہ قائم ہے اور حقہ چکر مین ہے+ بیشک یہہ بڑے
بڑے بھانمتی جادوگر ہین+ کبھی قاقم اور کبھی قندز لاتے ہین یعنی دن رات پیدا کرتے ہین+ یہہ
وقت آپہونچا کہ زمانہ آخر ہوجاوے۔ اور فنا کا سیلاب دروازے سے آئے+ وقت آگیا کہ یہہ
جلوون جمال (یعنی عناصر اربعہ) ماہ و سال کی ڈولی کو کندھے سے رکھدین+ وقت آگیا کہ ستارونکی
سواریان (یعنی سب آسمان) نعل بھی گرادین اور سم بھی (یعنی عاجز ہوجاوین اور حرکت سے باز آوین)

ظہیر فاریابی

مشاہیر (ش ہ ر) جمع مشہور معنی آشکارا و ظاہر
افاضل (ف ض ل) جمع افضل معنی بہت بزرگ
سلاست (س ل س) نرمی و آسانی روانگی
اصطلاحی معنی یہہ ہین کہ روانگی کلمات کی بنرمی و آسانی ہو اور اوسمین الفاظ ثقیل نہون۔
ترجیح (ر ج ح) ایک چیز کو دوسری پر غالب کرنا
وقار (و ق ر) آہستگی و بردباری۔ اس لفظ مین واو مفتوح ہے نہ مکسور۔
ناقد (ن ق د) پرکھنے والا و بیرہ شناسی کا
فی الجملہ (ج م ل) حاصل کلام۔ سخن مختصر
مسائل (س ء ل) جمع مسئلہ۔ علوم مین دریافت کرنیکی جگہہ۔
معجزہ (ع ج ز) وہ امر خلاف عادت جو کسی نبی سے صادر ہو۔ اور کرامت وہ امر خلاف عادت جو کسی ولی سے صادر ہو۔ اگر کسی کافر سے ایسا امر صادر ہو تو اوسکو استدراج کہتے ہین
سحر (س ح ر) جادو۔ جادو کرنا۔
حور (ح و ر) وہ عورتین جو بہشت مین نیک بندونکو ملینگی۔ حور جمع ہے حورا کی مگر فارسی مین مفرد مستعمل ہے۔ اسکی جمع حوران لاتے ہین یہہ ایک قسم کی تفریس ہے۔
سامری۔ ایک شخص تھا بنی اسرائیل سے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے تو اوسنے انکی غیبت مین ایک گائے کا بچہ سونیکا بنایا۔ وہ اُسکی حکمت و دانائی سے آواز دینے لگا تو اُسے لوگ پوجنے لگے اور گمراہ ہو گئے۔ اسی لیے سحر سامری مشہور ہے۔

ظہیر فاریابی (رحمۃ اللہ علیہ) وہ دنیا کے مشہوروں مین سے ہے۔ اور بڑا زبردست شاعر اپنے وقت کا ہے۔ اوسکا پورا دیوان پسند اور مقبول ہے۔ خوبی اور آسانی مین اوسکا دیوان مشہور ہے اوسکے اشعار لوگون کے زبان پر جاری ہین۔ اتابک ابوبکر کے عہد مین بڑا رتبہ پایا۔ ایک رات اوسکی مجلس مین یہہ رباعی پڑھی۔ رباعی۔ اے بادشاہ تیرے سلامتی سر کی دعا ملائکہ کا وظیفہ ہے + کوئی سر نہین ہے زمانہ مین تیرے سر کے برابر + تیرے دشمن سے تیری تلوار کے نیام نے کہا + میرے دل کا راز تیرے سر پر فدا ہے

راتا بک بوبکر نے حکم دیا کہ ہزار اشرفی مجلس ہی مین اوسپر نثار کردیا - اوسکی عمدہ شعروں مین سے یہہ چند بیت ہین - مثنوی کی طرز پر **مثنوی** - ایک عالم نے منبر پر چڑھکر کہا - کہ جب پوشیدہ گھر ظاہر ہوگا (یعنی جب قیامت قائم ہوگی) جو ڈاڑھیان کہ گناہ کرتے کرتے سفید ہوئی ہین - اونکو خدا بخشیگا سیاہ داڑھی کے طفیل مین (یعنی بعض بوڑھے گنہگار جوانان صالح کے طفیل مین بخشے جاوینگے) پھر سیاہ داڑھی والے قیامت مین - سفید داڑھی والون کے پناہ مین ہونگے - (یعنی بعض جوان گنہگار بوڑھونکے طفیل مین بخشے جاوینگے) + ایک شخص لال داڑھی اوس مجلس مین حاضر تھا - یہہ سنکر جھٹ اپنی داڑھی پکڑی اور کہا مین تو اس شمار ہی مین نہین ہون + تو دونو جہانمین کسی کام کا نہ ٹھہرا + اور ظہیر کا کمال اوس مشابہت مین ہے کہ اگلے شاعرون نے اوسکے اور انوری کے ایک دوسرے پر ترجیح دینے مین اختلاف کیا ہے - بعضون نے دوسرونسے بطریق سوال کے کہا ہے - **قطعہ** ای وہ زمین بردباری کی کہ فضیلت کے آسمان پر - کیا تو ہی مبارک صورت اور آفتاب طلعت ہے + کچھ لوگ بات کے پرکھنے والون مین سے کلام ظہیر کو ترجیح دیتے ہین **انوری** کے اشعار پر + دوسرے لوگ اس کلام سے انکار کرتے ہین - حاصل کلام کا یہہ ہے کہ نزاع اور جھگڑے مین پڑے ہین + **امام مہردی** نے اسکے جواب مین کہا ہے - **قطعہ** اسے پوچھنے والے مسائل نکر کے اس سوال مین + تو معذور نہین ہے اگر حقیقۃً دیکھے ان دونون طور کے فرق مناسب کے سبب + تمیز کو کچھ حاجت نہین ہے اس طول کلام کی کہ یہہ معجزہ ہے اور وہ سحر - یہہ نور ہے اور وہ چراغ + وہ ماہ ہے اور یہہ ستارہ - وہ حور ہے اور یہہ پری + کسی دوسرے شاعر نے جواب دیا - **قطعہ** جو مبتدی کہ بیہودہ ترجیح دیتا ہے + شعر ظہیر کو انوری کے کلام پاک پر + اوس قوم کے مثل ہے + کہ جنہون نے نہین پہچانا حضرت موسیٰ کے معجزے اور سحر سامری کو

نظامی گنجوی

شمس (ش م س) آفتاب شموس جمع -	اظہر (ظ ہ ر) زیادہ روشن -

اظہر من الشمس یعنی آفتاب سے زیادہ روشن
غزل (غ ز ل) عشق اور جوانی کی باتین کرنا۔ اصطلاح مین وہ اشعار کہ جسکا وزن اور قافیہ متحد ہو اور ایک مقصد کا التزام اسمین نہو

سنبلہ (س ن ب ل) جو گیہون وغیرہ کے خوشے۔ سنابل جمع۔ چھٹے برج آسمانی کا نام ہے۔

نظامی گنجوی (رحمۃ اللہ علیہ) وہ گنجہ کے رہنے والے ہین اور فضائل اور کمالات اونکے سورج سے زیادہ روشن ہین کہ بیان کی حاجت نہین رکھتے۔ جسقدر نزاکت کہ پنج گنج مین بھری ہے کسی کو نصیب نہین۔ بلکہ انسان کے مقدور سے باہر ہے + ان کتابوں کے سوا اونکے اشعار کم مشہور ہین یہہ غزل اونکے کلام سے ہے۔ غزل۔ جو بجو میری محنت اوس رخ گندم گون کے سبب سے ہے کہ تمام رات میرا رخ زرد اوس سے پرخون ہے۔ اوسکا دانہ گندم سنبل تر کا پھل رکھتا ہے + اوسکی خوشہ اوسکا سنبلہ گردن کے مین سنے اوس سے پھل نہین کھایا۔ اوس گندمی رنگ سے صبر ہو۔ اور اگر وہ بہشت ہے تو اوسمین آنکھ باہر کی راہ ہے (کیونکہ قاتل خونریز ہے) اوسکے ترازو سے دو زلف سے جو ایک جو مشک لون مین + ایک گندم بھر زیادہ چاہون کہ یہ زیادتی ہی ایک مناسب بات ہے + مین گندم کیطرح اوسکے غم سے دل دو نیم ہون + اوسکے اس غم کی ایک لعر سے تلافی کرکہ نظامی کیونکر ہے

شیخ سعدی شیرازی

قدوہ (ق د و) پیشوا۔
متغزلان (غ ز ل) متغزل کی فارسی جمع ہے۔ غزل کہنے والے۔

طوائف (ط و ف) جمع طائفہ بمعنی گروہ۔
لانبی بعدی۔ ترجمہ میرے بعد کوئی نبی نہین۔

شیخ سعدی شیرازی (رحمۃ اللہ علیہ) آپکا نام مصلح الدین ہے اور بیشک سعدی منسوب ہے ممدوح کیطرف۔ اور وہ غزل گویاں کے پیشوا ہین۔ کسی نے ان سے پہلے غزل گوئی کی راہ مین قدم نہین رکھا۔ اور اونکا کلام ہر فرقہ کے لوگون کو مقبول ہوا۔ شاعرون مین سے کسی نے

کہا ہے۔ سچ تو یہہ ہے کہ انصاف کا موتی پرویا ہے۔ قطعہ شعرا مین تین آدمی پیغمبر ہین ہرچند کہ یہہ حدیث ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے۔ اوصاف وقصیدہ وغزل گوئی کے لئے فردوسی وانوری وسعدی۔

خواجہ حافظ شیرازی

اعجاز (ع ج ز) کسی کو عاجز کرنا۔ بسر حد اعجاز رسیدہ۔ یعنی ایسے مرتبہ تک پہونچا کہ تمام آدمی اسطور پر کہنے سے عاجز ہین۔
تجرد (ج ر د) تنہا و بےتعلق ہونا۔ دنیا ترک کرنا
عظام (ع ظ م) بروزن کرام جمع عظیم بمعنی بزرگ
مدام (د و م) ہمیشہ۔ شراب۔
تفرد (ف ر د) تنہا ہونا تنہائی۔
ماء الحیات (م ی ہ ح ی ی) آب زندگانی
ماء بمعنی پانی۔ میاہ جمع۔

طاق (ط و ق) بنائے خمیدہ۔ محراب۔ طیقان جمع۔
رواق (ر و ق) گھر۔ اروقہ جمع۔
منبع (ن ب ع) جگہ نکلنے پانی کی۔ چشمہ۔ منابع جمع۔
ارقام (ر ق م) نشان کرنا۔ فارسی مین بمعنی لکھنا کے مستعمل ہے۔ عربی مین اس معنی مین ترقیم ہے نہ ارقام۔

خواجہ حافظ شیرازی (علیہ الرحمۃ) اکثر اشعار اونکے پاکیزہ اور دلپسند ہین اور بعضے اعجاز کی حد تک پہونچے ہین اونکی غزلین دوسرونکی غزلون سے نرمی و آسانی مین قصائد ظہیر کا حکم رکھتی ہین۔ آپکا نام خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی ہے شیرین گفتاری اور نظم سخن طرازی مین جہان مین مشہور اور بادشاہان وقت کے مطلوب تھے۔ مگر وہ تنہائی پسندی اور آزادگی کے سبب ہمیشہ بڑے بڑے بادشاہون کی ملازمت سے بھاگتے تھے۔ اور ہمیشہ شراب یکتائی کو تنہائی کے ساغر مین لبریز رکھتے۔ یہانتک کہ شیراز مین ۷۹۱ھ ہجری مین اوس صاف مذہب فقیرانہ صفت کی زندگی کا پیالہ موت کے آبحیات سے پر ہوا۔ دولت شاہ نے

اونکی وفات کا سال سنہ [illegible] ہجری بیان کیا ہے۔ دیوان کے کل اشعار ایک سے ایک بہتر ہین۔ اونمین سے یہہ چند شعر انتخاب کئے گئے۔ اشعار۔ سراے و مدرسہ اور بحث علم و محل و مکان سے + کیا فائدہ جبکہ دل خداشناس اور چشم خدابین نہین ہے + قاضی یزد کا مکان اگرچہ سرچشمہ فضل کا ہے + اسمین کچھ گفتگو نہین کہ علم معرفت وہان نہین ہے۔ قطعہ اپنے کو پہچاننا (اِتانا) بہت بڑا عیب ہے + اور کل خلقت سے اپنے کو بہتر جاننا بھی۔ آنکھ کی پتلیون سے یہہ سیکھنا چاہیے + کہ سب کو دیکھنا اور اپنے کو نہ دیکھنا۔

جامی (علیہ الرحمۃ) ملا عبدالرحمٰن جامی۔ نظام الدین احمد دشتی کے بیٹے جام مین پیدا ہوئے اونکا لقب نورالدین اور عمادالدین تھا۔ وہ امیر علی شیر وزیر کے پیر تھے۔ وزیر انکی صفت بہت کرتا۔ چنانچہ شام کے سفر سے جامی کے لوٹتے وقت وزیر عالیمقام نے یہہ رباعی لکھی (رباعی)۔ انصاف کر اے فلک سبز رنگ + کہ ان دونون مین سے کسکا خرام اچھا ہے + تیرے آفتاب جہانتاب کا پورب سے + یا میرے ماہ جہان پھرنے والے کا شام سے + جامی ایک بہت بڑے فاضل تھے۔ اونکی وفات سنہ [illegible] ہجری مین اور بعضون کے نزدیک سنہ [illegible] ہجری مین اور بعضون کے نزدیک سنہ [illegible] ہجری مین ہوئی۔

صحت اغلاط بہارستان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۵	۵	امرا شہور	مر اشہور	
رر	۸	فقرہ عربیہ	جلّت عظمتہ جلالہ و علت کلمتہ کمالہ	
۶	۲	وجود آمد	جود آمد	
۷	۹	بابخردان	باخردان	
۱۶	۱۱	زعم	رغم	راے حملہ و غین معجمہ ہے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۱۹	۱۴	تنگ تان	تنگ تان	کاف تازی ہے۔
۱۸	۷	مقصود	مقصور	
۱۹	۳	زخم مکان	زخم پیکان	
۲۰	۷	رنگ از دل تو	زنگ از دل تو	
۲۲	۷	بقفاعی	بفقاعی	
۲۳	۱۴	محمود درزمانہ	محمود و درزمانہ	واو ہونا چاہیے۔
۲۴	۵و۶و۷	قطعہ عربی	فلا یغرنکم طول ابتسامی فقولی مضحک والفعل مبکی ہی الدنیا تقول بملأ فیہا حذارِ حذارِ من بطشی وفتکی	
۲۵	۴	گشتہ	گُشتہ	
"	۷	بہر فضل	بحر فضل	بحر حاے حطی سے بمعنی دریا ہے
۲۶	۲	سرآمد	سرآید	
"	۶	سلاسۂ دیوان	سلاست دیوان	واو غلط ہے
۲۷	۱۲	معجزت	معجز است	

انتخاب رقعات عالمگیری۔

ر۔ ۱-۲

فرمان۔ حکم۔ لفظ فارسی ہے لیکن اسکی جمع بقاعدہ عربی فرامین بنالیا ہے۔

نیابت (ن رب) قائم مقام ہونا۔ قائم مقامی؛ اقرب (ق رب) زیادہ نزدیک۔

اطاعت (ط و ع) فرمانبرداری۔	متمنیات (م ن ی) جمع ہے تمنی کی بمعنی آرزو کیا گیا۔
ودیعت (و د ع) امانت۔ ودائع جمع۔	
ارتکاب (ر ک ب) برا کام کرنا۔	صرصر (ص ر ص ر) آندھی۔

رقعہ اول۔ شاہ عالم بہادر کے بڑے لڑکے محمد عظیم الدین کے نام۔ اے پوتے قرآن بزرگ و قدیم کے حافظ۔ بعضے ملکی کام درپیش ہیں اور تمھارے دیدار کا شوق حد سے زیادہ۔ چاہیے کہ سرکار کے کاموں اور شوق پر نظر کرکے فوراً فرمان پہنچتے ہی مرشد قلیخان کو وہاں کا نائب کرکے خود مع فیلخانہ اور خزانہ شاہی کے حضور کی طرف روانہ ہوں بلکہ فرمان پہنچنے سے پہلے ہی اگر کوچ کریں تو تابعداری سے زیادہ نزدیک ہے۔

رقعہ دوسرا۔ فرزندزادہ عظیم میری طرح خدائے کریم سے غافل۔ ظلم خلق اللہ پر کہ امانت خدا کی ہے اچھا نہیں ہے۔ خاصکر بادشاہ کے لڑکوں کو۔ اوسکا اختیار کرنا بہت ہی برا ہے۔ ان سچے مسائل کو یعنی موت حق ہے اور قیامت حق ہے اور پل صراط حق ہے اور جزا حق ہے ہمیشہ ظاہر و باطن میں نظر کے سامنے رکھنا چاہیے اور اپنے کو ہردم فنا ہونے والوں میں شمار کرنا چاہیے تاکہ مراد کا پودھا خاک انتظار میں سے جمے اور امیدوں کے پھول مظلوموں کے آہ کے جھوکوں سے نہ جھڑیں یہہ خام خیال کہاں سے سیکھا نہ تمھارا دادا رکھتا ہے نہ باپ۔ بہتر یہہ ہے کہ دماغ سے یہہ سودا نکال ڈالو میں تمکو اوروں سے اچھا جانتا تھا اور ہونہار گمان کرتا تھا مصرع

بالکل غلط تھا جو ہمارا گمان تھا۔

رقعہ ۳ نمبر ۵

احداث (ح د ث) نئی بات نکالنا۔	دنیا مراد ہے۔
مفتی (ف ت و) فتوے دینے والا۔	مآلی (م ی ل) انجام کار۔ یہاں آخرت مراد ہے
حالی (ح و ل) فی الحال اسوقت یہاں	متعال (ع ل و) برتر

عضد (ع ض د) بازو۔ اعضاد جمع عضد الخلافت بازو بادشاہت۔	منشور (ن ش ر) فرمان۔ مناشیر جمع۔

رقعہ ۳۔ اے فرزند زادے بڑھے رتبہ کے۔ جو کہ تم نے پرگنہ شکرپور عالیجاہ
جاگیر کی تنخواہ کے بارے مین عرض کیا ہے معلوم نہین کہ اس قسم کی خیرخواہی کیونکر
تمھارے دلین گذری۔ اگر شاہ عالیجاہ نے تم سے استدعا اس بات کی کی ہے تو مضائقہ
نہین نہین تو ایسے خیال خام سے درگذرو۔ کیونکہ یہ خیال خلوص و روستی نہین بڑھاتا۔
بلکہ پندار و غرور بڑھاتا ہے۔

رقعہ ۴۔ فرزند زادۂ عظیم۔ اگرچہ تازی محال کا جاری کرنا زراندوزی کا خیال پیدا کرتا ہے
لیکن اس محال کے معنی نہین کھلتے۔ کہ کس مفت خور مفتی نے فتوے دیا۔ اس قسم کے
گھر بار برباد کرنیوالے صلاح کار دنکو دشمن جانی و مالی و بدخواہ دنیا و عقبی کا جانو۔ اور حق
سبحانہ تعالے کی نعمت کا شکر ادا کرو۔ کہ تین صوبے زرخیز اور زر ریز اور سب چیزین سستی
اور افراط سے بخشی ہین۔ رعیت پروری کو دنیا و آخرت کا سرمایہ سمجھو۔

رقعہ ۵۔ امیر الامرا شائستہ خان صوبہ دار اکبرآباد کے نام۔ یار وفادار نیک چلن ہمیشہ خدا بزرگ
کے حفظ مین رہکر مجھکو اپنا مشتاق جانو۔ آج روز تحریر کہ روز منگل ۲۰ ربیع الاول سنہ حال
کی ہے۔ شجاع ہزیمت نصیب نے اوس لشکر فتحیاب سے مقابلہ کیا۔ جو ہمراہ رکاب
نصرت نصاب مجھ ادنے بندہ خدا کے تھا۔ نالائق کردار کی سزا اپنی بدنصیبی کی گود مین
دیکھی۔ بیت کسکے ہاتھ و زبان سے ممکن ہے + کہ اوس خدا کے عہدہ شکر سے باہر ہوسکے +
تفصیل اس بڑے فتح کی اسکے بعد لکھی جائیگی۔ جسونت سنگھ نامرد کل رات جبکہ غنیم سے
مقابلے سے آکر ہمنے مقام کیا۔ بے لڑے بھاگ کر اکبرآباد کے طرف گیا۔ ظاہرا اپنی وطن
کیطرف جائیگا۔ دنیا اور آخرت کا نقصان اوٹھایا۔ یہی کھلا ہوا نقصان ہے۔ چاہیے
کہ وہ بازوے سلطنت بمجرد اطلاع اوپر مضمون اس فرمان والا کے جشن و شادمانی کے

سامان بہم پہونچاوین اور منعم حقیقی کا شکر ادا کرین اور اوسکے علاقہ کے صوبہ کے انتظام
کرنے مین قرار واقعی مستعد ہون۔ بالفعل فرزند بجان پیوند محمد سلطان بہادر کو اوس ناحیہ
کے تعاقب مین مین نے مقرر کیا ہے۔ اور مین بہت جلد اکبرآباد آتا ہون۔

۶

عطیہ (ع ط و) بخشش عطایا جمع
تلبیس (ل ب س) مکر و فریب۔
انسداد (س د د) روکنا۔
تصدیع (ص د ع) تکلیف دینا۔ تکلیف۔
کاسہ (ک و س) پیالہ۔ کاؤس جمع عربی
مین اصل لفظ کاس ہے زیادتی ہ کی ایک
قسم کی تفریس ہے۔
استغاثہ (غ و ث) فریاد چاہنا۔
سخط (س خ ط) ناخوشی۔ مقابل رضا۔

مواسا (اس و) غم خواری کرنا۔ اصل مین
مواساۃ تھا فارسی مین کبھی ت تخفیفاً حذف کر دیتے ہین
منقر (ن ق ر) کندہ کیا گیا۔
اجلاف (ج ل ف) جمع جلف۔ مرد احمق و کمینہ
اسلاف (س ل ف) جمع سلف۔ باپ و
دادے گذرے ہوئے۔
عصیان (ع ص ی) گناہ۔ نافرمانی۔
مقابل طاعت۔
امتثال (م ث ل) فرمانبرداری۔

رقعہ ۲۔ عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان کے نام۔ آنفدوی (یعنی تمہارے) لکھنے
کے موافق خدمت بخشیگری دوم صدرالدین محمد خان صفوی کے نام مقرر ہوئی ہے
اوسکو بلا لینا چاہیئے۔ اور اس عطیہ پر آگاہ کرنا چاہیئے۔ اور اوسکے آنے تک تمکو اس
دفتر کی بھی خبرگیری کرنی چاہیئے۔ کہ محرر یا جی ہونے سے فریب کا موقع نہ پاوین اور غرضمند
بھی کام بند رہنے سے تکلیف نہ اوٹھائین رباعی جو شخص کہ اپنے دلکو صاف کریگا +
اپنے آئینہ کو جلا دیگا + جہان مصیبت زدہ ہو اوسکی دستگیری کر۔ سن کہ یہی پیالا آوزدیگا +
تم خانجہان کو لکھو + کہ گھوڑے وغیرہ کی سوداگر نالش کرتے ہین + اور حدیث صحیح ہے
کہ ظلم قیامت کے دن ظلمات ہوگا + کسواسطے خیال نہین کیا اور موت کی یاد کا اوسکے

مآرب (ا ر ب) جمع مارب بمعنی مطلب و مراد و حاجت۔
حجاب (ح ج ب) پردہ۔ حُجُب جمع۔
مفاخر (ف خ ر) جمع مفخرت بمعنی بزرگی و اسباب نازش۔
مآثر (ا ث ر) جمع مأثرت۔ بزرگی و بورونق۔
ضمائر (ض م ر) جمع ضمیر بمعنی راز پوشیدہ و دل
لائح (ل و ح) روشن و واضح۔
بنیہ (ب ن ی) بنیاد و ذات۔ پیدائش۔ بُنیٰ جمع۔
نحیف (ن ح ف) لاغر۔ نحاف جمع۔
اقدام (ق د م) سبقت کرنا۔
لیس للانسان الا ما سعی۔ ترجمہ نہین ہے انسان کے لئے مگر وہ چیز جو اُسنے کوشش کی۔
مبادی (ب د ء) جمع مبدء بمعنی شروع۔
ریاحین (ر و ح) جمع ریحان۔ نام ہے ایک خوشبودار گھاس کا۔ ہر گھاس خوشبو دار۔
ریاض (ر و ض) جمع روضہ بمعنی سبزہ زار۔ چراگاہ۔ باغ۔
مہب (ہ ب ب) جگہ بہنے ہوا وغیرہ کی۔
متغلبان (غ ل ب) متغلب کی فارسی جمع ہے زبردستی غلبہ کرنے والے۔
مشاورت (ش و ر) صلاح و مشورہ کرنا۔
خواستہ بمعنی مال و زر۔
تشویر (ش و ر) شرمندہ کرنا۔ آگ بھڑکانا۔
مخاطرہ (خ ط ر) خطرے مین ڈالنا۔ خطرہ۔
دنائت (د ن ء) کمینگی و بیباکی۔
عجائز (ع ج ز) جمع عجوز بمعنی بڑھیا۔
سحاب (س ح ب) ابر۔ سُحُب و سحائب جمع۔
آمال (ا م ل) جمع امل بمعنی آرزو و امید۔
رکوب (ر ک ب) سوار ہونا۔
اہوال (ہ و ل) جمع ہول بمعنی خوف۔
حرب (ح ر ب) لڑائی۔ حُروب جمع۔
خصم (خ ص م) دشمن جھگڑنیوالا۔ خصوم جمع
مذلت (ذ ل ل) خواری و ذلت۔
وداع (و د ع) رخصت کرنا۔
اعراض (ع ر ض) روگردانی کرنا۔
مہالک (ہ ل ک) جمع مہلک بمعنی ہلاکت کی جگہ۔
رومی گر۔ ٹھٹھیرہ جسکو عربی مین صفار کہتے ہین۔ رومی جسکی ہندی کانسہ ہے۔
غرقابہ۔ ڈوباؤ۔ مرکب ہے لفظ غرق و لفظ آب و ہاے نسبت سے غرق عربی

سے باؤہ (غ ر ق)۔
جد (ج د د) کوشش۔ جیم مکسور ہے۔
مہم (م ہ م) کام سخت و مشکل۔ مہام جمع۔
صعب (ص ع ب) دشوار و سخت۔ صعاب جمع
بطالت (ب ط ل) بیکاری و ہزل۔
کسالت (ک س ل) سستی سست ہونا۔

ایالت (ا و ل) سیاست داری کرنا حکمرانی کرنا۔ سیاست
جلادت (ج ل د) چست و چالاک ہونا۔ چستی و چالاکی۔
سفینہ (س ف ن) کشتی۔ سفائن۔ سفن جمع۔
ساحل (س ح ل) کنارہ دریا۔ سواحل جمع۔

اخلاق ۔ پہلا باب کوشش و محنت مین۔ جد کے معنی مطالب کے حاصل کرنے مین سعی کرنا اور جہد کے معنی رنج اوٹھانا مراد و مقاصد کے پانے مین اور جد و جہد بادشاہان جہانگیر اور سلاطین ملک فتح کرنیوالون کی عادات مین سے ہے۔ اور یہ صفت ہمت کے تابع ہوتی ہے۔ جسقدر ہمت بلند ہوتی ہے اوسیقدر جد و جہد بھی طلب مقصود مین زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ چاہیے کہ مرد بلند ہمت مشقت برداشت کرنے سے نہ ڈرے کیونکہ دو صورتون سے باہر نہین ہے۔ اگر محنت سے دامن مقصود ہاتھ مین آوے تو یہی مطلب ہے۔ اور اگر توقف کے پردہ مین رہے تو اوسکا عذر عقلمندون کے نزدیک ظاہر ہے اور اوسکے عالی ہمتی بڑائی اور بزرگی کے طلب مین ہر ایک کے لیے ظاہر و روشن ہے۔ بیت۔ حاصل ہو نہین کوشش کرتا ہون اگر ملے تو یہی بلند اقبالی ہے + اور اگر نہ ملے تو میرا عذر بزرگونکو پسند ہوگا۔ حکماے ہند کی مثالون مین یون مذکور ہے۔ کہ ایک چیونٹی نے کمر ہمت کی باندھی تھی۔ ایک مٹی کے ڈھیر سے کہ آدمیون کو اوسکا اوٹھانا بڑی تکلیف سے میسر ہوتا ذرہ ذرہ لیجاتی تھی۔ اور دوسری طرف پھینکتی تھی۔ ایک چڑیا کا اودھر گذر ہوا دیکھا کہ چیونٹی کمزور و لاغر نہایت خوشی سے ہاتھ پاؤن مارتی تھی اور اوس خاک کے اوٹھانےمین پوری محنت اور سعی جیسی چاہیے بجالاتی تھی۔ چڑیا نے کہا اے ضعیف بنیاد اور کمزور جسم یہ کیا کام ہے کہ تونے اختیار

کیا ہے۔ اور یہہ کیسی مہم ہے کہ اوسمین گھسی جاتی ہے۔ چیونٹی نے کہا اپنے قوم مین
سے ایک چیونٹی کے ساتھ میری آنکھ لڑی ہے۔ جب مین نے اوسکی دوستی ظاہر کی
اوسنے یہہ شرط پیش کی کہ اگر میری دوستی کا تجھکو خیال ہے تو قدم جما اور ٹیلے کو اس
راستہ سے اوٹھا۔ اب اوس کام پر مستعد ہون اور مین چاہتی ہون کہ اوس شرط پر سبقت کرکے
اوس عہد کی ذمہ داری سے باہر ہو جاؤن۔ چڑیا نے کہا۔ یہہ گمان کہ تو سوچتی ہے تیری آرزو کے
موافق نہین ہے اور یہہ اندیشہ جسکا تو کرتی ہے تیرے قوت بازو کا نہین۔ چیونٹی نے
کہا مین نے اس کام کا قصد کر لیا ہے۔ اور قدم سعی و کوشش کا آگے بڑھایا ہے۔
اگر اوٹھا دیا تو یہی مراد تھی۔ نہین تو لوگ مجھے معاف رکھین گے۔ **نظم** مین کوشش کا طریقہ
بجالاتا ہون۔ انسان کے لئے نہین ہے مگر جو اوسنے کوشش کی۔ اگر مقصود کا دامن مین
ہاتھ مین لاؤن۔ تو غم و رنج سے علیحدہ ہو جاؤن۔ اور اگر میری کوشش سے کوئی کام نہ بنا
تو اوسمین معذور ہون۔ اور سلام۔ **فریدون**۔ کو ابتداے ایام سلطنت مین کہ دولت کے
پھول سعادت کے باغ مین پھول رہے تھے۔ اور خوشی کی ہوا کامرانی کے جھونکون سے
چل رہی تھی۔ اُن ملکونکی فتح کا خیال ظاہر ہوا جو باغیونکے قبضے مین تھا۔ **فرد** نفس کا روزینہ
اگرچہ تھوڑا ہی کافی ہے۔ مگر جہانگو تلوار وسے فتح کرنا بلند ہمتی ہے۔ اس بات کا ارکان دولت
سے مشورہ کیا کچھ لوگون نے کہا۔ اے بادشاہ تو ملک آراستہ رکھتا ہے اور روپیہ
و مال بہت بے ضرورت فساد کا غبار اوڑانا اور شورش کی آگ بھڑکانا ٹھیک نہین معلوم
ہوتا جو کچھہ موجود ہے اوس سے فائدہ لے اور زحمت مین پڑنے کا قصد چھوڑ۔ **فرد**۔
آسایش اور مزہ لینے کی کوشش کر۔ اسواسطے کہ آرزو کی کوئی انتہا نہین ہے
فریدون نے کہا کہ قناعت چوپائے اوندھے سر کی عادت ہے۔ اور گوشہ مین بیٹھا رہنا کاہل
بوڑھے اپاہجون کی پست ہمتی کی سبب سے ہے۔ فرصت وقت کو کہ مثل خیال باہر کے گذرنے
والی ہے غنیمت جاننا چاہئے۔ اور مراد حاصل کرنے مین خطرہ پیش آنے سے

اندیشہ نکرنا چاہیے۔ قطعہ سلطنت کا پٹکا نباندھنا چاہیے۔ اوسکو کہ جسے تن آسانی کی
خواہش ہے مشقت کرنے سے کب تھکتا ہے۔ وہ کہ اوسکو ملک گیری کی ہمت ہے،
بیان کرتے ہین کہ ایک بادشاہ نے اپنے لڑکے کو ایک دشمن کی لڑائی پر بھیجا تھا۔
لوگون نے خبر دی کہ ملکزادہ کبھی کبھی راستہ مین زرہ اپنے بدن سے اوتار ڈالتا ہے۔ اور
دو رات ایک مقام مین ٹھہرا رہتا ہے۔ باپ نے اوسکو لکھا کہ اے لڑکے خدا تعالی نے
جبکہ عزت کو پیدا کیا رنج اور مشقت کو اوسکا مصاحب بنایا۔ اور جب ذلت کو پیدا کیا راحت
و آرام کو اوسکا رفیق بنایا۔ اوسوقت عزت بادشاہون کو دی اور ذلت رعایا کو۔ ملک
کی عزت بادشاہ کا حصہ ہے اور رعیت کا حصہ چین و آرام طلبی۔ اور یہہ دونو حصے ایک جگہ
جمع نہین ہو سکتے اسلئے بادشاہ کو لازم ہے کہ آسایش کو رخصت کرے اور راحت
رعیت کے لئے چھوڑے۔ اگر ایسا نہین کرتا تو آرام کے ساتھہ موافقت کرنا چاہیے
اور ملک کی عزت سے منہہ پھیرنا چاہیے۔ فرد۔ بادشاہی کی لذت تجھکو کافی ہے دوسری
راحت مت ڈھونڈھہ سلطنت کے ہوتے ہوے دوسرا سرمایہ مت مانگ۔ یعقوب لیث
شروع زمانہ مین اپنے کو مشکلون مین ڈالتا اور بڑے بڑے خطرونکو گوارا کرتا۔ آسایش نفسانی
سے دور رہتا اور محنت جھیلنے سے ایکدم چین نہ لیتا۔ اوسکو لوگون نے کہا کہ تو کسلئے
تجھکو اسقدر محنت کرنا اور اپنے کو ہلاکت کے غرقاب مین ڈالنا کسواسطے ہے۔ جواب دیا
مجھکو افسوس ہوتا ہے کہ اپنی پیاری زندگی کو کاہلی اور تانبے مین صرف کرتا۔ اور اوس
پیشے کیطرف متوجہ ہوتا کہ جسمین بہت لوگ شریک ہین۔ سعی میری اسواسطے ہے اور
میری مشقت اسلئے کہ مین اپنے کو ایسے مرتبہ پر پہونچاؤن کہ کوئی میرے قوم کا اوسمین
شریک نہو۔ لوگون نے کہا کہ یہہ امر دشوار اور بہت مشکل کام ہے۔ جواب دیا کہ مین نے
جان لیا ہے کہ موت کا شربت پینا ہے اور فنا و نیستی کا بوجھہ اوٹھانا۔ کسی بڑے کام
مین ہلاک ہو جاؤن تو بہتر ہے اس سے کہ کسی حقیر کام مین مرون۔ بیشک (وہ یعقوب لیث)

اس سعی وکوشش سے پہونچا اوس رتبہ کو کہ پہونچا۔ مثنوی سعی وکوشش سے کام مین لگا رہ
طلب کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑ + وہ چیز کہ دل جسکی آرزو کرے۔ اگر کوشش
کرے تو تیرے ہاتھ آوے + جیسا کہ سعی وکوشش سے بزرگی کی بنیاد قائم ہوتی ہے
اسیطرح اس صفت کے مقابل کہ وہ سستی اور کاہلی ہے شوکت ودولت کی جڑ کھد جاتی
ہے۔ لوگون نے طاہر کی اولاد مین سے کسی سے پوچھا کہ تمھارے سرداری کے
زوال اور دولت کے جاتے رہنے کا کیا سبب تھا اوسنے جواب دیا کہ راتکا شراب پینا
اور صبح کا سونا۔ یعنی کاہلی سے ملک کے کام مین مشغول نہوے۔ اور سستی سے پستی
کی رسم کو دور کیا۔ بیشک اسیوجہ سے ہمارے اختیار کا جہاز زوال کی بھنور مین ڈوب
گیا۔ اور امید کی کشتی کنارے پر نہ پہونچی شعر اپنے دولت کی بنیاد وہ شخص خراب کرتا
ہے کہ جو شام کو شراب پیتا ہے اور صبح کو سوتا ہے +

باب دوم در ثبات واستقامت۔

مکارِہ (ک ر ہ) رنج وسختی۔ کاف مفتوح بلا تشدید ہے۔
مثمر (ث م ر) پھل لانے والا۔ بار آور۔
میامن (ی م ن) جمع میمنہ برکت ونیکبختی
منتج (ن ت ج) نتیجہ دینے والا۔
فلاح (ف ل ح) درستی۔ خلاصی۔ فتحمندی۔
نجات (ن ج و) رہائی پانا۔
زمرہ (ز م ر) گروہ۔ زمر جمع۔
قمع (ق م ع) توڑنا وذلیل کرنا۔
متمردان (م ر د) متمرد کی جمع فارسی ہے سرکش

مواد (م د د) جمع مادہ بمعنی اصل ہر شے۔
استظہار (ظ ہ ر) مدد چاہنا۔ قوی پشت ہونا
استمداد (م د د) مدد چاہنا۔
استبشار (ب ش ر) خوش ہونا۔ خوش خبری دینا۔
اقتدار (ق د ر) مالدار ہونا۔ مجازاً بمعنی قدرت وعزت۔
ثابتات (ث ب ت) بمعنی ثابتہ۔ شی پائدار
چرخ ثابتات سے آٹھوان آسمان مراد ہے جسپر ثابت ستارے جڑے ہین۔

اہندام (ہ د م) ویران ہونا۔
ایمن (ی م ن) امالہ ہے آمن کا جو صیغہ
اسم فاعل ہے مشتق امن سے بمعنی بیخوف
مقابل خائف۔
موسوس (وس وس) دلمین وسوسہ ڈالنے والا
مہوس (ہ و س) بر وزن معظم بمعنی دیوانہ
انحراف (ح ر ف) پھرنا۔
معالی (ع ل و) جمع معلاۃ بمعنی بزرگی و
بلندی قدر و مرتبت۔
اتمام (ت م م) تمام کرنا۔
علم (ع ل م) جھنڈا و نشان اعلام جمع۔
نقیض (ن ق ض) ضد کسی چیز کا اولٹا
نقائض جمع۔
تکلم (ک ل م) کلام کرنا۔
رافت (ر ء ف) مہربانی۔
جبلی (ج ب ل) پیدایشی مرکب ہے یا نسبت
اور لفظ جبلت سے کہ معنی خلقت و طبیعت کے ہے
فطری (ف ط ر) پیدایشی مرکب ہے یا نسبت اور
لفظ فطرت سے کہ معنی خلقت و پیدایش کے ہے
کلفت (ک ل ف) رنج۔
مراعات (ر ع ی) نگاہ رکھنا۔ امید رکھنا
مجازاً بمعنی سلوک و رعایت۔
لوح (ل و ح) تختی۔ الواح۔ جمع۔ الاویح
جمع الجمع۔

دوسرا باب ثبات اور استقلال مین اور وہ مضبوطی ہے کامون کے انجام
دینے مین اور ہمیشگی کرنا مہمات اور سختیون کے دفع کرنے مین اور درحقیقت یہی ثبات بمعنی
اور مرتبت کا پھل دیتی ہے اور بھلائی اور بچاؤ کے فائدے کا نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ اور کل
خلقت کے گروہ سے اس ثبات کی صفت سے کسیکو اتنا لگاؤ نہین ہے جتنا کہ بادشاہونکو
اسلئے کہ جب تک بادشاہ کا استقلال فرمانبردار و نیز رعایت کرنے کا اور شریرون اور
بدکردارون کے دور دفع کرنیکا خاص و عام کے نزدیک ظاہر ہوتا ہے تب تک لوگ
جا کر خط اطاعت پر سر نہین رکھتے اور باغی اور فسادی دشمنی و نافرمانی کے اسباب سے
باز نہین رہتی۔ پس بادشاہ کو ثبات سے قوت ہے اور شاہونکو اوس سے مدد اور خلاصی ہے
بیت جس سر نے گوہر ثبات کا تاج پہنا + وہ رتبے مین آسمان ثوابت سے بڑھ گیا +

ایک حکیم نے کہا جو شخص چاہے کہ اوسکی سلطنت کی بنیاد زوال سے بیخوف ہو جائے
کہ اپنے کامونکی بنیاد ثبات اور بردباری پر قائم کرے فرد۔ کامون کی بنا ثبات پر
رکھ اور بیخوف ہو جا۔ کیونکہ جو عمارت نیو پہ بنتی ہے مضبوط ہوتی ہے+ مرد ثابت قدم وہ
ہے کہ کسی بہکانیوالے کے بہکانے سے اپنی چال چلن سے نپھرے۔ کسی بوالہوس و
دیوانہ کے وسوسہ سے اپنی رسم و رواج سے نہ لوٹے۔ کیونکہ رفیق نجات کی مدد ثبات کی
راہ کے سوا حاصل نہین ہوتی۔ جیسا کہ حکیم الہی نے فرمایا ہے **نظم** تردد کے اندر
راہ نجات کی مت جان۔ ثبات سے بہتر کوئی خصلت مت جان۔ تو اگر بڑے مرتبونکی
خواہش رکھتا ہے تو بڑے کام مین ثبات ہے ثبات کو اختیار کر+ ثبات کی دو نشانیان
ہین ایک تو یہ کہ جس کام مین ابتدا کرے اوسکا تمام کرنا اہتمام کے ذمے واجب جانے
کہتے ہین۔ کہ قیصر روم نے نوشیروان سے پوچھا کہ سلطنت کا قیام کس چیز مین
ہے۔ کہا کہ مین کسی لغو کام کا حکم نہین دیتا۔ اور جس چیز کا حکم کرتا ہون اوسکو پورا
کرتا ہون۔ قیصر نے کہا کہ کل حکماے یونان نے یہی کہا ہے۔ **نظم** جو نیو کہ تو ڈالے
مردون کیطرح۔ اوسمین کوشش کر اور پوری کر+ یعنی جبکہ کوئی جھنڈا اوٹھاوے
چاہیے کہ پھر اوسکو نہ جھکاوے+ دوسری نشانی یہ ہے کہ جو بات اوسکے منہ سے
نکلے جب تک ہو سکے اوسکے خلاف دوسری بات نہ بولے+ جیسا کہ تاریخ مین
مذکور ہے۔ کہ ایکدن سلطان رضی غزنین کے میدان مین جاتا تھا ایک حمال کو دیکھا کہ
ایک بھاری پتھر کندھے پر رکھے سلطان کی عمارت کیواسطے لئے جاتا ہے اور اوس
پتھر کے اوٹھانے مین بڑی زحمت اوٹھاتا ہے سلطان نے جب اوسکی مشقت
دیکھی از روے پیدائشی رحم دلی اور خلقی مہربانی کے کہ جو اوسمین تھی فرمایا کہ اے حمال
اس پتھر کو رکھدے۔ اوسنے اوس پتھر کو اوسی میدان مین ڈالدیا۔ ایک عرصہ تک وہ
پتھر اوسی میدان مین پڑا رہا۔ اور گھوڑے جب وہان پہونچتے شرارت کرتے اور بھڑکتے تھے

کچھہ مصاحبین نے وقت فرصت پاکر اوسکا حال بادشاہ کے حضور مین عرض کیا کہ فلان دن حمال نے حضور کے حکم اور مبارک فرمانسے جو پتھر اپنے پیٹھہ پر لادے تھا میدان مین ڈالدیا۔ اور گھوڑے اوس راہ سے بمشکل گذرتے ہین۔ اور کوئی دوسرا اوس حمال کے سوا اوس پتھر کو اوٹھا نہین سکتا۔ اگر حکم ہوجاے کہ وہان سے اوٹھا دے اور راہ صاف کردے تو مناسب معلوم ہوتا ہے۔ سلطان نے کہا کہ میری زبان سے نکلا ہے کہ رکھہ دے اگر اب کہون کہ اوٹھالیجا تو آدمی اوسکو میری بے استقلالی پر گمان کرینگے کہ دو وہ پتھر وہین رہے۔ نقل ہے کہ وہ پتھر سلطان کے آخر عمر تک اوسی میدان مین پڑا رہا۔ اور بادشاہ کے مرنے کے بعد بھی اوسکی بات کی ترجیح سے اوسکی اولاد مین سے کسی نے اوسکو نہ اوٹھایا۔ قطعہ بادشاہ کا کلام کل باتونکا بادشاہ ہے۔ ہر حال مین اوسکا لحاظ چاہیئے۔ جب تک اوسکے خلاف حکم ظاہر نہو۔ اوسکو لوح دل پر لکھنا چاہیئے +

باب سوم

خلق (خ ل ق) عادت۔ اخلاق جمع۔
ملاطفت (ل ط ف) نیکی کرنا۔ نرمی کرنا۔
مدارا (د ر ی) باہم نرمی کرنا۔ نرمی و صلح۔ اصل مین مدارات تھا اہل فارس نے تاے فوقانیہ کو حذف کردیا۔ یہہ لفظ پس ہے۔
ملایمت (ل ی م) سازواری۔ مجازاً بمعنی نرمی
روح اللہ حضرت عیسی علیہ السلام کا لقب ہے۔
ابلہ (ب ل ہ) نادان۔ بے تمیز۔ بُلّہ جمع۔
تلطف (ل ط ف) مہربانی کرنا۔ نرمی کرنا۔
تخلق (خ ل ق) عادت کرنا خوشخوئی کرنا۔

مسلّم (س ل م) سپرد کیا گیا۔ مجازاً بمعنی درست
عربده (ع ر ب د) جنگ جوئی۔ بد خلقی۔
سفاہت (س ف ہ) بیوقوفی و نادانی۔
کل اناء یترشح بما فیہ۔ یعنی ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اوسمین ہے۔
مسیح (م س ح) حضرت عیسی علیہ السلام کا لقب ہے اونکو مسیح اسواسطے کہتے ہین کہ وہ بہت سیر کیا کرتے تھے یا یہہ کہ اونکے ہاتھ پھیرنے سے بیمار اچھے ہوجاتے تھے
مفاجا (ف ج ی) مخفف ہے مفاجاۃ کا بمعنی ناگاہ

زَلَّت (ز ل ل) لغزش یعنی پیر کا پھسلنا۔ گناہ۔ زلّات جمع۔	**قطیعت** (ق ط ع) بیگانگی توڑنا۔
تاویل (ا و ل) کلام کو اپنے معنی ظاہر سے پھیرنا۔ تاویلات جمع۔	**مودت** (و د د) دوستی رکھنا۔ دوستی۔
اِلّا۔ یہہ لفظ اصل مین اِن لا لیکن کذلک تھا یعنی اگر ایسا نہو۔ لیکن کذلک کو حذف کر دیا۔ نون کو حسب قاعدہ لام سے بدلکر دوسرے لام مین ادغام کر دیا اِلّا ہوگیا۔	**آردشیر بابک** سنہ ۲۲۶ء مین فارس کا بادشاہ ہوا ساسان بابک کا بیٹا تھا خاندان ساسانیہ کی سلطنت کی بنا اسی بادشاہ سے ہوئی ۱۴ برس تک اسنے سلطنت کی۔
مقترن (ق ر ن) نزدیک۔	**زیور**۔ اصل مین زیب ور تھا ب کو واسطے تخفیف کے حذف کیا۔
فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم۔ پس بسبب رحمت خدا کے تم نرم ہوے اُن کے لئے۔	**تار و پود**۔ تانا بانا
	سنان (س ن ن) سر نیزہ۔ اسنہ جمع۔

تیسرا باب اخلاق اور نرم دلی مین۔ خلق سے مراد ملنساری ہے اور رفق سے غرض نرمی اور دلجوئی ہے۔ ایک کونین کی ملنساری سے مہربانی سے۔ اور ایک کار روائی سے صلح اور نرمی سے لیکن خلق سب سے اچھی نعمت اور بہت عمدہ خصلت ہے۔ جب خدا تعالی نے ایمان کو پیدا کیا ایمان نے کہا اے خدا مجھکو طاقت دے۔ اللہ تعالی نے (اوسکی شان بزرگ ہو) اوسکو خوش خلقی اور سخاوت سے قوی کیا۔ اور جب کفر کو پیدا کیا اوسنے کہا اے خدا مجھکو قوت دے۔ حق تعالی نے اوسکو بد خلقی اور بخل سے قوت دی اور حدیث مین ہے کہ بہشت مین بخیل اور بدخو نہ جائیگا۔ بیت مین نے جستجو کی جہان مین ندیکھی۔ کوئی عادت نیک خلق سے بہتر + ایکدن حضرت عیسی روح اللہ (ہمارے نبی پر اور اونپر سلام ہو) کہین جاتے تھے ایک احمق آپکے سامنے آیا اور حضرت عیسی سے ایک بات پوچھی آپنے نرمی اور خلق کی راہ سے اوسکو جواب دیا۔ اوسنے نہ مانا۔

کج خلقی اور بدزبانی شروع کی جتنی وہ نفرین کرتا حضرت عیسیٰؑ تعریف کرتے۔ ہرچند وہ
جھگڑے سے دروازے سے آتا حضرت عیسیٰؑ نرمی کی راہ چلتے۔ ایک دوست وہان پہونچا
کہا اے حضرت عیسیٰ روح اللہ کیون اسکے بکھیڑے مین ہو۔ ہرچند وہ غصے ہوتا ہے
آپ نرمی کرتے ہین باوجودیکہ وہ جور وجفا پیش کرتا ہے تم مہر و وفا زیادہ کرتے ہو۔
حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اے سچے دوست ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اوس مین
بھرا ہوتا ہے۔ مصرعہ کوزے سے وہی ٹپکتا ہے جو اوس مین ہے۔ اور اس سے یہ صفت
پیدا ہوتی ہے اور مجھسے یہہ صورت ظاہر ہوتی ہے مین اوس سے غصہ نہین ہوتا۔ اور وہ
مجھسے باادب ہوتا ہے۔ مین اوسکی گفتگو سے جاہل نہین ہوجاتا اور وہ میرے خلق و عادت
سے دانا بینا ہوتا ہے۔ نظم۔ جب مین اوس سے غصے ہون۔ تو وہ مجھسے ادب پانیوالا ہوتا
ہے۔ مین کہ اپنے دم سے مردہ کو زندہ کرنیوالا ہوا۔ جب ہوا ہون کہ یہہ صفت مجھکو خدا نے
دی ہے۔ اچھا خلق حضرت عیسیٰ کی صفت ہے۔ بدخلقی مرگ ناگہانی ہے۔ حکیمون نے
کہا ہے کہ خوشخوئی کا نشان دس چیز ہے۔ اول نیک کام مین آدمیون سے مخالفت
نکرنا۔ دوسرے اپنی نفس سے انصاف کرنا۔ تیسرے دوسرون کا عیب نہ ڈہونڈہنا
چوتھے اگر کسی سے خطا واقع ہو تو اوسکی نیک بات بنانا۔ پانچوین۔ جیسا گنہگار عذر
کرے اوسکو سننا۔ چھٹے محتاجونکی حاجت پوری کرنا۔ ساتوین لوگونکا دکھہ درد اوٹھانا
آٹھوین اپنا عیب آپ دیکھنا۔ نوین ہر ایک سے خندہ پیشانی رہنا۔ دسوین سب سے
نیک بات کہنا۔ فرد۔ جہان کے کل مخلوق سے اچھے خلق سے پیش آنا رہ۔ کیونکہ
بہشت برین کیطرف اوسی سے راہ ملیگی۔ اور کیا اچھا کہا ہے اسی باب مین۔ بیت
خوشخوئی اور آزادگی کا عالم اچھا ہے۔ اس مقام مین اگر بہشت ڈھونڈھتا ہے لیکن
رفق سے مراد موافقت اور ہر ایک سے نرمی کرنا ہے۔ اور حدیث مین ہے کہ رفق کسی
چیز سے نہین ملتی۔ مگر یہہ کہ اوسکو زینت دیتی ہے اور ناموافقت کسی کام سے نزدیک

[illegible] ہو [illegible] اوسکو توڑ دیتی اور ناخوش کرتی ہے۔ خدا سے غالب اپنی صفت سے
اپنے حبیب (خدا کی رحمت اور سلام اونپر ہو) کی تعریف فرماتا ہے۔ ترجمہ آیہ ”پس بسبب
رحمت الٰہی کے تم اُنکے لئے نرم ہوئے“ سخت بات سبب جدائیکا ہے۔ اور نرمی اور
ملائمت وسیلہ دوستی اور ملاپ کا۔ بیت۔ میٹھی باتون اور نرمی اور خوشی سے۔
ہوسکتا ہے کہ ایک ہاتھی کو ایک بال سے توکھینچ لائے + آردشیر بابک نے کہ
[illegible] سلطنت کو حکمت کے زیور سے سجایا تھا اپنے لڑکے کو دیکھا کہ قیمتی کپڑے
پہنے ہوئے ہے کہا اے لڑکے بادشاہون کو ایسا لباس پہننا چاہئے کہ کسی خزانہ
مین نہ نکلے اور کوئی ویسا پہن نسکے۔ ایسا لباس کہ تو پہنے ہے بہت ملتا ہے اور
سب کوئی پہن سکتا ہے۔ اوسکے لڑکے نے پوچھا کہ اصلیت اوس کپڑے کی
کس چیز سے ہے۔ جواب دیا کہ تانا اوسکا نیک خوئی اور نیکوکاری سے اور اوسکا بانا
ملنساری اور بردباری سے ہے۔ اگر کوئی اس قول مین غور کرے تو جانے کہ یہہ
کلمہ سب نیکیونکا اکٹھا کرنے والا ہے۔ قطعہ۔ بادشاہون اور حاکمون کو خداتعالی
کی کل مخلوق کے ساتھہ + حاجت روائی ہر وقت اچھی ہے۔ ملنساری ہر جگہہ اچھی ہے +
لوگون نے فریدون سے پوچھا کہ نوکرونکو کس چیز سے نگاہ رکھنا چاہئے۔ کہا مہربانی
اور بردباری سے۔ پھر پوچھا کہ مشکلون کو کس چیز سے حل کرنا چاہئے۔ کہا نرمی اور
دلاسا سے۔ اسی باب مین کہا ہے۔ قطعہ۔ جو مہم کہ بہت مشکل ہو۔ نرمی اور صلح
سے آسان کرنا ممکن ہے + نرمی سے ایسا کام بن سکتا ہے۔ کہ تلوار اور
برچھی سے نہین بن سکتا +

باب چہارم در تانی وتامل

التَّانِی مِنَ الرَّحْمٰنِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّیْطَانِ	شیطان کیطرف سے۔
یعنی تاخیر خدا کیطرف سے ہے اور جلدی کرنا	تَأَنِّی (ان ی) تاخیر کرنا۔

انتساب (ن س ب) کسی سے نسبت رکھنا۔
خوض (خ و ض) فکر کرنا۔ سوچنا۔
عقبیٰ (ع ق ب) آخرت۔
خجالت (خ ج ل) شرمندگی۔ باعتبار لغت عربی کے اس لفظ کا استعمال صحیح نہین ہے (خجلت) صحیح ہے مگر فارسی مین فصحا نے استعمال کیا ہے۔
پرویز۔ بادشاہ خسرو بن نوشیروان کا لقب ہے پرویز بمعنی مچھلی۔ چونکہ وہ مچھلی کو دوست رکھتا تھا لہذا اوسکو خسرو پرویز کہتے ہین۔
تلف (ت ل ف) ضائع ہونا۔ ہلاک ہونا۔

استعجال (ع ج ل) جلدی چاہنا۔
تمشیت (م ش ی) جاری کرنا۔ روان کرنا
اوصیا (و ص ی) جمع وصیت نصیحت قریب مرگ
ہوشنگ۔ ایک بادشاہ کا نام ہے۔
سیاسی (س ی س) مرکب ہے لفظ سیاست و یاے نسبت سے تے کو تخفیفاً حذف کردیا یعنی وہ کام جو رعیت داری اور حکمرانی سے متعلق ہے
لیس من العدل سرعة۔ جلدی کرنا انصاف سے نہین ہے۔
سورت (س و ر) تیزی اور تندی ہر چیز کی یہہ لفظ سین مہملہ سے ہے۔
حدت (ح د د) تیزی لوہے وغیرہ کی۔

چوتھا باب آہستگی اور تامل کے بیان مین۔ موافق اس حدیث کے کہ آہستگی رحمن کیطرف سے ہے اور جلدی شیطان کے طرف سے کل کامونمین آہستگی اور تامل کی نسبت کرنا خدا کیطرف ہے تعجیل اور جلدی کرنیکی نسبت کامونمین شیطان کیطرف ہے آہستگی کل کامونکو بناتی ہے اور جلدی کے سبب بہت کام بگڑ جاتے ہین۔ اور جو کام کہ تامل اور آہستگی سے شروع کرین یقین ہے کہ حسب دلخواہ سرانجام پاوے۔ اور جو کام کہ تیزی اور جلدی سے اوسمین پڑین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مراد تک نہین پہونچتا اور ممکن ہے کہ آخرت مین وبال اور دنیا مین شرمندگی کا سبب ہووے۔ نظم۔ آہستگی کے ساتھ کام دنیا کا نکال کہ کام مین جلدی کام نہین آتی + چراغ اگر گرمی سے نہ جلتا۔ تو نہ اپنے تئین نہ پروانہ کو جلاتا + صبر بندونکو کنجی لا کر دیتا ہے + صبر کرنیوالے کو کسی نے پشیمان نہین دیکھا +

کہتے ہین کہ پرویز نے اپنے لڑکے کو وصیت کرتا تھا کہ جیسا تو رعیت پر حاکم ہے اسیطرح عقل تجھپر حاکم ہے۔ جبکہ رعایا کو اپنی فرمانبرداری کا حکم دیتا ہے تو عقل کے حکم سے تو بھی باہر مت جا۔ اور جو کام کہ پیش آوے اوسمین غور کر اور حاکم عقل سے مشورہ کر خاصکر ایسے کام مین جسمین لوگون کے جانکا نقصان یا اونکے مال کے ضائع ہونیکا خیال ہو

نظم بے تامل مت پڑ کسی کام مین۔ جلدی کی راہ سے نکل جا (یعنی جلدی چھوڑ دے) جو شخص سوچتا ہے ہر کام مین۔ ضرور دلی مراد وان پر پہونچیگا + **ہوشنگ** کی وصیتون مین مذکور ہے کہ قانون حکمرانی کے جاری کرنے مین موافق اسکے کہ جلدی کرنا انصاف کے مطابق نہین ہے جلد بازی نکرنی چاہئے۔ اور وقت تیزی غصہ اور تندی غضب کے اختیار کی باگ نفس کے ہاتھ نہ دینی چاہئے اور فکر کی راہ سے انجام کار پر نظر ڈالنی چاہئے۔ ایسا نہو کہ ہوجانے کے بعد پشیمانی حاصل ہو اور اوس حالت مین ندامت سے کچھ فائدہ حاصل نہوگا۔ **نظم** انتظامی کامون مین جلدی نکر۔ تاخیر کی راہ سے باگ مت موڑ + کیونکہ ایک دم مین سو خوان کر ڈالنا ممکن ہے۔ مگر ایک کشتہ کو بھی جلانا ممکن نہین ہے + جلدی مثل ایک تیر کے ہے کہ جب کمان سے نکلا پھیر نہین لا سکتے۔ اور آہستگی اوس تلوار کیطرح ہے کہ ہاتھ مین ہے اگر چاہے کام کرے نہین تو کچھ کسی کا ضرر نکرے +

(حاشیہ: نام بادشاہ)

باب پنجم

نواب (ن و ب) جمع نائب۔ بمعنی نیابت کرنیوالا۔ اگر یہہ لفظ نواب بمعنی دربان پڑھا جاوے تو بہت مناسب ہے۔	**قوانین** جمع بعضون نے کہا ہے کہ یہہ لفظ عربی نہین ہے۔ بلکہ یونانی یا سریانی ہے
حجاب (ح ج ب) جمع حاجب بمعنی دربان	**متناہی** (ن ہ ی) انتہا کو پہونچنے والا۔
قانون (ق ن ن) اصل ہر چیز۔ قاعدہ۔	**قارون**۔ حضرت موسی کا چچیرا بھائی تھا فرعون کے سرکار مین پیش پیش ہو کر بہت مال

کمایا آخر کار حضرت موسیٰ کی بددعا سے زمین
مین دہنسایا گیا اور اوسکا گھر اور خزانہ بھی
دھنسایا گیا۔

مراسم (ر س م) جمع مرسم بمعنی طریقہ و
آئین و نشان۔

طغرل نام ہے ایک بادشاہ کا پادشاہان
سلجوق سے یہہ لفظ ترکی ہے۔

اوراد (و ر د) جمع ورد۔ وظیفہ۔ یعنی دعا
وغیرہ کا وہ حصہ جو ہر روز پڑھا جاوے۔

سجادہ (س ج د) جاے نماز۔

وقیعت (و ق ع) غیبت و بدگوئی آدمیکی
وقایع جمع۔

بشرہ (ب ش ر) ظاہر جلد۔

محمدت (ح م د) تعریف۔ محامد جمع۔

تذلل (ذ ل ل) عاجزی۔ انکساری۔

تضرع (ض ر ع) عاجزی وزاری کرنا۔

متفرد (ف ر د) تنہا ہونے والا۔

مظہر (ظ ہ ر) جاے ظہور۔

ظل اللہ (ظ ل ل) سایہ خدا کا ظل کی
جمع اظلال و ظلال ہے۔

مختفی (خ ف ی) پوشیدہ۔

استخدام (خ د م) خدمت لینا۔

تعبد (ع ب د) بندگی عبادت کرنا۔

تحمل (ح م ل) برداشت کرنا۔

ریاضت (ر و ض) محنت۔

مظلمہ (ظ ل م) فریاد ظلم۔ مظالم جمع۔

شعاع (ش ع ع) چمک و روشنی و روشنی
آفتاب۔ اشعہ جمع۔

معن بن زائدہ شیبانی سجستان کا حاکم
تھا۔ شجاعت و سخاوت اسکی مشہور ہے سنہ ۱۵۱ ہجری
مین تھا اور اوسکے سخاوت و کرم کے قصص تاریخ
مراۃ الجنان وغیرہ مین مسطور ہین۔

انبساط (ب س ط) کشادہ ہونا۔ مجازاً بمعنی خوشی

وثوق (و ث ق) اعتماد کرنا۔ اعتماد۔

انفعال (ف ع ل) شرمندہ ہونا۔ شرمندگی

امتعہ (م ت ع) جمع متاع بمعنی اسباب۔ پونجی۔

ضیاع (ض ی ع) جمع ضیعہ بمعنی زمین سیرحاصل
جسمین غلہ بہت ہوتا ہو۔ مطلق زمین۔

مستغلات (غ ل ل) جمع مستغل بمعنی غلہ
لیا گیا۔ غلہ چاہا گیا۔ مجازاً بمعنی غلہ وغیرہ۔

جوارح (ج ر ح) جمع جارحہ بمعنی آدمیون
کے اعضا۔

غیور (غ ی ر) بہت غیرت کرنیوالا۔
سرگوشی۔ کان مین بات کہنا۔
حُسّاد (ح س د) جمع حاسد۔ حسد کرنیوالا۔
غرض (غ ر ض) کینہ و دشمنی۔ اغراض جمع
محافل (ح ف ل) جمع محفل آدمیونکے جمع ہونیکی جگہہ۔ انجمن۔
مرور (م ر ر) گذرنا۔
خطرات (خ ط ر) جمع خطرہ بمعنی اندیشہ۔
استخفاف (خ ف ف) ہلکا جاننا۔
مسئول (س ء ل) چاہا گیا۔ سوال کیا گیا۔
محذور (ح ذ ر) جس سے خوف کیا جاوے۔
خطا (خ ط ر) نار است و نادرست۔ مقابل صواب۔ کام بے قصد۔ مقابل عمد۔
غِش (غ ش ش) آمیزش کسی ناقص چیز کی سونے و چاندی مین۔
تفحص (ف ح ص) تلاش و جستجو کرنا
محرم (ح ر م) واقف کار۔ محارم جمع محرمیت بمعنی واقف کاری۔
تملق (م ل ق) چاپلوسی و خوشامد۔
ہدیہ (ہ د ی) تحفہ۔ ہدایا جمع۔
عطیہ (ع ط ی) بخشش۔ عطایا جمع۔

استغنا (غ ن ی) بے نیاز ہونا۔
محقر (ح ق ر) حقیر و ذلیل۔
خیانت (خ و ن) امانت مین چوری کرنا۔ مقابل امانت۔ فریب کرنا۔
خائن (خ و ن) امانت مین چوری کرنیوالا۔ فریب کرنیوالا۔ خوان۔ خونہ جمع۔
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُور۔
بیشک اللہ نہین دوست رکھتا ہر خیانت کرنیوالے ناشکرے کو۔
البتہ (ب ت ت) تاکید و مبالغہ کے لئے آتا ہے۔ بت اصل مین مصدر ہے بمعنی کاٹنا۔ اور الف لام عوض مین عامل محذوف کے ہے
حرمان (ح ر م) ناامید ہونا۔ بے بہرہ ہونا۔
قرین (ق ر ن) ہمسر۔ ہمنشین۔ نزدیک قرنا جمع۔
نشر (ن ش ر) پراگندہ کرنا۔
مکارم (ک ر م) جمع مکرمت بمعنی بزرگی و مہربانی
منزجر (ز ج ر) باز رہنیوالا۔
متیقظ (ی ق ظ) بیدار۔
مفوض (ف و ض) سپرد کیا گیا۔
متکفل (ک ف ل) ضامن و ذمہ دار۔

مواظبت (ظ ب) ہمیشگی کرنا۔
مؤدّی (د ی) پہونچانیوالا۔ اداکرنیوالا۔
ملالت (م ل ل) غمگین ہونا۔
واثق (و ث ق) اعتماد کرنیوالا۔
احیا (ح ی ی) زندہ کرنا۔
جبین (ج ب ن) پیشانی۔ اَجْبُن۔ اَجْبِنہ جمع
سفاہت (س ف ہ) نادانی۔ کم عقلی۔
استدلال (د ل ل) دلیل لانا۔
غلظت (غ ل ظ) سختی۔
سطوت (س ط و) قہر و غلبہ۔
اعراض (ع ر ض) جمع عرض بمعنی آبرو۔ عزت
مواسا (س ی) غمخواری کرنا۔ اصل مین مواسات تھا۔ اہل فارس کبھی بحذف تا استعمال
کرتے ہین یہہ ایک قسم کی تفریس ہے۔
معرض (ع ر ض) کسی چیز کے ظاہر کرنیکی جگہہ۔ معارض جمع۔
سخط (س خ ط) ناخوشی۔ مقابل رضا۔
حقد (ح ق د) کینہ۔
اجتہاد (ج ہ د) کوشش کرنا۔
ازالہ (ز و ل) زائل کرنا۔
متّہم (و ہ م) وہ شخص جسپہ تہمت لگائی جاے
تجنّب (ج ن ب) پرہیز کرنا۔
اعتذار (ع ذ ر) عذر خواہی کرنا۔
مساوی (س و ی) برائیان۔
قبائح (ق ب ح) جمع قبیحہ۔ برائی۔
کتمان (ک ت م) پوشیدہ رکھنا۔

باب پنجم۔ اون لوگون کے ادب وتعلیم مین کہ جنھون نے سلاطین کی دولت سے نزدیکی اختیار کی ہے اور سرفراز ہوے ہین۔ وہ حضرت سلطانی کے وزرا و امرا اور درگاہ بادشاہی کے خواص اور دربان وحاجب ہین اور کل گماشتے اور نوکر چاکر۔

جاننا چاہیے۔ کہ جو شخص بادشاہ کا کام شروع کرے اور سلطانی امور مین غور کرے تو چاہیے کہ اوسکی عادت ایسے قانون پر ہو کہ بادشاہ کی نیکنامی اور ملک کی آبادی کا سبب ہو اور یہہ بات جب میسر ہوگی کہ چار طرفکا لحاظ اپنے پر لازم کرے۔ پہلے لحاظ خدا کا۔ اور دوسرے لحاظ بادشاہ کا۔ تیسرے اپنا لحاظ۔ چوتھے رعایا کا لحاظ۔ مگر خدا کیجانب رعایت کرنیکی دو شرطین ہین۔ اول یہہ کہ خدا کی نعمتون اور اوسکے بے انتہا احسانون کا شکر

کہ جو اوسکے حق مین ہوا ہے ادا کرے تاکہ نعمت زیادہ ہو۔ بیت نعمت کا شکر ادا
کرنا نعمت کو بڑھاتا ہے۔ مفلسون کو قارون کا خزانہ بخشتا ہے + دوسرے یہہ کہ
عبادت کے طریقو نکو نہ چھوڑے بلکہ اوسکو بادشاہ کے کام پر مقدم رکھے تاکہ سب
نظرون مین عزیز ہو اور سب دلونمین پیارا۔ کہتے ہین کہ ابومنصور طغرل شاہ کا وزیر مرد دانا
اور منتظم تھا اور عادت رکھتا تھا کہ جب صبح کی نماز پڑھتا دن چڑھے تک وظیفے پڑھتا
اسکے بعد سلطان کی خدمت مین جاتا۔ ایک دفعہ ایک ضروری کام پیش آیا سلطان
نے اوسکو جلدی اپنے پاس بلایا۔ آدمی پر آدمی آتے تھے اور وہ مصلے سے سر
نہین اوٹھاتا تھا۔ حاسدون نے برائی کا موقع پایا اور زبان بدگوئی کی کھولکر سلطان
کے حضور مین اوسکا ذکر برائی کے ساتھ کیا کہ بہت سستی کرتا ہے اور سلطان کی بات
خیال مین نہین لاتا۔ اور اسیطرح کلمے درمیان مین لائے یہانتک کہ برہمی مزاج کے
آثار بادشاہ کے چہرے پر ظاہر ہوے۔ مگر جب وزیر وظیفے سے فارغ ہوا بادشاہ کی
خدمت مین آیا۔ بادشاہ نے غصے سے اوسکو جلا کر کھا کہ کیون دیر مین آیا۔ جواب دیا کہ
اے بادشاہ مین خدا کا بندہ ہون اور تیرا نوکر۔ جب تک بندگی سے فارغ نہون تیری
نوکری پر نہین آسکتا۔ سلطان رویا اور اوسکی بہت تعریف کی۔ نظم۔ خدا تعالی کی بندگی
کا رشتہ ہاتھ سے مت چھوڑ۔ خدا ہی کی عبادت کر کہ تمام بڑے بادشاہون کا سر
اوسکی درگاہ مین عاجزی کی زمین پر جھکا ہوا ہے + مگر رعایت جانب بادشاہ کی پچیس
شرطین ہین + اول خواری و گڑگڑانا اور عاجزی و تابعداری کا اظہار کرنا کیونکہ بادشاہون
کی ہمتین بڑی اور شان بزرگ ہے کہ اوسکے باعث ممتاز ہین اپنے غیرون سے اور یہی
سبب ہے کہ سلطنت الہی کی جاے ظہور ہین۔ اسی سے ظل اللہ (خدا کا سایہ)
کا لقب اونپر بولتے ہین۔ پس اس سبب سے کہ یہہ بھید انمین چھپا ہے کل خلقت سے
خدمت اور تابعداری کی خواہش رکھتے ہین اور اپنے کو لائق اسکے سمجھتے ہین۔ اور جو کچھ

کہ سلطنت مین یکتائی اور تنہائی کا اوسمین لحاظ رکھتے ہین جسقدر بنیاد سلطنت کی زیادہ
ہوتی ہے اس صفت کا ظہور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اونکی بے پروائی
اس بات کی طالب ہے کہ آدمی اپنی محتاجی اور غریبی اونکے سامنے ظاہر کرین۔
بیت کیا لاؤ نہین جبکہ تیرے یہان جو چیزین کہ چاہیے موجود ہین مگر شفاعت اور
عاجزی اور حاجت مندی اور گریہ وزاری + دوسرے محنت اور مشقت جھیلنا اور
تکلیف اوٹھانا اور سختیون پر صبر کرنا کیونکہ بادشاہون کی خدمت زحمت پر بنائی گئی ہے
تیسرے یہہ کہ جو کچھ سوچے اور کرے اور کہے اوسمین بادشاہ کی مصلحت کو دیکھے
دنیا کے لحاظ سے بھی اور آخرت کے لحاظ سے بھی۔ اور آخرت کا لحاظ مقدم جانے
چوتھے ملائمت اور نرمی کی راہ سے ظلم کو اوسکی نظر مین برا ظاہر کرے اور عدل کی
تعریف اور بھلائی بیان کرکے اوسکے دل مین شیرین کرے۔ اور جسطرح مصلحت جانے
اوسکو ظلم سے پھیرے۔ کیونکہ اگر وہ شخص بادشاہ کے ظلم کرنے پر راضی ہو تو وہ بھی
اوسکے ظلم مین شریک ہوگا۔ پانچوین یہہ کہ بادشاہ کو نیکی پر مستعد رکھے اور ایسا کرے
کہ اوسکے بھلائی سب کو پہونچے۔ کیونکہ عمدہ انعام وہ ہے کہ عام ہو جیسے سورج کی روشنی
کہ تمام چمکتی ہے اور جیسے پانی کی جھڑی کہ کل زمینون پر پہونچتی ہے۔ کسی بزرگ سے
پوچھا کہ نیکی کیونکر کرنی چاہیے اور نیکیون مین سے بہتر نیکی کون سی ہے۔ فرمایا کہ نیکی
سب پر چاہیے اور بہتر وہ ہے کہ ہنستے ہوئے ہو اور احسان جتانا اوسکے ساتھ نہو
کہتے ہین کہ معن بن زائدہ عام بخشش رکھتا تھا اور دینے کے وقت نہایت ہنستا اور
خوش ہوتا تھا۔ ایک بزرگ سے لوگون نے پوچھا کہ ابر زیادہ سخی ہے یا معن زیادہ
دینے والا۔ اوسنے جواب دیا کہ معن کی سخاوت ابر سے بہتر اور اچھی ہے۔ پوچھا کس
دلیل سے۔ کہا اس دلیل سے کہ جو کچھ ابر دیتا ہے روتا ہوا دیتا ہے اور جو کچھ معن
دیتا ہے ہنستا ہوا دیتا ہے۔ قطعہ خندہ پیشانی اور کثرت خوشی کی سخاوتمین بہت معتبر ہے

دیکھے کہ ہماری مجلس مین ایک دوسرے سے کاناپھوسی کرتے ہین تو حاسد ونکا کلام
اثر کرجاوے۔ نظم۔ باتین۔ چپکے چپکے کرنا محفلون مین۔ دانا او رعقلمندونکا شیوہ نہین +
کیونکہ ادب کی راہ سے بہت دور ہے۔ بلکہ غفلت اور مکر وغرور کا نشان ہے + دسوین
چاہیئے کہ جب سلطان کسی دوسرے سے کچھ پوچھے تو آپ اوسکے جواب دینے مین
جلدی نکرے تاکہ وہی شخص جواب دے کہ جس سے پوچھا ہے۔ اسلیئے کہ جواب دینا کسی
کی طرف سے اوس سوال کا دوسرے کی طرف سے کیا گیا ہے اوسکی سبکساری اور بیوقاری
پر دلالت کرتا ہے۔ کسی نے ایک حکیم سے پوچھا کہ اگر مین مجلس شاہی مین بیٹھا ہون اور
وہ میرے سوا دوسرے سے کچھ پوچھے تو جائز ہے کہ مین جواب دون۔ حکیم نے
کہا نہین تو جواب مت دے کیونکہ یہہ علامت خفت کی ہے سائل کیطرف سے بھی
یعنی یہہ کہ نہ جانا کہ کس سے سوال کرنا چاہیئے تھا اور مسئول کیطرف سے بھی یعنی
استحقاق اس سوال کا نہین رکھتا۔ اس باب مین ایک دوسری خرابی ہے کہ اگر بادشاہ
کہے کہ تجھ سے مین نہین پوچھتا تو اسکا جواب کیا دے سکیگا اور اوسکی شرم سے کیونکر
نکل سکیگا۔ اور اگر اتفاقاً ایک جماعت سے پوچھے کہ تو بھی اوسی مین ہو تو جواب دینے مین
سبقت نکر کیونکہ لوگ تیرے دشمن ہوجاوینگے اور تیری بات پر عیب لگاوینگے۔ بلکہ
تامل کر کہ اور لوگ جواب دے لین اور تو عیب وہنر بات کا جان جاے پس جو کچھ تو
جانتا ہے اگر بہتر ہو تو عرض کر نہین تو چپکا بیٹھ مثنوی سبکی نکر بات کی جوابین۔
غور کر بات کی بھلائی و برائی مین + اگر تیرا نقد کھرا ہے تو لاؤ۔ کیونکہ اوس نقد سے
کھرائی زیادہ ہوجاے + نہین تو اپنا عیب ظاہر کرنیمین کوشش مت کر۔ بلکہ اوسکو خموشی
کے پردہ مین چھپا + گیارھوین چاہیئے کہ بادشاہ جب تک کچھ نہ پوچھے آپ باتین شروع
نکرے اور جب پوچھے تو جواب بقدر ضرورت دے اور چپ رہے مگر اوسوقت کہ بادشاہ
رغبت رکھتا ہو اسکی کہ بات کو طول دیکر اور بڑھا کر کہے۔ بارھوین یہہ کہ اگر سلطان کسی بات

اوسکو واقف نکرے تو ہرگز اوسکے کھوج مین نہ پڑے اور اوسکے جاننے کے درپے نہو۔ کیونکہ اگر اوسکے جاننے کی قابلیت اوسکو ہوتی تو اوس سے بھی کہتے۔ پس اوسکے جاننے پر بیتاب ہونا غضب سلطانی مین پڑنا ہے۔ قطعہ تجھسے اگر کوئی بھید ظاہر نکہین تو نامحرمی ہی کا سبب ہے جو شخص نامحرم ہو تو سلطان کے بھید سے اوسکو کیا سروکار + جب کسی کو گھر کے اندر جانیکی راہ نہین ہے۔ تو دربان کے آگے اوسکو خوشامد کرنے سے کیا کام۔ تیرھوین چاہئے کہ جو تحفہ و ہدیہ او بخشش کہ اوسکے نامزد ہو تو بادشاہ سے بے پرواہی نکرے چاہئے تھوڑی چیز ہو۔ کیونکہ شاہونکا تھوڑا تحفہ بہت ہے۔ اور بے پروائی عنایت شاہی کو حقیر جاننے کی علامت ہے۔ اور کوئی دانا ایسا نہین کرتا کہ بادشاہ کا فیض اوسکی طرف متوجہ ہو اور وہ اپنے سامنے سے پھیر دے۔ بیت جو کچھ بادشاہ کے حضور سے آوے بہتر ہوتا ہے۔ اوسکا تھوڑا اور بہت دونو دلکش ہوتا ہے۔ چودھوین امانت کی راہ سے پاؤن باہر نہ نکالے کیونکہ امانت ایسی صفت ہے کہ ادنی آدمی کو صاحب عزت کردیتی ہے اور خیانت ایسی عادت ہے کہ ذی عزت آدمی کو ذلیل کردیتی ہے۔ خلفاؤن مین سے ایک خلیفہ نے فرمایا کہ مین ایماندار کو دوست رکھتا ہون چاہے ادنی آدمی ہو۔ اور اوسکے ساتھ دشمنی رکھتا ہون جو کہ خائن ہو چاہے بزرگ او خاندانی ہو کیونکہ ایمانداری ایمان کی علامت ہے۔ حدیث مین آیا ہے کہ وہ شخص ایمان نہین رکھتا جو کہ امانت دار نہین ہے۔ اور خداے پاک نے خائن کو اپنی محبت سے بے نصیب کیا۔ ترجمہ آیت بیشک اللہ تعالی دوست نہین رکھتا خیانت کرنیوالون ناشکرے کو۔ پندرھوین جو کچھ بادشاہ سے اوسکو ملے اوسپر قناعت کرے اور خوش ہو۔ اور زیادہ ہوس نکرے اور حرص نکرے کیونکہ حرص کو بے نصیبی لازم ہے۔ نظم حرص اور حرمان ایک دوسرے سے ملے جلے ہین۔ حرص کل عادتون سے بری ہے + آدمی حرص کی صفت و عادت سے ذلیل ہوتے ہین۔ اور قناعت سے بزرگ ہوتے ہین +

سولھوین بادشاہ کے آگے پیچھے اوسکی خوبیون کے ذکر اور بڑائی کے پھیلانے کی
عادت رکھے۔ اگر کسی سے کوئی کلمہ سنے کہ بادشاہ کی بے ادبی کا ہو اوسکو اوس کہنے پر
ملامت اور نصیحت کرے۔ اگر باز نرہے تو سخت کہے اور سختی کرے اور اگر اسپر بھی خواب
غفلت سے بیدار نہو تو اوسکے پاس بیٹھنا اور میل جول رکھنا چھوڑ دے اور اوس سے
کسی طور سے بھی بات نکرے۔ سترھوین جو کام اوسکے سپرد ہے اوسکو ہمیشہ کرتا رہے
اور جس مہم کا وہ ذمہ دار ہے اوس سے غافل نہو۔ اور کوشش کرے کہ ہمیشہ حاضر رہے
تاکہ جسوقت اوسکو بادشاہ بلاوے اوسیدم خدمت مین پہونچے اور ہر دم بادشاہ کے
حضور کی حاضر باشی اور ہر لحظہ کی اوسکی ملازمت سے کہ باعث ملال کا ہے پرہیز کرے
اٹھارھوین اپنے بہت کام پر بھی بھروسا نکرے کیونکہ غرور رتبہ کا خدمت کو بھلا دیتا ہے
اور یہہ بھی بادشاہ پر ظاہر نکرے کہ میرا تیرے حضور مین حق ہے یا قدیم ملازمت رکھتا ہون
بلکہ تجدید ملازمت اور بہت دعا گوے اور زیادہ تابعداری سے اپنے پرانے حقوق کو
اوسکے نزدیک تازہ کرتا رہے اسطرح کہ اوسکا انجام اوسکے ابتدا کو زندہ کرے کیونکہ
سلاطین اوس حق کو کہ اوسکا آخر اوسکے اول سے منقطع ہوجاتا ہے فراموش کرتے
ہین اور کسیکی خدمت سے احسانمند نہین ہوتے۔ اسلیئے کہ سب کو اپنی خدمت ہی کے
لئے سمجھتے ہین۔ اونیسوین موقع حاجتون کے ظاہر کرنے کا نگاہ رکھے کیونکہ بادشاہون
کے حضور مین عرض کرنا نماز کا حکم رکھتا ہے۔ جب نماز وقت سے ادا کیجائیگی قبول ہوگی
اسیطرح عرض حاجت بھی اگر موقع مناسب سے کیجائیگی پوری ہوگی۔ بیت نعمت
شاہی اوس شخص پر حرام ہو۔ کہ فرصت کے وقت کا خیال نہ رکھے + اور چاہیئے کہ اتنی
حاجت عرض نکرے کہ ملال کا اثر بادشاہ کے چہرہ پر ظاہر ہو۔ بیسوین اگر اوسکو بادشاہ
عزیز رکھتا ہے تو چاہیئے کہ اون لوگون پر جو بادشاہ کے مصاحب ہین یا قدیم خدمت
رکھتے ہین فوقیت نچاہے اور اپنے کو اونکے آگے نہ بڑھاوے کیونکہ اس بات سے

اوسکی کمینگی اور سبکی اور بیوقوفی پر دلیل کرسکتے ہین۔ اسلئیے کہ ممکن ہے کہ بادشاہ کو ان
لوگون سے کہ جنپر یہہ فوقیت چاہتا ہے محبت اور الفت ہو یا خدمت بشرط کے ساتھہ
کی ہو کہ بادشاہ اونکے حق کو کبھی ضائع نکریگا۔ جب وہ شخص سبقت چاہنے والے کے
نکالنے کو اوٹھے گا تو بادشاہ ضرور اوسی کی طرفداری کریگا۔ اور اوسکو مغلوب کریگا
اور یہہ شرم و ندامت مین رہجائیگا۔ **قطعہ** جو شخص کہ وہ بادشاہ کا خاص ہے۔ اوسپر
سبقت مت چاہ اگرچہ تو صاحب عزت ہو + اگرچہ تجھکو بھی عزت ملکی ہے۔ مگر اوسکے مرتبہ
کا بھی خیال کرتا رہ + اکیسوین چاہئے کہ بادشاہ کے ستم سے رنجیدہ نہو اور اونکی
خفگی اور سختی کو ہنسی خوشی سے قبول کرے۔ کیونکہ بزرگون نے کہا ہے کہ سلطنت
کی عزت اور حکومت کا دبدبہ زبان کو بے سبب لوگونکی بے آبروئی پر کھولدیتا ہے۔
پس اس صورت مین اسنے نرمی ہی کرنی چاہئے اور اگر بسبب اوس شان کے کہ سلطنت
کو لازم ہے کسی کو گالی بھی دین تو مناسب ہے کہ وہ دعا دیتا رہے۔ **مصرعہ** اوسکو
گالی مت کہہ یہہ دعائین ہین۔ اور اگر سختی کرین تو اوسکو نرمی سمجھے **مصرعہ** مین وفاہی
کی باتین بناتا گیا۔ ہرچند کہ اوس سے جفا سہتا رہا۔ بائیسوین یہہ کہ اگر ناخوشی و خفگی
و عتاب سلطانی مین پڑجاوے تو البتہ کسی آدمی سے اسکی شکایت نکرے۔ اور عداوت
اور رنج کو اپنے دلمین جگہہ ندے اور گناہ کے سبب کو اپنی ہی طرف پھیرے۔ **فرد**۔
ہرچند وہ ظلم کرتا ہے مین شکایت نہین کرتا۔ بلکہ یہی کہتا ہون کہ جرم میرے ہی طرف سے ہے
اینک + اور اوسکے بعد کوشش کرے اور ایسی نرمی ظاہر کرے تاکہ وہ سبب کہ جس سے
اوس خفگی کو دور کرسکین مہیا ہوجاوے۔ تئیسوین اگر سلطان کسی پر غصے ہو یا اوسکے
نزدیک عیب دار ٹھہرے لازم ہے کہ اوس شخص سے کنارہ کرے۔ اور تہمت لگائی ہوئی
سے میل جول نکرے اور اوسکے ساتھہ ایک مجلس مین نہ بیٹھے اور اوسکی تعریف نکرے
اوسکی طرف سے عذرخواہی کی تمہید نکرے یہانتک کہ غضب سلطانی انکی نسبت کم ہوجاوے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۴۳	۱۳	قطعیت	قطعیت است	
۴۴	۵	جامۂ اقسام	جامع اقسام	
		خبرانست	خبرات است	
۴۵	۱۳	سیاستی	سیاسی	لفظ سیاست مین جب یاے نسبت لگائی جاتی ہے توت گرجاتی ہے
〃	۱۴	صورت	سورت	یہ لفظ سین مہملہ سے ہے۔
۴۷	۶	کشادہ مانند	کشادہ و مانند	واو ہونا چاہیے۔
۴۸	۲	تفرد و رعایت	تفرد رعایت	واو غلط ہے۔
۵۱	۸	بکوشش	مکوشش	فعل نہی ہے۔
〃	۱۲	قابلیت و محرمیت	قابلیت محرمیت	واو غلط ہے۔
۵۴	۲	دارد	دارند	

انتخاب اخلاق جلالی

سیاست (س وس) حکمرانی کرنا۔ رعیت داری کرنا قہر کرنا۔
معتدل المزاج (ع دل+م زج) وہ شخص جسکے مزاج مین نہ گرمی زیادہ ہو نہ سردی نہ تری نہ خشکی۔
کیفیت مزاجی وہ کیفیت ہے جو حرارت و برودت و رطوبت و یبوست سے تعلق رکھتی ہے
کیفیت نفسانی سے غم و غصہ و فرحت و انبساط حسد و کینہ وغیرہ مراد ہے۔
سرایت (س ری) کسی چیز کا کسی کے سب اجزا مین پیوست ہو جانا۔
رضاع (ر ض ع) دودھ پلانا۔
تادیب (ادب) ادب دینا۔
ذمیمہ (ذ م م) بری برائی [illegible] جمع مقابل محامد
رذائل (رذل) جمع رذیلہ یعنی ناکسی مقابل فضیلت

مرکوز (ر ک ز) مضبوط وگڑا ہوا۔
تاسّی (اس ی) تسلی وغمخواری۔
نجابت (ن ج ب) شرافت وبزرگی۔
اضداد (ض د د) جمع ضد۔ مخالف ومانند۔ یہاں معنی اول مراد ہے۔
صبیان (ص ب ی) جمع صبی بمعنی لڑکا۔
شرائع (ش ر ع) جمع شریعت۔ وہ راہ جو اللہ تعالی نے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے۔
سُنَن (س ن ن) جمع سنت طریقہ۔ اور طریقہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے صحابہ کا
مواظبت (و ظ ب) ایک کام پر ہمیشگی کرنا۔
مِدحت (م د ح) تعریف مقابل مذمت بمعنی برائی۔
اَخیار (خ ی ر) جمع خیر۔ بمعنی مرد نیک مقابل اشرار۔
تحریض (ح ر ض) رغبت دلانا و غلانا
شرور (ش ر ر) جمع شر۔ برائی۔
تنفیر (ن ف ر) بھاگنا۔ نفرت دلانا۔
جمیل (ج م ل) حسین وخوبصورت۔
اتیان (ا ت ی) آنا۔
محمدت (ح م د) تعریف محامد جمع۔

مبادرت (ب د ر) جلدی کرنا۔
تخویف (خ و ف) ڈرانا۔
ہتک (ہ ت ک) پردہ پھاڑنا۔
ستر (س ت ر) پردہ۔ استار جمع۔
معاودت (ع و د) لوٹنا
مکاشفت (ک ش ف) کسی کے ساتھ آشکارا جنگ کرنا۔
وقاحت (و ق ح) بے حیائی۔ بے ادبی
النّاس حریصٌ علی ما مُنِعَ۔ آدمی حریص ہے اوس چیز پر کہ منع کیا گیا ہے۔
فاخرہ (ف خ ر) بہتر وقیمتی۔
مستخف (خ ف ف) ہلکا کیا گیا۔
ملوّن (ل و ن) رنگین ورنگ برنگ۔
مرتفع (ر ف ع) بلند کیا گیا۔ مرتفع دارند بمعنی باز رکھیں۔
مطرح (ط ر ح) جائے انداخت۔
علف (ع ل ف) خورش چوپایہ کی علوفہ جمع
بہائم (ب ہ م) جمع بہیمہ۔ چوپایہ خواہ آبی ہو یا خاکی۔
تفہیم (ف ہ م) سمجھانا۔
اغذیہ (غ ذ و) جمع غذا بمعنی خورش

جس سے بدن کی پرورش ہو۔
اشربہ (ش ر ب) جمع شراب۔ جو چیز پی جاوے
جوع (ج و ع) بھوک۔
عطش (ع ط ش) پیاس۔
سد (س د د) روکنا۔
تفنن (ف ن ن) شاخ در شاخ ہونا رنگ برنگ ہونا
لذائذ (ل ذ ذ) جمع لذیذہ بمعنی مزہ دار۔
مشغوف (ش غ ف) فریفتہ۔
بلادت (ب ل د) کند ذہنی۔
اطعمہ (ط ع م) جمع طعام بمعنی کھانا۔
سریعۃ الاستحالہ (س ر ع ح و ل) وہ غذا
جو بعد کھانے کے جلد اپنے شکل بدل کر کوئی
خلط فاسد کی صورت پکڑے۔
مسکرات (س ک ر) جمع مسکر۔ نشہ لانیوالی چیز
تہور (ہ و ر) دلیری۔ مرتبہ اعتدال سے شجاعت
کا زیادہ ہونا۔
طیش (ط ی ش) سبکی عقل۔
ملکات (م ل ک) جمع ملکہ وہ کیفیت کہ طبیعت
مین پایدار ہو جاوے۔
ردیہ (ر د ی) ناقص۔ مقابل جید۔ اس لفظ
مین دال مکسور اور ے مشدد ہے۔

مستحکم (ح ک م) مضبوط۔
مجالس (ج ل س) جمع مجلس ہمنشینی کی جگہ
تعب (ت ع ب) رنج و مشقت۔
قبائح (ق ب ح) جمع قبیح بمعنی برا و نازیبا۔
تنعم (ن ع م) عیش مین بسر کرنا
خیش ایک پارچہ ہے کتان کا۔ خیشخانہ
وہ مکان جسمین اوسکے پردے وغیرہ دفع
گرمی کے لیے لگے ہون مثل خسخانہ۔
سرادبہ بمعنی تہ خانہ۔ یہہ لفظ عربی مین بھی
معرب ہو کر مستعمل ہے۔
تزئین (ز ی ن) زینت دینا۔
ملابس (ل ب س) جمع ملبس کپڑا اور پوشش
مفاخرت (ف خ ر) ناز کرنا۔
اقران (ق ر ن) جمع قرن ہمسال ہم زمانہ
مکروہ (ک ر ہ) ناپسند۔
مستمع (س م ع) سننے والا۔
ذیل (ذ ی ل) دامن اذیال جمع۔
مواکلت (ا ک ل) باہم کھانا کھانا۔
محاورت (ح و ر) باہم کلام کرنا۔
متحلی (ح ل ی) آراستہ ہونیوالا۔
شیمہ (ش ی م) خصلت و عادت۔ شیم جمع۔

مَمالیک (م ل ک) جمع مملوک غلام و تابعدار۔
مُضعفا (ض ع ف) جمع ضعیف کمزور مسکین
اِقدام (ق د م) پیشقدمی کرنا۔
حُطام (ح ط م) اندک مایہ دنیا۔ بہ نقطہ شدید [illegible]
سُموم (س م م) جمع سم۔ زہر۔
افاعی (ف ع ی) جمع افعی خبیث۔ سانپ۔
امام غزالی۔ اونکا لقب حجۃ الاسلام ہے۔ ۴۵۰ ہجری
شہر طوس مین پیدا ہوئے۔ آپکے زمانہ مین کوئی
آپکا مثل نتھا۔ آپکی تحقیقات عجیبہ سے علماے
وقت متعجب ہوتے تھے۔ اول مدرسہ نظامیہ
بغداد مین مدرس مقرر ہوئے۔ بعد سب چھوڑکر
فقیری اختیار کیا۔ اور حج خانہ کعبہ اور زیارت
بیت المقدس سے فراغت حاصل کرکے وطن
مین پہونچکر گوشہ نشین ہوئے۔ ۵۰۵ ہجری مین
وفات پائی۔ کتاب کیمیاے سعادت احیاء العلوم
وغیرہ آپسے یادگار ہین۔
تفسیر (ف س ر) سخن مشکل کی مراد کو ظاہر کرنا
قرآن شریف کے معنی بیان کرنا۔
اصنام (ص ن م) جمع صنم بمعنی بت۔
ابراہیم علیہ السلام انبیاے مرسلین سے
تھے خلیل اللہ آپکا لقب ہے آپکے زمانہ مین نمرود

عراق کا حاکم تھا۔
مفاسد (ف س د) جمع مفسدہ بمعنی بدی و تباہی
مقابل مصلحت۔
مُعطّلت (ع ط ل) بیکاری۔
تعب (ت ع ب) رنج و ماندگی۔
ارتکاب (ر ک ب) گناہ کرنا۔ براکام کرنا۔
دار البقا (د و ر ب ق ی) گھر باقی رہنے کا
یعنی آخرت۔
تفرس (ف ر س) کسی چیز کو اُسکے نشان و
علامت سے دریافت کرنا۔
کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ۔ ہر شخص آسان کیا گیا ہے
اُس چیز کے لئے کہ پیدا کیا گیا۔
غامض (غ م ض) پوشیدہ و مشکل۔
طالع (ط ل ع) نجومیونکی اصطلاح مین اوس
برج کو کہتے ہین جو وقت پیدایش افق شرقی
سے نمودار ہو۔
اوضاع (و ض ع) جمع وضع بمعنی ترتیب دینا
بنانا لکھنا۔
تعطیل (ع ط ل) بیکار کرنا۔
تضییع (ض ی ع) ضائع کرنا۔
اعمار (ع م ر) جمع عمر۔

ملائم (ل م) نرم وموافق طبیعت۔
آلات (ا و ل) جمع آلہ بمعنی ہتھیار واوزار۔ جسکو فارسی مین دست افزار کہتے ہین۔
ادوات (ا د و) جمع اداۃ بمعنی ہتھیار واوزار۔
مساعد (س ع د) موافق۔ مددگار۔
تثبت (ث ب ت) قرار پانا۔ بعض نسخون مین اسکی عوض تشبث ہے بمعنی چنگل مارنا۔ (ش ب ث) مادہ
یاس (ی ء س) ناامیدی۔
حرارت غریزی۔ وہ حرارت کہ اجسام مین خلقی وپیدایشی ہے۔
بلادت (ب ل د) کند ذہنی۔
حلاوت (ح ل و) شیرینی۔
دقایق (د ق ق) جمع دقیقہ بمعنی باریکی۔
تعیش (ع ی ش) زندگی کے اسباب مہیا کرنا۔ عیش کرنا۔
احرار (ح ر ر) جمع حر بمعنی آزاد ونیک۔
اغنیا (غ ن ی) جمع غنی بمعنی تونگر ومالدار۔

ثروت (ث ر و) تونگری۔
تقلب (ق ل ب) بدلنا۔
ضیاع (ض ی ع) ہلاک وتلف ہونا۔
متاہل (ا ہ ل) جورو بچون والا۔
ثقات (و ث ق) جمع ثقہ بمعنی معتبر۔
خشونت (خ ش ن) سختی۔
دیلم۔ ملک کا نام ہے۔
سقراط۔ ایک حکیم یونانی کا نام ہے۔
حجاب (ح ج ب) پردہ۔ حجب جمع۔
عفت (ع ف ف) پارسائی۔
خصال (خ ص ل) جمع خصلت بمعنی عادت
بحد شوہر رسند۔ یعنی بالغ ہوجاوین۔
تزویج (ز و ج) نکاح کردینا۔
کفو (ک ف ء) ہمسر۔ اکفا۔ جمع۔
انجاز (ن ج ز) پورا کرنا وعدہ کا۔
وثوق (و ث ق) اعتماد کرنا۔

اخلاق جلالی کا انتخاب

اولاد کی تربیت مین۔ پہلے چاہئے کہ دایہ لائق معتدل المزاج اوسکے لئے مقرر کرین کیونکہ کیفیت مزاجی ونفسانی دایہ کی بچے مین اثر کرتی ہے۔ اور جیسا کہ شریعت پاک

مین ہے کہ ساتوین دن نام رکھنا بہتر ہے اوسکی پیروی کرنی چاہئے بیشک حکمت دیر کرنے
مین یہہ ہے کہ سوچ سمجھ کے بعد اچھا سا نام رکھین۔ کیونکہ اگر نامناسب نام رکھدینگے تو عمر بھر
بچہ اوس سے رنجیدہ رہیگا۔ اسی لئے نام کی رعایت کرنا فرزندون کے حقوق مین سے
ہے باپ پر۔ اور جب دودھ پینے کے دن ختم ہوجاوین تو اوسکے ادب سکھانے مین مشغول ہونا
چاہئے تاکہ بری عادتین نہ سیکھے۔ کیونکہ بچون کی قابلیت بہت کامل ہے اور طبیعت کی خواہش
بدی پر دلون مین بھری ہے۔ اور اوسکی عادت سدھارنے مین اوسکی طبیعت کی تسلی و غمخواری
کرکے تربیت کو نگاہ رکھے۔ اور جو کہ پہلی نشانی قوت تمیز کی حیا ہے حیا کی زیادتی بزرگی اور
بڑائی کی دلیل ہے پس جب یہہ عادت اوس سے دیکھی جاے تو اوسکے سکھانے مین
کوشش زیادہ کرنی چاہئے۔ اول تعلیم یہہ کہ اوسکو اون مخالفین کے میل جول سے جو کہ برائیون سے
مشہور ہین اچھی طرح منع کرے۔ کیونکہ لڑکونکا دل سادہ تختی کیطرح ہے اور نقش کو آسانی سے قبول
کرلیتا ہے۔ اسکے بعد دین کے طریقے اور سنتون کے اداب سکھاوین اور اوسپر ہمیشگی کی
عادت ڈالین اور اوسکے ترک کرنے پر سزا و تنبیہ کرین بقدر اوسکے طاقت اور سہنے کے۔ اور جیسا
کہ شریعت کے احکام مین مقرر ہوا ہے ساتوین برس اوسکو نماز کا حکم دین اگر دس برس کا ہوکر
نماز ترک کرے تو اوسکو مار مار کر سمجھاوین۔ اور اوسکو اچھون کی تعریف اور شریرونکی برائی کرکے
بھلائی کی رغبت دلاوین اور برائیون سے نفرت کرائین۔ اور اگر کسی نیکی کو کرے تو دل
بڑھانے کو اوسکی تعریف کرین اور اگر کسی برائی پر دلیری کرے تو اوسکی مذمت کرکے ڈراوین۔
جہانتک ہوسکے (کسی گناہ پر) ملامت صریح نکرین بلکہ بھول پر گمان کرین تاکہ اوسکی جرائت
بے سبب نہو۔ اور اگر اوس نے چھپا رکھا ہے تو اوسکی پردہ دری نکرین۔ اگر بار بار کرے تو
اکیلے مین اوسکو سخت تنبیہ کرین اور اوس فعل کے مذمت کرنے مین مبالغہ کرین اور پھر
کرنے سے دھمکاوین۔ اور بار بار زجر و تنبیہ کرنے سے پرہیز کرین ایسا نہو کہ ملامت کی
عادت کرے اور بیحیائی اوسمین مضبوط ہوجاے اور بمقتضاے اسکے کہ "انسان ممنوعات پر حریص ہوتا ہے"

پھر اگر نے پر حریص ہوجاے بلکہ اچھے بہانے کام مین لاوین اور چاہیے کہ اوسکی نظر مین
اچھے کہانے پینے اور عمدہ لباس کی لذت کو حقیر ظاہر کرین۔ اور اوسکے دلنشین کرین کہ رنگین
اور بوشیدار لباس پہننا عورتونکا دستور ہے اور مردونکو چاہیے کہ اپنے تئین اس سے باز
رکھین۔ اور کھانے پینے ہی کو جاے نظر کرنا چوپایون کی عادت ہے۔ اور پہلے کھانا کھانے
کے آداب جیسا کہ آگے بیان آویگا اوسکو سکھلاوین اور اوسکو سمجھاوین کہ کھانے سے
غرض تندرستی ہے نہ لذت۔ اور کھانا پینا بمنزلہ دوا کے ہے کہ اوس سے بھوک پیاس کو دور کرتے
ہین۔ اور جیسا کہ دوا کو بقدر ضرورت و مصلحت کے مرض دفع کرنے کو کھانا چاہیے اسیطرح
کھانے پینے کو بھی بھوک روکنے اور پیاس بجھانے کے لئے دینا چاہیے۔ اور اوسکو
کئی طرح کے کھانون سے منع کرین۔ اور ایک ہی طرح کے کھانے پر مائل کرین اور اوسکی
بھوک کو روکین تاکہ جو کھانا ملے اوسی پر صبر کرسکے اور ذائقون پر فریفتہ نہو۔ کبھی کبھی اوسکو خالی
روٹی ہی دین تاکہ ضرورت کے وقت اوسی پر اکتفا کرسکے۔ اور یہہ آداب امیرونکے سواے
(یعنے ادنی و اوسط درجہ کے آدمیونکا) اگر امیرونکی بھی یہی عادت ہوگیا کہنا۔ اور شام کا کھانا
دن کے کھانے سے زیادہ کھلاوین تاکہ دنمین نیند اور سستی اوسپر غلبہ نکرے اور گوشت
اندازہ سے کھلاوین تاکہ گرانی اور کند ذہنی کا سبب نہو۔ اور حلوا و میوہ اور کھانون سریعۃ الاستحالہ
سے اوسکو منع کرین۔ اور کھانے کے بیچ مین پانی پینے سے روکین۔ اور ہر چند ہر شخص کو نشہ
کی چیزون سے پرہیز کرنا واجب ہے مگر بچونمین عقل کے موافق زیادہ پرہیز چاہیے کیونکہ انکے
نفس اور بدن کو مضر ہے اور غصہ اور دلیری اور برائی اور کم عقلی کا سبب ہوتا ہے اور یہہ
بُری عادتین اونمین مضبوط ہوجاتی ہین بلکہ اونکو اس گروہ (نشہ بازکے) پاس بیٹھنے سے منع
کرنا چاہیے۔ اور بیہودہ باتونکے سننے سے روکنا چاہیے۔ جبتک معمولی وظیفون سے
(جو درباب پڑھنے و لکھنے و دیگر امور کے اوسکے واسطے مقرر کیا گیا ہے) فارغ نہو اور اچھی طرح
ماندہ نہوا ہو اوسکو کھانا ندین۔ اور چھپکر کام کرنے سے اوسکو منع کرین تاکہ برائیون پر دلیر نہوجاے

[illegible]

کیونکہ ضرور ہے کہ اوس کام کے چھپانے کا سبب کوئی برائی ہوگی جو اوس کام مین اسنے خیال
کیا ہے۔ اور دن مین سونے سے اور رات کو بہت سونے سے منع کرین۔ اور لباس نرم اور
اسباب عیش سے جیسے خسخانہ اور تہ خانہ گرمی مین اور آگ و پوستین وغیرہ جاڑے مین پرہیز
کرائین۔ اور سیر کی اور پیادہ چلنے اور سواری کرنے اور محنت مناسب کی اوسکی عادت ڈالین
اور اوٹھنے بیٹھنے اور بات کرنیکے آداب جیسا کہ آگے بیان ہونگے سکھاوین اور بال کی آراستگی
اور زینت اور عورتونکی پوشاک سے اوسکو نہ سنوارین۔ اور انگوٹھی کی جبتک حاجت نہ پڑے
اوسکو نہ دین اور بھولیون پر باپ دادے اور اسباب دنیوی سے فخر و ناز کرنے سے اوسکو
روکین۔ اور جھوٹ بولنے سے منع کرین۔ اور بالکل قسم کھانے سے چاہے سچ ہو یا جھوٹ
روکین۔ کیونکہ قسم کھانی ہر ایک شخص کو بُری ہے اور شرع کے موافق چاہے سچ ہی قسم ناپسند
ہے مگر یہہ کہ مصلحت دینی پر شامل ہو۔ مردونکو تو قسم کھانے کی حاجت بھی ہوتی ہے لڑکونکو
تو بالکل حاجت ہی نہین۔ اور چپ رہنے اور صرف جواب دینے پر اور بزرگونکے سامنے سننے
کی اور اچھی بات کہنیکی عادت کیطرف مائل کرین۔ اور بزرگزادونکو اس ادب کی حاجت زیادہ
ہے۔ اور چاہیئے کہ معلم دیندار اور عاقل ہو اور درستگی اخلاق سے واقف اور پاکدامنی اور عزت
اور ہیبت اور مروت مین مشہور ہو اور بادشاہونکے اخلاق اور اونکے ساتھ بیٹھنے اور کھانے
اور ہر قسم کے آدمیون کے مجمع مین گفتگو کرنیسے خبردار ہو۔ اور چاہیئے کہ بھائی بند ہمجولی بلکہ
امیرزادے کہ بڑے آداب سے آراستہ ہون اوسکے ساتھ مکتب مین رہین تاکہ ملول نہو اور
اونکے آداب سیکھے اور اونکی دیکھا دیکھی تعلیم مین زیادہ کوشش کرے۔ اور جب معلم اوسکو
مارنیکی سزا دے تو فریاد و شفاعت سے منع کرین کیونکہ یہہ عادت غلامون اور ضعیفون کی ہے
اور معلم کو چاہیئے کہ جب تک اوسکا ظاہر قصور نہ دیکھے مارنے مین پیشدستی نہ کرے اور جب
مارنے ہی کی ضرورت پڑے تو پہلی بار چاہیئے کہ گنتی مین کم اور صدمہ مین بہت ہو تاکہ عبرت
پکڑے اور پھر کرنے کی جرأت نکرے۔ اور اوسکو سخاوت پر رغبت دلاوین اور اسباب دنیاوی کو

اوسکی نظر مین ذلیل اور خوار ظاہر کرین کیونکہ محبت مال ودولت کی زہر کی آفت اور سانپون کے
گزند سے زیادہ ہے - اور امام غزالی (رحمۃ اللہ علیہ) اس آیت کریمہ کی تفسیر مین ترجمہ آیت
"اے میرے پروردگار دور رکھ مجھکو اور میری اولاد کو اس سے کہ بتونکو پوجین" فرماتے ہین کہ
اصنام سے زر وسیم مراد ہے - اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ اے خدا مجھکو
اور میری اولاد کو مال ودولت کی عبادت اور اوسکے ساتھ تعلق سے دور رکھ کیونکہ اوسکی محبت
کل فسادون کی جڑ ہے - اور اونکو چھٹی کے وقت کھیلنے کودنے کی اجازت دین مگر شرط یہ ہے
کہ زیادہ محنت اور کسی برائی کے کرنے پر شامل نہو - یہہ عادتین سب کسی سے بھلی معلوم ہوتی
ہین اور جوانون سے سب سے زیادہ - اور جب تمیز کرنیکی قوت اسمین پیدا ہو تو اوسکو سمجھائین
کہ غرض اصلی دنیوی سامان سے حفظ صحت ہے تاکہ بدن جبتک دار آخرت کی استعداد حاصل کیے
باقی رہے - پس اگر اہل علم ہون تو جس ترتیب سے کہ بیان کیا گیا اوسکو علوم کی تعلیم دین اور
اگر کاریگر ہون تو بعد اسکے کہ شرع کی ضروری طریقون سے فارغ ہو جاے اوس ہنر کے سکھلانے
مین مشغول کرین اور عمدہ تو یہہ بات ہے کہ لڑکے کی طبیعت دیکھین اور اوسکے ڈھنگ سے
معلوم کرین کہ کس علم وہنر کی استعداد زیادہ رکھتا ہے تب اوسکو اوسکے طرف مشغول کرین -
کیونکہ موافق اس حدیث کے کہ "ہر شخص پر وہ چیز آسان کی گئی ہے جسکے لئے وہ بنایا گیا ہے"
ہر شخص کو استعداد ہر فن کے سیکھنے کی نہین ہے - بلکہ ہر ایک کو استعداد خاص کسی فن کی ہے
اور اسکے اندر ایک باریک بھید ہے کہ سبب درستگی عالم اور انتظام احوال بنی آدم کا ہے اور
اگلے حکیمون نے بچون کے زائچہ مین نظر کی ہے اور اوسکو اوسی فن کیطرف کہ موافق نجومی قاعدہ
اونکے لائق حال دیکھا ہے مشغول کیا ہے - کیونکہ جو شخص جس فن کے سیکھنے کی طرف مائل ہوتا
ہے تھوڑی سی محنت سے اوسکی تحصیل کر سکتا ہے - اور جو غیر مائل ہوتا ہے اوسکی کوشش
اوس فن مین دن کھونا اور عمر برباد کرنا ہے اور اگر کسی کی طبیعت کسی فن کیطرف راغب نہو
اور اوس (فن) کے ہتھیار واسباب موافق نہون تو اوسکو اوسپر (یعنی اوسکے سیکھنے کی) تکلیف

متوجہ ہون اور کسی دوسرے ہنر کیطرف پھیرین بشرطیکہ اسپر ثابت رہنے سے بالکل ناامیدی
حاصل ہو چکی ہو تاکہ موجب پریشانی کا نہو۔ اور ہر فن کی تعلیم مین کچھہ محنت مناسب ولایق (کہ حرارت
غریزی کو ابھارے اور حفظ صحت کرے اور ماندگی اور کند ذہنی کو دور کرے) کی عادت
ڈالین جبکو کوئی ہنر سیکھہ چکے تو کمانے کا اوسکو حکم دین تاکہ جب کمانے کا مزا پاوے تو اوس
ہنر کے کامل کرنیکی کوشش کرے اور اوس صنعت کی باریکیون مین مہارت حاصل کرے۔ اور نیک کمائی سے
کہ بزرگونکی عادت ہے زندگی بسر کرنیکی عادت کرے۔ اور جو روزی کہ ماں باپ سے اوسکو ملی ہے
اوسپر اعتماد نکرے۔ کیونکہ اکثر امیر زادگی اولاد کہ باپ دادونکی ثروت پر مغرور تھے فنون کے سیکھنے سے
محروم رہی اور زمانہ پلٹنے پر تباہی مین پڑی۔ اور جب کمانے اور اوس پیشے سے زندگی بسر کرنے مین
پایدار ہو جاوے تو بہتر یہ ہے کہ اوسکو عیالدار کر دین اور اوسکی آمدنی کو جدا کرین فارس کے
بادشاہ اپنے لڑکونکو لاؤ لشکر کے درمیان مین تعلیم نہ دلاتے تھے بلکہ ثقہ لوگون کے ساتھ
کسی مقام پر بھیجدیتے تاکہ سختی عیش کی عادت کرے۔ اور رؤسا دیلم کی عادت بھی یہی تھی۔
اور جس شخص نے اسکے خلاف پرورش پائی ہے اوسکی درستی مشکل ہو خاصکر جبکہ وہ زیادہ
عمر کا ہو چکا ہو جیسے کہ سوکھی لکڑی کہ اوسکا سیدھا کرنا مشکل ہے۔ جب سقراط حکیم
سے دریافت کرتے گئے کہ کسواسطے جوانون سے تجھکو الفت زیادہ ہے تو یہی جواب دیا
(کہ تر لکڑی کو آسانی سے سیدھا کر سکتے ہین بخلاف خشک کے) اور لڑکیون کی پرورش مین جو کچھہ
انکے لائق ہو گھر مین ہمیشہ رہنا اور زیادہ تاکید پردہ اور پاکدامنی اور حیاکی اور اون عادتونکی
جنکا عورتونکے حال مین بیان ہوا رغبت دلانا چاہیئے۔ اور ہنر سیکھنے کے لائق سکھانا چاہیئے
اور پڑھنے لکھنے سے بالکل باز رکھنا چاہیئے۔ اور جب شادی کے لائق ہون کسی ہمقوم کے
ساتھہ انکے بیاہنے مین جلدی کرین۔ پس یہی ہے طریقہ تعلیم اولاد کا۔ جو کہ درمیان اس بحث
کے بعض اداب کے بیان کا وعدہ کیا گیا اسکا پورا کرنا ضرور ہے۔ اور اگرچہ وہ اداب لڑکون ہی
سے مخصوص نہین ہین اس باب مین بیان ہوئے کیونکہ انکی قابلیت پر اعتماد زیادہ ہے۔

آداب سخن گفتن

سخافت (س خ ف) سبکی و بیعقلی۔
سقوط (س ق ط) گرنا۔
مہابت (ہ ب) خوف۔ مجازاً بمعنی شان و شوکت
وقع (و ق ع) جای بلند۔ مجازاً بمعنی اعتبار و عزت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ زوجہ و محبوبہ تھین جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ بعد وفات خدیجہ کے
آپنے انسے نکاح کیا۔ حضرت معاویہ کے عہد مین وفات پائی
انکے اوصاف و محامد سے کتب احادیث پر ہین۔
صلی اللہ علیہ وسلم۔ درود بھیجے اللہ تعالی
اوپر اونکے اور سلام۔
الحان (ل ح ن) جمع لحن بمعنی آواز خوش و راگ
وما ینطق عن الہوی۔ اور نہین کہتے اپنی
نفس کی خواہش سے۔
علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیات اوپر
بزرگ تر رحمتین انکے اور کاملتر سلام انکا ہو جیو۔
متمادی (م د ی) الدنیوالا۔ مجازاً بمعنی دراز کے مستعمل ہے
حقائق (ح ق ق) جمع حقیقت ماہیت کسی شے کا۔ مجازاً مطلق بیان کرنا۔
ترجمان (ت ر ج م) وہ شخص کہ ایک کی زبان
دوسرے کو سمجھاوے۔

ابوذر جمہر۔ نوشیروان کا وزیر نہایت دانشمند
و حکیم تھا۔
تلفظ (ل ف ظ) بولنا۔
فکر ثم قل۔ کئی مرتبہ فکر کر پھر بات کہہ۔
(تاکہ بعد کہنے کے پشیمانی نہو)۔
استراق سمع (س ر ق۔ س م ع) چورا کر
کسیکی بات پر کان لگانا۔
تمثیل (م ث ل) مثال دینا۔ تشبیہ دینا۔
اطناب (ط ن ب) بات دراز کرنا۔ درازی سخن
ایجاز (و ج ز) بات کو مختصر کرنا۔
الفاظ غریبہ۔ الفاظ غیر مانوس و ثقیل۔
کنایہ (ک ن ی) بات ایسے طور پہ کہنا کہ معنی
اوسکے ظاہر نہون۔ کنایات بعیدہ سے وہ
کنایہ مراد ہے جو فہم سے بہت بعید ہو۔
فحش (ف ح ش) بدی و برائی۔
شتم (ش ت م) گالی جسکی فارسی دشنام ہے۔
تعبیر (ع ب ر) خواب کے معنی بیان کرنا۔
فاحش (ف ح ش) بدی جو حد سے گذرے۔
تعریض (ع ر ض) کنایۃً بات کہنا۔

مزاح (م ز ح) خوش طبعی۔
تشنیع (ش ن ع) زشت و بد۔
سقوط (س ق ط) گرنا۔
حدوث (ح د ث) کوئی چیز نئی پیدا ہونا۔
استہانت (ہ و ن) ذلیل و خوار جاننا۔
جالب (ج ل ب) اپنی طرف کھینچنے والا۔
حقد (ح ق د) کینہ و دشمنی۔
مکالمہ (ک ل م) باہم کلام کرنا۔
لجاج (ل ج ج) لڑائی و جنگ۔
الحاح (ل ح ح) گڑگڑانا۔
مناظرہ (ن ظ ر) باہم بحث کرنا۔
دقیق (د ق ق) باریک چیز۔ دقائق جمع۔
نحن معاشر الانبیاء الخ۔ ہم گروہ انبیاء کے

اسباب کا حکم کیے گئے ہیں کہ آدمیوں سے کلام کریں بقدر اُنکے عقل کے
لا تضعوا الخ۔ مت رکھو حکمت کو نزدیک نااہل کے کہ تم نے ظلم کیا ہوا اُنپر یعنی نااہل کو کلمۂ حکمت و دانائی سکھلانا گویا اُنپر ظلم کرنا ہے۔
ملاطفت (ل ط ف) نرمی کرنا۔ نیکوئی کرنا۔ نرمی و مہربانی۔
مرعی (ر ع ی) نگاہ رکھا گیا۔
محاکات (ح ک ی) نقل کرنا کسی کے قول و فعل کا بجنسہ مشابہ ہونا۔
موحش (و ح ش) وحشت دینے والا۔
نمامی (ن م م) سخن چینی و غمازی۔
بہتان (ب ہ ت) کسی پر جھوٹ باندھنا۔ دروغ و افترا

گفتگو کرنے کے آداب۔ چاہیے بہت نہ بولے کیونکہ بہت بکنا چھوٹے دماغ اور کم عقلی کی علامت ہے اور سبب زائل ہونے ہیبت اور بےعزتی کا ہے۔ اور حضرت عایشہ صدیقہ (خدا اُنسے راضی اور خوش ہو) فرماتی ہیں کہ حضرت مصطفیٰ (خدا کا درود و سلام اُونپر ہو) کہ خوش آواز طوطی اس آیت "نہیں کلام کرتے اپنی نفس کی خواہش سے" کے تھے (وہ نہر بہتر سے بہتر درود اور پڑھے سے بڑھکر رحمت ہو) باتیں انداز سے کرتے تھے اِس طرح کہ اگر مجلس میں ایک ہوتی تو جو کلمے آنحضرت کی زبان حقائق ترجمان پر جاری ہوتے اونکو لوگ ایک ایک کرکے گن سکتے۔ بزرجمہر نے کہا کہ جب تو کسی کو دیکھے کہ بہت سے ضروری باتیں کہتا ہے یقین جان کہ دیوانہ ہے۔ اور جو کچھ کہنا ہو تو جبتک ذہن میں سوچ نہ لے بیان نہ کرے۔ اور

حکیمون نے کہا ہے کہ دو بہت سوچ لے تب ایک بات بولے۔ اور دو مرا اگر نہ کہے مگر جبکہ
اوسکی کچھ ضرورت واقع ہو۔ اور اوس وقت (یعنی جب حاجت ہو تو) دوبارہ کہنے سے گھبرائے
نہین۔ اور جب کوئی کچھ کہتا ہو اگرچہ خود بھی اوس پر واقف ہو جلدی سے کہ اوس واقفیت کا
اظہار نکرے یہانتک کہ وہ شخص بات پوری کہہ چکے۔ اور جس بات کو دوسرے سے پوچھین
تو آپ اوسکا جواب نہ دے۔ اور اگر ایسی جماعت سے پوچھین کہ جسمین وہ بھی اوس مین
داخل ہو تو اوروں پر پیشدستی نکرے۔ اور اگر کوئی جواب دینا شروع کرے اور آپ اوس سے
بہتر جواب دینے پر قادر ہو تو چپکا رہے یہانتک کہ وہ شخص اپنی بات پوری کرے تو اپنا جواب
بیان کرے اسطرح کہ پہلے پر طعنہ نہو۔ اور جبتک وہ بات کہ اوس سے کرتے ہین تمام نہو چکے
اوسکے جواب دینے مین مشغول نہو۔ اور جو گفتگو اور بحث کہ اوسکے سامنے ہوتی ہو اور اوس
گفتگو سے اوسکو کچھ تعلق نہو تو دخل نہ دے۔ اور اگر اوس سے باتین چھپائین تو [illegible]
مجلس کے بزرگونسے کنایہ سے بات نکرے۔ اور آواز مناسب رکھے نہ آہستہ نہ چلا کر۔
اگر مشکل بات کہے تو مثالون سے روشن کرے۔ اور بے مصلحت کے طول دینے کی
کوشش نکرے بلکہ مختصر طریقے کو اختیار کرے۔ اور مشکل الفاظ اور دور کے کنایہ استعمال نکرے
اور بیہودہ گوئی اور گالی سے پرہیز کرے۔ اگر ضرورت کسی بیہودہ بات کے بیان کی پڑے تو
اشارہ اور کنایہ پر کفایت کرے۔ اور برے ہزل سے کہ باعث کھونے مروت اور
پیدا کرنے خواہش اور لانے کینہ اور عداوت کا ہو پرہیز واجب جانے۔ اور ہر جگہہ گفتگو
موافق و مناسب حالت کے کہے۔ اور بات کرنے مین ہاتھ اور آنکھ اور بہون سے اشارہ
نکرے مگر وہ اشارہ لطیف کہ مناسب مقام کے ہو۔ اور حق ہو یا ناحق ہرگز اہل مجلس
خاصکر بزرگون اور احمقون سے لڑائی اور مخالفت اختیار نکرے۔ اور جسکے ساتھ مبالغہ
کرنا مفید نہو اصرار نکرے۔ اور بحث کرنے مین شرط انصاف کو نگاہ رکھے۔ اور باریک بات
کسی ایسے سے کہ اوسکی سمجھ وہانتک نہ پہونچے نہ کہے۔ اور ہر شخص سے اوسکی عقل کے

موافق باتین کرے۔ جیسا کہ حضرت رسالت پناہ (خدا کی رحمت اور سلام اونپر ہو) فرمایا کہ ہم گروہ انبیا کے اسبات کے حکم کیے گئے ہین کہ لوگونسے باتین کرین موافق سمجھ سکنے کے۔ اور حضرت عیسی (خدا کا سلام اونپر ہو) نے فرمایا ومت رکھو باتین نااہل کے نزدیک کہ تمنے ظلم کیا انپر (یعنی نااہل سے حکمت و دانائی کی باتین کہنا گویا کہ انپر ظلم کرنا ہے) اور چلنے چال مین سہولت کے طریقہ کا لحاظ رکھے۔ اور حرکات و افعال و اقوال مین کسی کی مشابہت و نقل نکرے۔ اور بُری خبر نکہے۔ اور جب کسی بزرگ کے سامنے بات کرے تو ایسے کلام سے شروع کرے کہ مبارک فال کے ساتھ ہو جیسے ہمیشگی دولت کی اور ہمیشگی سعادت کی اور اسیطرح کے الفاظ۔ اور غیبت اور چغلی اور کسی پر افترا کرنے اور جھوٹ بولنے اور سُننے سے بالکل پرہیز واجب جانے۔ اور ایسے آدمی کے سنگ نرہے۔ اور چاہیے کہ اوسکا سننا اوسکے کہنے سے زیادہ ہو۔ ایک حکیم سے پوچھتے گئے کہ کیون تیرا سننا تیرے کہنے سے زیادہ ہے۔ جواب دیا کہ مجھے کان دو دیے ہین اور زبان ایک مصرعہ یعنی اسلیے کہ دو سن اور ایک سے زیادہ مت کہہ۔

آداب حرکت و سکون

طیش (طا ی ش) سبکی عقل۔
مخنث (خ ن ث) وہ مرد جسکی عادات و حرکات عورتونکی طرح ہو۔ ہندی زنانہ۔ اور ہجڑا وہ شخص جو عضو تناسل کٹوا ڈالے۔ اسکو عربی مین مجبوب کہتے ہین۔
ابلہان (ب ل ہ) جمع فارسی ہے ابلہ کی بمعنی نادان بے تمیز۔ عربی جمع بُلہ ہے۔
حزن (ح ز ن) رنج و ملال۔ احزان جمع

کسالت (ک س ل) کاہل و سست ہونا۔ کاہلی و سستی۔
مفاصل (ف ص ل) جمع مفصل بمعنی جوڑ بند۔
تثاوب (ث ء ب) جماہی لینا۔ جماہی۔
تمطی (م ط ی) انگڑائی لینا۔ انگڑائی۔
اضطراب (ض ر ب) کانپنا۔ پریشان ہونا۔
حرم (ح ر م) عورت منکوحہ۔ احرام جمع۔
خدم (خ د م) جمع خادم بمعنی خدمتگار۔ چاکر۔
نظائر (ن ظ ر) اصل مین جمع نظیرہ کی ہے

شہد جمع نظیر کی ہے کہ بمعنی مانند ہے۔ خطیط (خ ط ط) وہ آواز خرخر کی جو بعض آدمیون کے گلے سے نیند مین نکلتی ہے	مشقت (ش ق ق) سختی و دشواری مشاق جمع۔

اوٹھنے بیٹھنے کے آداب۔ چلنے مین جلدی نکرے کہ علامت بیوقوفی کی ہے
اور سستی بھی زیادہ حد سے نکرے کہ نشانی کاہلی کی ہے۔ اور مغرورون کیطرح نہ چلے۔
اور عورتون اور زنانون کی طرح اپنے کونہ ہلاوے (یعنی نہ مٹکاوے) اور اعتدال کا طریقہ
نگاہ رکھے۔ اور بہت پھر پھر نہ دیکھے کہ یہہ بیوقوفونکا دستور ہے۔ اور ہر گھڑی سر جھکائے
نہ رکھے کہ یہہ علامت زیادتی رنج و فکر کی ہے۔ اور سواری مین بھی اندازہ نگاہ رکھے۔
اور بیٹھنے مین پاؤن نہ پھیلاوے۔ اور ایک پیر کو دوسرے پیر پر نہ رکھے۔ اور زانو تہ کرکے
نہ بیٹھے مگر بادشاہ یا اوستاد یا باپ کے سامنے یا جو لوگ اس مرتبہ کے ہون۔ اور سر
زانو اور ہاتھ پر نہ رکھے کہ یہہ علامت غم اور سستی کی ہے۔ اور گردن ٹیڑھی نہ کرے۔
اور فضول حرکتون جیسے ڈاڑھی اور دوسرے اعضا کے ساتھ کھیلنے سے پرہیز کرے۔
اور اونگلی ناک اور منہہ مین نہ کرے۔ اور اونگلی کے جوڑون سے آواز نہ نکالے (یعنی
انگلی نہ چٹخاوے) اور جمائی اور انگڑائی سے پرہیز کرے۔ اور ناک اور تھوک اسطرح نہ پھینکے
کہ جو لوگ بیٹھے ہین دیکھین یا اوسکی آواز سنین۔ اور اوسکو [illegible] طرف منہہ کرکے نہ پھینکے۔ اور
ہاتھ اور منہہ کو آستین کے کنارے اور دامن سے نہ پونچھے۔ اور جب کسی مجلس مین
جاوے تو اپنی حیثیت سے نیچی اور اونچی جگہہ پر نہ بیٹھے۔ اور اگر اوس مجلس کا بزرگ خود ہی
ہے تو چاہے جہان بیٹھے جائز ہے کیونکہ صدر اوسی جگہہ ہوگا۔ اور اگر بغیر اطلاع اپنی جگہہ
پر نہ بیٹھا تو جب واقف ہو پھر اپنی جگہہ پر آجائے۔ اور اگر اپنی جگہہ خالی نپاوے تو
لوٹ آوے بغیر اسکے کہ کچھ تردد اور کراہت کو اپنے دل مین جگہہ دے۔ اور کسی سے منہ
سوائے جورو اور نوکر کے سوائے منہہ اور ہاتھ کے اور کچھہ نہ کھولے۔ اور کھٹنے سے

[illegible] تک کسی حالت مین نہ کھولے نہ [illegible] مین سنبھالنے مگر ضرورت کے وقت جیسے [illegible]
ویا خانہ وغسل اور مانند اوسکے اور آ[illegible]ن سکے سامنے نہ سوے اور ہرگز چیت نہ [illegible]
تا مگر وہ شخص کہ خراٹے لیتا ہو کیونکہ [illegible] ہیأت سے سونا اوس (خراٹے) کی زیادتی
کا سبب ہوتا ہے۔ اور اگر مجلس مین او[illegible] پر نیند غلبہ کرے اگر ممکن ہو وہان سے اوٹھ جائے
نہین تو کسی قصہ یا فکر وغیرہ سے نیند بھ[illegible]ے۔ اور اگر کسی جماعت کے ساتھ ہو اور
وہ لوگ سوین تو یا خود بھی سوئے یا [illegible]ر چلا آوے۔ حاصل کلام یہ کہ اس طرح پر کرے
کہ آدمیون کو اوس سے نفرت اور [illegible] نہو۔ اور اگر بعض ان عادتون مین اوسپر
ناگوار ہون تو غور کرے کہ وہ ملامت کہ [illegible]سکے خلاف کرنے پر قائم ہوگی وہ زیادہ بری
اور ناگوار ہے اوس مشقت سے جو ا[illegible]سکے حاصل کرنے مین ہوتی ہے۔

[illegible] دار — طعام خوردن

افتتاح (ف ت ح) شروع کرنا۔
اختتام (خ ت م) ختم کرنا۔
مبادرت (ب د ر) سبقت کرنا۔
سفرہ (س ف ر) طعام مسافر کا۔ مر[illegible] توشہ دان۔ مجازاً دسترخوان۔
سنت (س ن ن) طریقہ جناب ر[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے صحابہ کا۔ سُنَن جمع۔
الوان (ل و ن) جمع لون بمعنی رنگ۔
ایثار (ا ث ر) داد و دہش کرنا۔ د[illegible] غرض کو اپنے غرض پر مقدم کرنا۔
کاسہ۔ وہ شخص جو کھانے مین سر[illegible]

متنفر (ن ف ر) بھاگنے والی۔ نفرت دلانے والی۔
محترز (ح ر ز) پرہیز کرنے والا۔
محارم (ح ر م) جمع محرم جسکے ساتھ نکاح درست نہو۔
تعلل (ع ل ل) سبب پوچھنا علت بیان کرنا۔ مجازاً بمعنی بہانہ جوئی و تاخیر۔
حجاب (ح ج ب) پردہ۔ حُجُب جمع۔
حجاب کردن۔ شرم کرنا۔
خلال (خ ل ل) عرف مین اوس لکڑی و گھاس کو کہتے ہین جس سے دانت صاف کرتے ہین

کھانا کھانے کے آداب۔ چاہئے کہ پہلے ہاتھ و ناک و منھہ دھوئے اور
شروع بسم اللہ اور ختم الحمد للہ پر کرے۔ اور کھانے مین سبقت نکرے۔ مگر جبکہ مہماندار ہو
اور ہاتھ اور کپڑا اور دسترخوان خراب نکرے۔ اور زیادہ تین انگلیون سے کھاے۔
اور (کھانے کے وقت) منھہ نہ پھیلاوے۔ اور بڑے لقمے نہ لے۔ اور جلد
نہ نگل جاے۔ اور منھہ مین بھی دیر تک نہ رکھے۔ اور انگلی کھانے کے درمیان مین
نہ چاٹے۔ ہان کھانے کے بعد چاہئے بلکہ اوسوقت چاٹنا سنت ہے۔ اور اقسام
کھانے کیطرف نظر نکرے۔ اور کھانے کو نہ سونگھے۔ اور دسترخوان پر سے اچھے کھانے کو
پسند نکرے۔ اور اگر دسترخوان پر تھوڑا سا کھانا عمدہ ہو تو اوسی پر حرص نکرے بلکہ دوسرونکو
بھی دے۔ اور چکنائی انگلیونمین بھرے۔ اور نان و نمک کو تر نکرے۔ اور ساتھ
کھانے والے کے نوالے کو نہ دیکھے۔ اور اپنے ہی سامنے سے کھاے مگر
میوے کو دوسرے کے سامنے سے لیکر کھائے تو جائز ہے۔ اور جو چیز ایک
دفعہ منھہ مین لیجاے جیسے ہڈی وغیرہ اوسکو روٹی یا دسترخوان پر نہ رکھے۔ اور اگر لقمہ
مین ہڈی ہو تو اوسکو چپکے سے چھپا کر منھہ سے نکال کر پھینک دے۔ اور نفرت
لانے والی حرکتون سے بچے۔ اور کوئی چیز منھہ سے نکالکر پھر پیالہ مین نہ ڈالے۔
اور اسطرح سے کھائے کہ جو شخص چاہے کہ اوسکا جھوٹا کھانا کھاے نفرت نکرے۔
اور اگر کسی کے یہان مہمان ہو تو مہماندار سے پہلے ہاتھ نہ کھینچے۔ اور جب لوگ ہاتھ کھانے
سے کھینچین تو خود بھی اونکا ساتھ دے اوسمین چاہے بھوکا ہی رہجاے مگر ایسے
گھر مین یا ایسی جگہہ جہان آپس ہی کے لوگ ہون۔ اور اگر مہماندار ہے تو چاہئے کہ
جب لوگ ہاتھ کھینچین تو آپ بہانہ کرے (یعنی ٹال بٹال کرے اور ہاتھ نہ کھینچے) تاکہ اگر
کسیکو کچھ خواہش باقی ہو تو کھانے سے شرم نکرے۔ اور کھانے کے درمیان مین
پانی کی حاجت پڑے تو آہستگی سے پیے اسطرح کہ اوسکے منھہ اور حلق کی آواز اوپر

لوگ نہ سنیں اور سب کے سامنے خلال نکرے۔ اور جو کچھ زبان کے ذریعے سے نکلے اوسکو نگلجائے۔ اور جو خلال سے نکلے تو اوسکو ایسی جگہہ ڈالے کہ اور دنکو اوس سے نفرت نہو۔ اور ہاتھ دھونے کے وقت (بعد کھانے کے) انگلیوں اور ناخون کے جڑون کے صاف کرنے مین خوب کوشش کرے۔ اور اسیطرح منہہ اور لب اور دانت دھونے مین بھی۔ اور منہہ سے کلی سلیقے مین نہ ڈالے (یعنے اگر دیکھنے والون کو ناگوار ہو ورنہ مضایقہ نہین) اور جب کلی کا پانی گراوے تو ہاتھ سے آڑ کرے۔ اور ہاتھ دھونے مین اورون پر سبقت نکرے۔ لیکن مہماندار کو چاہیئے کہ ہاتھ دھونے مین اور لوگون پر سبقت کرے۔

در رعایت حقوق پدر و مادر

منعم (ن ع م) احسان کرنے والا۔
تربیت (ر ب ی) پرورش کرنا۔
تہیہ (ہ ی ء) آمادگی کرنا۔
اغذیہ (غ ذ و) جمع غذا بمعنی خورش۔
البسہ (ل ب س) جمع لباس بمعنی پوشاک۔
ذخیرہ (ذ خ ر) وہ چیز کہ جمع کرین تاکہ وقت حاجت کے کام آوے۔ ذخائر جمع۔
مقاسات (ق س ی) رنج کھینچنا۔
خطر (خ ط ر) بمعنی اندیشہ۔
اوجاع (و ج ع) جمع وجع بمعنی درد۔
طلق (ط ل ق) وہ درد جو عورتونکو وقت جننے کے ہوتا ہے۔

شرائع (ش ر ع) جمع شریعت وہ راہ جو اللہ تعالے نے اپنے بندونکے لئے مقرر کی ہے
بر (ب ر ر) نیکی کرنا۔
تالی (ت ل و) پیرو۔
آیات (ا و ی) جمع آیۃ نشان قرآن شریف کا ایک جملہ۔
اعجاز غایات یعنی حد اعجاز تک پہونچے ہین کہ دوسرا اسکے مثل نہین کہہ سکتا۔
احادیث (ح د ث) جمع حدیث جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال۔
سمات (و س م) جمع سمۃ بمعنی داغ و نشان
ساحت (س و ح) کشادگی درمیان

اوسکے پیدا ہونے کا ظاہری سبب ہے اور اوسکے بعد اوسکی پرورش کا وسیلہ ہے
موجود کرنے اوسکے غذا اور لباس اور ضروریات کے کہ اوسکی زندگی کے سبب ہین اور
اوسکے انتہاے نشو نما پر پہونچنے کا ذریعہ ہے اور پھر اوسکے نفسانی کمالات کے
حصول کا واسطہ ہے جیسے آداب و ہنر و صنعت وغیرہ۔ اور طرح طرح کی محنتون اور تکلیفون سے
دنیاوی اسباب جمع کرتا ہے اور اولاد کے لئے ذخیرہ کرتا ہے اور وہ ذخیرہ اوسکے
سپرد کر دیتا ہے بلکہ اوسکی خاطر کو اپنے اوپر مقدم جانتا ہے۔ اور مان اوسکی پیدایش کے
سبب مین باپ کے شریک ہے باوجود حمل کی تکلیف گوارا کرنے اور جننے اور دردزہ
کی مصیبت برداشت کرنے کے۔ پہلی غذا کہ اوس لڑکے کے زندگی کا سبب ہوئی وہ
اوسکے بدن کا خون ہے (جو وقت قرار نطفے سے بذریعہ ناف کے اوسکو پہونچتا رہا) اور
مان ایک مدت دراز تک اوس لڑکے کی حفاظت اور نگاہداشت اور پرورش کرتی رہی اور
زیادتی شفقت سے اپنے تئین اوسپر نثار کرتی رہے۔ اور اس سبب سے کہ والدین کی
محبت اپنے بچون سے محبت طبعی ہے اور اونکو بچون کے حقوق کے لحاظ کرنے مین
کسی بناوٹ کی ضرورت نہین بخلاف محبت لڑکون کے والدین سے (کہ یہہ اوس درجہ
کی نہین ہے) شرع مین والدین کیساتھ نیکی کرنیکا حکم اولاد کو زیادہ اوسکے عکس سے ہے
(یعنی اولاد کے ساتھ نیکی کرنیکا حکم والدین پر کم ہے کیونکہ انکی محبت طبعی ہے) پس انصاف
کا تقاضا یہہ ہے کہ خوشنودی والدین کو خدا کی عبادت کے پیچھے سمجھین۔ جیسا کہ قرآن مجید
کی آیتون اعجاز بھری ہوئی اور احادیث ہدایت نشان مین (طاعت خالق کے) بعد ہی
اوسکا ذکر ہے۔ اور چونکہ استغناے میدان خدا کا اس سے کہین زیادہ برتر و بلند ہے
کہ کوئی ہستی کے مفلسان اوسکی بے انتہا نعمتون کے مقابلہ مین کسی شکر کو ادا کر سکین
یا بدلہ دے سکین اور بڑی پیشقدمی سالکون کی اس راہ مین عجز و قصور کا اقرار کرنا ہے
بخلاف باپ و مان کے کہ انکے احتیاج کے اسباب ظاہر ہین بس اسیوجہ سے انکے حقوق

کی رعایت کرنا سب پر مقدم ہے۔ اور موافق قواعد شریعت کے بھی آدمیون کے حقوق
مین مبالغہ زیادہ حق اللہ کے ہے اسلئے کہ حضرت خداے پاک و برتر جواد مطلق ہے
اور بیشک خدا بے پرواہ ہے تمام جہان سے" ایک کلام حق و ثابت ہے۔ اور رعایت
حقوق والدین کی تین چیزون سے ہوسکتی ہے۔ اول خالص دوستی جان سے اور
نہایت تعظیم زبان اور ہاتھ و پیرون سے۔ اور ماننا حکم و ممانعت کو حتی الامکان اوسوقت
تک کہ وہ حکم برداری کوئی گناہ پیدا کرنیوالی یا کسی مصلحت کلی کو کھونیوالی نہو اور اگر ایک بھی
ان دونو صورتون سے پیدا ہو تو نیک نیتی کے ساتھ مخالفت کرنا جائز ہے نہ خصومت
کی راہ سے مگر اوس صورت مین کہ شرعًا واجب ہو۔ اور امام غزالی نے اکثر علما سے نقل کیا
ہے کہ شبہات والدین کے اطاعت واجب ہے۔ مباحات مین تو کچھ پوچھنا ہی نہین اور
دوسرے اونکی مدد زندگی کے اسباب مین کرنا مانگنے سے پہلے بغیر احسان جتانے
اور عوض کی امید کے اوسوقت تک کہ اوس مدد سے کوئی فساد پیدا نہو۔ تیسرے
اونکی خیر خواہی کا اظہار کرنا ظاہر و پوشیدہ۔ اور اونکی نصیحتونکو ماننا کیا زندگی مین کیا بعد
موت چونکہ باپ کے حقوق کو روحانیت کی جانب غالب ہے اور مان کے حقوق کو
جسمانیت کیطرف اسلئے باپ کے حقوق اور اونکی محبت سے آگاہی بعد قوی ہونے تمیز
کے حاصل ہوتی ہے اور مان کے حقوق شروع ہی سے معلوم ہوتے ہین۔ اسلئے
بچونکا میلان ماؤن کی طرف زیادہ ہے۔ پس باپ کے حقوق کا ادا کرنا اون باتون مین
زیادہ مناسب ہے کہ جنمین روحانیت غالب ہے جیسے تابعداری و دعا اور تعریف۔ اور
مان کے حقوق کا ادا کرنا جسمانیات سے مناسب ہے جیسے مال و نیا اور اسباب معاش
درست کرنا۔ اور چونکہ نافرمانی ایک بری خصلت ہے اس فضیلت کے مقابلہ مین پس اوسکی
بھی تین قسمین ہین مقابل مین اونھین تین قسمونکے جو اوپر مذکور ہوئین۔ اور جو لوگ کہ مثل
باپ کے ہوتے ہین جیسے دادا اور چچا اور ماموں اور بڑے بھائی اور سچے دوست

انکو بھی مثل انکے رکھنا چاہیے (یعنی انکے حقوق بھی باپ ہی کے حقوق کیطرح ماننے چاہئیں)
اور اپنی قدرت بھر اونکی رضاجوئی کرنی چاہیے۔ اور حدیث صحیح میں ہے کہ نیکیوں میں وہ نیکی
اچھی ہے کہ آدمی اپنے باپکے دوستوں سے رعایت کرے اور اسوجہ سے کہ پہلے دکھایا جا[illegible]
کہ قرابت روحانی بھی معتبر ہے۔ اوستاد کے ساتھہ کہ وہ بھی روحانی باپ ہے یہی طریقہ
(احسان و نیکی کا) بلکہ زیادہ جاری کرنا چاہیے۔

سیاست خدم

جوارح (ر ج ح) جمع جارحہ۔ آدمی کے اعضا
متوالی (و ل ی) پے در پے۔
مہابت (ہ ی ب) خوف پرہیز۔ مجازاً بمعنی شان و شوکت۔
ودائع (و د ع) جمع ودیعت بمعنی امانت۔
کلال (ک ل ل) ماندگی۔
دواعی (د ع و) جمع داعیہ بمعنی خواہش و ارادہ۔ سبب و باعث۔
فطرت (ف ط ر) آفرینش۔

متمم (ت م م) تمام کرنے والے۔
مکارم (ک ر م) جمع مکرمت بمعنی بزرگی۔
علیہ الصلوٰۃ الخ انپر درود و سلام ہو [illegible] بڑے پیدا کرنے والے ہے۔
ماکول (ا ک ل) غذا یعنی جو چیز کھائی جاوے ماکولات جمع۔
ملبوس (ل ب س) پوشاک یعنی جو چیز پہنی جاوے۔ ملبوسات جمع۔

نوکروں کے سیاست کے بیان میں۔ عقل کے حکم سے نوکر چاکر بمنزلہ
ہاتھہ و پاؤں اور دوسرے اعضا کے مثال ہیں۔ کیونکہ یہی لوگ کاموں میں پیشدستی
کرتے ہیں اگر یہہ نہوں تو خود آدمی کو اپنے آپ وہ کام کرنے پڑیں اور چار ناچار کسی
نہ کسی عضو کو اوس کام میں لگانا پڑے۔ اگر یہہ گروہ نہوں تو آرام کے سبب ہی
جاتے رہیں اور حرکات و ترددات سے فرصت نہ ملے کسی صنعت اور فضیلت کیطرف آدمی
قدم ہی نہ بڑھا سکے۔ اور باوجود اسکے کہ باعث نمائش ہونے شان و شوکت کا ہو طرح طرح کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۵۸	۸	ومشغوف	وبلذائذ مشغوف	یہاں پر بلذائذ کا لفظ رہ گیا ہے۔
״	۱۰	دیدن	وبدن	
״	״	نفر	مغفر	
۵۹	۲	ازکارہاے	وازکارہاے	واو ہونا چاہیے۔
״	۵	ودرتابستان	درتابستان	واو غلط ہے
״	۸	وبزینت ہوے	وبترتیب ہوے	
״	۹	بے پدران	بہ پدران	
۶۰	۴	برآداب	باآداب	متحلی کے ساتھ اکثر با آتا ہے نہ بر
״	۹	متجلی	متحلی	جیم کے عوض حاے حطی چاہیے۔
״	۷	بایدتا	باید کرتا	باید کے بعد کاف ہونا چاہیے۔
״	۸	ضرب	بضرب	ضرب کے پہلے بے کا ہونا ضروری ہے
״	۱۳	الاسلام	اسلام	
۶۱	۱۱	طبایع	طالع	یہ لفظ طالع بمعنی زایچہ ہے
״	۱۲	ہرکس	چہ ہرکس	چہ کا لفظ ہونا چاہیے۔
״	۱۳	باانیدک	بہ اندک	
۶۲	۳	وبکسب	بکسب	واو غلط ہے
״	۴	حلاوت دریابد	حلاوت آن دریابد	آن کا لفظ ہونا چاہیے
״	۴	ودرتکمیل	درتکمیل	واو غلط ہے۔
״	۵	احراز	احرار	
״	۷	تعلیم	تعلم	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۶۸	۱۴	نشستن	نشستن پیش از طعام	پیش از طعام ہونا چاہیے۔
″	″	سبقت نگیرد	سبقت نجوید	
۶۹	۲۰	سیبت	سببیت	
″	۱۳	بروالدین	بر والدین را	لفظ را ہونا چاہیے۔
۷۰	۹	قوت	فوت	
″	″	از ینہا باشد	از ینہا شود	باشد کی جگہ شود ہونا چاہیے۔
۷۱	۱	ولہذا	لہذا	واو غلط ہے۔
″	۴	بشابہ	بشابہ	
۷۲	۶	وہر آئینہ	ہر آئینہ	واو غلط ہے۔
″	۹	ا	او	

سوانح عمری شیخ محمد علی حزین۔ انتخاب

شیخ علی حزین ۱۱۰۳ھ میں پیدا ہوئے
بعد تحصیل علوم فلسفہ و حکمت کے ۱۱۴۳ھ میں
حرمین شریفین کی زیارت سے شرف اندوزی
حاصل کرکے ہندوستان میں آئے۔ دہلی میں
پہونچکر ہندیونکی ہجو کی۔ سراج الدین علیخان
آرزو سے ایک دوسرے کے کلام پر آویزش
ہوئی۔ شیخ نے وہانسے بنگالہ کا قصد کیا اثنائے راہ
میں بنارس پسند آیا وہین قیام کیا ۱۱۸۰ھ
میں انتقال کیا۔

سوانح (س ن ح) جمع سانحہ بمعنی پیش
آنیوالی واردات۔
استیصال (اص ل) جڑ سے کھودنا۔
افاغنہ۔ جمع افغان بمعنی پٹھان۔
وقائع (وق ع) جمع واقعہ معنی حادثہ
مصیبت۔ لڑائی۔
اعلام (ع ل م) خبردار کرنا۔
مخاذیل (خ ذ ل) جمع مخذول بمعنی رسوا
خائن (خ و ن) امانت میں خیانت کرنیوالا۔

خاسین جمع۔

بقیۃ السیف (ب ق ی + س ی ف) جو لوگ جنگ مین تلوار سے بچ جاتے ہین اور بھاگ نکلتے ہین اونکو بقیۃ السیف کہتے ہین۔

ہزیمت (ہ زم) شکست۔

مدبر (د ب ر) بدبخت و بداقبال مقابل مقبل۔

منصرف (ص ف ر) لوٹ جانے والا۔

انصراف (ایضًا) لوٹ جانا۔

نفس الامریۃ (ن ف س + ام ر) اصل حقیقت۔

قزلباش لفظ ترکی ہے مرکب قزل و باش سے قزل بمعنی سُرخ۔ و باش بمعنی سر چونکہ شاہ اسمعیل صفوی نے اپنے سپاہیونکو ٹوپی سرخ رنگ کی پہنائی تہی لہذا انکو قزلباش کہتے تھے۔ اب ہر سپاہی کو قزلباش کہتے ہین۔

صفویہ۔ منسوب ہے شاہ صفی کیطرف جو سادات مین سے تہے بادشاہ تیمور انکے باطنی کمال کا بڑا معتقد تھا۔ شاہ اسمعیل انکے نواسے اعلے درجہ کی سلطنت پر پہونچے۔ طہماسپ شاہ اور شاہ عباس اور پچھلے بادشاہ ایران کے اونھین کی اولاد سے تھے۔

ہنجار۔ راہ طور طریقہ۔ و قاعدہ۔

توقیف (و ق ف) ٹھہرانا۔ دیر کرنا۔

تدابیر (د ب ر) جمع تدبیر بندوبست۔ تجویز۔

متحصنان (ح ص ن) متحصن کی فارسی جمع ہے بمعنی قلعہ و پناہ مین رہنے والے۔

منہزم (ہ زم) لڑائی سے بھاگنے والا۔ لشکر شکست خوردہ۔

محاصرہ (ح ص ر) کسیکو لڑائی مین گھیرنا۔

تعویق (ع و ق) روکنا۔ تاخیر کرنا۔ تاخیر۔

مصحوب (ص ح ب) ساتھ کیا گیا۔

سریع السیر (س ر ع + س ی ر) تیز چلنے والا۔

تعجیل (ع ج ل) جلدی کرنا۔ جلدی۔

جنب (ج ن ب) پہلو۔ کنارہ۔

اتمام (ت م م) پورا کرنا۔ تمام کرنا۔ تمام۔

حصار (ح ص ر) قلعہ۔ و پناہ کی جگہہ جو دشمن سے بچاوے۔ احصرۃ جمع۔

ہجوم (ہ ج م) انبوہ۔ بھیڑ کرنا۔

بروج (ب ر ج) جمع برج۔ قلعہ کا کوئی کنارہ محل قلعہ۔

صعود (ص ع د) بلندی پر چڑھنا۔

حصن (ح ص ن) قلعہ۔ پناہ۔ حصون احصان جمع۔

مازندران - ملک طبرستان جو فارس کے تابع ہے
سکنی (س ک ن) رہنے کی جگہہ - گھر
تخریب (خ ر ب) خراب کرنا - ویران کرنا
سکنہ (س ک ن) جمع ساکن باشندہ - رہنے والا
معدن (ع د ن) کھان - معادن جمع -
مراسم (ر س م) جمع مرسم بمعنی نشان و آئین وطریقہ -
محصور (ح ص ر) گھیرا گیا -
سلاح - سامان لڑائی کا مثل ہتیار وغیرہ کے - اسلحہ جمع -
اسماع (س م ع) جمع سمع بمعنی کان -
نہضت (ن ہ ض) اوٹھنا - کوچ کرنا - قصد کرنا -
غرائب (غ ر ب) جمع غریبہ بمعنی شی نادر -
عائق (ع و ق) روکنے والا -
شیوع (ش ی ع) ظاہر و آشکارا ہونا - رواج پانا - عام ہونا -
محاربہ (ح ر ب) جنگ - لڑائی - محاربات جمع -
آذربیجان - معرب آذر آبادگان کا جو نام ایک شہر کا ہے - ترکیبی معنی اوسکے آتش آباد ہے چونکہ اوس شہر مین آتش خانے بہت تھے لہذا اس نام سے مشہور ہوا -
تبریز - نام شہر -
شروان - نام شہر -
صعب (ص ع ب) دشوار - صعاب جمع
وادی (و د ی) جنگل مجازاً مقدمہ معاملہ - ادویہ جمع -
مسدود (س د د) بند کیا گیا -
شجاعان (ش ج ع) شجاع کی فارسی جمع ہے بمعنی دلیر - شجعان عربی جمع -
متلاشی نیست و نابود ہونیوالا - اسم فاعل ہے مصدر تلاشی سے کہ بمعنی نیست ہونا ہے -
اعتذار (ع ذ ر) عذر کرنا -
تفنگچی - بندوقچی - بندوق والا مرکب ہے لفظ تفنگ بمعنی بندوق و چی کلمہ خداوندی ہے
اوضاع (و ض ع) جمع وضع - طرز طریقہ - طور -

سوانح عمری شیخ محمد علی حزین کا انتخاب

ملک ہندوستان پر نادر شاہ کا حملہ کرنا - شاہ طہماسپ نے بعد فتح اصفہان

اور بیچ کنی افاغنہ کے ایک سردار کو اپنے امیرون مین سے قاصد بناکر کے ہندستان
کو بھیجکر ان ایام کی خبرون سے محمد شاہ کو آگاہ کیا اور اوس خط مین لکھا تھا کہ چونکہ
افاغنۂ ذلیل اس آستان کے خیانت کرنے والے اور اس ملک کے چور ہین
اور اسوقت اپنی سزا کو پہونچے جو تلوار سے بچے وہ شکست خوردہ فراری ہین اور ہمارے
لشکر ظفر اثر کے خوف سے انکی پناہ کی جگہ سواے ہندوستان کے اور نہین ہے
چاہیے کہ ان بدنصیبون کو راہ اور جگہ نہ دین اور کسی کو نہ چھوڑین کہ اوس حد مین آوین
القصہ محمد شاہ نے کچھ دن بعد ایک خط مین جھوٹی باتین لکھکر ایلچی کو لوٹا دیا۔ اور بعد
جلوس شاہزادہ عباس مرزا کے اپنے باپ نیک ذات کی جگہ پر پھر ایک سردار
ہندوستان کی سفارت پر مقرر کیا گیا یہی باتین اوس کے خط مین بھی لکھی تھین۔ کچھ
دن بعد (محمد شاہ نے) اوس سردار کو بھی اوسکے لوٹنے کی اجازت دیکر اوسی قسم کے کلمے
کہ کچھ اصلیت نہ رکھتے تھے (شاہ عباس مرزا کو) لکھے تھے۔ اور پھر تھوڑے دن بعد
نادر شاہ نے ایک شخص معتبر کو سپاہیون مین سے برہان الملک کے پاس کہ ہندستان
کے بہت بڑے امیرون مین سے تھا بھیجکر محمد شاہ اور اوسکے دونون کے نام نامہ
لکھا تھا۔ ایلچی مذکور کو ہند کی حد مین پہنچتے ہی ٹھگون نے لوٹ لیا اور بہت التجا سے
وہ نامہ ان ٹھگون سے لے کر بڑی محنت سے اسنے اپنے تئین دربار مین پہونچاکر
پیام ادا کیا (لیکن خود لوٹنے کی قدرت نپاکر ابھی تک اس ملک مین رہا) اور جب
نادر شاہ نے قندہار مین پہونچکر اوس قلعہ کو گھیر لیا اوسوقت محمد خان ترکمان کو
(کہ صفویہ خاندان سے تھا) پھر ایلچی بناکر ہند بھیجا اور وہی پچھلی باتونکو یاد دلایا اور
سابق کے طریقہ کا گلہ کیا (اوس قاصد نے) شاہجہان آباد (دہلی) مین پہونچکر نامہ پہونچایا
و ارکان سلطنت محمد شاہ نے اوسکو بھی ٹھہراکر جواب سے چپ رہے۔ ہرچند وہ رخصت
چاہتا تھا مگر کچھ فائدہ نہ تھا کبھی اصل جواب لکھنے مین پس و پیش کرتے تھے اور کبھی اس

سوچ مین کہ اگر لکھین تو نادر شاہ کو کیا القاب لکھنا چاہیے متحیر اور پریشان تھے۔ اور
حقیقت یہہ ہے کہ محمد خان کے روک رکھنے کو ایک ملکی تدبیر سمجھے تھے اور یہہ امید رکھتے
تھے کہ شاید حسین خان افغانی سو قندہار کے قلعہ بندون سے نادر شاہ پر فتح پا جاوے
اور اوسکو شکست یا آوارہ کرے تو جواب لکھنے کی حاجت ہی نہ ہے۔ جب قندھار کے
محاصرہ نے طول کھینچا تو محمد خان کی رخصت بھی درنگی مین پڑی۔ نادر شاہ نے ایک
فرمان بنام محمد خان لکھکر کئی چالاک سوارون کے ہاتھ بھیجا اور حقیقت حال اوس سے پوچھی
اور جواب لینے کی کوشش اور جلد لوٹنے کی تاکید کی۔ چونکہ جواب نہین ملتا تھا اور
محمد خان رخصت نہین پاتا تھا اس کہنے و لکھنے پر اثر نہوا۔ المختصر جبکہ محاصرہ قندھار کو
قریب ایک سال کے گذرا اور شہر نادر آباد اوسکے قریب بس گیا تو نادر شاہ نے حکم
دیا قزلباش کے لشکر نے اوس قلعہ پر دھاوا کیا اور قلعہ کے برجون پر چڑھ گئے تب افاغنہ
کے ہاتھ پانون پھولے اور وہ مضبوط قلعہ فتح ہوگیا اور وہ قوم تہ تیغ ہوئی اور حسین مذکور
قید ہوکر مازندران بھیجا گیا۔ اور کئی سال کے عرصہ مین اوس وقت سے کہ افغانون نے
شیراز مین شکست کھائی تھی ہمیشہ ہر طرف سے گروہ گروہ اس قوم کے لوگ پریشان ہوکر
ہندوستان پہونچے اور ہر جگہہ بس گئے اور اکثر دربارونمین نوکر ہوکر داخل سپاہ ہوئے۔
اور سچ تو یہہ ہے کہ محمد شاہ کو اونکے ٹھہرنے کی جو ممانعت کیجاتی تھی وہ اوس کے حوصلہ اور
حد اختیار سے باہر تھی۔

اور نادر شاہ نے قندھار کے قلعہ ڈھانے کا حکم دیا وہانکی رعایا اور بازاریونکو
نادر آباد مین بسایا۔ اور آپ غزنین اور کابل کیطرف چلا۔ کوتوال قلعہ کابل کو پیام بھیجا کہ
ہمکو محمد شاہ کے ملک سے کچھہ غرض نہین ہے مگر چونکہ یہہ اطراف افغانیونکا گھر ہے اور
کچھہ لوگ ہمارے بھاگے ہوئے بھی انہین مل گئے ہین صرف ہماری غرض اس قوم کی
بیخ کنی ہے۔ تم اپنے دلمین کچھہ ہراس نہ لاؤ اور مراسم مہمانداری مین کوشش کرو۔ اور

نادرشاہ خود کنارے شہر کابل کے ٹھہرا۔ کوتوال اور کابلی لڑائی بھڑائی پر مستعد ہوے
نصیحت اور پیغام نے انمین کچھ اثر نکیا۔ ایک فوج قزلباشون کی ان کے قتل اور قلعہ
ڈھانے پر مقرر ہوئی۔ دھاوا اور قلعہ کھودنے کے ساتھہ ہی کچھ لوگون نے فریاد
مچائی۔ اور اندر والون نے پناہ پاکر قلعہ خالی کرکے رعیت بن گئے۔ اور اُن اطراف
مین جہان جہان افاغنہ جمع ہوئے تھے لشکر اُنپر پہونچکر قتل کرتا تھا۔

اور نادرشاہ نے محمد خان کے ٹھہرے رہنے سے نہایت آزردہ ہوکر
کابل کے کئی معتبر آدمیونکو زبانی پیغام دیکر دہلی کیطرف روانہ کیا کہ بادشاہ اور وہان کے
امرا کو وہ پیغام پہونچاوین اور آپ کابل مین ٹھہر رہا۔ وہ سب قاصد لاہور ہوتے ہوئے
شاہجہان آباد گئے۔ کسی نے انکی بات بھی نہ سنی اور سنی بھی تو خیال نکیا۔ پھر
(نادرشاہ نے) کابل سے ایک سردار کو اپنے لشکر یونمین سے دس سوارونکے ساتھ
ایلچی بناکر بھیجا۔ جب یہہ لوگ جلال آباد مین پہونچے اور ایک گھر مین اترے وہان کے
بدمعاشون کے گروہ نے اوس گھر کو گھیر کرکے اول اونکے ہتیار چھین لئے اور آخر
کو دس آدمیون کو انمین سے مار ڈالا ایک بھاگ کر کابل گیا اور صورت واقعہ کی
(نادرشاہ سے) ظاہر کی۔

اب نادرشاہ کو کابل مین ٹھہرے ہوئے تخمیناً سات مہینے ہوگئے اور اوس
اطراف کے افاغنہ کی سرکوبی اور قتل کرچکا تھا اون دس آدمیون کے مارے جانے
کی خبر سنکر بیقرار ہوکر جلال آباد کیطرف کوچ کیا اور اوس شہر کو قتل عام کیا ایک بڑی خلقت
نیست نابود ہوئی۔ اور سب سے زیادہ تعجبات مین یہہ ہے کہ اُن دسون کے قاتل
کے سرگروہ کو محمد شاہ کی سرکار سے خلعت نامزد ہوئی کہ بھیجی جاوے مگر جلال آباد کا
قتل عام اوسکو روکنے والا ہوا (یعنی خلعت نہ جاسکی)

اوس تاریخ سے کہ نادرشاہ کے کابل پہونچنے کی خبر ہند مین پھیلی تھی

خان دوران امیر الامراء اور نظام الملک اوسکے مقابلہ کو مقرر ہو چکے تھے اور دہلی مین ٹھیرے تھے کابل کیطرف اپنے جلد جانے کی خبر اوڑاتے تھے۔ اسکو بھی اپنے پندار مین تدبیرات ملکی سے سمجھتے تھے۔

اور ایران کی خبر و نمین سے جو نادر شاہ نے جلال آباد مین سنی اوسکے بھائی ابراہیم خان کا قتل کیا جانا تھا کہ اوسکو آذربیجان کا امیر الامراء مقرر کیا تھا اور دار السلطنت تبریز مین رہتا تھا۔ جب قندھار و کابل کے سفر نے طول کھینچا جماعت اوکی نے مستعد ہوکر مملکت شروان پر کہ اونکے قریب ہے لشکر کشی کی ابراہیم خان مذکور اوس مملکت (شروان) مین پہونچکر اوس قوم سے لڑا اور قتل ہوا۔ نادر شاہ نے اس جھگڑے کی طرف اتنا التفات نکر کے ایک فوج کو اپنی سپاہ مین سے رخصت کر کے شروان کیطرف بھیجا اور آپ پشاور کیطرف چلا۔

ناصر خان حاکم صوبہ کابل کا کہ پشاور مین رہتا تھا جو فوج اوسکے ساتھ تھی ہمراہ لیکر راستہ پر پہونچا اور ایک گروہ اوس حد کے افاغنہ کو بھی جمع کر لیا اور سخت گھاٹیون اور تنگ وادیون کو اپنے پندار مین مضبوط اور بند کر لیا تھا۔

نادر شاہ نے اوسکو پیغام بھیجا کہ ہم فلان روز پہونچین گے بہتر ہے کہ راستہ سے ہٹ جاؤ۔ اوسنے یہہ بات نہ مانی۔ تاریخ مقررہ پر نادر شاہ پہونچا اور ایک خلقت کثیر افغانون اور ناصر خان کی فوج کی میدان ہلاکت مین پہونچی (مقتول ہوئی) اور خان مذکور زندہ گرفتار ہوا اور کچھ دن بعد پھر عزت پائی۔ اور نادر شاہ شہر پشاور مین ٹھہر کر دریائے اٹک سے ناؤ پر اوتر کر لاہور پہونچا۔ زکریا خان حاکم لاہور چودہ پندرہ ہزار سوار پیادے اپنی بساط بھر لیکر اوس دریا کے کنارے جو شہر کے قریب جاری ہے اور اپنا اطراف مضبوط کر کے مقابل ہوا۔ اور ہند کی صلح و جنگ دونونکی کیفیت نئی طرح کی ہے۔ القصہ نادر شاہ کچھ سوار لیکر دریا مین کود کر پار اوترا اور

کچھ قزلباش سوار لاہور کی سپاہ پر چڑھ دوڑے۔ اُس سپاہ کے دلیر اور بہادر جو کہ سواری اچھی جانتے تھے بھاگے اور باقی گھبرا کر نیست و نابود و پریشان ہوے۔ آخر کار حاکم لاہور مع اپنے متعلقین کے قلعہ مین گھسا اور نادر شاہ اپنی سپاہ لیکر قریب شہر کے ٹھرا۔ حاکم لاہور نے عرضی عاجزی و عذر خواہی کی بھیجی اور امان کی درخواست کی اور نادر شاہ کے حضور مین حاضر ہو کر خلعت پایا اور بدستور سابق حاکم رہا۔ نادر شاہ نے کچھ لوگونکو لاہور کے قلعہ مین چھوڑ کر دہلی کیطرف کوچ کیا۔ اور محمد شاہ اپنے امرا و لشکر کے ساتھ کئی دن ہوئے تھے کہ شہر سے نکلکر قوت تمام سے (لاہور کیطرف) آتا تھا۔

(علی حزین) مین سرہند سے کہ نہایت خراب اور چوروں کے گھیرے مین پڑا تھا کچھ پیادے بندوقچی کہ جمع کر کے اپنے ساتھ رکھتا تھا ہمراہ لیکر دہلی کیطرف روانہ ہوا اور محمد شاہ کے لشکر سے جو دہلی سے چار منزل کی راہ طے کر کے دو مہینے کے قریب بہت بھیڑ سے پڑے تھے گذر کر کے شہر (دہلی) مین پہونچا اور کچھ دن بعد اوس و جڑے شہر سے دو تین خدمتگارون کو لیکر گوشہ اختیار کیا۔

رسیدن نادر شاہ در موضع کرنال و مصاف دادن با محمد شاہ

مصاف (ص ف ف) میدان صف باندھنے لشکر کا۔ جنگ گاہ۔ جنگ۔ لڑائی۔	خیام (خ ی م) جمع خیمہ۔ لکڑی و کپڑے کا مکان
ملاقی (ل ق ی) ملاقات کرنیوالا۔ ملنے والا۔	مضرب خیام یعنی خیمہ گاہ
قحط (ق ح ط) خشک سال۔ قحوط جمع۔	عریان (ع ر ی) ننگا۔
غلا (غ ل و) گرانی۔ گران ہونا۔	معسکر (ع س ک ر) لشکر اوترنے کی جگہہ۔ چھاؤنی۔
مضرب (ض ر ب) جگہہ گاڑنے کی۔ مضارب جمع۔	ناموس (ن م س) مجازاً یعنی عزت و نیکنامی
	عصر (ع ص ر) زمانہ دن عصور۔ اعصار جمع

یراق - سپاہیون کے ہتیار۔ سامان و اسباب۔ یہہ لفظ ترکی ہے۔
تسکین (س ک ن) آرام دینا۔
ازدحام (ز ح م) بھیڑ وانبوہ۔ بھیڑ کرنا۔
مدافعہ (د ف ع) دفعہ کرنا۔
نائرہ (ن و ر) شعلہ۔ لپٹ آگ کی۔
متعرض (ع ر ض) پیش کرنیوالا۔
مجروح (ج ر ح)، زخمی کیا گیا۔
اشتداد (ش د د) سختی۔
منازل (ن ز ل) جمع منزل بمعنی مقام مکان۔
مساکن (س ک ن) جمع مسکن بمعنی مکان مقام۔ جگہ۔
افراط (ف ر ط) بہت زیادہ کرنا۔

یغما۔ لوٹ۔ غارت۔
شوارع (ش ر ع) جمع شارع بمعنی راہ۔
اجساد (ج س د) جمع جسد۔ بمعنی جسم۔
تنظیف (ن ظ ف) پاک کرنا۔ پاکیزگی۔
ذخائر (ذ خ ر) جمع ذخیرہ وہ چیز کہ جمع کرین تاکہ وقت حاجت کے کام آوے۔
دواعی (د ع و) جمع داعیہ۔ خواہش واسلوٓ
معاودت (ع و د) لوٹنا۔
جیغہ۔ ایک زیور ہے جڑاؤ کہ جسکو پگڑی مین باندہتے ہین یہہ لفظ ترکی ہے۔
احفاد (ح ف د) جمع حفد بمعنی لڑکے پوتے
حبالہ (ح ب ل) رسّی کا پہندا۔ حبال۔ حبال جمع۔

نادر شاہ کا مقام کرنال مین پہونچنا اور محمد شاہ سے لڑنا۔

نادر شاہ نے لاہور سے لشکر ہندوستان کے مقابل پہونچنے تک دو تین بار اوبھی اپنے ایلچی محمد خان کے روانہ کرنیکا پیغام محمد شاہ کو بھیجا۔ اور وہ ایلچی مذکور کو ساتھ لئے تھے روانہ کرتے تھے اور اوسوقت معلوم نہین ہوتا تھا کہ اوسکے مقید کرنے سے کیا غرض تھی۔ یہانتک کہ نادر شاہ موضع کرنال مین پہونچا کہ قریب چار منزل کے دہلی سے ہے ملاقات ہوتے ہی لڑائی چھڑ گئی۔ ہندی فوج توپخانہ اپنے گرد لگائے ہوئے قلعہ بند تھی۔ اور فوج قزلباشون کی بھی اُن پر پڑی اور اُنکی آمد وشد کی

مستحسن (ح س ن) نیک گنا گیا پسند کیا گیا
مطاعہ (ط و ع) اطاعت کیا گیا۔
تمشیت (م ش ی) جاری ہونا۔
تمن توغ۔ وہ نشان جو دس ہزار آدمی پر دیا جاتا ہے۔ دونو لفظ ترکی ہے۔
معاذیر (ع ذ ر) جمع ہے معذرت کی۔ عذر۔ بہانے
مراجعت (ر ج ع) لوٹنا۔
حجاز (ح ج ز) ملک عرب کا درمیانی حصہ جسمین مکہ مدینہ طائف وغیرہ واقع ہے۔
ممالک محروسہ (م ل ک ح ر س) ممالک جمع مملکت محروسہ بمعنی محفوظ یعنی ترکیبی ملک محفوظ یعنی وہ ملک جو بادشاہ کے قبضے مین ہو
مواعظ (و ع ظ) جمع موعظت بمعنی پند و نصیحت۔
بغی (ب غ ی) نافرمانی کرنا۔ نافرمانی۔ مقابل عدالت
اتکہ۔ ترکی مین دایہ کے شوہر کو کہتے ہین یہہ مخفف ہے اتاگاہ کا اس لئے کہ ترکی مین آتا معنی مین باپ کے ہے اور آتاگاہ وہ شخص جو قایمقام باپ کے ہو۔
تلاقی (ل ق ی) ملاقات کرنا۔
عسکرین (ع س ک ر) عسکر کا تثنیہ ہے۔ عسکر بمعنی لشکر۔ عساکر جمع۔

شالی زار۔ وہ جگہہ جہان دھان کا بہت کھیت ہو شالی بمعنی دھان زار کلمہ کثرت ہے۔
منہزم (ہ ز م) لڑائی سے بھاگنے والا۔ لشکر شکست خوردہ۔
روپاک بمعنی رومال۔
رایات (ر ی ی) جمع رایت بمعنی نیزہ۔
انتقام (ن ق م) کسی سے کینہ نکالنا۔ بدلا لینا۔
کولاب بمعنی تالاب۔
مراجعت (ر ج ع) پھرنا۔ لوٹنا۔
جمدھر۔ ایک قسم کا ہتیار ہے جسے ہندی مین کٹار کہتے ہین۔
مشہد مقدس (ش ہ د + ق د س) ایک شہر ایران کا نام ہے جسے زمانہ قدیم مین طوس کہتے تھے۔ مشہد بمعنی حاضر ہونا۔ شہیدونکا قبرستان۔ مقدس بمعنی پاکیزہ۔
احرام (ح ر م) حرم مین داخل ہونا یعنی بیت اللہ خانہ کعبہ کے مقامات معین سے حج کی نیت کرنا تاکہ اوسکے سبب سے چند چیزین حلال حرام ہوجاوین۔
رُشد (ر ش د) راہ پر ہونا مقابل غی کہ بمعنی گمراہی ہے۔

سیر کرتا تھا کہ ایک ہاتھی سرکار والا مستی کے جوش وخروش مین دریامین آیا اور سرکشی
کرنی شروع کی۔جب کشتی نزدیک پہونچی کشتی کیطرف دوڑا۔اگرچہ فیلبان نے ہاتھی کو
بہت زور سے روکا مگر بیرم خان اس حرکت کا وہم اکبرشاہ کیطرف کرکے آزردہ خاطر
ہوا۔اکبر نے یہہ حال سنکر فیلبان کو پکڑ کر خانخانان کے سامنے بھیجدیا اور اپنی بہت
عنایتون کا اظہار کیا۔چونکہ اوسکے ادبار کے دن نزدیک ہی آچکے تھے ادب اور آدمیت کا
لحاظ ہاتھ سے دیکر فیلبان بے گناہ کو ناحق مار ڈالا۔اور اسی قسم کی اکثر بے ادبیان اور
سرزد ہوئین۔ایسے نالائق کامون کے واقع ہونے سے اکبر کا مزاج برہم ہوا اور جھربانیونکو
ترک کرکے اوسکے دور کرنے کی تدبیر مین ہوا۔تھوڑے دن بعد اکبر معہ چند امرا کے شکار
کے بہانہ آگرہ سے نکل کر دہلی مین پہونچا اور شہاب الدین احمد خان صوبہ دار دہلی سے یہہ
دل کا بھید ظاہر کیا۔اور فرمان واجب الاتباع اطراف وجوانب کے امیرونکے نام اس مضمون
کے صادر ہوئے کہ دل مبارک بیرم خان سے برہم ہوگیا امور سلطنت کا اجرا ہم نے خاص
اپنی ہمت کے ذمہ اختیار کیا ہے جو شخص کہ ارادہ تابعداری کا رکھتا ہو درگاہ مین آکر حاضر ہو
میر شمس الدین محمد خان آتکہ کو سہرند سے بلاکر علم ونقارہ ومنش توغ اور منصب بیرم خان کا
مرحمت فرمایا۔اکثر امرا اطراف سے آکر حاضر ہوئے۔اور جو امرا کہ بیرم خان کے پاس تھے
وہ بھی اوس سے جدا ہوکر حضور مین پہونچے۔بیرم خان نے یہہ خبر سنتے ہی بہت عجز وانکسار
اور بے انتہا عذر لکھے۔اکبر نے جواب دیا کہ حضور مین اوسکا آنا مناسب نہین ہے بہتر یہہ ہے
کہ مکہ معظمہ کو روانہ ہوجاے اسکے بعد جب لوٹکر آویگا الطاف کا سزاوار ہوگا۔بیرم خان نے
جب رخصت سفر حج کی پائی آگرہ سے نکلکر میوات مین پہونچنے کے بعد سلطان سکندر خان
افغان کے لڑکے اور غازیخان سور کو کہ اوسکے ہمراہ تھے رخصت کیا۔کہتے ہین کہ رخصت
کے وقت انکو اشارہ کیا کہ ممالک محروسہ مین خلل ڈالین۔اور خود بیرم خان نے ارادہ
پنجاب کا کیا۔اکبر نے یہہ خبر پاکر ایک فرمان مواعظ پسندیدہ کے مضمون کا صادر فرمایا۔

بیرام خان فتنہ پردازون کے بہکانے سے اور طمع جاہ اور بامید وغرور اوس منصب کے
کہ پہلے رکھتا تھا بہکا گیا۔ کچھ دن رائے کلیان مل کے یہان کہ زمیندار اوس مقام کا تھا
آرام کرکے پنجاب کیطرف منہہ کیا اور بھید اپنا ظاہر کرکے علانیہ بغاوت اختیار کرکے [illegible]
کی راہ سے پنجاب پہونچا۔ اکبر نے میر شمس الدین محمد خان آتگہ کو معہ اور امیرون کے اوسکے
دفع کرنے پر تعینات کیا اور آپ بھی اونکے پیچھے دہلی سے کوچ کیا۔ آتگہ خان بہت تیز اور
جلد چلکر جا پہونچا اور درمیان دریاے ستلج اور بیاس کے موضع گوناچور پرگنہ دارک
کی سرحد پر دونون لشکرون کا سامنا ہوگیا اور بہت بڑی لڑائی واقع ہوئی۔ بیرام خان
نے غالب آکر بادشاہی لشکر پر حملہ کیا۔ چونکہ وہان کے کھیت اور زمین مین کیچڑ اور دلدل
بہت تھی بیرام خان کے لشکر کے پانون کیچڑ مین دہنسگئے۔ اور آتگہ خان کے لشکر والون
نے مخالفون کا یہہ حال دیکھکر اکثرونکو تو تیر سے چھیدا (یعنی ہلاک کیا) اور بہتونکو تیغ بیدریغ
کی خوراک بنایا اور کچھہ لوگونکو قید کرلیا۔ بیرام خان یہہ حال دیکھکر مقابلہ کی تاب نلاکر بھاگ گیا۔
اور پناہ مین راجہ گنیش زمیندار دامار پور کے کہ کوہ شوالک مین واقع ہے جاکر تلوارہ مین ٹھہرا۔
اس فتح کی خبر مقام سرہند مین اکبر کو گذری۔ بادشاہ یہہ خوشخبری پاکر لاہور تشریف لے گئے
کچھہ دن ٹھہرکر وہان سے کوچ کرکے تلوارہ کے گرد نزول اقبال فرمایا۔ پہاڑ والون نے
ہجوم کیا بڑی لڑائی کے بعد بھاگے۔ بیرام خان نے جب اپنی بدبختی کی صورت کو اپنے
حالات کے آئینہ مین دیکھا (یعنی انکو اپنی بدبختی اپنے ہی حالات سے نمایان ہوئی) تب
تقصیرات اور ندامت کا عذر بے انتہا بادشاہ کے حضور مین لکھا اور استدعا کی کہ ایک معتمد
حضور سے آوے اور میرا ہاتھ پکڑکر آستان والا پر حاضر کرے۔ پہلے مولانا عبد اللہ
سلطانپوری مشہور بہ مخدوم الملک اور اونکے بعد منعم خان مقرر ہوئے۔ بھیجے ہوئے
لوگون نے طرح طرح کا دلاسا اور دلدہی کرکے بیرام خان کو لاکر رومال گردن مین ڈالکر
حاضر کیا۔ وہ حضور مین پہونچکر بہت رویا اور اکبر نے از روے عنایت کے رومال او

گردن سے دور کرکے بدستور سابق بیٹھنے کا حکم دیا۔ اور مجلس کے اخیر وقت خوشی سے
سفر حج کی رخصت دی۔ بعد ختم ہونے اس مہم کے نشانات عالی متوجہ دہلی کے طرف
ہوئے اور بیرام خان مکہ معظمہ کیطرف روانہ ہوا۔ یہہ مقدمہ چھٹے سال جلوس مین واقع ہوا۔
القصہ بیرام خان بعد طے کرنے راہ کے شہر پٹن مین کہ احمدآباد گجرات کے اضلاع سے
ہے پہونچکر کئی دن رفع ماندگی کے لیے مقام کیا۔ مبارک خان نام ایک افغان لوحانی
کہ اوسکا باپ ماچھی واڑہ کی لڑائی مین کہ افغانون سے اور بیرام خان سے ہمایون شاہ
کے ساتھہ مین ہوئی تھی مارا گیا تھا موسیٰ خان حاکم پٹن کے پاس مقیم تھا اپنے باپ کے خون
کا بدلا لینے کو بیرام خان کا قصد دل مین کیا۔ اتفاقاً ایک دن بیرام خان ایک بڑے تالاب
کی سیر کو کہ اوسمین ایک مکان بنا ہوا تھا کشتی مین سوار ہوکر گیا۔ لوٹنے کے وقت جب
کشتی سے اوترا۔ مبارک خان مذکور مع اور چالیس افغان کے پہونچکر اسطرح ظاہر کیا کہ
گویا ملاقات کے قصد سے جاتا ہے۔ جیسے ہی نزدیک پہونچا بیرام خان کے پیٹھ پر ایسی کٹار
لگائی کہ سینہ توڑکر نکل آئی اور دوسرے نے تلوار مارکر اوسکا کام تمام کردیا۔ فقرا کے
ایک گروہ نے اوسکے خون بھرے جسم کو کہ درجہ شہادت کا پایا تھا اوٹھاکر احاطۂ مقبرہ
شیخ نظام الدین مین خاک کو سونپ دیا (دفن کیا)۔ بعد ازان اوسکی ہڈیان مشہد مقدس
مین پہونچین۔ ایک شاعر نے یہہ رباعی اوسکی شہادت کی تاریخ مین کہی۔ **رباعی** بیرام نے
جبکہ طواف کعبہ کا قصد کیا۔ کعبہ تک نہ پہونچا کہ اوسکا کام تمام ہوا + اوسکے وفات کی تاریخ
مین نے عقل سے پوچھی۔ عقل نے کہا کہ شہید شد محمد بیرام + مرزا عبدالرحیم بیرام خان کا لڑکا
کہ تین برس کا تھا حضور اقدس مین پہونچکر مظہر عنایات ہوا۔ اکبر نے نوازش کا ہاتھہ اوسکے
سر پر رکھا۔ مرزا خان کے خطاب سے بلاتا تھا۔ جبکہ سن تمیز اور سمجھہ کو پہونچا خدمات پسندیدہ
کا جائے ظہور ہوا۔ فرزند برخوردار خانخانان سپہ سالار کا خطاب اور منصب پنجہزاری پر
کہ اوسوقت اس سے بڑا کوئی خطاب اور منصب نہ تھا عزت کا سر بلند کیا۔ جیسا کہ ذلات

معمور (ع م ر) آباد۔ معمورات جمع
مسکون (س ک ن) آباد سکونت کیا گیا۔
قضاجریان۔ جو مثل حکم خدا کے جاری
و نافذ ہوتا ہے۔
فرسخ (ف ر س خ) تین میل کا مقدار۔ فراسخ جمع۔

اخوات (ا خ و) جمع اخت بمعنی بہن۔
بینات (ب ی ن) جمع بینہ بمعنی دلیل روشن وگواہ
قاہرہ (ق ہ ر) غالب۔
وما التوفیق الخ۔ اور نہیں ہے توفیق مگر اللہ تعالیٰ
و داناسے بیشک وہ توبہ قبول کرنیوالا او مہربان ہے

ظفرنامہ انتخاب

داستان تعمیر کرنے شہر بیلقان اور بنانے قلعہ اور اوسکے خندق کھودنے مین

اس آیت کے مضمون پاکیزگی بھرے ہوئے "اوسنے پیدا کیا تمکو زمین سے اور آباد کیا تمکو اوسمین" سے بزرگی شان کہنے والے (غالب ہوا غلبہ اسکا کہ کامل اور سبکو شامل ہے) کی نیکبختی سے کہ عمارت کا شغل دنیا کے بڑے کامون اور تمام بنی آدم کی بھاری مہم مین سے ہے۔ اور چونکہ ہمت عالی حوصلہ صاحبقران بے مثل کا رخ ہر حال مین تمام عالم اور دنیا کے رہنے والونکی نیکی وبہتری کی طرف تھا کیا مقام مین اور کیا درمیان سفر کے جہان کہین کچھ دن اقامت فرماتے تھے رائے ممالک آراستہ کرنے والے کا خیال ایسی خیر پائدار کے قائم کرنے کیطرف متوجہ ہوتا کہ اوسکا نفع زمانہ دراز تک ہمیشگی پاوے۔ اور اون سب مین سے یہہ کہ اندنونمین سبز خیمہ کا بادشاہ (یعنے آفتاب) نے سایہ ملنے کا او پر وسط بروج خریفی کے ڈالا تھا (یعنی فصل خریف نصف ہوگئی تھی سرماے سخت کا موسم قریب تھا) اور رائے آفتاب روشن بادشاہ کی اسپر آمادہ تھی کہ ایام سرما شہر قراباغ مین بسر ہو ارادہ تعمیر شہر بیلقان کا خاطر مبارک سے پیدا ہوا۔ اور وہ شہر زمانہ دراز سے اسطرح ویران ہوگیا تھا کہ نہ اوسکی عمارت کا کچھ نشان باقی رہگیا تھا اور نہ اوسمین سوائے سانپ بچھو وغیرہ کے اور کوئی رہنے والا تھا۔ مثنوی۔

جب بیلقان مین آبادی آدمیون کی نرہی۔ اوسمین سوائے سانپ اور بچھو کے کوئی اور نرہا + افسوس سانپ بچھو اوسمین کثرت سے تھے۔ کہ ٹھہرنا اوس جگہہ کا دشوار تھا + اور باوجود اسکے

اور گنجہ اور کل اران وارمن زمین کو اور گرجستان طرزن تک امیرزادہ خلیل سلطان کے
نامزد کیا۔ اور بہرام شاہ جلال الاسلام کے بھائی کو واسطے حفاظت بیلقان کے مقرر کیا۔
اور چونکہ مدار عمارت اور آبادی کا اور بقا و تروتازگی کی اور زندگی روئیدگی نباتی اور حیوانی کی
پانی سے ہے جیسا کہ اس صریح آیت نے "اور کیا ہمنے پانی سے ہر شئے کو زندہ" اوسکو
ظاہر کر دیا ہے۔ اور قرآن شریف کے بہت جگھون مین احسان کی زبان کو محل تعداد مہربانی
واحسان کے باغ بہشت و نعمہائے ہمیشہ کی تعریف کو جاری ندیون کے ذکر سے پورا کیا ہے
کہ "جنتین ہین کہ جاری ہین اونمین ندیان" شاہانہ ہمت اسپر مستعد ہوئی کہ دریاے ارس سے
ایک نہر نکالی جاے تاکہ اوسکا پانی بیلقان مین آوے۔ اور اوس کے اطراف کی زمین
اوس خیر جاری کی برکت سے بسے اور آباد ہو جاوے۔ اس لئے فرمان حکم خدا کیطرح
جاری ہونیوالا جاری ہوا اور ارکان دولت نہایت کوشش سے اوس کام کے پورا کرنیکو متوجہ
ہوے۔ اور مساحت کنندگان نے ندی کو لشکرون آسمان کی سی قوت والے پر تقسیم کر دیا
اور ایک جاری نہر کہ طول اوسکا بقدر نو کوس کے اور چوڑائی مین پندرہ گز شرعی سے کم نہین
تہی ایک مہینہ مین بنکر تمام ہو گئی۔ اور یہہ نہر ساتہہ دیگر نظیرون اور مثالون اور دلیلون قدرت
اور نشانون زبردست حکومت صاحبقران کے ملکی (یعنی اس نہر کا شمول بھی صاحبقران کی
اور عمارتون اور یادگارون مین ہو گیا) اور نہین ہے توفیق سواے خداے غالب ور
دانا کے بیشک وہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔

گفتار در فرستادن حضرت صاحبقران علما و امناء الممالک از براے تحقیق احوال زیردستان واشاعت آثار عدل و احسان

امناء (ا م ن) جمع امین بمعنی امانت دار۔
اشاعت (ش ی ع) ظاہر کرنا۔
مرکز (ر ک ز) جگہہ گاڑنے کسی چیز کی مراکز جمع

اعلام (ع ل م) جمع علم بمعنی جھنڈا۔
فرقد (ف ر ق د) ایک ستارہ ہے قریب قطب کے
کہ اوس سے راہ دریافت کرتے ہین۔

عقلمندون کی طرف پہونچ جاتا تھا۔ چنانچہ ایک دن گروہ فضل و کمال کی گفتگو کا سلسلہ عدل کی بزرگی
اور احسان و مہربانی کی خوبیونکی وادی مین جا نکلا۔ صاحبقران بیمثال کی ہمت نے اوس
حالت مین یہ روا نہ رکھا کہ وہ بحث فقط زبانی ہی گفتگو مین بغیر کسی نتیجہ مفید مقصدون دونون
جہان کے آخر ہو جاے۔ فضلاے فضائل مآب کو اپنے خطاب صواب ملے ہوئے کیطرف
متوجہ کرکے فرمایا کہ علمائے ہر زمانے مین بادشاہون کو بزرگون کیطرح نصیحتین کی ہین اور
بڑے بڑے نیک کامون پر قائم رکھا ہے اور بری حرکتون سے منع فرمایا ہے۔ اس زمانہ مین
تم لوگ مجھکو کچھ ارشاد نہین کرتے ہو اور کرنے و نکرنے کے لائق چیزون سے کچھ مجھسے نہین
کہتے ہو۔ ان لوگون نے سب ملکر زبان ادب معذرت کے لئے کھولی کہ خدا کا شکر ہے کہ حضور
کی بندگی ہمارے ایسون کے وعظون اور نصیحتون سے بے پرواہ ہے بلکہ سبھون کو آپکے
افعال و اقوال دیکھہ سنکر صلاحیت و ہدایت کا طریقہ سیکھنا چاہئے۔ صاحبقران صاف دل
نے اون کلمات سے اگرچہ حقیقۃً ایسا ہی تھا منہہ پھیر لیا۔ اور فرمایا کہ مجھکو بناوٹ کی باتین
کہ لوگ بطور تعریف اور واہ واہ کے کہتے ہین اور اوس سے مجھے پھسلاتے ہین ہرگز
بھلی نہین آتین۔ اور یہہ بات مین اسلئے نہین کہتا کہ لوگ میرے معتقد اور دوست ہون اور
مجھکو اونسے ملکی یا مالی فائدہ حاصل ہو۔ خداے برتر کی عنایت سے میرا کام شوکت اور
استقلال کے کمال مین اس سے زیادہ بڑھ گیا ہے کہ ایسی باتون کی حاجت پڑے۔ فقط
مقصود میرا یہہ ہے کہ تم لوگ ہر ایک ایک ایک ملک سے آئے ہو اور ہر ملک و ہر شہر اور اوس جگہہ کے
احوال اور وضع کی کیفیت اور دیوان اور گماشتون اور داروغونکی معاش کے حالات سے
بخوبی آگاہ ہوگے تو جو کچھ جانتے ہو کہ شریعت اور قانون عدالت اور انصاف کے خلاف
واقع ہوتا ہے ظاہر کرو تاکہ اوسپر غور ہو کر تدارک ہو جاے۔ اور زبردستون اور ظالمون کے
ستانے کا ہاتھہ ضعیفون اور کمزورون کے دامن سے بالکل کوتاہ ہو جاے۔ علما
اور فضلا نے جب یہہ بات سنی سب نے ملکر خالص دل سے زبان تعریف اور دعا کے لئے کھولی

نظم۔ اوسکے لیئے خدا کی رحمت کی دعا کی۔ کہ جب تک دنیا رہے تو بھی قائم رہے +
تیرے انصاف سے ملک بالکل آباد رہے۔ زیردستون کا دل تجھ سے خوش ہے +
جب کہ بادشاہ انصاف سے مل گیا۔ اوسکے لئے زمانہ کچھ نہین چھپا سکتا + اور ہر ایک نے
جو کچھ اپنے ملک کا بھلا بُرا جانتے تھے عرض کیا۔ حضرت صاحبقران نے بھی اوسی مجلس مین
اہل علم اور فتوے کے ایک گروہ کو جو نہایت احتیاط اور پرہیزگاری مین مشہور تھے
چن لیا اور ہر ایک کو ساتھ ایک دیانت دار امین کے وزیر اعظم کیطرف سے ملک کے ہر چہار
طرف کے لئے سفر فرمایا تاکہ وہان جلد پہونچین اور فوراً وہان کے لوگون اور رعایا کی داد
سنین۔ اگر کسی کمزور پر ظلم ہوا ہو تو اوسکا تدارک کرنا واجب جانین۔ اور نرمی اور دلسوزی کے
ہاتھ سے ضرر کا کانٹا مظلومون کے پانون سے نکالین۔ اور جو ثابت ہو کہ کسی سے
ناواجب لیا گیا ہو تو ہان کے مال وخزانہ شاہی سے پھیر دین۔ اور ظالمون کو سزا دیوین تاکہ
دوسرونکے لئے عبرت ہو۔ اور بعد تحقیق کے صورت حال اور چال چلن لکھکر لوٹ آوین اور
آکر عرض کرین تاکہ رسم ظلم وبیداد کی بالکل اوٹھ جاے۔ رعایا کہ خدا کی امانت ہین خوش اور
آسودہ خاطر رہے۔ بعد ازان سب انتظامون کے زبان گوہر بار سے فرمایا کہ ابتک ہمارا
دل طرف تدبیر مصلحتون جہانگیری اور کشورکشائی کے متوجہ تھا۔ اب اسوقت بالکل ہمت
فکر مین آرام اور امن خلائق اور آبادانی مسافر اور راہون کے ہے۔ اور غرض اس بات سے یہ ہے
کہ اسکے بعد بیدھڑک ہمارے حضور مین اپنی فریاد پہونچاوین اور جسمین بہتری
مسلمانون کی اور دفع شر وضرر فسادیون اور شریرون کا ہو ظاہر کرین۔
نظم۔ اسوقت میری طرف جہان پیٹھ سیدھی کئے ہوے ہے۔ تو مجھکو بھی رعایا کا لحاظ
رکھنا کیا ہے +
کہ کمزورون کے ساتھ نرمی کرون مین۔ خاک سیاہ سے خالص مشک بناؤن مین +
کہ جب خاک مین میرا تن ملجاوے۔ نہ پکڑے کوئی مظلوم میرا دامن +

اشتہار

ہمارے پاس ہر قسم کے مصاحف بے بہا اور کتابیں عربی فارسی اردو مطبوعہ دہلی لکھنؤ بمبئی ملتی ہیں یہاں پر چند کتب متعلقہ اسکول کی فہرست تحریر کیجاتی ہے کتب ذیل میں تاجرین کو فیصدی عہ کمیشن دیا جاتا ہے محصول ذمہ خریدار ہے ۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
گلدستہ دانش	عہ	قواعد اردو حصہ اول ..	۱۰؍
گلزار بینش	۸؍	قواعد اردو حصہ دوم ..	۲؍
تشریح الفاظ گلدستہ دانش مسمی بہ فرہنگ نو	۸؍	قواعد اردو حصہ سوم	۳؍
عقد گل وعقد منظوم	۸؍	قواعد فارسی مرزا نثار علی بیگ صاحب	۵؍
حل العقود	۸؍	منتخب الحکایات مولفہ مولوی	
انشای اردو حصہ اول	۳؍	نذیر احمد صاحب	۴؍
انشای اردو حصہ دوم	۴؍	انٹرنس کورس فارسی کی شرح	
مفتاح القواعد	۴؍	انگریزی حصہ نثر	۱۰؍
تعلیم الحروف نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ فی جلد	۱؍	عقد گل عقد منظوم کا فرہنگ انگریزی معین الطلبہ	۶؍
گلدستہ دانش کا ترجمہ انگریزی حصہ		گلدستہ دانش کا ترجمہ انگریزی حصہ نظم	
نثر مولفہ مولوی حشمت اللہ صاحب ایم اے	۸؍	مولفہ منشی ماہیر شاہ صاحب بی اے	۸؍

اسکے علاوہ کتب مولفہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے پروفیسر میور سنٹرل کالج الہ آباد وکتب مولفہ شمس العلما مولوی ذکاء اللہ خان بہادر و دیگر کتب فارسی و اردو متعلقہ تعلیم سرکاری میرے پاس سے ملسکتی ہیں ۔ ان سب میں فی روپیہ ۲ کمیشن دیا جاتا ہے ۔

المشتہر

محمد محی الدین مدرس اول گورنمنٹ ہائی اسکول الہ آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

مولوی نذیر احمد صاحب میری ذاتی شناسائی و تعلقات
نہیں رکھتے جس تفصیل سے مین اونکو جانتا ہون اونکے
دوست آشنا آخیر اونکے قریب کے رشتہ دار بھی
آشنائی یا شناسائی نہ رکھتے ہونگے - لو کشف الغطاء ما ازددت
یقیناً - اسکا سبب یہ ہے کہ مجھکو اوایل سن بلوغ سے
تحصیل و تکمیل کے مولوی نذیر احمد یعنی اونکے فرزند ارجمند
مولوی محمد بشیر الدین صاحب کے ساتھ ہم سبق رہنے کا
اتفاق رہا ہے کہ ہم دونون ایک روح و دو قالب
ہین - اور یہ امر اتفاق سے مغالطہ نہیں ہے
و متصل و متواتر مراسلت ہے ایسی کہ المکتوب نصف الملاقات
اسی سبب سے اب بھی ہم دونون کسی وقت ایک
دوسرے سے جدا نہیں - مین نے مولوی
نذیر احمد صاحب کے تمام مصنفات کو بالاستیعاب
دیکھا ہے نہ ایک دفعہ بلکہ بار بار - بین السطور
بالکل تہ تک پہونچ - جبکہ مولوی نذیر احمد صاحب کے
مصنفات سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر
ممالک شمالی مغربی جیسے قدر دان گورنمنٹ نے
منظور کر کے اونکو ہزار ہا روپیے انعام کے دئیے
ہون - جبکہ مولوی نذیر احمد صاحب کے مصنفات

اس درجہ مقبول خلائق ہون کہ وار نہین آنے پاتا
اور ایڈیشن پر ایڈیشن نکلتے چلے آتے ہین یہانتک کہ
بعض کتابونکی چالیس ہزار جلدون سے زیادہ چھپ
چکی ہین - جب کہ مولوی نذیر احمد صاحب کے مصنفات
بھاکا - مرہٹی - گجراتی - بنگالی - کشمیری - اور سب سے
بڑھکر انگریزی مین ترجمہ ہوگئے ہون - اور جب اونکی
ایک کتاب توبۃ النصوح داخل امتحان سول سروس ہو -
وکفی بہ فخرا - یعنی جب کہ مولوی نذیر احمد صاحب کی
اعلی لیاقت اور پاکیزگی تحریر اور راستی خیالات پر جم غفیر
نے اجماع کر لیا ہو تو مین اپنی راے کا اظہار کرنا
تحصیل حاصل بلکہ ایک طرح کی شوخی سمجھتا ہون - ممالک
مغربی شمالی - پنجاب - بہار - بنگالہ - تو ایک اعتبار سے
زبان اردو کا وطن ہے - ان ملکون مین مولوی
نذیر احمد صاحب کے مصنفات کی جتنی قدر ہو تھوڑی ہے
حیدرآباد دکن مین جہان فارسی دفتر تھا مولوی نذیر احمد
صاحب کی تحریرات کا وہ زور و شور رہا کہ اونکے
روزنامچے اور روبکار اور کیفیتین اور رپورٹین اور فیصلے
اور تجویزین مجالس مین اسطرح پڑھی جاتی تھین جیسے
مشاعرون مین غزل - سارے دکن مین ایک

نواب سر سالار جنگ مرحوم خود مردمی مجسم اور مردم شناس تھے۔ اونکا یہ حال تھا کہ مولوی مہدی علی صاحب کے تمام خطوط مولوی نذیر احمد صاحب کے آتے بالالتزام اونکو بار بار مزے لے لے کر پڑھتے اور حسن تحریر کی داد دیتے۔ جب حضور نظام کی مسند نشینی کو ڈیڑھ یا دو برس باقی رہے تو گورنمنٹ انڈیا نے چاہا کہ حضور انتظام ملک سے آشنا کیا جاے۔ وزیر اور رزیڈنٹ نے ملکر یہ تجویز کی کہ انتظام ممالک پر کچھ رسالے لکھوا کر حضور کو ملاحظہ کرائے جائین۔ مولوی نذیر احمد صاحب کے سوا ایسے رسالے اور کون لکھتا۔ کما بیش دس رسالے مولوی نذیر احمد صاحب نے لکھے۔ ایک دن کا مذکور ہے کہ نواب سر سالار جنگ میز پر تھے اور انریبل مسٹر سید محمود اور چند اکابر اور بھی شریک تھے کہ ایک رسالہ پہونچا۔ سر سالار جنگ سے صبر نہ ہو سکا اور عین تناول طعام مین رسالے کو دیکھنا شروع کیا اور حاضرین کو سنایا اور آخر کار یہ فرمایا کہ مجھکو ساری عمر مین اگر رشک ہوا ہے تو مولوی نذیر احمد کے دماغ پر۔ پس مولوی نذیر احمد صاحب کے سرٹیفکیٹون کا پشتارہ جس مین کئی لفٹنٹ گورنرون کی چٹھیان بھی ہین ایک طرف اور ہند کے بسمارک سر سالار جنگ کا اتنا فرمانا ایک طرف۔ خیر سر سالار جنگ کو تو مولوی نذیر احمد صاحب کے دماغ پر رشک تھا مجھکو مولوی نذیر احمد صاحب کی تحریرات سے عشق ہے۔ مولوی نذیر احمد صاحب کی کتابین ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی۔ یہودی۔ پارسی ہر قوم اور ہر ملت کے لوگون نے پڑھی ہونگی

مگر یہ میرا ہی حصہ تھا کہ مولوی بشیر الدین احمد صاحب اپنے والد کے خطوط مجھ کو دکھا یا کرتے تھے اور مین اونکو نقل کر لیتا۔ خطوط مین اکثر خانگی حالات تھے اور بہت مین مباحث علمی جو مولوی نذیر احمد صاحب سے سابقا ہالکھا کر بھیجتے تھے۔ انکے حذف و استثنا کے بعد جو کچھ بچا وہ یہ کتاب ہے جو شائقین ناظرین کیجاتی ہے۔ اسکے چھپوانے سے لوگون کو یہ دکھلانا منظور ہے کہ ایک لائق باپ اپنے اکلوتے بیٹے کو کس طرح پر تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ شغف تو اس درجے کا ہے کہ سوتے جاگتے۔ سفر مین حضر مین فرصت مین اشتغال مین۔ ہر حال مین بیٹے کا تصور نصب العین ہے گویا دنیا عبارۃ ہے اسی ایک وجود سے۔ مگر تعلیم مین بھی اس بلا کا اہتمام ہے کہ علم ایک لقمہ ہو تو کھلا دین یا تعویذ ہو تو گھول کر پلا دین۔ مین ناظرین کتاب کو مولوی نذیر احمد صاحب کا نمونہ دکھلا کر اولا نفس تعلیم اور ثانیا اس خاص طرح کی تعلیم کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہون جس کا زمانۂ حال مقتضی ہے۔ مقصد اصلی تو یہ ہے اور اگر کوئی طرز تحریر اور طریقہ ادا سے مطلب سے استفادہ کرے تو وہ حسن [illegible]

نمبر ۱۳ - تالتلا بازار اسٹریٹ۔ کلکتہ
تاریخ غرہ جنوری ۱۸۹۸ء روز شنبہ

محمد عبد الغفور شہباز بہاری

آغاز خطوط وغیرہ

نور چشمان عمرہ وآتاہ اللہ نصیبا وافرا وحفظا کثیرا
[illegible] العلوم [illegible] المفیدۃ - خدا کا شکر ہے مین اچھا
ہون - وہی وحشت تنہائی - وہی دل برداشتگی -
تمہاری چٹھی ریڈ صاحب کے پاس پہونچی - مین نے
دیکھی نہین مگر ریڈ صاحب سے سُنا - ریڈ صاحب نے
پھر میری بدلی کی رپورٹ کی ہے - مجھ سے پوچھا
کہ تجھکو کیا منظور ہے - مین نے جواب دیا
[illegible] بلیست سے ملول - مہالاخ شرقی سے متنفر -
خزانے سے بار - ریڈ صاحب نے دو برس
کی رخصت لی - اونکی ابن مارچ مین جائینگی
اور وہ خود جولائی یا اگست مین - غالب ہے کہ
اس سے پہلے میری بدلی ہوجائے گی - جہان کہین
فی علم اللہ میرے حق مین اصلح ہو خداوند تعالی
اوسکے اسباب مہیا کرے - مین نے علیگڈھ کا
تذکرہ کیا ہے - ان بعد آگرے کا - بدلی کی وجہ
ریڈ صاحب نے کہا کہ رخصت کا لینا ملتوی ہو -
اگر علیگڈھ مثلاً جانا ہو تو رخصت کی خواہش عبث -
تم نے صرف ونحو فارسی مین پڑھا کہ فارسی مین
(و) نہین کو گذارش نہین گزارش چاہئے -

خدا کا شکر ہے کہ مین بدھ کے دن ۵ - جنوری کو
مغرب سے پہلے اپنے مقام پر پہونچ گیا - مین
کہار پالکی اور بہشتی راے کے مکان پر دونون
گھوڑے اور حاجی ہدایت اللہ کا ہاتھی اور پہنیان
مین دوسرا ہاتھی غرض ہر طرح کی پوری ڈاک
موجود تھی - جب لوگون کو معلوم ہوا کہ بیوی صاحب
تشریف نہین لائین اور تم بھی وہین رہ گئے تو
عملا اور نوکر اور پیادے اور مذکوری سب کے سب
افسردہ خاطر ہوئے - تم سے لوگ بہت مانوس تھے
اور تمہارے ساتھ نہ رہنے سے لشکر سونا معلوم
ہوتا ہے - جب غیرون کا یہ حال ہو تو میرے دل
کی کیفیت کا خدا کو علم ہے - مین نے نہایت مجبور
ہوکر تمکو جدا کیا ہے - اس واسطے کہ وقت نکلا جاتا
تھا اور تمہاری انگریزی بدون مدرسے کے درست
نہین ہوسکتی تھی - خداوند کریم تمہارا حافظ و نگہبان
ہے - بشیر - خدا کے لیے اب پورا پورا شوق کرو
دو تین برس کی محنت ہے - بڑا مرحلہ انٹرنس کا
ہے - اگر تم اسمین کامیاب ہوے تو یہ کامیابی اگلے
امتحانون مین تمہاری مددگار ہوگی - علم تو سب
طرح کے ہین [illegible]
طرف بدلی تو [illegible] سے [illegible] مقدم ادب
ہے جسکو انگریزی مین (لٹریچر) کہتے ہین

یعنی لسان دانی کمال زبان دانی یہ ہے کہ تمکو
اہل زبان کی سی قدرت حاصل ہو - اوسکی تدبیر یہ ہے
کہ زبان والون کی عبارتین یاد ہون جس طرح
خیال اور مضمون کو جس پیرایے مین اہل زبان نے
ادا کیا ہے اوسکی تقلید اور اوسکی نقل کرنی چاہیے -
غرض زبان دانی کے لیے یادداشت شرط ہے - محاورات
اور مثال و حکایات اور لغت اور صلون کا استعمال
جنکو تم سپرپوزیشن کہتے ہو سب پیش نظر رہین -
جس تحقیق سے تم مجھ سے عربی پڑھتے تھے کہ
ہر لفظ کا مادہ اور ماخذ اور صیغہ اور ترکیب کوئی بات
چھوٹنے نہین پاتی تھی یہی تحقیق فارسی اور انگریزی
کل زبانون مین ہے - جب کسی کتاب کا سبق
لے کر بیٹھو تو لفظ لفظ پر نظر کرتے جاؤ - جب پابندی
انضباط سے دو چار کتابین نکلین ابھی خاصی استعداد
ہو جائے گی - زمان طالب العلمی مین ادب عربی کے
متعلق مجھکو شاید متنبی - سبعہ معلقہ - تاریخ یمینی
اور مقامات حریری کے متعدد مقالے اور دیوان
حماسہ کے اکثر مقامات اور قرآن کی بہت سورتین
یاد تھین خلاصہ یہ ہے کہ ہر زبان مین اہل زبان
کی بولی سند ہے - جسکو جتنا یاد اوسی قدر علم ادب
مین اوسکی استعداد - سوائے زبان دانی دوسرا
کوئی علم نہین جسمین آدمی ساری عمر مشغول رہے -
اسی سبب سے ادب کی بڑی قدر ہے - اگر ادب اچھا
ہے تو دوسرے علوم مین اگرچہ خامی بھی ہو تو
مستعد بہ گذر کرتے ہین - پارسال ہائی کورٹ
کے امتحان مین ایک بنگالی اول رہا - اگرچہ اوسکے
قانونی جواب سنا ہے کہ بہت عمدہ نہ تھے مگر وہ
تقریرا تحریرا انگریزی کا بڑا ادیب تھا - زبان دانی
کی استعداد بے شک کتابون کے ذریعے سے
حاصل ہوتی مگر اہل زبان سے گفتگو کرنا بھی ایک عمدہ
ذریعہ ہے - اسی واسطے مین نے تمکو مدرسے
مین چھوڑا ہے - جہانتک ہو سکے بری بھلی
غلط صحیح ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولنی چاہیے تمہاری
جماعت مین شاید اکثر کو انگریزی بولنے کی مہارت
نہ ہو تو تم اونچی کلاس کے لڑکون سے تعارف
پیدا کرو اور ہر روز تین گھنٹے چار گھنٹے انگریزی مین
بات چیت کرو تا کہ جھجک اور رکاوٹ رفع ہو -
تمہارے ماسٹر ہندوستانی یا انگریز جیسے
ہون ہرگز اون سے اردو مین ایک لفظ مت کہو -
لیس صاحب کی میم سے تجدید تعارف کرو غرض
جو ذریعہ انگریزی گفتگو کا ہو حاصل کرو - انگریزی
بول چال کے اعتبار سے اول یورپین لیڈیز پھر
یورپین جنٹلمین - پھر یوریشین لیڈیز - پھر
یوریشین جنٹلمین - پھر سب سے آخر مین آخر کی
بھرتی ایرے غیرے پنچ کلیان بنگالی بابو وغیرہ
تمام انگریزی دان نیٹو - بشیر - انگریزی گفتگو کی
ضرورۃ اس درجے کی ہے کہ مین اوسکے ظاہر
کرنے کے لیے الفاظ نہین پاتا - تمہ مجھکو تمہارے
کالج مین داخل ہونے سے مقصود اصلی یہی ہے اور
بس - اگر تمکو انگریزی مین گفتگو کرنا اور اوس کا
بے تکلف لکھنا آ جائے تو تم گھر بیٹھ کر ایم اے
تک کا امتحان دے سکتے ہو - انگریزی مسودہ
ہر روز لکھنا چاہیے - مجھکو ہمیشہ انگریزی مین خط
لکھو اور جون کہ راز کی بات نہین ہوتی کسی ماسٹر

اسی وجہ کلاس کے لڑکے یا کسی متعارف سے اوسکو درست کرا لیا کرو - ایک کتاب انگریزی کمپوزیشن کی بنالو جسمین اپنا کمپوزیشن تاریخ وار لکھکر اوسمین سرخی سے اصلاح لے لیا کرو اور اصلاح کو بہ نظر غور دیکھکر یاد رکھو کہ پھر ویسی غلطی نہو - مین نے سنا ہے کہ تمھارے مدرسے مین سالگرہ چند ماسٹر ہین اور وہ انگریزی کے پڑھے ادیب ہین انسے تعارف پیدا کرو - ادب اور انکسار کافی ذریعہ لوگون سے تعارف پیدا کرنے کا ہے - اگرچہ تم ابھی اجنبی ہو لیکن جب لوگ دیکھینگے کہ تم پڑھنے کا شوق رکھتے ہو تمھارے اچھے ہوگئے ہین اور اوستادون کا ادب تمکو ملحوظ رہتا ہے کسی سے لڑتے بھڑتے جھگڑتے نہین اور نالائق لڑکون سے الگ تھلگ رہتے ہو تو ماسٹر لوگ خود بخود تم پر مہربانی کرنے لگینگے - تمکو شروع سے اخیر تک کوئی سکنڈ لینگویج اختیار کرنی پڑے گی یعنی انگریزی کے علاوہ دوسری زبان عربی - سنسکرت - یا فارسی - سو فارسی کلاسیکل نہین ہے - ناچار عربی لینی ہوگی اور تمکو عربی مین اتنا درک ہے کہ تھوڑی توجہ جاری رکھو تو کافی ہے ورنہ چند روز مین جو کچھ پڑھا ہے سب جاتا رہے گا - عربی ہمارا شعار قومی ہے - میرے نزدیک ہر مسلمان پر عربی کا سیکھنا فرض ہے اگر تمھاری کلاس مین فارسی کا کورس ہے تو وہ بھی کام کی چیز ہے کیونکہ تم فارسی مطلق نہین جانتے - اوسکو بھی پڑھو لیکن عربی سے غفلت مت کرو - بڑی عمدہ چیز ہے اور اوسکا پڑھنا بہت ہی نافع ہے - فارسی کورس کو بھی بہ نظر تحقیق پڑھنا ہوگا - ہر ہر لفظ مین بال کی کھال نکال لیا کرو مادہ اور صیغہ اور ترکیب اور معنی اور مطلب - روز کا کام روز کرنا ضرور ہے - جو سبق پڑھا اچھی طرح اوسکو سمجھکر قابو مین کر لیا - غافل لڑکے سبق جمع کرتے جاتے ہین اور امتحان کے زمانے مین انبار جمع ہو جاتا ہے - ایک نقشہ اس طرح کا بنالو اور اوسکو خوشخط لکھکر اپنی میز کے سامنے لگا دو اس سے تمکو معلوم رہے گا کہ کس وقت کیا کرنا ہے

دن کا نام	پہلا گھنٹہ	دوسرا گھنٹہ	تیسرا گھنٹہ
شنبہ	•	اوقلیدس	فارسی
یکشنبہ	جبر ومقابلہ	•	ادب انگریزی

مدرسے کے خالی گھنٹے اور فرصت کے اوقات انگریزی گفتگو مین صرف کرو تفریح کی تفریح اور فائدے کا فائدہ - اسی طرح اپنے بارے کے اوقات منضبط کر لو کہ فلان وقت یہ کام کرینگے اور جب اپنے کل اوقات منضبط کر چکو مجھکو بھی اطلاع دو - اس مین اسکا بڑا خیال رکھو کہ طبیعت پر اتنا بوجھ مت ڈالو کہ گھبرا جاے - جب تک خوش دلی ہے سب کام اچھا ہوتا ہے - بے دلی پیدا ہوئی اور کام بگڑا - مولوی میر نصیر الدین صاحب کے ذریعے سے خوب

خواجہ شہاب الدین صاحب سے ملو یہ مولوی خواجہ شمس الدین
صاحب کے بیٹے ہین اور ایف۔ اے کا امتحان دے
چکے ہین۔ اونسے ملنا تمکو ضرور فائدہ دیگا۔
اسی طرح تعارف بڑھاتے جاؤ لیکن عمدہ لوگون سے
ایک بدوضعی تمام لیاقت اور تمام آبرو کو ضائع کر دیتی
ہے۔ عادہ کا اختیار نہ کرنا آسان ہے۔ مگر اختیار
کرنے کے بعد چھوڑنا مشکل بلکہ محال ہوجاتا ہے۔ اپنی
حالت ظاہری کو اپنی وقعت کے مطابق رکھو۔
میرا روپیہ جہانتک تمہاری آسایش مین صرف ہو
انشاءاللہ مجھکو دریغ نہین۔ اگر تمکو نام و نمود کا
آدمی کرے تو میرا روپیہ اچھے نیک لگا۔ مجھکو
ایسے خرچ مین ہمیشہ خوشی ہے۔ تم اپنی والدہ
سے بے تکلف خرچ لو لیکن اگر اونکے پاس نہو
تو مجھسے مانگنے مین تامل مت کرو۔ تمہارا اسباب
لیکر بیٹھا ہون اور اوسکی روانگی کی فکر مین ہون
مین نے گاڑی [illegible] بھیجی ہے۔ کل باقی اسباب
آجائے گا۔ تمہاری سب چیزین یکجا کرکے پرسون
یا اترسون انشاءاللہ [illegible] بھیجون گا اور کوشش
کرون گا کہ تمکو اسباب جلد ملے۔ بشیر۔ کتابین
تمہارے پاس بہت ہین مگر سب کھنے کو ہین
اگر ان کتابون پر نظر محققانہ ہو تو آدمی عالم ہوجائے
اب للہ تم توجہ کرو اور مجھکو ناامیدی کی مصیبت
مین مت ڈالو۔ اوقلیدس کے دعوے یاد
کر چلو۔ رفتہ رفتہ خیال پر چڑھ جائے گا کہ فلان
مقالے کی فلان شکل کا کیا دعوی ہے۔ دوسرا
مقالہ اگر تم چھوڑ دوگے بھول جائے گا۔ اور اب
اوقلیدس کو بعد و کتاب سمجھنا چاہیے۔ جب دو

مقالے اس طور سمجھ لوگے تمہی استعداد ہو جائیگی کہ
باقی کتاب خود نکال لوگے۔ اوقلیدس کے نئے
دعوے بہت ضرور ہین۔ ہمیشہ امتحان مین کوئی
نہ کوئی نیا دعوی ضرور ہوتا ہے۔ اسکو پیش نظر
رکھو کہ تم کو اسی سال دوسری کلاس مین ترقی کرکے
جانا ہے اور امتحان سالانہ دوسری کلاس ہی دینا ہے پس صرف کلی
کا کورس ابھی سے رفتہ رفتہ اپنے بس مین
لانا چاہیے۔ تم مجھسے وقتاً فوقتاً ہر بات اور
ہر مسئلہ پوچھتے رہو۔ جہانتک ممکن ہوگا مین تین
سے تمکو سمجھا دون گا۔ بشیر۔ اگر تم علیگڑھ جاتے
تو تمکو شاید بڑی وحشت ہوتی لیکن اگر معلوم ہو
تم دہلی مین فائدہ علمی حاصل نہین کرسکتے تو پھر
دیکھا جائے گا۔ اب تمکو اپنا انتظام خود کرنا پڑیگا
اسکو سمجھ لوکہ لوگون پر ہمارے حقوق کچھ نہین اور ایسے
نفوس قدسی جو دوسرون کے بے وجہ شفقت ہوتے ہین
کم ہین۔ پس اگر کوئی بے اعتنائی کرے تو آزردہ
خاطر نہ ہونا چاہیے۔ خوشامد اور ملن ساری سے اپنا
کام نکالنا ہوگا۔ تمہارے پاس گرامر ہے اسکو
یاد کر چلو۔ فارسی کورس [illegible] کر دیکھ چلو۔ غرض
وقت سے جہانتک ممکن ہے فائدہ اوٹھاؤ۔
اپنے حالات جزو کل سے ہمیشہ مطلع رکھو۔ والدعا
۵۔ جنوری سنہ[illegible]ع مقام تحصیل نگرا۔

جس وقت سے مین آیا تمہارا اسباب جمع کرنے
کی فکر مین تھا چنانچہ اسوقت اسباب صندوق
مین بند کرکے اوپر سے ٹاٹ منڈھ کر تیار
کرتا ہون۔ وہانسے ریل پر روانہ ہوجائے گا

اس ایک صندوق میں اتنی کتابیں ہیں کہ اگر
آدمی نظر تحقیق سے ان پر عبور حاصل کرے تو عالم
ہوجائے مگر کہ چھوڑنے کو تو کتاب و [illegible]
کمثل الحمار یحمل اسفاراً - مقدم جماعۃ کی
پڑھائی ہے اوسکے یاد کرنے سے جو وقت بچے
اوسمیں دوسرا کام کرنا چاہیئے - اس قدر بوجھ اپنے
اوپر مت بڑھاؤ کہ جماعت میں پیچھے رہو کیونکہ
کہ ہم سبقوں میں برا رہنا بڑی بے غیرتی کی بات
ہے - بڑا انتظام اس کا ہے کہ انگریزی بول چال
اور عبارۃ انگریزی کے لکھنے میں یعنی انگریزی
کمپوزیشن میں ترقی کرو - سو امید ہے کہ اس کے
لیے تمنے تدبیر مناسب کرلی ہوگی - اگر وقت کو
انتظام سے صرف کرو اور معمول باندھ کر ہر کام وقت
پر کرتے رہو تو بافراغت جماعت کی پڑھائی بھی
خوب یاد کرلوگے اور پھر بھی اتنا وقت بچے گا
کہ اوسمیں انگریزی کو بڑھاؤ عربی پڑھو اور اونچی
کلاس میں جانے کا حوصلہ کرو - تصریح کی شرح
یعنی (کی) میرے نزدیک فائدہ مند
چیز ہے خرید کرلینا بشرطیکہ ہر سبق کی شرح دیکھو
اور سمجھو - میں تمکو عام اجازۃ دیتا ہوں کہ
تحصیل علم و استعداد میں صرف زر کا مطلق خیال
مت کرو اس خرچ کو خوشی سے ادا کروں گا -
صفائی سے رہو مگر زینت جو تمہید بدوضعی و
آوارگی ہو خبردار مت اختیار کرو - اس گئے گزرے
وقت میں بھی دہلی میں سب کچھ ہے - خدا شوق
اور طالب صادق دے - یہ ایک مشہور بات ہے
کہ آدمی جس شہر میں رہے وہاں کے طبیب اور

کوتوال سے دوستی پیدا کرے - تم بھی اسکا خیال
کرو فقط [illegible]

ابھی وقت تمھارا خط مقام سکندر پور خاص میں
پہونچا - میں آج حسین پور کو جاتا ہوں - تم
اپنے خطوط میں یہی پتہ لکھتے رہو - تحصیل کرا -
کیونکہ میں کسی مقام پر جم کر نہیں رہ سکتا -
اسمیں شک نہیں کہ ابھی تمھارا دل نہیں لگتا ہوگا
اور فی الواقع مدرسے کے انتظام کو کوئی شائق آدمی
کبھی پسند نہیں کرسکتا لیکن میں نے تم سے
بار بار کہا ہے اور پھر کہتا ہوں کہ تم مدرسے
میں صرف اتنے واسطے داخل ہوئے ہو کہ انگریزی
زبان میں ترقی کرو - اگر تم مدرسے کی پڑھائی پر
بس کروگے تو بالکل وقت ضائع جائے گا -
تم باہر اپنا انتظام کرلو - اپنے سے بہتر ماسٹر ہو یا
طالب العلم اوس سے مدد لو - برخوردار منت
اور خوشامد سے دنیا کا کام چلتا ہے - اب تمکو
معلوم ہوگا کہ دنیا میں بہت تھوڑے آدمی
ہیں جنکو تم اپنا دلی خیرخواہ کہہ سکو - جو بے انتظامی
دہلی کالج میں ہے وہی اور ویسی ہی دنیا کے
سب کالجوں میں ہے - اور میں جانتا ہوں
کہ علیگڑھ کالج بھی اس سے صاف نہیں ہوگا
پڑھائی کم تعطیلیں زیادہ - استاد نامہربان
ہم سبق شیطان - تم نے مجھکو ابھی تک
اطلاع نہیں دی کہ تم نے کس سے جدید اور
مفید تعارف پیدا کیا اور اپنے رات دن کے
اوقات کا کیا انتظام قرار دیا - باہر کی تحصیل

ہماری کہ کیا تھا اول لگے - ایک دن کا سبب کار
خیالات کے حقیقین نہر ہے - پھر دل کچھ ایسا
اچاٹ ہو جاتا ہے کہ میری طبیعت قابو مین
نہین آتی گھومنے - پھرنے - سیر باغ - اور
تماشا سے عجائب خانہ وغیرہ کو اپنے اوپر حرام قطعی
کرلو ورنہ تمکو آخرکار بہت افسوس کرنا پڑےگا مین
امید کرتا ہون کہ اس خط کے پہونچنے تک تمہارا
صندوق بھی پہونچ جائےگا - اور سب سامان
تمہارا درست ہو جائےگا اور باہر کے سبق مقرر
کرلو گے اور وقت بیٹھ جاتے گا تو کوئی وجہ
گھبرانے کی نہ ہوگی - مین جائز نہین کہتا کہ تم
پرنس آف ویلز کے دیکھنے کو لوگون کے ہجوم مین
گھسو - ہم غریب آدمیون کو شاہزادون سے
کیا لینا ہے - اور ہمیشہ دیکھا ہے کہ لوگ دور سے
دیکھکر اکثر کسی صاحب کو شاہزادہ فرض کر کے
خوش ہو لیتے ہین - اور بالفرض اگر واقعی شاہزادہ
کو بھی دیکھا تو اس سے فائدہ کیا حاصل ہوا -
میرا حال یہ ہے کہ ایک لحظہ طبیعت نہین لگتی
لکھنے پڑھنے کو جی نہین چاہتا اکیلا اوداس بیٹھا
رہتا ہون اور حیرۃ مین ہون کہ اسطرح کی زندگی
کیونکر اور کب تک بسر ہوگی - خدا کے لیے
میرے اس حال پر رحم کرو یعنی جس غرض سے
مین نے اس مصیبت کو اپنے اوپر گوارا کیا ہے
اوس مطلب کو فوت مت کرو پڑھو اور محنت کرو
اور دنیا مین نام و نمود پیدا کرو - یہ ایک مشہور
بات ہے کہ آدمی جس شہر مین رہے وہان کے
طبیب اور کوتوال سے دوستی پیدا کرے تم بھی
اس کا خیال رکھو - ۱۱ جنوری سنہ ۷۶ ع

ٹھیکر سینک کی چٹھی جو مین نے تمھارے پاس
بھیجدی تھی اوسکو نکال کر دیکھو اور محاورات کو
یاد رکھو - مجھکو جیسی کچھ ٹوٹی پھوٹی انگریزی آتی
ہے اسی تدبیر سے آتی ہے اخبار اور چٹھی اور
کتاب مین جو مضمون دیکھتا اوسکے محاورات
اور طرز ادا کو خیال کر لیتا اور یہی عمدہ تدبیر زبان دانی
کی ہے - زبان کا جاننا اسیپر موقوف ہے کہ
اہل زبان کی تحریر و تقریر کی تقلید کی جاتے
یہی حال ہر زبان کا ہے کچھ انگریزی پر موقوف
نہین لیکن انگریزی کے واسطے اس قدر سہولت
ہے کہ اوسکے اہل زبان یعنی انگریز ہم کلامی کے
لئے مل سکتے ہین بخلاف عرب و عجم کے
تم مجھکو انگریزی مین خط لکھا کرو مگر بالالتزام
اوسمین کسی سے اصلاح لے کر بھیجا کرو کوئی
خاص بات راز کی ہو تو اوسکو البتہ عبارۃ
اصلاحی سے خارج رکھو - مین نے تم سے
یہ بھی کہا تھا کہ عربی عبارۃ کی شرح بھی کبھی کبھی
لکھ بھیجا کرو تاکہ مجھکو معلوم ہو کہ تم کیا کرتے ہو -
مجھکو امید ہے کہ تم نے منطق کے لیئے انتظام
مناسب کر لیا ہوگا - بشیر - یہ بات مین تمھارے
ذہن نشین کرنا چاہتا ہون کہ جس شغلہ مین تم ہو
یعنی طلب علم وہ ایک بہت بڑا مشکل کام ہے
اور لوگو نا فہمیو نا مشکل ہوتا جاتا ہے - اس مشغلے مین
کامیابی حاصل کرنے کی یہی ایک تدبیر ہے کہ
آدمی صبر و استقلال کے ساتھ متوکلا علی اللہ کام

سلسلہ ابھی جاری رکھنا۔ یاد رہے ایک شرط
ضروری ہے منوہر جس سے تم کو اپنے چچا کی
تمھیں دیکھ لو دنیا۔ تمکو معلوم ہے کہ وہ کیسی اونچی
استعداد کا آدمی تھا اور کتنا محنتی اور جفاکش اور
کس قدر شوق رکھتا تھا جب منوہر جیسے آدمی کا
یہ حال ہو تو واسطے ہر حال اونکے جو بے پروائی
سے پڑھتے اور جو پڑھتے اوسکو بھلا دیتے ہیں۔ میں نے
سنا ہے کہ منوہر نے ناکامی کا اس قدر سخت صدمہ
ہوا کہ وہ بہت بیمار ہے۔ اس سے ثابت ہے
کہ وہ بڑا غیور ہے اور ایک مرتبہ پھر امتحان دیگا
اگر تمکو مدرسے کے آنے جانے میں
تکلیف ہوتی ہو تو بے تکلف صاف کہدو
میں تمھارے واسطے سواری کا انتظام کردوں قسم
ہے خدا کی مجھکو تمھاری آسایش جان سے
زیادہ عزیز ہے خدمت کرنا ہرگز بار نہیں۔ تم مجھ سے جیسی
فرمایش چاہو کر دیکھو انشاءاللہ میں اوسکو فی الفور
بجا لاؤں گا اسکے عوض تم میری صرف ایک
فرمایش پوری کرو وہ یہ کہ پڑھو اور لیاقت پیدا
کرو۔ خدا تم پر دین و دنیا کی برکات متواتر
نازل کرے۔ آیندہ میں تمکو بار بار لکھ چکا
ہوں ہر زبان کی صرف و نحو بڑی ضروری
اور مفید چیز ہے اس پر زیادہ توجہ کرو حساب
کی کتاب جو تم پڑھتے ہو اوسکی عبارت بھی
سبقاً سبقاً پڑھنی چاہیے۔ تم صرف اعمال
مشق کرتے ہو اور مطالب کتاب سے
مطلق بے خبر۔ فقط ۱۰ فروری [illegible]

ہرچند انگریزی تلفظ کی تصحیح پر تمکو خود توجہ ہوگی
اور اسمیں شک نہیں کہ جس قدر تم نے مجھ سے
پڑھا ہے وہ قابل اطمینان نہیں لیکن تم ہی نے
مجھ سے یہ بھی کہا ہے کہ تلفظ میں چنداں اختلاف
نہیں نکلتے تاہم جب تک سبق ہو یا جب تک
تمھارے ماسٹر گفتگو کریں اونکے الفاظ کو کامل
غور کے ساتھ سنتے رہو اور خوب خیال رکھو کہ
کس لفظ کو کیونکر ادا کیا۔ انگریزی میں ایکسنٹ
بھی ایک بڑی ضروری چیز ہے جسکی طرف
ابھی تک تم نے مطلق توجہ نہیں کی۔ اس کے
معنی ہیں زور دینا دباؤ ڈالنا مثلاً [illegible] ایک
لفظ ہے اس میں آر پر زور ہے اوسی کو
پکار کر اور مخاطب کو سنا کر اور زور دیکر بولنا
ہوتا ہے اسی طرح کل الفاظ مرکب میں کسی نہ کسی
حرف پر ایکسنٹ ضرور ہوتا ہے۔ مخارج حروف
میں شاید چنداں دشواری نہیں صرف سی
۔ ٹی۔ اس۔ آر۔ چار حرف قابل لحاظ ہیں
۔ سی۔ جب کاف کی آواز دیتا ہے تو انگریز
ہائے ہوز کا اشمام کرتے ہیں یعنی اس طرح
بولتے ہیں کہ ہ کی بو باقی جائے کنٹری کو
کہتے ہیں کھنٹری۔ لیکن وہ ہ مخفف
ہوتی ہے اگر صاف ہ لگائی جائے تو
غلط۔ یاد رکھو کہ۔ کے۔ اور سی۔ میں ذرا سا
اسی اشمام کا فرق ہے۔ کے۔ میں ہ کا
اشمام زیادہ ہے۔ ٹی۔ کا حال اشمام ہائے ہوز
میں سی کا سا ہے۔ ٹائم کو تھائم بولتے ہیں لیکن
مگر وہی ہائے خفیفہ لگاکر۔ اس۔ یا تو کبھی

ز) کی طرح بولا جاتا ہے جیسے - بوائز - اور کبھی
تس) لیکن انگریزی تس کو اس طرح نکالتے ہین
کہ ش کی بو پائی جاتی ہے بلکہ وہ اس جو ز
بولا جاتا ہے وہ بھی اس اشمام ش سے
خالی نہین ہوتا - افسوس ہے کہ مین اس بات کو
تحریر مین ادا نہین کر سکتا لیکن مین نے انگریزون
کو سنا ہے کہ تم کو صاف س سے نہین بولتے
بلکہ ش سے ملا دیتے ہین - تم بہ طور خود اس کا
لحاظ کر لو - آر کا عجب حال ہے وہ شروع مین
ڈبلیو کے قریب ہے - ایک مرتبہ انگریزی اخبار
مین پرنس آف ویلز کی نسبت لکھا تھا کہ لفظ
رائل اونکی زبان سے وائل نکلتا ہے - جو
آر بیچ مین یا اخیر مین ہو تو صرف ایک حرکت
ظاہر کی جاتی ہے اور بس مثلاً ورسٹ کو انگریز
وسٹ نہین کہتے بلکہ بولے مونہہ سے فسٹ
ہان اشمام ہاے ہوز مین - پی - اور - کیو - کو
بھی شامل کرنا چاہیے پرنس کو انگریز پھرنس
کہین گے اور کوارل کو کھوارل - ڈی کو
فصیح انگریز سختی کے ساتھ ادا نہین کرتے بلکہ
اوسکو ت کے قریب قریب رکھتے ہین اور
شاید اس مین بھی ہاے ہوز کا اشمام کرتے ہون
اس وجہ سے دال کے قریب معلوم ہوتی ہے -
ٹی ایچ ایک عجیب حرف ہے وہ ت اور
ز کے بین بین ہے - دتی مین جو تلفظ
ہے اس پر لحاظ رکھو اوسکو ہونٹھ اور دانت
کی مدد سے ادا کرتے ہین ہندوستانی ڈبلیو
اور وی مین فرق نہین کرتے یہ فاحش
غلطی ہے - اس کو خوب توجہ سے پڑھکر
سمجھنا اور مین سمجھتا ہون کہ اگر تم چاہو تو
مجھ سے بذریعہ تحریر کسی قدر فائدہ حاصل
کر سکتے ہو - تمھارے خطوط جنمین علمی مطالب
ہون مین اونکو بہت خوشی سے پڑھون گا

تلفظ کے اعتبار سے تو تمھاری انگریزی اسی قدر
صحیح و مستند ہوتی کہ تمکو چھ برس کی عمر سے مدرسے
مین انگریزی شروع کرائی گئی ہوتی - مشہور
بات ہے اور ٹھیک بھی ہے کہ بڑے ہوکر
زبان موٹی پڑ جاتی ہے اور آسانی کے ساتھ
مخارج حروف پر نہین لوٹتی - غرض تصحیح تلفظ
انگریزی متقاضی تھی کہ تم کو شروع سے مدرسے
مین داخل کیا جاتا مگر وہ وقت تھا تمھارے
کیرکٹر (چال چلن) کے فارمیشن (تشکیل)
کا - یعنی تمھارے دل مین آیندہ کے چال چلن کی
بنیاد دھری جا رہی تھی اور بچون کی زندگی مین
بالکل غفلت کی جاتی ہے بس مین نے تمکو
اپنے پاس رکھکر تمھاری انگریزی کو بگڑنے دیا
مگر فی زعمی تمھارے کیرکٹر (چال چلن) کو
سنبھالا - اگر مجھکو اپنی انگریزی پر وثوق ہوتا
تو مین تمکو تمام عمر کسی مدرسے کی صورت تک
بھی نہ دیکھنے دیتا پھر کیا کرون مین انگریزی کا
کلاونت نہین ہون عطائی ہون - از بسکہ ہنوز
نو عمری ہے اور کیرکٹر (چال چلن) راسخ نہین
ہین تمھارے چال چلن کی طرف سے
ہمیشہ خائف ہون اگر تم نے اوسکو بگڑنے دیا

جسکے معالم اور نظان مدرسے مین بکثرت ہین
تو یاد رکھو انگریزی سیکھنا کیا اگر خدا نخواستہ انگریز
بھی ہو جاؤ تو دنیا مین کامیابی نہین ہو گی نہین ہو گی

تمھارے خط نے جو بعد الاصلاح ملفوف ہے مجھکو
سخت رنج پہونچایا مین نے تم کو انگریزی کی
طلب سے جدا کیا سو مین دیکھتا ہون کہ انگریزی
و عربی دونون جانا چاہتی ہین - عربی تو یقینا
جا چکی - رہی انگریزی سو مین پاتا ہون کہ ایسی
بیہودہ غلطیان تمھاری چٹھی مین ہین کہ تنزل استعداد
اس سے ظاہر ہے - تمھاری انگریزی ایسی ہونی
چاہیے کہ مین اوسمین کوئی غلطی گرفت نہ کر سکون
اس واسطے کہ مین انگریزی دان نہین ہون نہ
مجھ کو انگریزی کا شوق نہ خدا کے فضل سے انگریزی
کی ضرورت لیکن جب ایسی فاش غلطیان دیکھون
تو کیونکر صبر کرون - تمھارا یہی حال رہا تو میری
برسون کی محنت دہلی مین ضائع کر دو گے مین نے
تم سے بار بار کہا کہ خطوط کی اصلاح ضرور ہے کسی کو
دکھا لیا کرو اور جو اصلاح دے اوسکو خیال رکھو -
تم نے ایسی خود رائی اختیار کی ہے کہ تمکو میرے
کہنے کی مطلق پروا نہین ہوتی - اگر یہی انگریزی
ہے جو تم نے لکھی تو لعنت بر ایچ - مین نے
صرف موٹی موٹی غلطیان گرفت کین اگر عبارت
کی عمدگی اور محاورات پر نظر کرتا تو ایک حرف
باقی نہ رہتا - بے شک تمھارے ایسے خطوط
سے مجھ کو اندازہ ملا کرے گا کہ تم کیا کرتے ہو -
تمکو دہلی مین مطلق نہین ملتے تو کیا اب استنے

بڑے شہر مین کوئی اتنا نہین کہ تمکو انگریزی مین
اصلاح دے دیا کرے - مگر تم سمجھتے ہو کہ اہل قلم
ہے اور تمھارا باپ وہان کا بھی حاکم ہے - اگر تمھارا
یہی حال ہے تو دہلی مین رہنا تمھارے حق مین تو
ہے - مین اس کالج سے باز آیا - بلا سے انگریزی
میرے یہان عمدہ نہین عربی تو ہے - خط اصلاحی تم
حسب عادت عجلت سے مت پڑھو بلکہ بغور آج
مجھ سے پھر کوئی منوہر کا تذکرہ کرتا تھا مشن سکول
اعظم گڑھ سے شاید کلہم دو لڑکے امتحان انٹرنس
دینے گئے تھے - لٹریچر مین بہت اچھے تھے
اس واسطے کہ پادری صاحب نے لٹریچر پر بڑا
زور دیا تھا مگر سائنس یعنی علوم ریاضی ہندوستانی
ماسٹرون کے سپرد تھے اون مین منوہر وغیرہ بے
نکلے اور ناکام رہے - اس مین شک نہین کہ اگرچہ
انسان کی طبیعت خاص فن سے زیادہ مناسبت
رکھتی ہے لیکن امتحان پاس کرنے کو ضرور ہے
کہ جس قدر چیزین مشروط ہین سب مین جواب
شافی دیا جاے - بشیر - تم ابھی سے ہر چیز کو
توجہ رکھو اگرچہ کوئی خاص چیز خلاف طبیعت ہو لیکن
امتحان کی ضرورت سے چار و ناچار سب چیزون
کو دیکھنا چاہیے اس واسطے کہ جب مجموعی نمبرون
کا ایک حد معین تک پہونچتا ہے تب آدمی
پاس ہوتا ہے - ۱۸- فروری سنہ ۹۶ء

یہ چٹھی تمھاری پہلی چٹھی سے بہتر ہے - اس مین بھی
تم نے اصلاح نہین لی اور لکھنے کے بعد نظر ثانی
تک نہین کی - اب معلوم ہوتا ہے کہ تم کچھ چالو

سبق ہو جاتین تو کیا کہنا ہے - بس کسی سے سمجھو - جن نے
دو کھنے کی محنت مین تمھارے خط کو درست کیا
مہربانی کرکے اوسکا کوئی لفظ چھوٹ مت دینا - جس لفظ
کی تم سند نہ پاؤ یا تسکین نہ ہو اوس کو مولوی خان بہادر
شیخ ضیاء الدین یا نصیر الدین صاحب سے حل کر لو -
بات بات مین حجت مگر معقول شرط طالب العلمی ہے
یہی تحقیق زبان اور ہر فن مین پیش نظر رہے تو
بشیر اس طرح پر ایک یا دو برس کا پڑھنا کافی ہے
بشیر صاف لکھو کہ تم اپنی جماعت مین اول نمبر
کے لڑکے گنے جاتے ہو یا کسی مضمون مین کوئی
لڑکا تم سے بھی اول ہے - تو محنت کرکے
اوسکے برابر ہو جاؤ - کھیلتے کھیلتے سبحان بخش سے
فدا سی فارسی بھی کبھی دیکھ لیا کرو - آخر ایک چیز
ہے - ۳ - مارچ سنہ [illegible] عیسوی

خط فارسی تمھارا پہونچا - مین تمکو خود چند بار
فارسی کی طرف متوجہ کر چکا ہون - اس مین کیا
شک ہے کہ اردو سے فارسی بہ طرح بہتر ہے
اتنی بات سمجھ لو کہ انگریزی - عربی - فارسی - یہ
سب دوسرے ملکون کی زبانین ہین - ہم کو
من حیث المعاشرۃ اپنی اردو کے علاوہ کوئی
دوسری زبان درکار نہین لیکن اردو ابھی حالت
طفلی مین ہے - یعنی کل تم ڈھائی تین سو برس
اس کو پیدا ہوئے گزرے ہونگے - میر تقی
اور سودا کے اشعار مین بھی بہت سے الفاظ
عجیب پائے جاتے ہین جو اب متروک و
مہجور ہین جیسے جاگہ بجائے جگہ سبق بجائے

ہے - آئیان بجائے آتین وغیرہ شروع
ہو گیا - کے الفاظ اردو مین اس کثرۃ سے
تھے کہ ابتدائی اردو کا ایک جملہ بھی سمجھ مین نہین
آتا - سب سے پہلا اردو یعنی ریختہ گو ولی تھا اوسکے
اشعار سنو تو ہنستے ہنستے لوٹ جاؤ لیکن یوماً فیوماً
اردو کی تہذیب ہوتی گئی یہانتک کہ میر تقی نے
ویسا ریختہ کہا کہ فارسی کو مات کیا - سودا اون
کا ہم عصر تھا - زان بعد - ناسخ - و آتش - کا زمانہ
ہوا تو ان کی بولی اور بھی صاف ہے - اب
آخر مین شیخ ابراہیم - ذوق - اور دبیر - اور
انیس لکھنوی نے تو اردو کو خوب رونق دی
انگریز کبھی کبھی کچھ توجہ کرتے ہین کہ اردو کو رونق
ہو مگر یہ سیکڑون برس کے کام ہین - غرض
اردو مین افسوس ہے کہ علم نہین اور بولی تھوڑی کا
بھی وہ لطف نہین جو عربی فارسی مین ہے -
بشیر - عربی کا جب تم کو مزہ ملے گا تو سچ باور
کرو آدمی پر وجد کی کیفیت طاری ہو ہو جاتی
ہے - مفتی صدر الدین خان مرحوم کو مین نے
دیکھا کہ باین وقار مجمع امتحان مین انگریزون کے
روبرو گانے لگتے تھے - علاوہ لطف زبان
کی سمجھو مین ہم دوسری زبانون کے حاجتمند
ہین اور یہ وجہ وہی ہے کہ نری اردو سے
کام نہین چلتا اور چار ونا چار دوسری زبان
سیکھنی پڑتی ہے - اب دوسری زبان کونسی
اختیار کی جائے جس کے ذریعے سے علم حاصل ہو
اور بولی کا مزہ ملے سو برخوردار وہ زبان انگریزی
ہے - کلام الملوک ملوک الکلام - انگریزی دان

جستجو انگریزون کی تلاش اور محنت اس درجے
کی ہے کہ کسی قوم نے اس صفت مین ان کی
ہمسری نہین کی اب انگریزی کا یہ حال ہے کہ
گنجینۂ علوم ہے - یونانی - اور عربی اور عبرانی
اور سنسکرت اور لیٹن وغیرہ مین جو ذخیرے
تھے انگریزون نے سب اپنی زبان مین جمع
کر لئے اب یہ عجیب بات دیکھی جاتی ہے کہ اصلی زبان
مین اون علوم کا پتہ نہین مثلاً جبر و مقابلہ فی
الاصل عربی مین تھا اوسکا نام الجبرا اس کا
گواہ ہے - انگریزی مین کوڑیون جبر و مقابلے
ہین - عربی مین مجھ کو تو آج تک کوئی رسالہ
دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا اور غالب ہے کہ
مصر و روم مین بھی ہون گے تو اب انگریزی
کتابون کے ترجمے ہون گے - اصلی کتابین
معدوم اور مفقود - اس سے قطع نظر انگریزی
زبان حکام وقت ہے - اگر اس مین علوم نہ بھی
ہوتے تو اس کا زبان حکام ہونا کافی تھا -
کیونکہ اس صورت مین وہ ذریعہ رسائی ہے -
غرض جس جس پہلو سے دیکھا جاتا ہے سب سے
مقدم انگریزی - اس کے بعد عربی اس لیے
کہ وہ کلاسیکل ہے - فصاحت اور بلاغت
اس مین کوٹ کوٹ کر بھری ہے - اور
سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ عربی شعار
اسلام ہے - میرے نزدیک جو مسلمان
عربی نہین جانتا وہ نام کا مسلمان ہے -
سب کے بعد فارسی وہ بھی اس وجہ سے کہ ہماری
اردو مین فارسی کی ترکیبین بہت ہین اور فارسی

کے بدون تکمیل اردو ممکن نہین - حاصل کلام
فارسی کو اتنا دیکھو کہ اصل مطلب فوت نہ ہو -
یہ کون کہے کہ فارسی کچھ نہین - علم شے بہ از جہل
شے - اگر کسی کو موقع ملے تو اوسکو سنسکرت اور
ترکی اور پشتو اور چینی زبانون کا سیکھنا
تضیع وقت سے بہتر ہے - تم تکمیل انگریزی
پر اپنی تمام ہمت صرف کرو - فارسی کو لہو و لعب
کے عوض لکھو - لیکن فارسی مین ہزارون
الفاظ عربی کے ہین اونکو نظر انداز مت کرو
تحقیق عجب چیز ہے - جو کرو تحقیق کے ساتھ
کرو - اصلاح کے متعلق یہ بات ہے کہ مبتدی
مثل اوس لڑکے کے ہے جو چلنا سیکھتا ہے
اور اصلاح دہندہ اوسکو چلنا سکھاتا ہے -
ہم لوگ بچون کو اونگلی پکڑا دیتے ہین لیکن
چلنے کا سارا بوجھ لڑکے پر ڈالتے - مگر فرض
کرو کہ بجاے اونگلی پکڑا دینے کے ہم لڑکے
کو بٹھا دین اور خود دوڑتے دوڑتے پھرین
تو اس سے لڑکے کو کیا فائدہ ہوگا - اصلاح
دہندہ اگر خود ساری عبارۃ لکھ دے تو اس سے
مبتدی کو کچھ نفع نہین - بڑی اصلاح شوق
ہے - جی کو لگی ہوتی ہے تو آدمی وہ نکالتا
ہے جو استاد کو نہ سوجھے - ... کہان
ہین اور جو ری الہ آباد مین ہوتی یا پھول پور
مین - مین نے اس غرض سے پوچھا کہ شاید
مین کچھ مدد کر سکون - اگرچہ اصلی مدد خدا کی
چاہیے لیکن قرابتہ مندی اسی دن کے
لیئے ہوتی ہے - سالی اور بہن لفظ دو ہین

اوز معنی و احمد . . . . کے مجھ پر بھی حقوق ہین اوس
مجھکو اونکی مصیبت سے رنج ہوتا ہے - رئیس صاحب
بورڈ سے مل کر آئیں آئے - یہ تو طے ہو گیا
کہ بند وبست مین وہان صاحب رہین اور مجھکو
ضلع ملے - علی گڈھ کا نام سن کر بورڈ نے کہا
کہ نذیر احمد بڑا ہی خوش نصیب ہے - اوس کے
لیے نمبر ترقی ملی اب کیا ضرور ہے کہ ضلع بھی
اوسکو اوسی کی تعیین سے ملے - غرض جواب
صاف [illegible] ایسی محنت کے لجئے
مین علی گڈھ کو لے کر یہا جانتا ہین ڈالتا - خدا
صرف تمھارے لیے کہ تم کسی طرح پڑھو - بشیر
اگر تم چار پانچ برس لگ لپٹ کر محنت کر ڈالو تو کچھ
بات نہین - پھر انشاء اللہ ساری عمر اس محنت
کا فائدہ اوٹھایا کرو گے - مین نے جس بے سامانی
سے پڑھا تمھاری ما اوس کی گواہ ہین [illegible]
میری محنت کا حال بھی اونھین سے پوچھو کہ
مجھکو اطمینان سے سونا حرام تھا - یہ محنت ایک
حیلہ ہو گئی اور خدا نے مجھکو افلاس اور بے
توقیری کے عذاب سے نجات دی - تم بھی تو
کبھی اپنی حالت کو میری اوس حالت سے مقابلہ
کیا کرو - اب جو مین سست اور کاہل ہو گیا
ہون تو اس وجہ سے کہ کوئی اختیاری تدبیر
باقی نہین ورنہ اس پیری مین بھی میری
کتاب بینی جوان ہے - بار بار امتحان
وکالت کو جی للچاتا ہے لیکن بیس برس کی
خدمت اور تعزز پر نظر کر کے ہمت قصور کرتی
ہے - اب جو مجھ سے رہ گیا ہے تم کرو - ۶

اگر پدر نتواند پسر تمام کند - انگریزی کا تلفظ
ابھی خاطر خواہ تم نے نہین کیا - گرامر کے قواعد
مستحفظ ہون اور جو پڑھو سو از بر - اصلاح دینے
والا کوئی آدمی با استعداد ہوا اور ہر وقت ایک
دھن لگی رہے - تب جانو کہ انگریزی آئی -
اور انگریزی کی کیا تخصیص ہے ہر علم کا
کا یہی حال ہے - لفظ اوس اور اُس
کی بابت مین تم کو لکھنے والا تھا - حرکات
بالحروف اردو مین نہین تو اوس بالواو
کیون ہو اور اوس ہو تو اِس کی جگہ
ایس کیون نہو - اسی طرح اوٹھانا وغیرہ
لیکن ایک غلط دستور واو لکھنے کا
رواج پا گیا ہے - تم چاہو دستور غلط کی
تقلید کر دیا پابند صحت ہو کر ترک واو کا
التزام رکھو فقط ۱۲ - مارچ سنہ [illegible] عیسوی

ایک ہفتے سے تمھارا خط بند ہے - جو شخص
تمھاری طرح اسی مکان مین رہتا ہو کہ وہان
سارے سارے دن کان پڑی آواز نہین
پڑتی اس کو اس بات کا یقین کرانا سخت
مشکل ہے کہ دنیا مین لوگ خط کے منتظر بھی
رہا کرتے ہین - بشیر - لو تم کو اس قدر
تحصیل علم کا شوق نہ ہو جس قدر اقتضاے
حالات زمانہ ہونا چاہیے یا جس قدر مین چاہتا
ہون کہ ہوتا تا ہم مین کیا جو تم کو جانتا ہے
وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم سمجھدار ہو اور اسی سمجھ
کے بھروسے پر مین تم کو یہ خط لکھتا ہون -

بڑی ہمت کرتا ہے - اور اس وقت تک تعلیم
بھی عمدہ ہو رہی ہے - سچ کہا ہے تجربہ کرنے
کی - یعنی علم اُس کا جو محنت کرے - انگریزی
بولنے کا کیا حال ہے - تم کو خود بھی تو حالی
و سابق میں تفرقہ محسوس ہوتا ہوگا - احمد
تھرڈ کلاس میں ہے - رابندر مشن سکول
میں پڑھتا ہے - غرض ہر طرف اور ہر جگہ
لوگ کچھ کر رہے ہیں - فکر ہر کس بقدر ہمت
اوست - اِس ضلع سے علی گڈھ میں بہت
لڑکے گئے ہیں اور چلے جاتے ہیں علی گڈھ
کی کیا تخصیص ہے شوق ہو تو دنیا کی مکتب
آکسفرڈ اور اڈنبرا کی یونیورسٹی کا حکم
رکھتے ہیں - ۸ - مارچ سنہ ۱۹۲۶ عیسوی

تمہارے خط کو جس میں تم نے ... صاحب
کے خاندان کی نسبت اپنی پسندیدگی ظاہر
کی ہے میں نے بہت خوشی سے پڑھا -
شاباش آزادی اور معقول پسندی اسی کا
نام ہے - مجھ کو بھی تمہاری رائے سے
اتفاق ہے - اور بات ابھی لگا رکھی ہے
اور جوں کہ یقینًا ... صاحب کو تم سا
آدمی مل نہیں سکتا ہم کو عجلہ کرنے کی
کوئی وجہ نہیں - جب تک ہماری طرف سے
جواب صاف نہ ہو وہ لڑکی کہیں جا نہیں
سکتی - لیکن ایسے معاملات میں جملہ اطراف
و جوانب پر نظر کرنی ہوتی ہے ... صاحب
کے گھر کا دستور کچھ عجیب طرح کا ہے - نو

برس ہوئے کہ زن و شو میں کچھ تعلق نہیں
اِسکا اثر اُنکی اولاد و تربیت پر یوں ہو رہا ہے
اُن کو نہیں دکھایا جاتا کہ تعلق زن و شوئی
کیا ہے اور اس تعلق سے کیسے کیسے حقوق
ایک کے دوسرے پر ثابت ہوتے ہیں - اُنکی
طرز ماند و بود ہماری طرز ماند و بود سے اس قدر
مختلف ہے کہ جو اُن کے یہاں بہتر ہے
اُس کو ہم لوگ عیب سمجھتے ہیں - یہی بے تعلقی
اگر خدانخواستہ ہمارے یہاں ہو تو گھر
ایک دم نہ چلے - ضرور ہے کہ مفارقت ہو جائے
پھر صورت کا بچار غضب ہے - اُن کو نہ صرف
اپنی صورتوں پر ناز ہے بلکہ دنیا کو بد صورت
سمجھتے اور بد صورتوں سے نفرت قلبی رکھتے
ہیں جب مزاج کی یہ کیفیت ہو تو واقعی ہیں
ایک دن کا نباہ نظر نہیں آتا - پھر وہ ایک
کوڑی نہیں کما نہیں سکے - اور سیمین تن صاحب
بیچارے تو تخفیف مصارف شادی کی فکر
میں تھے وہ بھی پیش رفت نہ گئی - پھر سے
اُن کو محبت نہ تھی - اور سچ یہ ہے کہ ہمارا
انتظام خانہ داری بلے ہماری آماؤں کے
درست ہو نہیں سکتے - گورمنٹ کو کب
دخل - ناچ - آتش بازی - اور دنیا بھر
کی تفضیح ممکن نہیں کہ نہ ہو جس طرح
مولوی ... کا خاندان حقیقت میں مرکز سے
واقف نہیں ... صاحب کا خاندان
نہیں جانتا کہ پردہ کس کیا چیز ہے اور جہاں
تک مجھ کو بیگم صاحب کا حال معلوم ہے وہ

تم جیو اور خدا تم کو صالح و نامور و با اقبال
کرے پھولو پھلو - مجھکو دوسرا بیٹا درکار
نہین - ... اور ... اپنے گھرون مین آباد
ہون - آن کو خوشی ہو - مجھکو بیٹیون کی
تمنا نہین - تمھارے آنکھون دیکھتے -
ظہیر - نصیر - حسینہ - وہ دو توام لڑکے
اور ایک [illegible] کتنے ہوے اور مر گئے ع
کس کس کا رنج کیجیے کس کس کو روئیے -
فرقہ نسوان عموما اور ہندوستانیون کی
عورتین خصوصا کیسی تباہ حالت مین ہین کیا
تم ... کی مصیبت پر نظر نہین کرتے - پھر
بھلا کوئی عاقل لڑکیون کے ہونے پر خوش
ہو سکتا ہے - وہ جو وعید قرآنی ہے -
اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُم بِالاُنثٰی ظَلَّ وَجهُهٗ
مُسوَدًّا وَّهُوَ كَظِيمٌ اَيُمسِكُهٗ عَلٰی
هُونٍ اَم يَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ یہ انسداد دختر
کشی کے لیے تھا جس کا عرب مین بہت رواج
تھا - کما قال اللہ تعالی وَاِذَا المَوءُدَةُ
سُئِلَت بِاَیِّ ذَنبٍ قُتِلَت - جب مجھکو
اور تم سب کو اس کی حیاۃ و ممات کی طرف سے
اطمینان نہین تو ایسے مہمان چند روزہ کی
نسبت خوشی و ناخوشی کا کیا محل ہے - سہ
لَهٗ مَلَكٌ يُنَادِي كُلَّ يَومٍ - لِدُوا لِلمَوتِ
وَابنُوا لِلخَرَابِ - خداوند کریم نے اپنے
فضل سے مجھ پر بسط رزق بہت کیا ہے
اور مین بہت بہت اس کی نعمت کا شکر گزار
ہون - اگر دس لڑکیان ہون تو مجھ پر ذرا

بار نہین - [illegible] ہون اور صاحب نصیب ہون
نہ یہ کہ کم بخت جب قوۃ تکلم پیدا کرین اور
دلون کو فریفتہ کرنے لگین تو کٹ جاوین اور چھوڑ کر
آغوش لحد مین جا کر سو رہین یا جئین تو [illegible] کی
سی اَشُوا الحیوۃ جئین - اِنَّمَا اَشکُو بَثِّی
وَحُزنِی اِلَی اللّٰهِ بڑی مبارک بات یہ ہے کہ
تمھاری والدہ نے جان بری حاصل کی -
اب ان پر تاکید کرو کہ یہ کم بخت دولت کیا
ہو گی - یہ تو اپنے تن بدن کو لگائین -
نام تجویز کرتے مجھکو تامل ہوتا ہے - یہ
کم بخت جلد جلد مرتے اور میرا نام بھی خراب
کرتے - مجھکو ابو المحامد اور محمودہ کا تخت قلق
ہے - کیسے پیارے نام تھے - اس لڑکی
کی کیا تخصیص تھی - خدا کے فضل سے میرے
یہان سب روحین مبارک قدم تھین - اس
لڑکی کی آمد کے ساتھ مجھکو علم ہیئت کی کتاب
پر پانسو روپیہ انعام ملا جس کی مطلق توقع
نہ تھی - اول تو مین اس کتاب پر چارسو
پا چکا تھا - پھر یہ مال تھا ونن صاحب کا
کہ انکی وفاۃ کی وجہ سے لاوارث ہو گیا
اور بڑا خدشہ یہ تھا کہ ہمارے بالفعل
کے لفٹنٹ گورنر بہادر انعام کے مخالف
ہین اور جب سے زمام حکومت ان کے ہاتھ
مین ہے شاید ہی ایک انعام دیا ہے وہ
بھی انعام کے نام سے نہین بلکہ کاپی رائٹ
یعنی حق تصنیف خرید کیا ہے - لیکن مجھکو
روپیے سے مطلب ہے - چاہے انعام ہو

باحق التر حجہ کا دام - جی چاہتا ہے کہ یہی انعام
مقارن ہولا دہ واقع ہوا ہے بیچ دون مگر
روپیہ اعظم گڈھ مین ملے کا لندا اوائل مئی مین
بھیجون گا - اسی پالسو مین ہاتھ پاؤن کا
زیور پورا کیا جاسے اور غالب ہے کہ کافی
بلکہ کافی سے زیادہ ہو - بشیر - مین تمھارے
امتحان کے نتیجے کا منتظر ہون - نہ صرف
نتیجے کا بلکہ اس کا بھی کہ تم سے جواب
دینے مین کیسی کیسی غلطیان سرزد ہوئین
اکثر فہم سوال مین غلطی ہو لیتی ہے - بڑی
بات تو یہ ہے کہ عبارۃ سوال کو بخوبی پڑھ کر
سمجھا جاسے کہ مستفسر کیا پوچھتا ہے پھر اکثر
اوقات لوگ اظہار علمیت کی نظر سے
فضول باتین لکھے چلے جاتے ہین -
ایسنڈ وی مور لوٹاک وی مور بوار -
تمھارا یہ پہلا امتحان ہے - ابھی سے اپنے
تئین سنبھالو - تم مجھ کو بیٹون اور بیٹیون
کیطرف متوجہ کرتے ہوا اور مجھ کو ہر دم و ہر لحظہ
تمھارے خیال سے فرصت نہین - تم
ماشاء اللہ لقد ہوا اور یہ شیر یعنی [illegible]
اور کیا تم نے نہین سنا - کہ لقد را بہ
نسیہ گزاشتن کار خردمندان نیست -
لڑکیان آفور کی بھری ہین جن سے
سوا اسے تکلیف کے کچھ توقع نہین -
مجھ کو خوف ہے کہ یہ روح جدید اُسی
کچھ نہ کچھ تمھارا وقت ضرور صرف کرائے گی
تم اُس کے ساتھ کھیلو مگر بہت تھوڑی دیر
گرامر انگریزی و عربی سے تم نے قطع نظر
کر رکھا ہے اور مین ہمیشہ اُس کی ضرورت بتا
تم پر ثابت کرتا رہا ہون - کوئی استاد انگریزی
دان صاحب استعداد اصلاح انگریزی کے
واسطے اب تک تجویز نہین ہوا - یہ تمھاری
ملن ساری کا حال ہے - والدعا
۱۸ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ عیسوی روز شنبہ

مین پرسون سے کوسی مین ہون - سرراہ
اعظم گڈھ اور یہین مجھ کو تمھارا خط ملا - مین
تمھارے اس خط کے پڑھنے سے مطلق
خوش نہین ہوا - مین شروع سے کہتا تھا کہ بشیر
محتمل کا یہ کام ہے کہ جو یوماً فیوماً پڑھے
اُس کو ضبط کرتا جائے اور ہر وقت امتحان
کے لئے آمادہ رہے - نہ یہ کہ جو پڑھا بلی
کے ... کیطرح توپ دیا - اب یہ عذر
کہ مجھ کو امتحان کی خبر صرف دو دن پہلے ہوئی
عذر بدتر از گناہ ہے - تم کو اس کا بھی امتحانی
نہین کہ دو منٹ پہلے تم کو خبر ہو - پوسٹ
بی ریڈی ایٹ اسے مونمنٹ نوٹس
تم دو دن کو غنیمت نہین سمجھتے - پھر جواب
جو مین دیکھتا ہون ہرگز ہرگز پورے نمبر کے
لائق نہین - تمھاری یادداشت ایسی ہے
جیسے کوئی بھولا ہوا خواب بیان کرے -
مثلاً ممتحن پوچھتا ہے کہ تم کیا عمل کرتا ہے
تم جواب دیتے ہو "آخر سے حرف علت
ساقط کر دیتا ہے اور آخر مین ساکن کرتا ہے"

یہ نرا اصل جواب ہے۔ لم کا اصلی عمل ہے
اسکان الآخر۔ جس کا ظہور تین طور سے
ہوتا ہے۔ اگر آخر مین ن۔ اعرابی ہے
تو حذف نون ہی اسکان الآخر ہے۔ اور
اگر آخر مین حرف علت ہے تو حذف حرف
علت ہی اسکان الآخر سمجھا جائے گا۔ ورنہ
حذف حرکت حرف آخر سے اسکان الآخر
ہوگا۔ کہان یہ جواب اور کہان تمھاری کتابی
تمھارے انگریزی کے جوابون سے بھی
بدجوابی اور عجلت ظاہر ہے۔ یہ نہین
کہ مستفسر کی بات پر خوب غور کر لیا اور
اطراف و جوانب پر اچھی طرح نظر ڈال لی
ایک تلا ہوا جواب دیا جائے۔ مجھ کو تم نے
سمجھ لیا ہے کہ اس کی عادۃ بکنے کی
ہے۔ خدا خود تمھارے دل مین ڈالے کہ
اگر ایک امتحان بگڑا تو خیر اگلے امتحانون کے
لئے ابھی آمادگی کرو کہ ہر سوال کا نمبر کامل
حاصل ہو۔ بڑا گر یہ ہے کہ جو پڑھو تحقیق سے
پڑھو اور یاد رکھو خصوصاً گرامر کہ یہ جس قدر
ضرور ہے اسی قدر تم اس سے بے پروائی
رکھتے ہو۔ ایک بڑا خوف یہ ہے کہ لکھ کر
نظر ثانی کرنے کی تمھاری عادۃ نہین
ہم لوگ تو اپنے جوابون کے مسودے لے آتے
تھے اور ان کو کتابون سے لا کر ملا لیتے تھے۔
بھلا خیر اگر ضیق وقت کی وجہ سے مسودہ
نہ کر سکو تاہم جواب کو مکرر بہ غور دیکھنا ضرور
ہے۔ مین تم کو کسی قدر معذور بھی سمجھتا ہون

کیونکہ یہ تمھارا پہلا امتحان تھا۔ یقین ہے کہ
ان شاء اللہ تمھارے آیندہ امتحان عمدہ ہونگے
گے بشرطیکہ امتحان کا برا ہونا یا کسی ہم جماعت
کا بڑھ کر رہنا تمھارے نزدیک موجب
بے غیرتی ہوگا۔ جبھی میرا تو یہ حال تھا
کہ امتحان بگڑا تو مدتون مجھ کو ملال رہتا تھا
نحن رجال وهم رجال سبب کیا
کہ کوئی ہم سے اچھا ہو۔ ضرور ہمارا قصور
ہمت ہے۔ اور اگر ایک دفعہ کوئی بازی
لے گیا تو دوبارہ کیون لیجائے۔ لا یلدغ
المومن من جحر واحد مرتین [illegible] کہا ہے
عند الامتحان یکرم الرجل او یهان
معزز وہ ہین جن کو امتحان مین کامیابی
نصیب ہے۔ دلی مین تمھارے تضیع
وقت کے بہت سامان ہین مگر پڑھنے
لکھنے مین تمھاری خیر کچھ نہین اور جب اس
مستفید ہونے کا تم کو سلیقہ ہے نہین۔
۲۔ مئی سنہ ۱۸۷۶ء عیسوی ++

مجھ کو ابھی تک تمھارے اسی خط کا
جھگڑا لگا ہے جس مین تم نے حال امتحان
لکھا تھا اور جھگڑا کیون نہ لگے مین زمانے
کے حال پر نظر کرتا ہون پھر اپنی طرف
دیکھتا ہون کہ اربعین سے متجاوز ہوا
ضعف قوی مجھ کو محسوس ہونے لگا
تمھاری بدشوقی اور بد استعدادی کا یہ
حال کہ پہلی سطر مین مرجع واحد۔ اور

غلطیاں کم ہوں ایک سین کے - اور لیالیہ
میں ة ظن طرح کی ضمیریں - شاید میں نے
کبھی تم سے خط لکھوایا ہے اور اس میں زاوت
معالیہ ولیوک فی ایامہ ولیالیہ آیا تھا - تم نے
ضمیروں میں وہ غلط بحث کیا کہ خیال کرنے سے
ایذا ہوتی ہے - ہنوز دلی دور عربی دانی کا کیا
مذکور - ابجد تک درست نہیں - اب دوسری
سطر پر چلو تو آداسے - میں الف ممدودہ کیا ہی
افعال ایک وزن مصدر مجرد ہے جیسے اقام
ثناؤ - اور الفریضہ - اور الدین - اور الیہ
باحسان - فعال کا فاعال کیوں ہونے لگا -
عربی آتی ہو اور قواعد مستحفظ تو معلوم ہو کہ لوگ کیسی کیسی
غلطیاں کرتے ہیں - اور آداب کو آداسے
اوراب - اداب البتہ الف ممدودہ ہے - وہ
جمع ہے ادب کی جیسے اقوال - افعال -
ادواب کا اداب ہوا - گویا ادب کا فرض
ادا کر لے کے بعد - خدمت بھی قاعدہ
رسم الخط غلط - جتنی تا زائدہ ہیں سب گول ة
یا چھوٹی لکھنی چاہئیں پس خدمة ہوا - لوگوں
نے مذمت کرکے وہیان قاعدے کا مذکور ہے -
پھر خدمة کے مؤنث ہونے میں کیا شک
ہے - علامت تانیث ة موجود اس کی
صفت مقدسة یا مقدسہ ہونی چاہئے
نہ مقدس کہ وہ صیغہ مذکر ہے - سنو صاحب
تم ہو تحصیل تمہاری نظر چھوٹے چھوٹے قاعدوں
کا حفظ نہ کرے گی تو تم کو قاعدہ یاد کیوں کر
رہے گا - تم کو میری اس عیب گیری سے

تکلیف ہوتی ہوگی مگر معاف کرو میرا فرض ہے
کہ تم کو تمہارے عیوب پر مطلع کروں - تم نے
عربی کا امتحان تو کبھی بھی نہ دیا اور یہی حال ضرور
انگریزی کا ہوا ہوگا کیوں کہ اس کی عادت احتیاط
کی ہوتی ہے وہ سب چیزوں میں احتیاط کرتا ہے
انگریزی سے میں خود عاجز ہوں اس واسطے
کہ مجھ کو نہیں آتی اور اگر میری تقدیر میں کچھ آتا
تو خدا کرے سکو وہ علم دین ہو - میں بڑھاپے میں
انگریزی سیکھ کر کیا کروں گا - مگر تم اس کے
سخت حاجتمند ہو - تم مجھ پر نظر مت کرو کہ میں
ایک سگ دنیا ہوں - لیکن مجھ کو چھوڑ کر علم
تمہاری ددھیال - اور ننھیال کے لیے تمغا
شرف رہا ہے - کیا افسوس کی بات نہیں کہ
تم خاندان علماء میں ہو کر عربی میں خام ہو -
بخدا مجھ کو . . . وغیرہ کی حالت پر نظر کر کے
افسوس ہوتا ہے - ہم لوگ ایسے نااہل پیدا ہوئے
کہ علم سے مناسبت نہیں - سو بشیر تم سنبھالو
اگر مدینہ تواند بسر تمام کند - اگر صرف قرآن کا
ایک رکوع بہ نظر تحقیق دیکھتے رہو یا کوئی
رسالہ فقہ یا حدیث شروع کر دو تو بھی خالی از
منفعت نہیں مگر جو کچھ پڑھو تحقیق اور تدقیق
کے ساتھ - خدا تم کو توفیق دے اور میں
اپنے جیتے جی عالم اور فہیم تم کو دیکھوں -
تم نے چھوٹی بچی کا نام بشیرہ خوب تجویز
کیا مجھ کو پسند ہے - میں نے اپنے خط میں
فعلی مؤنث افعل التفضیل لکھا تھا وہ بھی ہے
مگر ایک فعلی صفتی کہلاتا ہے تلک اذا قسمة

لڑکی لکھتا ہے تمھارے یہ تمھاری کوشش اور
محنت کا نتیجہ ہے کہ مجھ کو لوگوں کے تردد سے
اچھی ہوا جو ہوا خداوند کرے کہ تم کو امتحانوں
میں کامیابی ہو ورنہ وہ ستعداد تم کو نصیب ہو
[illegible] صاحب بہادر تمھارے حالات سے
[illegible] اگر مناسب سمجھو تو کبھی کبھی
اُن کو چٹھی لکھا کرو۔ گرمی کا دن پہاڑ ہوتا ہے
دن کا سونا خلاف انتظام الٰہی ہے۔ جَعَلنَا
اللَّیلَ لِبَاسًا وَّجَعَلنَا النَّہَارَ مَعَاشًا
اور ایک نقصان عاجل یہ ہے کہ جو لوگ دن کو
سوتے ہیں رات آنکھوں میں کٹ جاتی ہے
امید ہے کہ تم نے دن کے سونے کی عادت
نہیں کی۔ تو دن بھر کیا کرتے ہو۔ تم نے
ایک خط میں جناب من لکھا۔ جناب اور من
دو کلمے جداگانہ ہیں۔ ان کا ملانا خلاف
قاعدہ۔ عوام کو عائشہ میں بڑی غلطی ہے
عائشہ اور آسیہ دو نام ہیں۔ عائشہ کے
معنی جیونی یا جینے والی عیش سے نکلا
جسکے معنی زیستن۔ اور پیغمبر صاحب کی
ازواج طاہرات میں اُن بیوی کا نام ہے
جو حضرت ابوبکر کی بیٹی تھیں۔ آسیہ علم
ہے فرعون کی عورت کا جس کے لغوی معنی
غم خوار کے ہیں۔ یعنی غم و غم خوارگی لیس
آشیہ یا عاشیہ یا عاسیہ سب غلط ہیں
یاد رکھو۔ لوگوں کی ضرورتوں میں کام آنا
اچھی بات ہے لیکن اول خویش بعدہ
درویش۔ اپنی ضرورت سب پر مقدم ہے

ایسا مت کرو کہ تمھارا کام معطل ہو لوگوں کے
خطوط لکھنے یا ان کی تعلیم میں
صرف ہو۔ تمھارا خط لکھنا اگر بیکار آمد ہے تو
صرف اسی قدر کہ مجھ کو لکھو۔ نحو میں [illegible]
ایک نہایت عمدہ کتاب ہے بشرطیکہ [illegible]
غور سے اس کو بالاستیعاب دیکھا جاوے
ما لا بد منہ فی الصرف بھی صرف میں اچھی ہے
مشارق الانوار جس کا ترجمہ مولوی خرم علی صاحب
نے کیا تمھارے لیے نافع ہے۔ ہر روز دو
حدیث کا سمجھ کر دیکھنا بڑا فائدہ دے گا۔
لیکن اپنے مطالعے سے استفادہ کرنا مجھ کو
امید نہیں اس نظر سے میں ہی اصلاح دونگا
کہ عربی میں کوئی نہ کوئی چیز باہر ضرور
پڑھو۔ تم نے منطق کا نام نہیں لکھا کہ کیا پڑھتے ہو
ورنہ اب تک دو تین چھوٹے چھوٹے رسالے
ختم ہو گئے ہوتے اور ایک طرح کی مناسبت
پیدا ہو گئی ہوتی۔ اکثر سرکاری مدارس
میں یہ دستور ہے کہ مئی۔ جون کے
مہینوں میں مہینے سوا مہینے کی تعطیل ہوتی
ہے۔ تم نے اپنے کالج کی نسبت کیا
تحقیق کیا اور اگر بالفرض تعطیل ہو گئی
تو کب اور کتنے دن کی اور تم نے دی
بسٹ یوس آف اِٹ کیا تجویز کیا ہے
شاید تمھارا میرے پاس جلد آنا زیادہ
مفید ہو گا اس سے کہ دہلی میں تمھارا
وقت گراں بہا ضائع ہو۔ فقط
۱۲- مئی سنہ [illegible] عیسوی

بشیر- کہ کی جگہ سے بڑی شرم کی بات ہے
اضافت یا حروف جارہ یا ظروف کی وجہ سے
سے آتا ہے اور جب جملہ صلہ یا صفتہ آتا ہے
تو کہ سنو ہی غور سے اس کو سمجھو - دیکھو
الذین من عادتهم المساهلة فی امورهم
والمداهنة فی مشاغلهم النحو لا جوبة التی
رکبت التی موجودة عندی - انی اعلم ان
الکذب قبیح مذموم ولا یلیق باحد ان یجتری
علیه - اب تم دیکھو کہ کہ ٹھیک ہے یا
کہ برخواست غلط - برخاست صحیح - خواستن
چاہنا خاستن اٹھنا تمہارے آنے کی بات بہت غور
کیا ہے اختیار جی چاہتا ہے کہ تم کو بلالوں
روپیہ کی کچھ پروا نہیں مگر حرارت موسم
سے بہت جی ڈرتا ہے - اگر دھوپ میں
ریل پر گئی تو تکان سفر اور گرمی سے شاید
تم علیل ہو جاؤ - ہمت نہیں پڑتی کہ بلاؤں
بشیر انگریزی کی زبان دانی پر پوری توجہ
کرو - لٹریچر بڑی ضروری چیز ہے - اس کا
علاج ہے یادداشت کہ صفحے کے صفحے
اور ورق کے ورق یاد - کوئی خیال نہ ہو
کہ جس کا طرز ادا تم کو سند یاد نہ ہو - اور
اگر مجھ کو تمہاری روح کے حالات لکھنے ہوں تو
خدا کرتا کہ بچ جاتی اللہ تعالیٰ اپنا کرم کرے -

بشیر- تمہارا خط پہونچا - اشعار مشکل تھے مگر
اشکال صرف لغات عربیہ کا ہے - عبارۃ

خلق نہیں - میں نے محنت سے جواب
لکھا ہے مہربانی فرما کر غور سے پڑھو بے فکر
سمجھ کر پھینک مت دینا - میں طلبا اور
طوطی کو برابر سمجھتا ہوں - ہندی لفظ
میں جن کا ماخذ عربی میں نہیں - فارسی میں
طوطی دوسرا جانور ہے لیکن اگر کوئی توتا
اور تیار لکھ دے تو غلط نہیں کہا جا سکتا
تم کشمیری کے لئے دل چھوٹا مت کرو - یہ
انتظام الٰہی ہے اور ضرور اس میں کوئی مصلحت
مضمر ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون
میں اب اچھا ہوں مگر تنہائی بجائے خود
ملالت ہے - جی خوش نہیں رہتا - خدا تم
تلافی کرے ان صدمات متواتر کی جو ضیاع
اولاد سے مجھ کو اور تمہاری والدہ بیچاری
کو پہونچے ہیں - بشیر- گرمی ہے اور موسم
روی - احتیاط اور حفظ صحت کرو - اللہ تمہارا
حافظ و نگہبان ہے - والدعا - ۱۰ - مئی [illegible]

تین یا چار دن سے میں تمہارے خط کا سخت
منتظر ہوں - کچھ ضرور نہیں کہ بے شغل
سبق خط و کتابت نہ کی جائے - اس تنہائی
و وحشت میں مجھ کو تمہارے خطوط سے بڑی
تسلی ہوتی ہے - یہ دن تو ادارۂ آب و ہوا
کے ہیں - فیض آباد اور اضلاع اودھ
و غازی پور سے شکایت چلی آتی ہے -
صرف اسی وجہ سے تم کو میں نے آنے
کی اجازت نہیں دی - اگر تم کو میرا منع کرنا

بیمار لگا ہو تو برخوردار تم تھوڑا پڑھتے تو سبق لکھنے
لکھنا تم کو اختیار ہے میں متقاضی نہیں۔
جب تم کو فرصت ہو تو لکھو لیکن تمہارا خط جو سکھے
اچھوں نہیں آتا تو طبیعت بے چین ہو جاتی ہے
کچھ تو اس لئے لکھے تھے لیکن انکا خط میں طبیعت
مشوش ہے اس وقت نہیں ہو سکتا ان شاء اللہ
تمہارا خط خیر و عافیت آنے پر لکھوں گا۔ فقط

۲۱- مئی سنہ ۰۶ عیسوی

بیوی صاحب کو سلام کے بعد معلوم ہو۔ یہ بھی
ایک دنیا کا دستور قرار پا گیا ہے کہ جب کسی کا
کوئی عزیز قریب مر جاتا ہے لوگ اس کی ماتم
پرسی کیا کرتے ہیں۔ میں یہ خط تم کو اس دستور
کے مطابق نہیں لکھتا کیونکہ مصیبت تنہا تم پر
نہیں مجھ پر بھی ہے۔ میاں بی بی کا عجب
رشتہ ہے کہ مرد و عورت نکاح کے ہو جانے
سے دنیا کی سب چیزوں میں شریک ہو جاتے
ہیں۔ یہ بات کسی دوسرے رشتے میں نہیں
پائی جاتی۔ میرا تمہارا مال مشترک گھر مشترک
کھانا پینا مشترک اولاد مشترک آبرو مشترک
خوشی مشترک رنج و غم مشترک۔ اگر وہ لڑکی بیٹی
کہلاتی تمہاری اکیلی کی بیٹی ہوتی۔ نہیں میری
تمہاری دونوں کی۔ پس اب اگر مر گئی تو کیا
تمہاری اکیلی کی بیٹی مری۔ نہیں۔ میری
تمہاری دونوں کی۔ پھر بھی میں اس کو
تسلیم کرتا ہوں کہ تم کو اس سے بڑا قوی تعلق
تھا لیکن بہ دعائی تعلق کی وجہ سے شاید
جس میں وہ مری ہے میرا دل خود بخود
بے قرار تھا۔ میں نے اسی کیفیت میں میاں
بشیر کو خط بھی لکھا۔ تاریخ ملا کر دیکھو غالباً ہے
کہ خط کی تاریخ اور اس کے مرنے کی تاریخ ایک
ہوگی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔
لیکن اللہ پر غیرہ کے مر لینے سے یہ تو تجربہ ہی
ہو چکا ہے کہ موت پر انسان کا کچھ بس نہیں
چلتا۔ رہا رنج وہ بھی رفتہ رفتہ کم ہو جاتا ہے
میں تم پر الزام نہیں لگاتا۔ اپنا حال بیان کرتا
ہوں نصیر کو کس قدر پیار کرتا تھا۔ اس کی
قبر میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور میں
سوتا بھی ہوں ہنستا بولتا بھی ہوں دنیا کا کوئی
کام بھی مجھ سے نہیں چھوٹتا۔ تو جیسے نظیر نصیر کے
رنج کو ہم نے چند سال میں بھلا دیا تو یہ لڑکی
بے چاری کے دن کی تھی۔ آخر صبر ہی دنیا اور
دنیا کے کاموں کتابوں میں بہت ٹھیک
لکھا ہے کہ دانا اور احمق صبر دونوں کرتے
ہیں مگر فرق اتنا ہوتا ہے کہ احمق رو دھو کر
پیٹ کر تا ہے اور دانا شروع سے خدا پر نظر
کرکے چپ ہو رہتا ہے۔ غرض صبر تو آخر
کرنا پڑے گا۔ پس کیا فائدہ کہ اپنا ثواب ضائع
کریں۔ دل کو مضبوط کر آنسو پونچھ ڈالو سمجھ لو
خدا ہمارا مالک ہے۔ اس نے دیا تھا لے لیا۔
خدا کو ہم سے عداوت نہیں ہے نہیں۔ جو کچھ کرتا
ہے ہمارے نفع کے لئے کرتا ہے لیکن اپنی
کم فہمی کی وجہ سے ہم ان مصلحتوں کے سمجھنے
سے قاصر ہیں۔ دنیا کے انتظام پر نظر کرو تو

اصلی جیسے۔ وقت۔ سبعت۔ التفات۔ توت
موت ۴) جب لام کلمہ حذف ہوکر کا شیانی
رہ گیا تو اسکے آخر مین جو تا رتانیث لاحق ہوگی
طولانی لکھنی ہوگی جیسے۔ بنت۔ اخت۔ اصل مادہ
بنو۔ اخو۔ ہے۔ ان چار قسمون کے علاوہ
جتنی تیئین ہین سب کو مختصر یا گول لکھنا ہوگا
ف۔ا۔ فاحفظ۔ بشیر تم بھائی بہن مل کر
ماکو تسلی دو اور سمجھاؤ۔ غمون کے مارے
ان کا بدن بہت ٹوٹ گیا ہے۔ تاللہ
تفتؤ تذکر یوسف حتی تکون
حرضا او تکون من الهالکین
بشیر حذر وزکے لیے التزام کرو کہ اکثر
اپنی ماکے پاس بیٹھا کرو تاکہ ان کو ایذا دہ
تصورات کا موقع نہ ملے۔ ا۔ جون سنہ ...ع

کہون جی خیریت کیا لفظ ہے۔ خیر عربی ہے
خیر و شر۔ ایک دوسرے کی ضد ہین
پس۔ ی۔ اور۔ ة۔ مصدری ہوگی جیسے
قابلیت۔ جاہلیت۔ ی۔ اور ة لگاکر صرف
صفت کے معنون کو مصدر بناتے ہین یعنی
اسم فاعل اسم مفعول صفت مشبہ۔ چنانچہ لفظ خیر
اسم اور صفت دونون ہے۔ بھلائی۔ اور۔
بھلا۔ تو خیریت مثل لیکن درحالیکہ لفظ خیر
خود مصدر ہے تو اس کو ی اور ة لگاکر مصدر بنانے
کی کیا ضرورة ہے چنانچہ خیروعافیت
ہین پس آئندہ سے صرف خیر ... و عافیت

لکھا کرو۔ تم نے غلط سنا کہ مین ... کو شہاب
ہون۔ صرف ایک دن مولوی صاحب
کی آنکھون مین درد شدید تھا مین نے پڑھا دیا
مین ان کو پڑھاتا نہین بلکہ ان سے پڑھنے پر
رشک (حسد نہین) البتہ کرتا ہون ۔
ماشاء اللہ ایسا لکھا اور ٹکسالی پڑھنا مین نے
تو امیرزادون مین نہین دیکھا۔ اور سبب
اصلی اس کا یہ ہے کہ اول تو مولوی ... کا
طرز تعلیم ایسا ہے کہ بے یاد اور بے مطالعے
ان سے کوئی پڑھ نہین سکتا۔ ان کو نئے
مطالب بتانے مین تامل ہوتا ہے نہ کہ پڑھا
ہوا۔ دوسرے یہ کہ لڑکون سے محنت بہت
لی جاتی ہے۔ یہ بلا کی گرمی اور سہ پہر ... صبح
صبح سے نصف شب تک۔ اس پر کہاں تک
شاگرد بے دلی کرے گا۔ اب تم اپنی حالت
سے مقابلہ کرو۔ یاد اور مطالعہ دو لفظ ہین
جو تمہاری ڈکشنری مین داخل نہین۔ یہی
محنت وہ اگر ہے بھی تو برائے نام۔ میان شہیر
علم کسی کی میراث نہین کرنے کی بڑا مشہور
بات ہے۔ تم ان سب سے بہتر ہو بشرطیکہ
جی لگاؤ اور کامل توجہ صرف کرو۔ تمہارا پڑھنا
دنیا کی کل ضرورتون پر مقدم ہے۔ خدا کے
لئے تم اس سے غفلت مت کرو۔ تم فارسی کو
زیادہ نہین تو اس قدر درست کرلو کہ مراسلت
کرسکو۔ اگر غور کرو تو ایک پہاڑ کاٹنے کو
ہے۔ فارسی۔ انگریزی۔ عربی علوم

ایک موقع ہے۔ لیکن بہت قوی [illegible]
تمھارا مددگار ہے۔ محنت کئے جاؤ۔ [illegible]

تمھارا دلی سے نفرت کرنا تمھارے حق مین ایک
فال نیک ہے اور جس کو خدا نے عقل و تمیز
حمیت دی ہوگی ضرور ہے کہ وہ اہل دہلی کے
اوضاع و عادات کو ناپسند کرے۔ تم اپنے
تئین ایسا سمجھو کہ ضرورۃ تحصیل علم پردیس
مین ہو۔ تم ان کے جھگڑون مین مت پڑو۔
دع فتنۃ اطفاہا اللہ کیف تہیجہا
مین جانتا ہون کہ ان کو دنیا رکاوٹ ہے لیکن
اگرون دینا ہی پڑتا ہے۔ تم اگر وہان [illegible]
تو شاید برسون بھی مین دہلی کی خبر لیتا اور
تم کو معلوم ہے کہ مین نے ان لوگون کو
ناقابل خطاب سمجھ کر مطلقاً ترک مراسلت کیا مین
نہین سمجھتا کہ مجھ سے ان لوگون کو گزند کیا
پہونچتا ہے مین کسی طرح ان کا بار خاطر
نہین۔ خدا نے تمام عمر مجھ کو ان کا شرمندہ
احسان نہین کیا اور جہان تک ہو سکتا ہے
سلوک کر دیتا ہون۔ اگر شیوۂ انصاف سے
دیکھو تو مرد اور عورت بچے اور بہو نے ہر
متنفس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ایصال نفع ضرور
کیا ہے۔ احسان فراموشی کا علاج نہین۔
خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے
فضل و کرم سے مجھ کو ان کی مدح و ذم [illegible]
سے مستغنی کیا ہے۔ اگر یہ لوگ میری ہجو
کرین تو مجھ کو کیا بخشش دین گے۔ سوا اسکے

اس کے کہ مجھ کو خوش کر کے دو چار روپیہ
کھسوٹ لین مجھ کو کون سا نفع پہونچ سکتا ہے
اور اگر ایسا ہی دلی مین مجھ کو برا کہتے پھرین تو
میرا کیا نقصان ہے۔ قل موتوا بغیظکم
اب ذرا انجمن والون کی غیرت کو دیکھو کہ مولوی
صاحب کا بچہ کیسا [illegible] ہے۔ اور اگر بچہ
ہون تو مین ان کو ٹال نہین سکتا۔ ان کے
ہاتھون سے مجھے کبھی کسی قسم کی ایذا نہین
پہونچی۔ اور ان کے مقابل حضرات دہلی
مین [illegible] اور پھر بھی ان سے
مزاج درست نہ ہوئے۔ حقیقت مین [illegible]
حسد ہے ان کو علم و اسباب کی ہے کہ
خدا نے ان مین سے کسی کو یہ نعمت نہین
دی واللہ یختص برحمتہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم۔ بشیر خدا کے
لیے تم اپنے خیالات اونچے حوصلہ فراخ
ہمت بلند۔ نظر سیر رکھو۔ حقا کہ با عقوبت دوزخ
برابر است۔ رفتن بپائے مردی ہمسایہ
در بہشت۔ تف ہے اس آسائش پر جو دوسرون
کے طفیل مین حاصل کی جائے۔ خدا تم کو
کسی کا دست نگر نہ کرے اور ہمیشہ تمھارے
ہاتھ سے لوگون کو دلواتا رہے۔ برخوردار
تم ان سب باتون سے قطع نظر کرو اور پڑھنے
مین جی لگاؤ جس کی بڑی ضرورۃ ہے۔
تم اپنی کوئی حاجت . . . سے متعلق مت
رکھو اور تم کو میرے برتاؤ سے خود معلوم
ہو جائے گا کہ مین کہان تک تمھارے

مقابلہ مین روپیہ کچھ نہ سمجھتا ہون - اگر
دشمنان عقل اگر روپیہ تمہارے خلاف خواہش
کہیں غلط ہو گیا ہے تو تم کو اس کا حسد کیون
ہے - مین تو اس کو اپنے ساتھ نہین لیجاؤن
گا - یہ لوگ کبھی خوش ہو نہین سکتے تا وقتیکہ
اپنے حسد کے مطابق مجھ کو تنگ حال نہ دیکھ لین
ویأبی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ ....
بشیر کہان تک تم سے دکھڑا روؤن خدا
کی مہربانی کا یہ حال ہے گھر کے گھر مین روپیہ
غائب - تم ان جھگڑون مین اپنا وقت ضائع
مت کرو - محبت مین شیخی [illegible]
وذکر النار واھوالھا ۔ یکرہ ان یشتری
فی فضۃ ۔ ویسرق الفضۃ ان تالھا
اگر کہین یہ خط نظر پڑ گیا تو نار فساد مشتعل ہوگی
اور تم پر [illegible] کرین گے - اس خط
کو پڑھ کر چاک کر دینا - مین نے صرف تمہاری
اطلاع کے لئے یہ حال لکھا ہے ورنہ مین نے
تو سمجھ لیا ہے شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
- ... کے باب مین یہان بیٹھا ہوا کیسا
راستے دون - مصالحہ اچھا ہے بشرطیکہ
صمیم قلب سے اس کی خواہش ہو اور طرفین
سے اس کی تمنا کی جائے - فاصلحوا
والصلح خیر - بشیر - ذرا کھانے پینے
مین احتیاط رکھا کرو - وہ احتیاط یہ ہے
کہ اوقات منضبط - خلاف وقت مت
کھایا کرو اور اقسام اطعمہ بھی مضر ہین - گوشت
ہو یا کچھ سے پیٹ بھر لینا ضامن تن درستی

ہے - ۱۵ - جون سنہ [illegible] عیسوی

تمہارے کان بھی ضرور اس مضمون سے
آشنا ہون گے - خدا نے انگشت یکسان
نکرد - طول و وضع اور مقدار وغیرہ کے اختلاف
سے انگلیون کو اعانت اور استعانت کا موقع
دیا گیا ہے یعنی انگلیون کے اختلاف حالت
نے ہاتھ کو زیادہ قوی اور کارآمد بنا رکھا ہے
مگر اس اختلاف کی بھی ایک حد ہے معین جس سے
افراط تفریط کی گنجائش نہین یہی حال ہر ایک
خاندان کے لوگون کا اگر ان کی حالتین ایک
اندازہ مناسب تک متفاوت ہین تو یہ اختلاف
منفرداً ان کے اور مجموعاً سارے خاندان کے حق مین
مفید ہوگا لیکن فرض کرو کہ کسی کے ہاتھ کی
ایک انگلی بے موقع بڑھ کر گز بھر کی ہو جائے
تو وہ لمبوتری انگلی عذاب ہوگی اپنے حق مین
اور دوسری انگلیون کے حق مین اور سارے
ہاتھ کے حق مین - تمول کے اعتبار سے
اپنے خاندان کے ہاتھ مین وہ لمبوتری
انگلی مین ہون نہ آپ خوش رہ سکتا ہون
اور نہ دوسرون کو خوش رکھ سکتا ہون -

آج مین ... صاحب کے یہان بیٹھا تھا
کیا دیکھا کہ ... اور ... مولوی صاحب سے
سبق پڑھتے اور ہر وقت ان کو ... صاحب
اپنے روبرو بٹھا کر یاد کراتے - ذرا احمق تھا
اگر نہ دیکھا ہو تو ... صاحب کو دیکھو اس

یہ اگر ہو تو پھر وہی تمھارا استاد ہے وہی تمھارا
ساز وسامان - آدمی خود ایجاد کرتا ہے کہ کیا
کیون کیونکر کرون نسیسٹی از دی مدر آف
انوینشن لیس نسیسٹی پیدا کرو اور وہ نہیں ہے
کہ طلب صادق چاہیے - ورکی بھوک تڑاقے کی
پیاس - یہ تصور کہ شاید عربی مین تم کو بہت پڑھا
مجھ کو اکثر ایذا دیا کرتا ہے - لیکن وہی شوق
ہو تو ہر استاد و باپ سے بڑھ کر کام دے - شوق
ور ہر دل کا باشندہ رہے درکار نیست - اس
کہنے سے کیا فائدہ ہوگا کہ تم فلان چیز فلان
شخص سے پڑھو - خلاصہ یہ ہے کہ اپنے وقت
سے پورا پورا فائدہ لو - تم کبھی نہیں کہہ سکتے
کہ یہ فراغ جو تم کو ماشاء اللہ اب میسر ہے
کب تک رہے گا - پس آن سر غنیمت کی
صورت مین صرف اس قدر تعطل جائز ہے جو
حفظ صحت کے لئے ضرور ہے - مین کیا صرف
تاکید کرنے پر قانع ہون - میرا دل کم بخت
کب صبر کرتا ہے - مین تمھارے فائدے
کے لئے بس اندازہ کرتا ہون - لیکن سمجھتا ہون
کہ علم سے بڑھ کر دولت نہیں - اور اگر دولت علم
میرا اختیار ہوتا جو روپیہ پر ہے تو بشیر
خدا کی قسم مین تم کو زبان تک نہ ہلانے دیتا
- افسوس اسی کا ہے کہ دولت علم بے اپنی محنت
کے جمع ہو نہیں سکتی - خدا اس کا گواہ ہے
وکفی باللہ شہیدا - کہ مین تم سے روپیہ
کو دریغ نہیں کرتا - اگر تم فیس مدرسے کے
علاوہ روپیہ خرچ کرنے سے فائدہ حاصل

کر سکو مین بطیب خاطر اس خرچ کو گوارا کرونگا
چاہئے وہ کتاب کے دام ہو یا معلم کی اجرۃ العمل
مین تمھاری تعلیم مین ہر طرح کی کوشش کی
و دماغی و جسمانی و روحانی کرنے کو موجود تھا
اور ہون اور رہونگا - گو تم نے اب تک
کامل شوق نہیں کیا لیکن پھر بھی مجھ کو
تم سے توقعات ہین اور مین یاد کرتا ہون
کہ تم کبھی نہ کبھی ضرور شوق کروگے کیونکہ خدا نے
تم کو سمجھ اچھی دی ہے - وذلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء - اگر مین تم کو نامور اور
کامیاب زندگانی مین چھوڑ کر دنیا سے اٹھ
جاؤن تو امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالی بڑے
اطمینان سے جاؤن گا - رب قد اتیتنی
من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث
فاطر السموات والارض انت
ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما
والحقنی بالصالحین - ۱۹ - جون [illegible]

کل تمھارا خط مولوی برکۃ اللہ صاحب کے
نام کا نظر پڑا - تم اس کو دشمنی تجویز کرو یا
دوستی مجھ کو ہر وقت تمھارے عیوب پر
نظر رہتی ہے - تمھارے خط مین چار غلطیان
تھین (۱) زید اللہ روزگارہ - (۲)
سلام وعلیک - (۳) حجاوی الثانی -
(۴) قصد سر روح - ثلاثی مزید اجوف
یائی - [illegible] - باب [illegible] - کل تعلیلات دونو
یکسان ہین - [illegible] زاد یزید لازم و متعدی

دونون ہین - زاد کے معنی زیادہ ہوا اور
زیادہ کیا - وما زاد علی ثلثة حروف
اصلية - لا زائد - اور قرآن مجید مین
ہے - وزادہ بسطة فی العلم والجسم
پس زاد کا متعدی دوسرے باب مین نہین
ہوسکتا - خود زاد متعدی ہے - اگر خود
متعدی بنفسہ ہوتا تو باب افعال یا تفعیل مین
بیجا کر متعدی کرتے - تم نے زیدہ اللہ
روزگارہ مین زید کو متعدی استعمال کیا کہ
خدا اُس کا روزگار زیادہ کرے تو یہ لفظ زید
ہوسکتا ہے - مگر مستعمل نہین - تم نے زید
سمجھ کر لکھا ہے اور اُس کے معنی زیادہ کیا جائے
کیونکہ زاد لازمی کا مجہول آ نہین سکتا پس
ضرور زاد متعدی کا مجہول ہوگا تو اس صورة
مین لفظ اللہ مفعول ہے کیونکہ روزگارہ
مفعول مالم یسم فاعلہ موجود ہے پھر اللہ
کیا ہوگا اور اللہ مفعول مالم یسم فاعلہ
ہو نہین سکتا کیونکہ "زیادہ کیا جائے اللہ"
کلام مہمل ہے - روزگار لفظ فارسی ہے اور
روزگارہ ترکیب خالص عربی - یہ خلط بحث
سخت مہمل اور بیجا ہے - اگر ایسی ترکیبین
جائز ہون تو پدرہ - و مادرہ - و خواہرہ -
بھی جائز ہو - تم کو بجائے زید روزگارہ
کے بارک اللہ فی رزقہ یا بسط اللہ رزقہ
یا بورک فی رزقہ یا وسع اللہ لہ رزقہ - لکھنا
مناسب تھا - افسوس ایسی غلط عبارة تمھاری
قلم سے نکلے - سلام وعلیک بھی تمھاری معمولی

غلطی ہے - تم نہین سمجھتے کہ سلام علیک
یا السلام علیک صرف وہی عبارتین
سلام کے لئے موضوع ہین - سرروح
کوئی رگ نہین - سررو - البتہ ایک رگ
ہے جس کا خون نکالنے سے امراض وجع کا
ازالہ ہوتا ہے - لوگون کی غلطیون کو لکھانا مگر
گرفت کروگے - ہفت اندام کو ہفتاندام اور
باسلیق کو باسلیق بولتے ہین - جمادی
بروزن فعالی مونث کا صیغہ ہے - الف
مقصورہ علامت تانیث موجود ہے پس
الثانیہ اُس کی صفت ہوسکتی ہے نہ الثانی
یعنی جمادی الاولی جمادی الثانیہ کہنا چاہیے -
نہ جمادی الاول اور جمادی الثانی - جمادی
کے معنی ہین زمین شور کے - چونکہ یہ مہینا
عرب مین خشکی اور گرمی کا ہے جمادی
کہلایا - ۲۱ - جون [illegible] عیسوی

تمھارا بہت وقت مراسلة مین صرف ہوتا ہے
مطلق کھیلنے سے تو خط لکھنا بدرجہا بہتر ہے
لیکن سٹڈی مین خلل انداز ہو تو قابل ترک
ہے - اور جو شخص اس کثرة سے خط لکھے گا
ممکن نہین کہ وہ سٹڈی کے لئے زیادہ
وقت بچا سکے - مین تم کو منع نہین کرتا
لکھو پڑھو مگر اپنا اصلی مطلب فوت مت ہونے
دو - جتنی لگاوٹ تم ان کشامرہ اور لوربے والون
سے کرتے ہو ان نابکارون مین اُس کا
عشر عشیر بھی نہین پاتا - وناتہ اس سے

ہوتی ہے کہ ایک خط بیرنگ آجائے تو منہ
بناتے ہین - گالیان دیتے ہین - اور بیچارے
ہرکارے سے ناحق دست و گریبان ہوتے ہین
یہ لڑکے بیٹھے عربی کے اشعار کیا سمجھین مگر
ان کو نقش بنا کر مشق بہم پہونچانا اچھا
ہے - اس کا لحاظ رہے کہ تمھارے الفاظ بیہ
بیان بڑی گرفت ہوتی ہے اور یہ اچھی بات
ہے - تم نے کہین السلامی علیکم - لکھا تو یہ
صریح غلط تھا سلامی مضاف الیہ ہین
اضافۃ معنوی ہے کیونکہ جب صیغہ صفت
اپنے معمول کی طرف مضاف ہوا تو اسی کو
اضافۃ لفظی کہتے ہین - اور اضافۃ معنوی
تعریف پیدا کرتی ہے مضاف مین اگر مضاف
الیہ معرفہ ہو ورنہ تخصیص - تو بیان ہے
شکل اعرف المعارف مضاف الیہ ہے تو سلامی
معرفہ ہوا - اب اس پر الف لام نہین آسکتا
اور بھی چند غلطیون کا تذکرہ یہ لڑکے مجھ سے
کرتے تھے - اس مین ندامت مانو - یہ تو ایک
فائدے کی بات ہے - تمھاری عبارۃ پر
ان کو سرقے کا احتمال ہے یعنی یہ کہ تم کسی
کی عبارۃ چراتے یا کسی دوسرے سے لکھواتے
- ان مین شق دوم سخت مذموم ہے -
سرقہ ابتدا مین سب کرتے اور اس کا کوٹ
نام رکھتے - لیکن جب کوٹ کر و اساتذہ کا
کلام - صرف نامی لوگون کے کلام پر نظر
پڑتی رہے - لیکن بشیر انگریزی کا درست
کرنا مقدم ہے - اور یہ تو فراغ خاطر کے

مشغلے ہین - اگر ابھی سے طبیعۃ کو ادھر مصروف
کروگے تو انگریزی سے محروم رہ جاؤگے - کجا
امرا و فارسی کجا انگریزی شتان بینہما - بہرکیف
جو کچھ کسی کو لکھو معترضانہ مخاصمانہ اس کو کرر
دیکھ لیا کرو - ایک خط اس مین ملفوف ہے
اس کو مین نے بہ مجبوری لکھا ہے مجبوری سمجھتا
ہون اور یہ مجبوری تم سے درخواست کرتا ہون
کہ ... صاحب کو تنہائی مین دیدو و السلام ۲۰ جون

کل و الاطوالی خط مین نے بھیجے تو بھیج دیا
لیکن تب سے خدشہ لگا ہے دیکھئے انجام
کیا ہو - عقلون کی سلامۃ اور نفوس کی صلاح معلوم
کسی معقولات کا اثر پیدا کرنا متعذر ہے -
تم کچھ عقل رکھتے ہو لیکن تمھاری وقعۃ کیا ہے
اور کبھی کوئی آدمی اپنے تئین احمق کہوا سمجھتا
سعدی کا کیا اچھا قطعہ ہے اور سچ یہ ہے
اسکا سارا کلام نظم و نثر عمدہ اور یاد رکھنے کے
لائق ہے - یکی جہود و مسلمان مناظرہ کردند
چنان کہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم جہود
گفت بہ توریت می خورم سوگند - وگر دروغ
بود ہمچو تو مسلمانم - بہ طیرہ گفت مسلمان کہ
گر قبالۂ من صحیح نیست خدایا جہود میرانم
گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد - بخود گمان
نہ برد ہیچ کس کہ نادانم - بشیر اگر ہو سکے
تو یہ نظم تحقیق اس شخص کا کلام بشیر نظر رکھو
مین کہان سے کہان جانکلا - غرض جتنے اب
ہین وہ اپنے پندار مین احمق نہین ایسی صورۃ

مین کیا توقع لی جاسکتی خصوصاً جب کہ
دو عالی بخش درمیان مین ہو۔ اگر تم دیکھو کہ
زیادہ بے لطفی کا احتمال ہے تو برخوردار اُس
خط کو پھاڑ ڈالو اور۔۔ صاحب کو مت سناؤ
اور مجھ کو میری حالت پر چھوڑ دو۔ بشیر خدا کے
لیے جی لگا کر پڑھو اور پڑھنے پر محنت کرو چند روز
کی تکلیف ہے اور ان شاء اللہ عمر بھر کی آسائش
۔ تم کو دہلی والون سے جھگڑون مین دخل دینا
ضرور نہین۔ تم یہ سمجھو کہ تحصیل علوم کی ضرورۃ
سے مسافرانہ دہلی مین ہو۔ کتاب سے سروکار
رکھو اور تمھارا وطن یا گھر میرے دل مین ہے
جس قدر تم ان لوگون سے بے تعلق اور الگ
تھلگ رہو گے آسائش مین رہو گے۔ رہی
یہ بات کہ فلان شخص ہم سے کم محنت کرتا ہے
اِس کی کچھ شکایت نہین خدا کا شکر ہے کہ
ہم کو اُس نے اپنے فضل و کرم سے لوگون کی
محبتون کا محتاج نہین کیا۔ خدا کی محبت و مہربانی
کافی ہے۔ تمھارا مزاج میری طرح آلس نہین
ہے اور جب تم کو خلاف توقع لوگون کی ناراضگی
نظر آتی تو یہ مقتضاے بشریت رنج ہوتا۔ استغنا
کو اپنا حصول زندگی قرار دو۔ غالب نے کیا خوب
کہا ہے۔ ع جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیون کسی کا گلہ کرے کوئی + الگ لیٹ کر
ضروری امتحانون سے فراغت کرو۔ پھر کہان
تم اور کہان دہلی۔ یہ بھی امور اتفاقیہ مین سے
ہے۔ بانکے خواہان متفق باشند غنیمت
دان امور اتفاقی۔ یاد آیا کہ تم نے کسی خط

مین۔ المسلم مرآۃ المسلم کو۔ مرآۃ المسلم لکھا
مرآۃ اصل مین مفعلۃ اوزان آلہ مین سے ہے
مفعل۔ مفعلۃ۔ مفعال۔ مادہ رائی مصدر
مجرد روئیۃ۔ مرأیۃ کی ی بوجہ تحرک و فتح
ماقبل الف ہو گئی۔ مرآۃ۔ یعنی دیکھنے کا
آلہ وہ کیا ہے آئینہ۔ فارسی کی انشاؤن مین
اکثر الفاظ عربی ملے جلے رہتے ہین۔ جب کوئی
ترکیب دیکھو اُس کی اصلیت تحقیق کرو مثلاً
خاطر نیاز ماثر اور کورنش سمات اور اسی طرح
کے ہزارون لفظ ہین کہ بے توجہی مین نظر سے
گزر جاتے ہین اور تحقیق کرنے کو بیٹھو تو
ایک گھنٹے سے کم مین وہ لفظ ٹھکانے نہین
لگتا۔ ۲۸۔ جون سنہ [illegible] عیسوی

مین اس بات کو بہت پسند کرتا ہون کہ
آدمی اپنی راے کے ظاہر کرنے مین مطلق
باک نہ کرے۔ جو لوگ ظاہر نہین کرتے وہ
راے تو رکھتے ہین مگر بزدلی یا نفاق کی وجہ
سے اُس کے اظہار پر قادر نہین۔ گو تم اپنے
پندار مین اپنی راے کو منصفانہ سمجھتے ہو اور
عجب نہین کہ ایسی ہی ہو بھی لیکن مین اس کو
منصفانہ ہونے کا قائل نہین ہون تاہم مین تمھاری
مدح کرون گا کہ تم نے دلیری سے اُن کی جانب داری
کی۔ انسان جب سوسائٹی مین ہوتا ہے
وہ اپنے تئین اُس سوسائٹی کے اثر سے
بچا نہین سکتا پس یہی دلیل تمھاری
پارسیائی کی تمھارا اُس سوسائٹی مین ہونا ہے

اس قدر شورش مقطوع البیان بھی عبارۃ اچھی نہین۔ قاصر البیان چاہئے۔ لیکن کیا ... نے یہ لفظ اپنی طبیعۃ سے ایجاد کیا ضرور کسی انشا سے لیا ہوگا عجمیون نے عربی کی ایسی بہت سی مٹی پلید کی ہے۔ کاش اسی کاوش سے انگریزی پر نظر ہوا اور اے کاش یہی کاوش چند سے عربی مین چلی جاے ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارہم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون

ایک محقق کا مقولہ ہے کہ انگریزی دو قسم کی ہے۔ کتابی اور روزمرہ ماڈرن انگلش کہتے ہین کہ روزمرہ کے واسطے اور قوۃ تحریر زیادہ ہونے کے واسطے اور معلومات عامۃ کے واسطے مطالعہ اخبار انگریزی ضرور ہے۔ تم کسی سوسائیٹی یا کلب مین جایا کرو یا خود کوئی عمدہ اخبار لیا کرو۔ بشیر پڑھنے کے خرچ کو نہین دیکھنا چاہیے۔ اگر خدا پر بھروسہ ہے تو یہ خرچ ایسا ہے کہ چند روز مین اضعافا مضاعفہ اس سے حاصل ہوگا۔ پس یہ خرچ تجارۃ رابحہ ہے۔ تم نے خط مین قدرا لکھ کر زرا بنایا۔ اصل مین ذرہ عربی ہے۔ ذرات حاصہ بتصرفات عجم سے مخفف ہوگیا تو کلتا ہے ذرا درست۔ فقط

مولوی برکۃ اللہ صاحب تمھارا اسباب لے گئے ہین۔ تم اپنی ضرورۃ کی چیزون سے مطلع رکھو۔ کتاب وغیرہ جو کچھ درکار ہو للہ بھیجو مین روانہ کر دون گا۔ تم جو چاہو فرمایشین لیا کرو میری صرف یہی ایک فرمایش ہے کہ تم پڑھو۔ ع ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند۔ تا تو نانے بکف آری و بہ غفلت نہ خوری۔ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار۔ شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرمان نہ بری۔ تم نے آخر اپنا فارسی خط تو درست کیا کہ ہاتھ سنبھال کر لکھتے ہو تو بھلا معلوم ہوتا ہے۔ ذرا سا لحاظ قاعدون کا کر لو کہ کس طرح حرف ترکیب دین تو اور عمدگی پیدا ہو۔ لیکن انگریزی خط کو تم نے بیٹھ کر بگڑ لے دیا۔ خوش خطی کوئی کمال نہین مگر ہنر ہے اور شروع مین تھوڑا سا اہتمام کرنے سے آدمی خوش خط ہو جاتا ہے اور جب ہاتھ نے ایک روش اختیار کر لی تو گھسیٹ مین بھی وہی شان باقی رہتی ہے۔ مین مانتا ہون کہ مجھ مین ہنر خوش خطی نہین ہے تو کیا ضرور ہے کہ تم میرے معائب و نقائص کی تقلید کرو۔ خذ ما صفا ودع ما کدر۔ اگر مجھ مین کوئی صفت ہے خدا تم مین صفۃ علی وجہ الکمال پیدا کرے میرے عیوب سے خدا تم کو بچائے آمین۔ ذرا انگریزی خط پر توجہ کرو اگر قلم دوات کاغذ علی وفق المراد نہین یہ چند پیسون کی چیز ہے اور ہنر اگر ہاتھ مین آگیا تو دولۃ لازوال ہے۔ گو تم کو اپنی والدہ سے عارضی ناخوشی ہو لیکن بشیر تم کو خدا نے عقل دی ہے تم ان کی پوری اطاعۃ کرو یا مین ہنوز شفقۃ

الہی کا ہے اور ماباپ کے جو حقوق شارع نے
قرار دیے ہیں وہ حقیقت میں تلافی ان احسانوں
کی ہے جو ماباپ اپنی اولاد پر کرتے ہیں —
ہو سکتا ہے کہ نقصان عقل کی وجہ سے تمہاری
والدہ کبھی تم سے بے سبب ناخوش ہوں
لیکن — آن را کہ بجائے تست ہر دم کرمے
عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے — ۲ — جولائی سنہ ۱۸۷۶ع

مجھ کو تمہاری تین باتیں پسند آئیں — تم نے
فارسی خط کچھ درست کیا — قرآن مجید پر تمہاری
نظر ہے کہ اس سے استشہاد کرتے ہو — یہ
بڑی مفید چیز ہے — عبارۃ فارسی لکھنے پر
قدرۃ پیدا کرتے جاتے ہو — اگر زبان انگریزی
— گرامر — کمپوزیشن اور علوم ریاضی میں بھی
اسی نسبۃ کے ساتھ توجہ کرو تو بس — اس کو
سمجھ لو کہ عربی فارسی لوگوں یعنی ابنائے جنس
میں سرخروئی پیدا کرنے کی چیز ہے — اور
انگریزی تو بابا فی زماننا ہذا رزق کی ڈوئی
ہے — اگر انگریزی کو شرط رزق کہا جائے
تو بجا — پس انگریزی کی طرف مزید توجہ
لازم — اور ظاہرا تم یہ نہیں کرتے اور برا
کرتے ہو — اجی حضرۃ انگریزی ہول اور
عربی فارسی رو کھن — جتنی عربی فارسی
تم اب جانتے ہو دنیا کی کارروائی کو بہت
ہے — لیکن انگریزی کیا ہی ہیچ بدتر از ہیچ
اس کو خدا کے لیے سمجھو — مصیبۃ یہ ہے کہ
مجھ کو انگریزی نہیں آتی ورنہ تم غفلۃ نہیں
کرنے پاتے — ۳ — جولائی سنہ ۱۸۷۶ع

بشیر — اب میں سینک کٹا کر [illegible] ہیں
ملا ہوں — میں نے پادری صاحب سے
بیبل پڑھنی شروع کی ہے — افسوس کہ ان کو
ہفتے میں دو دن فرصۃ ہوتی ہے وہ بھی
صرف ایک گھنٹہ لیکن اتنا بھی خالی از منفعۃ
نہ ہوگا — پہلے ہی سبق میں مجھ کو اپنی چند
غلطیوں پر تنبہ ہوا — بشیر کتنا کتنا میں نے
تم کو لکھا مگر تمہاری کوتاہ قلمی کا یہ حال ہے کہ
۲ — جولائی کے بعد سے تم نے مجھ کو خط نہیں
لکھا اور میرا حال یہ ہے کہ زندگی تو نہیں مگر
عافیۃ تمہارے خط کے آنے پر منحصر ہے —
ایک ہفتے سے سخت پریشان ہوں — سنو
صاحب اپنے ہزار کام بند کرو مجھ کو بالالتزام
ہفتے میں دو خط بھیج دیا کرو — الغرض یہ خط
تم کو میں نے حالۃ اضطراب میں لکھا ہے —
فوراً اس کا جواب بھیجو اور لکھو کہ وجہ توقف
مراسلۃ کیا تھی — ۱۱ — جولائی سنہ ۱۸۷۶ع

بشیر الدین احمد بارک اللہ فیک — شملہ کی ہیئات
ہے وہ شخص جو برسوں دہلی کو خط لکھنا نہ جانے
اب دہلی کے خط کو ترسے — میں تمہارے
طرز مزاج سے خوب آگاہ ہوں اور مطمئن ہوں
کہ تم نے خط کا لکھنا اپنے ارادے سے بند
نہیں کیا عجب نہیں کہ تم کو وہاں کے عقلانی
محبر یا شام کہا ہے اور تم نے اس تہمۃ کا

انتقام یون لیا ہے لیکن ترک مراسلہ میں
تم اپنا بڑا نقصان کر رہے ہو۔ آخر میں تم کو
یہاں دور بیٹھا ہوا تعلیم نہیں کر سکتا تاہم کچھ
صلاح تو دے سکتا ہوں۔ مجھ کو امید ہے
کہ عربی کے اصلاحی خطوط فائدہ دیتے ہوں
گے۔ انگریزی میں اصلاح نہیں نہ سہی صلاح
لسانکم ہے۔ بس تم بہ قدر تعلق تعلیم ترک مراسلت
مت کرو۔ اگر علی وفق العادۃ المعہودۃ تمہارے
اصلاح طلب خطوط کا سلسلہ جاری ہے مجھ کو
رضامند رکھنے کے لیے کافی ہے۔ میں ان
خطوط سے تمہاری فی الجملہ خیر و عافیت بھی مستنبط
کیا کروں گا۔ میں نے سید احمد خان کے
کالج کے کاغذات بھی تم کو بھیجے ہیں۔
اب سید احمد خان نے پنشن لی اور بنفس
نفیس مقیم علی گڈھ رہیں گے۔ ضرور ہے
کہ اب اس مدرسے کا انتظام یوماً فیوماً عمدہ
ہوتا جاوے۔ سید احمد خان کو سکالرشپ
بہت مل گئے ہیں اور یہ طلب رغبات کا
اچھا ذریعہ ہے۔ ما الفینیک فی الصرف کے
پرچے عن قریب آنے والے ہیں میں
ان کو تمہارے پاس بھیجتا رہوں گا۔ یا الفینک
اور توضیح المرام کو اردو میں لیکن غور سے
سمجھ کر پڑھو اور یاد رکھو تو صرف و نحو میں
کافی ہیں۔ پہلے امتحان میں جس مضمون میں
کم رہے اس پر زیادہ توجہ کرو۔ مجھ کو
اپنے لکھنے پڑھنے سے بے خبر مت رکھو کیونکہ
اس کا گزند تمہاری طرف عائد ہوتا ہے۔ ۳۱ اگست

میں نے نور شاہ کا خط بجنسہ بھیج دیا تھا
اور پوچھا تھا کہ کہو سو کروں۔ لیکن تم نے
میرے استفسار کا جواب دینا ضروری نہیں
سمجھا اس واسطے کہ مطلقاً مجھ کو خط لکھنا ہی
غیر ضروری ہو رہا ہے۔ اب محب اللہ نے
اپنے والد کو لکھا ہے کہ امامی سخت محتاج
ہے اور نور شاہ بیمار۔ اور لڑکی کا نکاح
در پیش۔ کچھ آپ دیجیے اور کچھ قریشی صاحب
سے دلوا دیجیے۔ میں نے تم کو لکھا اور تم کو
پہلے سے معلوم بھی ہو گا کہ امامی سے میں نے
ایک طرح کا وعدہ ضرور کیا تھا مگر وعدہ ایسے
عام الفاظ میں تھا کہ میں نے کسی مقدار
خاص کی تعیین نہیں کی اور اس میں فی الحقیقت
یہ شرط معہود فی الذہن مضمر تھی کہ وہ ایجاز
وعدے کے وقت تک تم لوگوں کو رضامند
رکھے۔ سو اس دشمن عقل نے شاید ایسا
نہیں کیا۔ اس میں بھی شک نہیں کہ
من حیث القرابۃ امامی کو کچھ استحقاق نہیں
لیکن استحقاق تعارف ہے۔ ان المعارف
فی اہل النہی ذمم۔ دہلی کے لوگوں سے
اس اطاعت اور وفاداری کی توقع رکھنا
جو یہاں کے نوکر کرتے ہیں ایک توقع
بے جا ہے خصوصاً ہرجائی اور سوالی
جیسے امامی اور زیب النسا کہ یہ لوگ
اپنی چرب زبانی سے شکم پروری کرتے
ہیں اور کسی کے پابند نہیں۔ چاپلوسی

ور خوشامد سے جہان موقع ملا کام نکال لیا اگر
ان کا یہ شیوہ پیش نظر رکھو تو پھر ان کی کوئی حرکت
ناگوار طبع نہ گزرے - تم اپنی غلط فہمی سے
توقعات بیجا کر لیتے ہو اور جب خلاف توقع
کوئی امر پیش آتا ہے - تم کو برا لگتا ہوگا
بے شک برا لگنا چاہیے - مولوی برکۃ اللہ
... روپیہ بھیجتے ہیں میں نے بھی ... روپیہ
دینے کو کہہ دیا ہے - سو بھائی اگر طیب خاطر
تمھارا اور تمھاری والدہ کا جی چاہے تو وہ وزر
خدا کے نام کا دینا ہے جس کو زیادہ مستحق سمجھو
بہ تفاریق یا یکمشت اس کو دو - امامی وغیرہ
گو یہ لوگ برے ہیں مگر میں یہ دیکھتا ہوں کہ
اسی برائی کے ساتھ انھوں نے اپنی عمرین
تمھارے گھر یا کنبہ میں بسر کر دین اور بوقت
ضرورۃ خوش دلی یا بے دلی سے تمھارے
شریک حال بھی یہی لوگ ہوتے ہیں - میں
روپیہ تم کو دیتا ہون کہ اس کو راہ خدا میں
صرف کرو اور مصرف اس کا متعین نہیں کرتا
لیکن مجھ کو امید ہے کہ اس خط کے پہونچنے
تک تم کو امامی خوشنود کر لے گی والسلام
۵ - اگست ۱۸۷۶ عیسوی

چھوٹی طلائی گھڑی آج روانہ کی جاتی ہے
اگرچہ لوگ منع کرتے تھے کہ لڑکون کو ایسی
قیمتی چیز کا دینا مناسب نہیں لیکن میں نے
مضایقہ نہیں کیا کیونکہ تم لڑکے ہو لیکن
خدا کے فضل سے بے تمیز بچے نہیں ہو کہ
گھڑی کی احتیاط یا حفاظت ضروری نہ کر سکو -
دوسرے تمھاری جا بیجا خواہشون کا پورا نہ ہونا
مجھ کو پسند نہیں - تم جانتے ہو کہ یہ گھڑی کس
بے قدر ہے تو صرف اس سبب سے کہ مجھ کو
مفت ملی ہے - اور میں اس کا اہل نہیں ہون
جب یہ گھڑی نئی نئی مجھ کو ملی تو ہنڈرسن صاحب
کلکٹر کانپور نے دیکھ کر کہا کہ کوک اینڈ کلوی
کی دوکان سے لا اقل یہ سو روپے کو ملے
گی اور زنجیر پورے سو کی نہیں تو مجموع کو
فی الحال لا اقل پانسو کا مال سمجھو - چونکہ مجھ کو
شوق نہ تھا میں نے نہ تو اس کے لیے کوئی
عمدہ خانہ منگوایا نہ خوشنما غلاف سلوایا اور
نہ نفیس آویزے لٹکائے بلکہ کنجیان بھی
ہو گئی تھیں اتنا بھی نہ ہو سکا کہ انھیں کو
اٹھوا لیتا یا بتجدید طلب کراتا - مگر اتنی احتیاط
مین نے ضرور [illegible] کہ اس کو کبھی گرنے نہیں دیا
- اس کی دلیل یہ ہے [illegible] گھڑی کی کل
جاتی ہے کھول کر دیکھو دو سوراخ ہیں
ایک وسط دائرہ یا مرکز دائرہ سے ہیں
اس کی راہ گھڑی کا وقت ملایا جاتا ہے
لیکن ضرور ہے کہ سوئی الٹی نہ پھرائی جائے
یعنی سوئیون کی اصل رفتار نشان ۱۲ سے
نشان ۱ - ۲ - ۳ - وغیرہ کی طرف ہے
تو گھڑی کے ملاتے وقت بھی سوئیان
اصل رفتار کے خلاف نہ چلائی جائین ورنہ
گھڑی کے پرزون مین فتور پیدا ہوتا ہے
دوسرا سوراخ کوکنے کا ہے اور کوکنے

مین اُنکی کنجی دی جاتی ہے جس طرح ہم لوگ
معمولی قفلون کو بند کرتے ہین۔ لیکن یاد رکھو
کہ گھڑیسے کے ملانے مین ہمیشہ سیاہی بھی
وہی ہوتی ہے تاکہ سوئیون کی رفتار الٹی نہ ہو
اس کو غور سے سمجھو۔ لوگون کی گھڑیان دیکھو
ان سوراخون پر کنجی کے صدمون سے ایسے نشان
پاؤ گے جیسے بیلون کے سُمون پریشان آرکے
پر میری احتیاط پر آفرین کہو کہ ایسی جانچ
سنبھال کے ساتھ کنجی پھیرتا تھا کہ دونون
سوراخ خدشہ و خراش سے محفوظ ہین۔ اور
یہ حالت کامل پندرہ برس کے استعمال کے بعد
ہے۔ گھڑی کے متعلق چند باتین یاد رکھنے
کی ہین وہ یہ ہین۔ اول۔ گھڑی کو حتی المقدور
ہمیشہ ایک وقت معین پر کنجی دینا چاہئے
یعنی جس وقت آج کو کی ہے دوسرے روز
بھی اسی وقت کو کی جاے۔ کنجی دینے کے
لیے صبح کا وقت سب سے بہتر ہے۔ کنجی دیتے وقت
دیکھ لینا چاہیے کہ کنجی گرد سے پاک ہے اور
زنگ آلود نہین ہے اور وہ مربع کیل جس مین
کنجی دی جاتی ہے اُس مین کنجی کو برابر بیٹھا لو
بٹھانے کے بعد آہستہ آہستہ پھرائی
جاے جب تک کہ از خود نہ رک جاے۔
دوم۔ گھڑی کو بے کار اور معطل رکھ دینے
سے خراب ہو جانے کا احتمال ہے۔ اگر استعمال
نہ کرو تو بے ضرورۃ بھی دوسرے تیسرے
کنجی دے کر رکھ دیا کرو
سوم۔ کنجی دیتے وقت گھڑی کو مضبوط

ایک ہاتھ سے پکڑو اور صرف کنجی کو پھراؤ گھڑی کو
پھرانا یا جھٹکا دینا یا جھٹکے دینا مضر ہین
چہارم۔ گھڑی کی جیب کو ہمیشہ گرد سے پاک رکھو
پنجم۔ جب گھڑی کسی کھونٹی سے لٹکائی جاے
تو خیال رہے کہ وہ ہلتی نہ رہے بلکہ تھمی ہوئی
رہے۔ جب نیچے رکھی جاے تو خانہ مین رکھو
یا کسی نرم چیز پر۔ کتاب یا میز پر یا کسی سخت
چیز پر رکھنے سے وائبریشن ہوتی ہے۔
ششم۔ جب کبھی گھڑی کسی وجہ سے بند
ہو جاے یا اُس کے صاف کرانے کی ضرورۃ
ہو تو ضرور ہے کہ کسی معتبر واقف کار درست
کرنے والے کو دی جاے ورنہ عموماً بیچنے
لوگ بسبب ناواقف ہونے کے تمام ورکنگ کو
خراب کر کے گھڑی کا ستیاناس دیتے ہین
خانہ اور کنجیان وغیرہ خراب ہین ان کو
درست کرالو۔ گھڑی کو بازیچہ طفلان مت
بناؤ بلکہ عاقلانہ طور پر کام لو۔ سواے تمھارے
کوئی اس کو نہ چھوے کانٹے [illegible]
لوگون مین مادہ حسد ایسا عام ہے کہ شاذ
و نادر کوئی نفس قدسی اس سے بری ہو
تو ہو۔ بس دفع العین کے لیے بے ضرورۃ
حاسدین کو دکھانا لاحاصل ہے۔ مجھ کو یہ
خوف نہین کہ تم گھڑی کو بگاڑ دو گے۔
خوف یہ ہے کہ بہ اقتضاے شباب کہین
بلکہ اگر آٹھ گھڑیسے ہو گئے ایسا نہ ہو دلی کا
کوئی عیار لے کر چلتا ہو۔ مدرسے کے
لڑکے شاید اب بھلے مانس ہون۔ میرے

زمانے مین کان اکثر ہم فاسقین سارقین کا ذہین
تمھارا امکان جیسا کچھ غیر محفوظ ہے مجھ کو معلوم
ایک دن پانچ وقت کی نماز پڑھ لینے سے تمھارے
یہان آدمی معصوم سمجھا جاتا ہے اور حال یہ ہے
ای بسا ابلیس آدم روے ہست - پس بہر
دستے نہ باید داد دست - الغرض تا کہ کسی وقت
آئندہ مین لوگ میری تحمیق نہ کرین اس
متاع گران مایہ کو ضائع مت کرو -

تم نے خط مین یہ کیا لکھا تھا کہ اوقلیدس ۵
- الجبرا ۳۰ - حساب ۲۰ - اگر اس سے نمبر
کامل مراد ہے تو لا پاس ہے اور اگر وہ نمبر
ہے جو تم نے کامل نمبر سو مین سے حاصل
کیا تو افسوس جبر و مقابلہ اور ہائے افسوس
حساب - اگر تم نے عربی اور اوقلیدس مین
پاس کیا تو مدح نہین یہ چیزین تم نے
یہان سمجھ کر پڑھی تھین مگر تم تو جبر و مقابلہ
اور حساب بھی یہان سمجھنے لگے تھے - تم زور
لگاؤ اور ادھر جدھر ضعف پاؤ - یہ تم نے کس سے
سنا تھا کہ میری تنخواہ مین اضافہ ہوا -
اضافہ کا نمبر نہین - میور صاحب لفٹنٹ گورنر
نہین - تم کو فوراً تکذیب کرنی چاہئے تھی
اہل البیت اضبط بما فی البیت - حق یہ ہے
کہ اب وہ ولولہ مجھ مین باقی نہین - ورنہ
دنیا دار الاسباب ہے - چند در چند تدبیرین
تھین - مگر مجھ سے اب کچھ ہو نہین سکتا
ع جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہین رہا -

اب تمھارا وقت ہے اگر پدر نتواند پسر تمام کند
آدمی کی ظاہری نمود و کچھ بکار آمد نہین -
اصلی نمود ہنر اور لیاقت کی ہے - مجھ کو پوری
امید ہے کہ تم پر کسب ہنر کی ضرورت ثابت
ہو چکی ہے - پس کسر اتنی ہے کہ اپنے
وقت کو ضائع مت ہونے دو اور اپنے
اقران و امثال مین امتیاز پیدا کرو - جب تم
کسی مضمون مین فیل ہونا سنتا ہون میرا
دل ٹوٹ جاتا ہے اور سوچتا ہون کہ کیا
تدبیر کرون کہ تم کو وہ مضمون آجاے -
۲۱ - اگست سنہ [illegible] عیسوی

تمھارے معاملات مین یہ بڑی مشکل ہے
کہ اپنی ضرورتون کی پیش بینی نہین کرتے
- چند روز ہوئے کہ گھڑی بھیجی گئی - اگر
انھین دنون مین معلوم ہوتا تو نوٹ گھڑی
مین رکھ دیا جاتا - ابھی گھڑی کی رسید
نہین آئی کہ تم روپیہ طلب کرتے ہو - تم کو
طلب کرنا آسان مجھ کو بھیجنا مشکل - پانچ روپیہ
کا نوٹ اس خط مین ملفوف ہے - تم اپنی
حوائج ضروری کا اندازہ کر کے ایک اوسط
مقرر کرو کہ اسی حساب سے ایک مقدار
کافی جمع کر دی جاتے کہ وہ تشیر فنڈ
ہوا اور تم وقتاً فوقتاً بہ اختیار خود اپنی
تجویز سے اس کو صرف کیا کرو - جو روپیہ
تمھاری تعلیم و آسائش مین صرف ہو مجھ کو
ہرگز دریغ نہین - مین صرف اسی قدر

کہتا ہون کہ اپنی عادت کو کبھی مت بگڑنے دو۔
کوئی آدمی نہین جان سکتا کہ اُس کو آیندہ
کیسے اتفاقات پیش آئین گے۔ اِس سے
قطع نظر۔ بگڑی ہوئی عادتین عسیر و یسیر
دونون حالتون مین تکلیف دہ ہوتی ہین
تم کو ان دونون خبرین خوب پہنچنی لگی ہین
مگر غلط۔ ترقی کو سنا و دیہوش۔ رمضان علی
کا حال جو دریافت ہوا وہ افترا۔ مجھ کو
یہ بھی معلوم نہین کہ رمضان علی کہان ہے اور
کس حال مین ہے۔ میرے ساتھ وہی اگلے
کور نمک ہین۔ اب میری تکلیفین انتہا
کو پہنچین۔ تمتعات دنیوی مین بس
ایک کھانا تھا۔ اُس کا یہ حال ہے کہ کوئی ہفتہ
فاقے سے خالی نہین جاتا۔ غرض بس جی چلے
بہت ہم اب کیا کرین گے جی کر۔ گھڑی کے
بارے مین مجھ کو چند باتین اور لکھنی ہین
۔ دو کنجیان دو مصرف جداگانہ رکھتی
ہین ایک مرتبہ خوب پہچان لو کہ کون سی
کنجی کس سوراخ کے لیے موضوع ہے تاکہ
وضع الشئ فی غیر محلہ نہ کر سکو۔ جس طرف آئینہ
ہے اُسی طرف سے داخل گھڑی کھولا جاتا
ہے۔ آئینہ ایک حلقے مین جڑا ہوا ہے اور
حلقے مین وہ جگہ باہر نکلی ہوئی ہے جس مین سے
ناخن اٹکا کر آئینے کو اٹھا دیتے ہین۔ اس کے
بعد دو فولادی نشان نیچے ہین۔ ایک مین
ناخن لگا کر اندر کو دبا دینے سے گھڑی خود
بخود کھل جاتی ہے۔ کوئی ضرورۃ داخل

گھڑی کے کھولنے کی نہین۔ ریگولیٹر کو بھی
تیز یا سست کرنا پڑتا ہے اور وہ ریگولیٹر
داخل گھڑی مین ہے۔ ریگولیٹر اُس پرزے
کو کہتے ہین جس سے گھڑی کی رفتار ریگولیٹ
کی جاتی ہے اور وہ ایک لوہے کی سوئی
ہے جس کے دونون طرف درجے بنے
ہوئے ہین اور ایک طرف ایس اور دوسری
طرف اف لکھا ہوا ہے یعنی سلو اور فاسٹ
۔ جب گھڑی سست چلنے لگتی ہے یا
تیز ہو جاتی ہے تو اس سے کام لیا جاتا ہے
مگر عموماً عمدہ گھڑیان ریگولیٹ کی ہوئی ہوتی
ہین۔ تم داخل گھڑی کو بلا ضرورۃ شدید
مت کھولو ورنہ گرد اور ذرات اس کے
پرزون مین گھس جانے اور سیل [illegible]
کے اثر سے گھڑی کے خراب ہو جانے کا
احتمال ہے۔ سب سے زیادہ خطرناک بات
گھڑی کی مرمت ہے۔ چونکہ گھڑی کے
پرزے بہت نازک ہین ضرور ہے کہ ہر سال
اُس مین واچ آئل دیا جاے یعنی صاف
کرائی جاے تاکہ گرد وغیرہ سے صاف ہو جا
۔ مگر جہان عمدہ صاف کرنے والے نہ ملین
وہان ایسے صاف کرانے سے گھڑی کا ناصاف
ہی رہنا بہتر ہے۔ لوگ ایسے بدمعاملہ ہوتے
ہین کہ گھڑی کے عمدہ ولایتی پرزے بدل
لیتے ہین۔ اسی واسطے محتاط لوگ گھڑی کی مرمت
کرانا پسند نہین کرتے۔ بعض وقت گھڑی کے
اپنی کم فہمی و ناواقفیت سے بھی پرزے بے ترتیب

جما دیتے اور گھڑی کو تباہ بلکہ از کار رفتہ کر دیتے۔
ممکن ہے کہ تم ان سب باتون کو پہلے سے
جانتے ہو لیکن بہ نظر مزید احتیاط مجھ کو لکھنا لازم
تھا۔۔۔ گو تم نے خط منظوم لکھا۔ اس مین کثرۃ
سے زحافات اور سکتات تھے اور بہت سے
شعر ساقط الوزن۔ افسوس ہے کہ تمھاری طبیعۃ
ناموزون واقع ہوتی ہے اس کی تدبیر کرو یہ
عیب شاید موروث ہے۔ ننھیال مین تمھارے
نانا صاحب کو وزن کا مطلق امتیاز نہین [illegible]
بھی یہی حال ہے۔ اساتذہ نے اوزان اشعار کو
منضبط کر دیا ہے۔ ہر خاص وزن۔ بحر
کہلاتا ہے۔ اس مین ف۔ ع۔ ل۔ مین
کلمات مقرر ہین۔ مثلاً۔ فعولن۔ مفعول
مستفعلن۔ فاعلن۔ متفاعلن۔ فع۔
فعلاتن۔ فعیلن۔ نسیم کا مصرعہ۔ ہر شاخ
مین ہے شگوفہ کاری۔ اس کی بحر ہے۔
مفعول مفاعیلن فعولن۔ جس کی تقطیع یا
توزین یون ہے۔ ہر شاخ۔ مفعول۔
مین ہے شگو۔ مفاعلن۔ فہ کاری۔ فعولن
اس طرح ہر ہر مصراع کو تقطیع کرنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ کہان وزن بگڑا اور جن کو خدا نے
طبیعۃ کی مناسبۃ عطا فرمائی ہے وہ ایک
مرتبہ پڑھ کر سمجھ لیتے ہین کہ یہان سکتہ یا زحاف
ہے۔ شعر شعر نے گویم بہ از آب حیاۃ من
غرانم فاعلات فاعلات۔ شعر ایک شعبۂ
موسیقی ہے جس مین تال اور سم سب موجود
ہین۔ تم نے وزن پر خیال نہین کیا۔

اب سے اس کا خیال رکھو تو چند روز مین بحر وزن
کی ذہن نشین ہو جائے گی مگر یاد رکھو کہ غلط گوئی
ایک بڑا سخت عیب ہے۔ فارسی مین شاید
یہ عمدہ تدبیر ہے کہ مولوی امام بخش صہبائی نے
مینا بازار۔ پنج رقعہ۔ نثر ظہوری کی شرحین
لکھی ہین۔ مین نے یہ کتابین دیکھی ہین سچ
فی الواقع بڑی عمدہ ہین۔ اگر ان کتابون پر
ایک نظر محققانہ ہو جائے تو فارسی مین استعداد
متعارف حاصل کرنے کو کافی ہے۔ اگر تم کچھ
فارسی دیکھنے کی فرصۃ پاتے ہو تو یہ کتابین
کو دیکھو اور جب مناسبۃ پیدا ہو گئی تو بے تخصیص
کتاب آدمی اخذ مفہوم کر لیا کرتا ہے مشاغل
متعدد اور وقت محدود پس وقت کے نظام
مین الاقدم فالاقدم کا قاعدہ برتنا چاہیے
یعنی مشاغل مین تقدم و تاخر بطور الاوّل فالاوّل
انگریزی اس مین بھی مقدم زبان بحیثیت [illegible]
اور انگریزی کے بعد عربی اور سب کے آخر مین
فارسی۔ شاید تمھاری کلاس مین بھی کالرشپ
ہون گے۔ ہر چند من حیث المالیۃ اس کی
طمع نہین کرنی چاہیے لیکن اس اعتبار سے
کہ سکالرشپ ایک علامۃ امتیاز ہے وہ ایک
قدر کی چیز ہے اور اس کے حاصل کرنے
مین جہان تک ہو سکے سعی کرو۔ غالب ہے
کہ تم نے منطق شروع کی ہو گی یا عن قریب
شروع کرنے والے ہو گے۔ اپنے کے پڑھنے
والون کے واسطے بڑی طیاریان ہو رہی ہین
ملکہ معظمہ نے خطاب قیصرہ ہند لیا جس کی

یادگار کے لیے دہلی مین عمائد الہند کا اجتماع ہوگا
مالاعین رأت ولا اذن سمعت بابو شیو پرشاد
صاحب کی انگریزی کا سیس فیل شاید تمھارے
ساتھ چلی گئی ہے تلاش کی نہین ملی ۔ یہ وہ
کتاب حکایات لقمان ہے جس مین چند حکایتون
کا ترجمہ حسب خواہش بابو شیو پرشاد صاحب نے
کیا ۔ بابو صاحب اپنی انگریزی کتاب مانگتے
ہین اطلاع دو کہ تمھارے پاس ہے یا نہین
۲۵ ۔ اگست سنہ ۱۸۶۳ عیسوی

گھڑی کی رسید مین جو خط تم نے لکھا اس مین
یہ بھی پوچھا تھا کہ زنجیر طلائی ہے یا ملمع سو میری
بعلم و یقین مین وہ ضرور طلائی ہے اس واسطے
کہ ایک معتبر آدمی نے ایک معتبر دکان سے مول
لی ہے اور پورے دام دیے ہین ۔ یہ ایک
مشہور بات ہے کہ انگریز طلائی جو خالص کا نہیں بناتے
نہین کرتے لوگ جن کو انگریزون کی نسبت بدگمانی
ہے اس کو مکر و خدیعت پر محمول کرتے لیکن بات
یہ ہے کہ خالص سونا اس قدر نرم ہوتا ہے کہ
وہ زحمت نقش و نگار کا متحمل نہین ہو سکتا اس
مصلحت سے اور ٹانکے کی غرض سے اس مین
آمیزش کرنے کی ضرورت واقع ہوتی ہے پس
تمھاری زنجیر کا سونا بھی اس اعتبار سے کھوٹا
ہے ۔ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۶۳ عیسوی

اب تم کو ایک برس دہلی مین ہونے آیا ۔ تم
جانتے ہو کہ ایک برس مین کس قدر وسعت ہوتی

مجھے خیال ہے کہ شاید تم نے شرح ملا بالاستیعاب
ایک برس مین پڑھ لی تھی ۔ گو تم نے بہت سا پڑھا ہے
نہین پڑھا لیکن ورقا ورقا نظر کرنے کو بھی
وقت درکار ہے ۔ اب تم سوچو کہ تم نے
اس برس مین کیا کیا ۔ عربی مین تم نے ایک
انچ ترقی نہین کی اور جون کہ تم کو خود بے قرارانہ
شوق نہ تھا چند روز یہ حیلہ رہا کہ استاد نہین
آخرکار مولوی احمد حسن ملے تو اب تم کو ضیق
وقت اور بُعد کا حیلہ ہے لیکن اگر صرف تعطیل
کے دنون مین تم نے اکتساب کا شغل کیا
ہوتا تو بھی ایک مناسبت ہو جاتی ۔ دوری
کے واسطے سواری کا انتظام کر دو ۔ تم کو تامل
ہوتا ہے کہ مین اس خرچ کو پسند نہین کرونگا
حال آن کہ مین ایسے مصارف کو اکل و شرب
کے مصارف پر بھی مقدم رکھتا ہون اس
واسطے کہ تحصیل علم مین جو خرچ کیا جائیگا
آگے چل کر تم کو اضعافاً مضاعفہ ملنے والا ہے
اگر تم اس برس یہان ہوتے تو مین یقین کرتا
ہون کہ قطبی نکل جاتی ۔ اوقلیدس حساب
جبر و مقابلہ سب کا حال مثل عربی ہے ۔
نہی انگریزی ۔ مین نہین جانتا کہ تم نے کتنا
فائدہ جمع کیا ہے ۔ اس کا فیصلہ تم مجھ سے
بہتر کر سکتے ہو ۔ بشیر ۔ جہان تک مین غور کرتا
ہون دنیا مین اپنے رہنے کی ضرورت نہین
دیکھتا اور نہ دنیا مین کوئی کام مجھ کو کرنے کو
ہے نہ اب کوئی نیا علم مین حاصل کر سکتا ہون
نہ اب وہ اگلے ولولے میری طبیعت مین باقی

ہین۔ رہی خانہ پرستی ۔ اس سے تو مین کوسون
دور رہا ہون۔ [illegible] دنیا کا کام اگر ہے تو یہ کہ تم
میرے بیٹے جی بیٹھ لکھ کر فراغ حاصل کرو کیونکہ مین
تمھاری طرف سے مسرت لے کر مرون اور میرے
وقت مجھ کو اس کی تسلی رہے کہ میرے بعد تم کو
مطمئن زندگی کرنے کا سامان مہیا ہے ۔ میرے
معدے مین ایسے فسادات ہو گئے ہین کہ گویا
غیو تا زیادتی ہوتی جاتی ہے اور یہی حال ہے
زندگی کا کہ خود بخود اس کل [illegible] بیکار ہوتا
یہان تک کہ ایک دن بند ہو جاتی ہے ۔
تم اگر اور کسی غرض اور مطلب سے پڑھنے کی
ضرورت نہین سمجھتے تو یہ مطلب کیا کم ہے کہ مجھ کو
اپنے اخیر وقت مین اس تصور سے کہ تم نے
پڑھا اور خوب پڑھا بڑی مسرت ہو پہنچے گی تمھاری
والدہ اگر نہین آتین تو اس مین کوئی مصلحت مضمر ہوگی
عجب حالت ہے دنیا اور اہل دنیا کی کہ چند روزہ اجتماع
مین بھی یہ لوگ ایک دوسرے سے ملول ہو جاتے
حالانکہ افتراق ایک دن ضرور ہوتا ہے متنبی
نے کیا اچھا کہا ہے ۔ ولقد علمنا اننا سنطیعہ
لما علمنا اننا لا نخلد ۔ یعنی یہ تو ہم پہلے ہی سے
سمجھے بیٹھے تھے کہ ایک نہ ایک دن مفارقت
ہونی ہے اچھا افتراق کیون کہ ہم کو دنیا مین قیام
دوام نہین ہے پیشتر تم دلی والون کے جھگڑون
مین اپنے تئین مبتلا مت کرو ۔ ایک موٹی بات
تمھارے سمجھنے کو بس ہے کہ تم سے علم و عقل و
تجربہ وغیرہ سب باتین مجھ مین زیادہ ہین لیکن
مین ان کے معاملات کے سلجھانے پر قادر

نہین ہو سکا اگر تسلی ہے تو اس مین ہے کہ بہت
گزر گئی تھوڑی سی رہ گئی ہے ۔ خدا اس کو بھی
آبرو کے ساتھ گزار دے اور خاتمہ بخیر کرے ۔
اس تنہائی مین بھی ایک راحت ہے اتنا سمجھ
لیا ہے کہ نوکرون سے اعتمادی نہین کرنی چاہیے
اور نہ ان لوگون سے خصوصیت و اختصاص کا توقع
ہونا مناسب ہے ۔ روپیہ کچھ زیادہ خرچ ہو جاتا
لیکن یہ لوگ مجھ کو ادام دینا چاہتے ہین ۔ رہا وقت
اس کو عمدہ طور پر صرف کرنا مشکل ہے غرض
انسان کے دل کو خدا نے کچھ ایسا بنایا ہے کہ
جس حالت سے وہ خوگر کیا جاتا اسی مین رضامند
ہو جاتا ہے [illegible] سے خوگر ہوا انسان تو مٹ
جاتا ہے رنج مشکلین اتنی پڑین مجھ پر کہ آسان
ہو گئین ۔ البتہ اس کی خبر رکھو کہ تم لوگ خرچ کی
طرف سے تکلیف مت اٹھاؤ جب خدا نے دیا ہے
تو اس سے متمتع نہ ہونا بھی ایک طرح کی ناشکری
ہے ۔ اب خدا کے فضل سے ایک مقدار معتدبہ
موجود ہے ۔ کاوش کرنے کی ضرورت نہین ۔
بڑی دولت تو تم ہو خدا تم کو زندہ و سلامت
رکھے توفیق نیک دے ۔ تمھارے ہم عمرون
کا یہ حال ہے کہ واحد علی نے آخر رو دھو کر باپ
سے بنارس جانے کی اجازت لی ۔ بلا مبالغہ
ساری ساری رات اس لڑکے کو شوق کے مارے نیند نہ آتی
ہے ۔ یہ حاجی جی کی خوش قسمتی ہے ۔ اور جانے
کی کیفیت یہ کہ تنہا ۔ اور جب پوچھا کہ واحد علی کیا کرو گے
تو لیشاش بشاش ہو کر جواب دیا کہ جب بھوک معلوم
ہوگی بازار سے لے کر کچھ کھا لیا کرون گا

شوق اس درجے کو پہونچا ہے کہ کھانے کی
ضرورت بھی اس کو قطع نظر ہے۔ و ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ ۔ ۔ کا حال [illegible]
مین گو واحد علی کا سا نہین مگر مناسب حالت
اچھا ہے ملتبس [illegible] ہسٹری تک پہونچا اور
اس کو سمجھ بھی لیتا ہے۔ اس کو خود پسندی از
خویشتن ستائی آ گیا ہے۔ اب بے باکی
یہان تک پہونچی کہ کرانی انگریزیا بوجس کو دیکھا
بھڑ گیا۔ دوسرے کی سنتا نہین اپنی ہانک
چلا۔ اب کے سالانہ امتحان کے لیے ہر ایک
سبجکٹ مین ایسی طیاری کرو کہ تمام کلاس مین
سب سے بہتر رہو۔ جن چیزون مین تم کم
رہتے ہو انھین پر زور لگاؤ۔ اگلے سال
مع الخیر سکنڈ کلاس مین جانا چاہئے۔ [illegible] ستمبر [illegible] ع

سلام کعو والمند او کعبیر علی الولد الرشید البشیر
اما بعد فقد الطار علی کتابک فما جوابک۔
و اما الاعتذار بالصوم فلا یعصمک من اللوم
[illegible] وان [illegible] الاوقات لکنہ یزید فی الفراغ
و یطیل الساعات سیما النہار فان لہ طول لا یکاد
یزول۔ ولو وافقہ الشتاء من بین الفصول فلا
اقل من [illegible] مرفوعۃ مرۃ او مرتین فی کل اسبوع
و اما ارسال الحکایات اللغاتیۃ الی راجہ شیو پرشاد
فلا بد لی من الاطلاع علیہ قبل ان یاتینی [illegible]
الکلب من لدیہ۔ ونحن ان شاء اللہ بعد شہرنا ہذا
لراحلون الی سکندر پور۔ واللہ عاقبۃ الامور
ولسنا [illegible] التعلون لم یبق منہا الا شہران۔

فاستعدوا للامتحان و لنعم ما قیل و قد جرب
بہ التمثیل عند الامتحان یکرم الرجل او یہان
فیا خیبۃ من لیس بما فی الکتاب ولم یحسن ابحاثہ
فضل و ذل و صغر فی اعین الناس و قل۔
واما ارجو [illegible] تلمذ فی زمان التعطیل واحمد حسبی
ونعم الوکیل ہذا ونحن بفضل اللہ فی اطیب
حال و عیش عن المکروہات خال و نظن بکم کذلک
[illegible] اللہ اقوم المسالک والسلام وعلیہ
ختم الکلام۔ [illegible] بڑ گئی ہے کہ شب کو
دو اور تین کے بیچ مین اکثر آنکھ کھل جاتی ہے
اور کبھی نہین بھی کھلتی [illegible]
اور پھر قصد بھی کرتا ہون تو نیند نہین آتی سب
سحر کے بعد کچھ کتاب بینی کرتا ہون۔ آج
شاید گھڑی غلط چلی کہ دیر سے بیٹھا ہون مگر
اسفار صبح نہین ہوا۔ جی مین آیا کہ تمھین کو خط
لکھون۔ عربی کی سطرین مین نے غور سے
نہین لکھین۔ امید ہے کہ تم بہ آسانی سمجھو گے
یا شاید ایک دو جگہ لغت کی طرف رجوع کرنے
کی ضرورت ہو۔ بڑے دن کی تعطیل [illegible] ہو
تو ان شاء اللہ ایک امتحان تمھارا مین لون گا
اور اگر ثابت ہو گا کہ تم نے وقت سے استفادہ
کیا تو تم کو انعام بھی ملنے کا۔ ۱۲ اکتوبر [illegible] ع

اگر قدرتی گھڑی جس کے ذریعے سے ساری دنیا
کے گھڑی گھنٹے ٹھیک کیے جاتے ہین یعنی
آفتاب اور اس کا سایہ تمھارے حفظ اوقات
کو کافی نہین اور ابر و باد کے دنون مین وہ

قدرتی گھڑی معطل ہو سکتی ہے تو چوک کا بڑا گھنٹا
خبردار کرنے کو کافی ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ جہاں
لڑکے اور لڑکیوں کے غل میں کان پڑی
آواز نہیں سنائی دیتی دور کا گھنٹا کیا سن
پڑے گا۔ تم کو معلوم ہے کہ میرے پاس دو
گھڑیاں ہیں اور دونوں بے کار نہ تمھاری طرح
مجھ کو حفظ اوقات کی زیادہ ضرورت ہے اور نہ
مردانہ زیور کی طرح مجھ کو ان چیزوں کے
استعمال کا شوق میری بے سلیقگی نے ان چیزوں
کو ویسا ہی خراب کر دیا ہوگا جیسا ارگن باجا۔
ایک جیبی گھڑی تو تم کو روانہ کر دی گئی۔
فرماؤ تو کیرج کلاک یعنی بڑی گھڑی بھی
بھیج دی جائے۔ ہر چند ڈاک میں بھیجنا
خالی از خطر نہیں لیکن آخر ہزاروں لاکھوں گھڑی
گھنٹے آتے جاتے ہیں۔ حتی الوسع احتیاط کی
جائے گی یا اگر یہ شق پسندِ خاطر نہیں اور
اپنا ہی گھنٹا بالتخصیص منظور ہے تو بازار
سے مول لیجیے غالباً تم کو کلاک درکار ہوگا
بازاری کلاک پہلے پندرہ بیس کو بکتے تھے
پچھلے دنوں ایسے سستے ہو گئے کہ دس
بارہ کو۔ اب بھی اتنے ہی کو ملتے ہوں گے
ایک لے لو۔ تحقیق کر کے لکھو کہ اچھا
گھنٹا جس کے کل پرزے خوب مستحکم ہوں
اور کسی نامی کاریگر کا بنایا ہوا ہو کتنے کو
ملے گا۔ سچ کہا ہے گران بہ حکمت ارزان بہ علت
ان کم بخت کم قیمت گھنٹوں میں بڑا عیب
یہ ہے کہ گھڑی گھڑی بگڑا کرتے ہیں۔

مت سمجھو کہ میں تمھارے اس خیال پر معترض
ہوں۔ ایسے خیالات ہوا ہی کرتے ہیں اور
خدا نے مقدور دیا ہے تو ان کو پورا کرنے میں
بھی کوئی قباحت نہیں۔ خلاصہ یہ کہ مجھ کو اس
خصوص میں خرچ کی پروا نہیں ہے نہ طیبِ
خاطر تم کو روپیہ دوں گا بلکہ جی میں آیا کہ ابھی
بھیج دوں۔ پھر سوچا کہ پہلے پوچھ لوں کہ میری
گھڑی پر قناعت ہے یا بازار سے اپنی پسند کی لینے کا
شوق ہے۔ یہ چھیڑ کے لفظ دل سے نہیں بلکہ
تحریر کی شوخی ہے۔ مولوی احمد حسن کا
دہلی میں ہونا تم اپنے لیے بس غنیمت سمجھو۔
مولوی احمد حسن کی معلومات چاہے علم ادب
میں کم ہوں مگر ان کی استعداد اچھی ہے۔ بے شک
نفحۃ الیمن اگر تحقیق سے پڑھی جائے تو اچھی
کتاب ہے۔ اگرچہ میں اس کو بہت اچھی کیا
بلکہ اچھی بھی نہیں کہتا لیکن اچھا یہ امر
اضافی ہے۔ وہ اچھی ہے مبتدی کے لیے
بری ہے بلکہ بہت بری منتہی کے لیے۔
لیکن کیوں جی میاں بشیر نفحۃ الیمن پڑھو گے
یا منطق۔ میرے نزدیک تو منطق کے چار پانچ
رسالے نکال لیتے تو اچھا تھا کم بخت ہندوستان
میں اس کی بڑی ضرورت ہے۔ اگر لینی چاہو تو
مولوی احمد حسن سے تم کو بڑی مدد مل سکتی ہے
تم ان سے وہی فائدہ حاصل کر سکتے ہو جو
مجھ سے کرتے۔ مخصوصاً جب انگریزی تو سب پر
مقدم ہے اور انگریزی کے بعد عربی اس
واسطے کہ تم نے انگریزی میں ان [illegible] غیر مذہب

دیکھے جاتے ہین - رہی فارسی وہ تو مری
زبان ہے - ممکن نہین کہ آدمی کل علوم مین
کمال حاصل کرے - جتنے کامل فن ہوتے ہین
وہ ایک فنی بھی ہوتے ہین - پس آدمی
پہلے اپنی طبیعۃ کا موازنہ کرے کہ کدھر رغبت
ہے جس طرف رغبۃ صادقہ ہے بس وہی چیز
آدمی خوب کرے گا - لیکن ابھی کمال کا کیا تذکرہ
ہے - یہ امتحان کے مرحلے طے ہون تب کمال کی
بحث کی جاے - ای کاش تم پر کسی طرح
یہ ظاہر ہو جاتا کہ تمھارا لیاقۃ پیدا کرنا کہان تک
میرے دل کو لگا ہے - میری تمنا ہے کہ تم
یونیورسٹی سے بی - اے کی ڈگری حاصل
کرو - تم کو خدا کے فضل سے معاش کی طرف سے
فراغ کامل حاصل ہے - پس ای بشیر ای پیارے
بشیر پڑھو اور دنیا مین نام و نمود پیدا کرو -
یہ علم جو تم پڑھ رہے ہو دنیا و دین دونون کی
صلاح کا ذریعہ ہے خدا تم کو علم نصیب کرے -
تم خرچ اور روپیہ کی طرف سے پروا مت کرو
- فوالذی نفسی بیدہ مجھ کو تم سے زیادہ کوئی
چیز عزیز نہین - دنیا مین اب بھی ایک آرزو
باقی ہے کہ تم کو خدا لائق کرے اور شاید اسی
خوشی کے لیے مین زندہ رکھا گیا ہون - ورنہ
جہان تک غور کرتا ہون دنیا مین اپنے رہنے
کی کوئی ضرورۃ نہین پاتا - ذکی سے تم ادب
وعربیۃ کے سوال مت پوچھتے ہو وہ صرف
ہدایۃ النحو پڑھتا ہے - تم اس سے لاکھ درجہ
بہتر پڑھتے تھے - جبندے مولوی ظہیر الدین نے

زبردستی جو کچھ بتا دیا تھا وہی اس کا سرمایہ ہے
اب مولوی صاحب معدوم البصر ہو گئے - ان
سب کو پوری آزادی ملی ... صاحب اپنے
بچون کے زیادہ خبر گیر رہتے ہین - اس سے
ان کا پڑھنا چلا جاتا ہے - مگر کب تک -
دو چار برس بعد یہ دونون بھی بلاے بدرنگا
ہون گے - جتنا کر رہے ہین یہ بھی غنیمۃ
ہے ورنہ ان لڑکون کو علم سے کیا مناسبۃ -
لیکن بشیر تمھارا اور حال ہے - یہان پر خدا کا
علم نہین تو بہر کیف بھی نہین - اور ...
فخر خاندان اب ہین مگر تم کہو کہ تم بھی ایسا
خیال کر سکتے ہو - ان لوگون کے ساتھ
اپنی حالۃ کا مقابلہ مت کیا کرو - ان سے
بہتر ہونا بھی میرے نزدیک عیب ہے -
بیچارے کیا تھے اور کیا ہین اور کیا
ہون گے - جب یہان کے لڑکون کا تم سے
تذکرہ کیا جاے تو تم ان کی حالتون پر بھی
نظر کیا کرو کہ ان کی کیا حالۃ ہے - کیسے
خاندان کے ہین کس طرح کی بے سامانی
ہے - کچھ تو خدا کو ان سے بڑا کام لینا ہے
کہ ان کو ایسا شوق دیا ہے - کسی برس
ہر کارے ساختند میل آن اندر دلش انداختند
دیکھو امتحان سالانہ کے لیے کامل طیاری کرو
کہ ہر طرف سے آفرین اور تحسین کا شور ہو
اور ہر چیز مین پورے نمبر لین - آمین -
تمھارے پڑھنے کی طرف میرا ایسا خیال
لگا رہتا ہے کہ جب تم کو یاد کرتا ہون ساتھ ہی

گلہ کرے کوئی + مگر تم اُس کو مجھ سے بدل مت
کرو - تو براے وصل کردن آمدی + نی براے
فصل کردن آمدی - دہلی میں سواری کی ضرورت
ہوگی - اے کاش تم کوئی گھوڑا رکھتے - اِس کا
الزام مجھ پر ہے یا تم پر - اب تم بڑھے باپ کو
لندن سے بلا دو - لا دو سے بھرنا - ۱۲ - ستمبر [illegible]

بشیر - عربی پڑھنے کا ڈھنگ تو اچھا ہے -
اے کاش انگریزی اور ریاضی اور ہر چیز میں
یہی کاوش ہو - اگر اسی طرح کی تحقیق سے ہر چیز
دیکھی اور سمجھی جاے تو طوفان ترقی استعداد
پیدا ہو - لیکن عربی میں اس ڈھرے پر تم کو
میں نے لگایا - سو تم کو اُس کا خیال ہے - باقی
چند دن تو سرسری طور پر پڑھاتے ہو - اگر
منطق نہیں ہوتی حدیث شروع کر دو - میں
لکھتا ہوں عربی کا ایک سبق مدرسے کے باہر
ہونا ضرور ہے - اگرچہ تھوڑا ہو مگر ضرور -
تمھارے خط انگریزی میں حروف کی جدائی
نہیں ہوتی - تمھارا خط مجھ سے عمدہ ہے مگر
میں تم کو اپنا جیسا نہیں چاہتا بلکہ اپنے سے
بمدارج بہتر - اور جو بات تمھارے فائدے
کی سمجھ میں آئے گی جب تک جیتا ہوں
لکھا کروں گا - ماننا نہ ماننا تمھارا کام ہے - عربی
ہو یا انگریزی ترجمہ دو طرح کا ہوتا ہے -
ایک لفظی جیسے کسی وہ عورۃ او ایک
دروازے کے - ایک بامحاورہ جیسے
وہ عورۃ ایک دروازے پر پہنچی پابندی کی
پابندی لفظی ترجمے کی ضرورت ہے لیکن اُس کو
اپنی زبان کے محاورے پر بھی نظر رکھنی چاہیے
عبارت کی عمدگی یہ ہے کہ نری بول چال ہو
جیسے کوئی باتیں کر رہا ہے - اِس وجہ سے
اخبار اور ناول کی انگریزی عمدہ سمجھی جاتی ہے
یہ لوگ روزمرہ لکھتے ہیں - پس تم دونو طرح
کی عادت کرو لفظی اور بامحاورہ - بلکہ اب تم کو
محاورے کا زیادہ خیال کرنا چاہیے کیونکہ
بفضلہ تعالیٰ مبتدیوں کے درجے سے ترقی کی [illegible]

.... ڈپٹی کلکٹر کی استعداد انگریزی کچھ ایسی اچھی نہ تھی
مگر انگریزی فیصلے خوب لکھتے تھے بعض لوگ شبہ
کرتے تھے کہ کسی سے لکھوا لاتے ہیں میں نے
اسکی ٹوہ لگائی تو معلوم ہوا کہ نظائر یا ہے کورٹ
کے چند (غالباً سو سوا سو) فیصلے ہیں کہ اوقات
فرصت میں اُن کو بالالتزام نقل کیا کرتے ہیں -
نقل کرتے کرتے کورٹ لینگویج [illegible]
چڑھ گئی ہے اور کثرت کتابت سے سوادِ خط
میں بھی پختگی کے نشان پیدا ہو گئے ہیں -

---

۵ - جنوری کو رات کے نو بجتے بجتے میں [illegible]
ضلع میں پہونچ گیا - ٹرین نے ابتداے
روانگی میں کچھ دیر کی پھر راہ میں [illegible] معمول
وقفات ہوے - غرض تین بجے کے بعد
بکسر پہونچے ورنہ میں شاید سویرے پہونچ
جاتا - راہ میں جو لوگ میری گاڑی میں تھے
اتفاقاً اُن میں ایک ہندوستانی ڈاکٹر

بھی تھا میں نے تمھارے دادا کا تذکرہ کیا-
وہ تو مجھ چپ سا ہوا- مگر ایک یورپین جنٹلمین نے
کہا کہ آیوڈین دادا کے لیے نہایت نافع ہے اور
اس وقت ڈاکٹروں کا اجماع ہے اس بات
پر کہ داد کی دوا اس سے بہتر نہیں- ایک
سفید سفوف ہے- انگریزی دوا فروشوں
میں شاید آٹھ آنے کو اس کی شیشی ملے گی
خوبی یہ ہے کہ حاد اور قاطع نہیں- رتی بھر
ہتھیلی پر کم کرو تین قطرہ پانی میں لت
کر کے داد پر مل لیا کرو- صبح و شام استعمال
کرو- غالباً تین دن میں نفع ظاہر ہو جائے
گا- فقط ۹- جنوری سنہ عیسوی

دس دن دہلی میں رہ آنے سے مجھ کو مہینوں
چشتہ رہے کی تمھارے دل کی جو کیفیت
ہو مگر میرا یہ حال ہے کہ جس وقت ذرا خالی ہوتا
ہوں تمھارا خیال آتا ہے اور تمھارے خیال
کے ساتھ تمھارے امتحان کا- مجھ کو تمھارے
خط کے دیر کرنے سے خدشہ یہ ہوتا ہے
کہ کہیں خدانخواستہ ایسا تو نہیں ہوا کہ
تم امتحان میں ناکام رہے اور شرم کے
مارے مجھ کو نہیں لکھتے- سو کب تک چھپاؤ
گے- جلد لکھو کہ میں تمھارا انتظام کروں-
ہر چند یہ موقع سفارش کے نہیں ہیں لیکن
اگر کچھ دخل سفارش کو ہوا اور ضرورۃً بھی
ہو تو میں یہاں دور بیٹھا ہوا کیا کر سکتا ہوں
البتہ مولوی محمد کریم بخش صاحب کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض حاجت کرو- میں بہت
وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ
وہ تمھاری مدد کریں گے اور میری نسبت
وہاں ان کی وقعت بھی زیادہ ہے- اگر کسی
معلم یا ماسٹر کی توجہ درکار ہو تو بھی مولوی صاحب
سے کہنا- اگرچہ دہلی کے لوگ بے مروتی سی
کرتے ہیں لیکن چہ توان کرد مردمان اینند-
والسلام- ۱۹ جنوری سنہ [illegible]ع

۱۷- کا خط پہونچا- بندۂ خدا اتنی دیر مت
کیا کرو- کیا عافیت تمھاری اسی میں منحصر ہے
کہ مجھ کو خط لکھنے میں کمی کی جائے- میں نے
تم کو پہلے بھی لکھا ہے اور اب پھر لکھتا ہوں
کہ امتحان کے بھروسے پر مت رہو- کسی طرح
جماعت میں ترقی کرو اور آگے کو نصیحت کرو-
مدرسے میں کامیابی اور ناموری کے ساتھ
پڑھنا یوں تو نہیں ہوگا- مدرسے کے علاوہ
گھر پر کم سے کم تین یا چار گھنٹے روز دل لگا کر
پڑھو گے تو خیر ورنہ کیوں خود حیران ہوتے
اور کیوں ہم سب کو حیران کرتے- دنیا کی
کارروائی اسی قدر تم کو لکھنا پڑھنا آ ہی گیا
ہے- بس میرے پاس رہ کر قانون یاد کرو
اور امتحان دو- مدرسے میں پڑھنا منظور
ہے تو یاد رکھو انٹرنس پہلی منزل ہے پہلا
کچھ نہ ہو تو بی- اے کے خطاب تک تو
پہنچو درجۂ فضیلت حاصل کرنے کے ہرگز یہ
ڈھنگ نہیں جو تمھارے ہیں- ہر روز کے

سبقون کو بالالتزام مطالعہ اور پڑھنے کے بعد
نظر تدقیق سے ان کو دیکھنا اور ذہن نشین کرنا
اور ایک درجہ اعتدال کے ساتھ محنت کا برابر جاری
رکھنا شرط ضروری ہے - تمھارا یہ حال ہے کہ
پہلے ہی امتحان مین یہ تردد کہ پاس ہو یا نہین
تو اگلے امتحان کہین سخت مین کیون کر ان سے
عہدہ برآ ہو سکوگے - غرض پڑھنا ہے تو پڑھنے
کے طور پر پڑھو کہین چاندنی چوک جا نکلے کہین
عجائب خانے کی سیر کی - کچھ وقت قصے کہانیون
مین ضائع کیا - دو گھڑی رات گئی اور سو رہے
یون تو پڑھنا نہین آتا - پڑھنا جب آسکتا ہے
کہ تم ایک ایک منٹ کی قدر کرو اور جہان تک
تن درستی اجازت دے محنت کرتے رہو -
تم اب تک مجھ سے صرف عربی مین پوچھتے
تھے - آیندہ ریاضی بھی پوچھا کرو - زیادہ نہین
تو انٹرنس تک تم کو بتاؤن گا - حساب و
جبر و مقابلہ کی خامی متوجہ ہو کر نکال ڈالو -
تاریخ کے واقعات بہ طور سوال و جواب
مرتب کرتے جاؤ تب امتحان دینے کا مزہ ہے
نری دعا سے کام نہین چلتا - شوق نہین ورنہ
مولوی احمد حسن کے ہوتے تم کو عربی کا حاصل
کرنا کیا دشوار تھا - مدرسے کی چیزون کا حیلہ
اور ان مین بھی نقصان - مولوی صاحب
نے کئی مکان لیے لیکن سب جائداد مین
دکان مجھ کو پسند ہے - باقی محل اور حویلیان
سب اخور کی بھرتی ہین غضب ہے -
کاظم علی والا مکان تیرہ سو کا ہے اور تین
روپے کرایہ - نوٹ کے حساب سے اس کا کرایہ
[illegible] ہونا چاہیے مگر کوئی اہتمام نہین کرتا - ہم نے
مکان مفت نہین پایا کیمٹری بھر روپیہ دیا ہے
تو کیا وجہ ہے کہ ہم کو پورا نفع نہ ملے - مولوی
صاحب کے مزاج مین رحم - بیوی صاحب
کو خیال نہین - تم کو لیاقت نہین - مولوی عالم
کو قابلیت اور فرصت دونون نہین - مکان لاوارث
سا پڑا ہے - اگر کرایہ دارون کو چال معلوم ہو تو
وہ تین روپے بھی نہ دین - بڑی حویلی ہمیشہ
خسارہ دیتی ہے گو اعمال بد کی طرح بار دوش
ہے - خدا ہی ہے کہ اس کا بوجھ سر سے ٹلے
جب تجربہ کر لیا کہ دہلی - و کجنور - دونون مین
کوئی انتظام کرنے والا نہین تو عاجز آ کر نوٹ کا
پہلو اختیار کیا ورنہ کوئی کرنے والا ہوتا تو حلال
طور پر ایک ڈپٹی کلکٹر کی تنخواہ کماتا اور اصل
محفوظ - بس غنیمت ہے کہ بے چارے مولوی
صاحب باوجود معذوری اتنا بھی کرتے ہین
ورنہ ہم سب تو جیسے منتظم اور ہوشیار ہین
ظاہر - فقط ۲۱ - جنوری سنہ ۱۸۸۸ عیسوی

آٹھوین جماعت جس مین تم کو رعایتہ ترقی کر دیا
وہ جماعت ہے جس مین تم کو سال گذشتہ داخل
کرانے والا تھا - شاید تم کو معلوم نہ ہوا ہو مگر
مجھ کو تمھارا ساتوین مین داخل ہونا خوش
نہین آیا تھا - تعجب ہے کہ تم آٹھوین کا نام
سن کر گھبراتے ہو - رعایتی ترقی محمود ترقی نہین
ہے - حقا کہ باعقوبت دوزخ برابر ست +

رفعتن جو پاسے مردی ہمسایہ درہشت لیکن
اگر تم آٹھوین مین نہ گئے ہوتے تو مجھ پر سخت
صدمہ ہوتا اور مین تم کو دہلی مین نہین بھیج
سکتا تھا - برخوردار محنت سے جان چھپانا تو
طالب کا کام نہین ہے اور پھر یہ بھی کوئی
محنت ہے کہ خدا کے فضل سے ہر طرح کے
آرام کے ساتھ گھر مین رہنا اور پڑھنا - وہ بھی
بندگان خدا ہین جو دن بھر کلھاڑی چلاتے
سڑک کوٹتے - دوڑتے - راتون کو جاگتے
بوجھ ڈھوتے - ہزار ہزار شکر ہے کہ شاقہ محنت
مین مبتلا نہین کئے گئے - محنت ایک امر اضافی
ہے - اس کا مفہوم متعین نہین - ایک کام زید
کے واسطے محنت کا ہے مگر شاید عمر کے حق
مین وہ کامل آسایش کا موجب ہے - بس
جسکو تم نے محنت سمجھا کیا تم جیسے اور تم سے بہتر
ہزارون لاکھون اس کو نہین کرتے - افسوس
ہے کہ تم اس کو محنت کہو - ارے بابا اگر یہ محنت
بھی ہے تو ساری عمر کا آرام - ساری عمر کی
خوش حالی - ساری عمر کی آبرو اس محنت کے
طفیل سے حاصل ہو گی - ایک ظریف کا
مقولہ ہے کہ جینا تو جینا بے محنت مرنا بھی نہین
ہو سکتا - اگر تم کو عربی مین ۹۲ نمبر ملے تو
یہ تمھاری محنت سے بلکہ اس فقیر کی محنت کا ثمرہ
ہے کہ کسی حالہ مین تمھارا سبق ناغہ نہین ہونے
دیا - مین نے اپنے پندار مین تم کو اتنا پڑھایا
کہ اگر تم نے اس کو محفوظ رکھا ہوتا تو آج کل
کے سواد و سو نہین چالیس پچاس مولویون سے

بہتر تھے مگر وہ گھر کی مرغی تھی تم نے دال برابر
سمجھی مجھ کو تمھارے اس لکھنے پر بڑی ہنسی
آئی کہ تاریخ جغرافیہ سب مضمونون مین مشکل ہے
مین توان دونون کو قصہ کہانی سمجھتا ہون
- البتہ یہ پڑتا ہے کہ کتاب پڑھتے وقت
عبارۃ پر پورا لحاظ ہوتا ہے حاصل مطلب کی طرف
توجہ نہین ہوتی ورنہ اگر آدھے یا پورے
صفحے کے بعد آنکھ بند کرکے غور کیا جاے
کہ اتنے کا خلاصہ مطلب کیا تھا تو ممکن نہین کہ
واقعات محفوظ نہ رہین - جغرافیہ کی جان ہے
نقشہ - ایک مکمل نقشہ منگوا لو اور ایسے موقع پر
لٹکا دو کہ تھک کر لیٹے تو نقشہ سامنے ہو -
بار بار دیکھتے دیکھتے یاد ہو جاتا ہے کہ فلان
شہر کہان ہے اور وہ ندی یا پہاڑ کدھر واقع
ہے - اگر تمھاری تاریخ چند روز کے لیے مجھ کو
ملے اور مین اس کا اردو مین خلاصہ کر دون
یا سوال جواب بنا دون اور تم اس کو یاد
کر لو پھر فیل ہو جاؤ تو مین جواب دہ - حساب
جبر و مقابلہ - اقلیدس - البتہ سوچ بچار اور
مشق و مہارۃ کے کام ہین - مین نے تم کو
کسور عام اور کسور اعشاریہ تک پڑھا دیا تھا
اور جتنا تم نے حساب و جبر و مقابلہ مجھ سے
سیکھا تھا وہ ساتوین جماعت مین کامیاب ہونے
کو کافی تھا لیکن مصیبت یہ ہے کہ تم نے تو یہان
جی لگایا اور نہ وہان جی لگاتے ہو - مین نے
تم کو متواتر لکھا کہ بشیر ہر کتاب کو سبق و درس
تک یاد کرتے جاؤ - لیکن دنیا مین باپ چونا

بات کو بے وقعت کرتا ہے۔ تم نے کہا نہین
تو دل مین خیال کیا کہ اس کی کو عادت ہے۔
اسی طرح کے خط لکھا کرتا ہے۔ اس سے کہ تم نے نواب
یا کسی شناسا متعارف کو کو وہ بجبوری ہی کیون
نہ ہو یا کو وہ مطلع الاہی کیون نہ ہو بے فایدہ
خط لکھو۔ اور اس سے کہ اپنے کو عزیز و دین
و غلام موے دین سے باتین کرو۔ اور اس سے
کہ تم سپاہی [illegible] جاو۔ اور اس سے کہ تم ... کو
لکھنا سکھاو۔ اور اس سے کہ تم بازار مین پھرو
اور عجائب خانہ و باغ کی سیر کرو۔ اور اس سے
کہ تم سیماب وار کبھی گھر مین کبھی باہر آو جاو۔ اور
اس سے کہ تم بھول کر بھی کبھی مطالعہ نہ کرو۔
اور اس سے کہ تم مدرسے کے سبقون کو گھر مین
اگر نہ پڑھو۔ غرض اس سے کہ تم محنت نہ کرو اور وقت
کی قدر و قیمت نہ پہچانو نہ تم امتحان دے سکے ہو
اور نہ آیندہ کبھی دے سکوگے۔ مین نہین
کہتا کہ تم اتنا پڑھو کہ تن درستی مین خلل پڑے
لیکن جہان تک تم سے ہو سکے ایک منٹ
ایک سکنڈ کو رایگان مت کرو۔ پھر تم کہاکر
کہا جا سکتا ہے کہ تم انٹرنس کیسا خطاب
حاصل کروگے اور گو ہندوون کے لڑکے
آیندہ سکول مین پڑھ کر آئے ہون کوئی تم کو
نہ پا سکے گا۔ آٹھوین جماعت مین پڑھنا آسمین کچھ
ہے جو ساتوین پاس کرکے چڑھتے اور تمہارا
پڑھنا تو بھی بھگوڑی پڈری کا سا پھر بیٹھنا ہے
خدا تمہاری غیرت کو تیز اور تمہاری ہمت کو بلند
اور تمہاری محنت کو زیادہ کرے۔ آمین۔ مین نے

تمہارے ساتھ وہ کیا اور کرتا ہون جو میرے
باپ نے (خدا ان کو جنت کے عیش نصیب کرے)
میرے ساتھ کیا تھا مین نے تم کو پہلے بھی
لکھا تھا اور پھر بھی لکھتا ہون کہ مین عربی اور
ریاضی دونون مین تمہاری مدد کو حاضر ہون
مگر بے تمہاری ہمت کے کام نہین چلے گا۔ امتحان
سالانہ کو تو ہر وقت پیش نظر رکھو اور ہر روز
محنت کئے جاو تو ان شاء اللہ بیڑا پار ہے۔ مرد باید
کہ ہراسان نشود مشکلے نیست کہ آسان نشود۔
پھر کیا ضرور ہے کہ امسال اگر بالفرض تمہاری ترقی
ہو گئی تو سال آیندہ بھی علاوہ کی جائے! اگلے
سال اپنی قوت بازو سے ترقی کرو۔ جو لڑکا ریاضی
مین تیز ہو اس سے راہ و رسم ضرور پیدا کرو۔
انگریزی کے ۳۶ نمبر بھی محل خوف ہین۔
ارے میان ایک طالب علم ہم تھے کہ سارے
ہم جماعت بلکہ [illegible] استاد بیزار بیزار کرتے
تھے۔ مگر تھا کیا کہ کبھی تمہاری طرح مین بد شوق
اور کم محنت نہ تھا۔ بے سامان البتہ تھا
جنوری کا مہینہ گزرا اور دسمبر سے تعطیل مین
گذرے گا۔ پس بہ استثناے تعطیلات مسیحائی
مشکل سے پانچ چھ مہینے ہون گے۔ اگر کوئی
مدرسے کی پڑھائی پر قانع رہے تو وہ پڑھ
چکا اصل پڑھنا تو گھر کا ہے۔ اور تم گھر پر
پڑھنے یا تعطیلون مین دوسرے سے استفادہ
کرنے کا اہتمام نہین کرتے۔ تمہارے پڑھنے
کا جھگڑا تو چلا ہی جائے گا اب کچھ گھر کا کام
بھی کرون۔ میرے پاس ایک خط مولوی

عزیز الدین و [illegible]

کریم بخش صاحب کا آیا۔ یہ مضمون وہی ہے جو
مولوی صاحب نے دلّی میں بانی بھی کہا تھا
اور میں نے مولوی صاحب سے نقل کیا تھا۔
تمھیں معلوم ہوا مولوی صاحب کو یہ خیال جو دینی
ہوا یا وہان والون نے کہا لیکن میں سمجھتا
ہون کہ انھیں کا خیال ہے لیکن کوئی بات
جو صلاح کی بات ہے اُس کو مناصحت کے ساتھ
نہیں سننا چاہیے۔ لوگ مجھ کو کنجوس اور بخیل
کہتے ہیں اور چون کہ قاعدہ ہے کہ تا نباشد
چیزکے مردم نگویند چیزہا۔ مجھ میں عیب ہوگا
اگرچہ خود پسندی کی وجہ سے آدمی کو اپنے
عیوب پر اطلاع نہیں ہوتی لیکن بخیل اولاد کے
ساتھ تو میں کبھی برتنا نہیں چاہتا۔ تف ہے
میری دولت پر۔ اور لعنت میرے مالدار ہونے
پر جب میری پیاری اولاد اس وجہ سے
تکلیف پائے کہ میں اُن کی حاجت کی قدر
باوجود مقدرت روپیہ نہیں دیتا۔ خدا کی قسم
میں یہی سمجھتا ہون کہ جو کچھ میرے پاس ہے
ان بچون کی امانت ہے بس افسوس ہے کہ
جس کا روپیہ تمھیں پر خرچ نہ کیا جائے۔ خدا
اسکا گواہ ہے کہ [illegible] کے لئے ... کے لئے
... کے لئے کس کم بخت کو روپیہ سے دریغ
ہو۔ اور میں نے اپنے نزدیک اب تک
ایسا ہی برتاؤ کیا ہے۔ یا شاید میری سمجھ
کی غلطی ہو۔ غرض اس مضمون کو میں تمھاری
والدہ کے حوالہ کرتا ہون کہ وہ بلا رو رعایت
خوب غور سے سوچیں اور مطلق میرا اور کیے

روپیہ کا پاس نہ کریں اور جو کچھ ان کے فیصلے
کی تعمیل میں مطلق تامل نہ ہوگا۔ ۲۔ فروری سنہ [illegible]ع

اگرچہ امتحان ختم ہو گئے۔ اور یاد تم کرو گے اور
محنت و کاہلی کا نتیجہ تم بھگتو گے۔ مگر مجھ کو تمھارے
امتحان سال آئندہ کا ابھی سے سوچ ہے۔ اور
تم بھی ابھی سے فکر رکھو گے تو دعوے کے
ساتھ امتحان دو گے۔ پس عربی اور ریاضی کے
سبق ابھی سے شروع کرو۔ تھوڑا تھوڑا ہو چلے۔
یہ خیال ہرگز اپنے دل میں مت آنے دینا کہ
ابھی بہت وقت ہے فقط۔ فروری سنہ [illegible]ع

اس وقت رینڈ صاحب کی چٹھی آئی ہے انھوں نے
رپورٹ کر دی ہے کہ یکم مارچ سے نذیر احمد
دوسرے ضلع میں بھیجا جائے۔ یہاں اس کی
ضرورت باقی نہیں۔ عملہ یکم مارچ سے تخفیف
کیا جائے گا۔ مجھ کو اس وقت تک معلوم نہیں کہ
کہاں جاؤن گا اور کس کام پر۔ میں نے رینڈ صاحب
کو لکھا ہے کہ تین مہینے کی رخصت دلا دیجیے کہ ذرا
آرام کر لون۔ لیکن من جانب اللہ ایک دوسرا
سامان ہوا ہے اگر تم لوگ رضامند ہو کر اجازت
دو۔ خط ملفوف ہے۔ مولوی سید مہدی علی خان
صاحب بہادر کا ہے۔ یہ جواری ہیں سید حامد خان
صاحب بہادر کے۔ اٹاوہ کے رہنے والے
ہیں۔ وہیں سررشتہ دار فوجداری تھے
وہیں تحصیلدار ہوئے۔ وہان سے مرزا پور
بدل آئے۔ وہان کچھ کوہستانی علاقہ نمبر

بند وبست تھا ان کو ڈپٹی کلکٹر بنا۔ وہ بست کے
اختیارات ویسے گئے اور کئی مدون سے لاکر
چار سو روپیہ پاتے تھے۔ اسی اثنا مین شاید نواب
سر سالار جنگ بہادر وزیر حیدرآباد نے سید احمد خان
صاحب سے پانچ یا چھ آدمی طلب کیے۔ انھون نے
ان کو بھیج دیا۔ وہان جاکر مولوی مہدی علی کو
شاید ہزار روپیہ تنخواہ ہوئی اب سنا ہے کہ معتمد
مدار المہام مقرر ہوے۔ مین نے مولوی مہدی علی
کو تمام عمر صرف ایک بار آگرے مین دیکھا۔
جن دنون مجھکو انعام مرآۃ العروس کا ملا ہے
مین ملنے والا تھا مولوی مہدی علی ڈیوک
آف اڈنبرا کو دیکھنے کلکتے گئے تھے۔ وہین سے
مجھکو بلا تعارف بڑے تپاک کا خط لکھا اور بہت
اصرار کیا کہ اٹاوے مین میرے مکان پر ٹھہرنا
چنانچہ جون مین ریل سے اترا مولوی مہدی علی
کے رشتہ مند مجھکو کشان کشان اپنے گھر
لے گئے اور بہت مدارات کی۔ مگر مولوی مہدی علی
وہان نہ تھے لیکن نواب لفٹنٹ گورنر نے
مجھکو اٹاوے سے واپس کیا اور آگرے کے
دربار مین بلایا۔ وہان منشی غلام غوث صاحب
میر منشی لفٹنٹی کے یہان مین نے مولوی
مہدی علی کو دیکھا۔ ایک صبیح نوجوان طرحدار
کی سی پوشاک۔ بے باک مرآۃ العروس کی ہنسی
اڑا رہے ہین۔ جون ہین مین نے پوچھا
منشی غلام غوث صاحب نے کہا یہی حضرت
مرآۃ العروس کے مصنف صاحب بھی تشریف
لائے منشی غلام غوث کی تقریب سے ہم دونو

ملے تو مولوی مہدی علی منقبض سے رہے
شاید مرآۃ العروس کی ہنسی اڑانے سے جھینپ ہو
مجھکو حیرۃ ہوئی یا الٰہ العالمین یہ وہی مہدی علی
ہے جس نے خود مجھکو کس تپاک سے اپنے
گھر ٹھہرایا تھا کہ اب بالمشافہہ میری کتاب کی
مخاصمانہ تفضیح کر رہا ہے۔ خیر رفت و گذشت
اب جو یہ خط آیا ہے سرکاری خط ہے کیونکہ
اس مین لکھا ہے کہ حسب الحکم سرکار لکھتا ہون
اور مجھکو سکندرپور مین ایک دوسرے
دوست مولوی وکیل احمد صاحب کے خط سے
بھی کہ وہ بھی ریاست حیدرآباد مین ہین اس سے
پہلے معلوم ہوا کہ میرا تذکرہ مدار المہام حیدرآباد
کے حضور مین ہوا۔ تیسری دلیل اس خط کی
صداقت اور واقعیت کی یہ ہے کہ سید احمد خان
صاحب کی معرفت آیا ہے۔ تم جانتے ہو کہ
سید احمد خان کس رتبے اور وقار کے آدمی ہین۔
غرض حسن طلب مین تو کچھ شک نہین حیرۃ
یہ ہے کہ مولوی مہدی علی نے میری تقریب
کیونکی عجب نہین کہ کتاب ہیئت نے یاد
دہانی کی ہو یا کوئی اور سبب ہوا ہو۔ بہرکیف
بلاتے ہین اور تنخواہ بالفعل آٹھ سو اور بعد
کو ایک ہزار ماہوار یہان کے سکے سے دینے کا
وعدہ ہے۔ اتنی تنخواہ مجھکو سرکار انگریزی
مین تمام عمر پانے کی توقع نہین۔ دربار
حیدرآباد ان دنون بہت ممدوح ہے اختیارات
وسیع۔ عہدہ معزز۔ مجھکو وہان کے زیادہ
حالات معلوم نہین۔ اتنا جانتا ہون کہ اچھے

ہوا اگر نیرہی عملداری کے ہزارہا بندگان خدا وہان ہین سیکڑون آدمی تو دلی کے وہان ہین - مولوی رشید الدین خان مرحوم کا خاندان سب وہین ہے - بس تم لوگ اگر صلاح دو تو بالفعل ایک سال کی رخصت لے کر یا ون ذرا بمبئی مدراس حیدرآباد وغیرہ کی سیر کرون - سیروا فی الارض - فقط

تین مہینے کی رخصت کے لیے ریذیڈنٹ صاحب نے بھی سفارش کر دی ہے لیکن حیدرآباد جانا ہوا تو برس دو برس کی فرلو لینی ہوگی - ریل ہے تو دوری کوئی چیز نہین - رہنے کا مکان اس کے لیے مین نے دریافت کیا ہے - اگر مین حیدرآباد گیا تو مولوی احمد حسن کو ساتھ لیے جاؤن گا - ان کو ابھی سے مستعد رکھو - ایسا نہ ہو کہ وقت پر تقاعد کرین - طالب اگر سچا ہے تو وہ دور و نزدیک پر نظر نہین کرتا - اس سے کہ دہلی مین حاجتمندانہ رہین بہت بہتر ہوگا کہ پردیس مین آسودہ حالی سے بسر ہو - ان کی سی حالت مجھ پر ہوتی تو بھوپال ایسا تھا جیسے دلی والون کو شاہدرہ - چنانچہ جن دنون مین گجرات گیا وہ بھوپال سے بہت دور تھا - ۲۴ دن تک متواتر تمام تمام دن چلا تب خدا خدا کر کے گجرات کی شکل دیکھی - حیدرآباد سے خط آنے شروع ہوے ہین کہ علاوہ تنخواہ کے مال العہ ماہوار وہی بھتہ بھی ہے - اب مین صرف دو باتون کا منتظر ہون - ایک تو رخصت کی منظوری - دوسرے مین نے جو خط مولوی حمد ی علی کو لکھا ہے اس کا جواب اگر حیدرآباد مین پاؤن جم گئے اور شاید عنقریب مین ہے تو سفر حج و زیارۃ حرمین شریفین قریب ہے - اللھم ارزقنا طواف بیتک الحرام بشیر تم اب کب دنیا کو سنبھالو گے بخدا مین تو ملول ہو رہا ہون وہ اگلی سی کد کد ی مجھ مین باقی نہین - بندۂ خدا اک سلیٹ کلاس تو چاہیں کہ ۔۔۔ ۲۴ - فروری ۱۸۸۶ء

السلام علیک والقلب مشتاق الیک - خضر و رة پڑھنے لکھنے کی حرص کے لیے چارونا چار خط لکھنا پڑتا تھا تم نے قاطبۃً بند کر دی - اگر دہلی اور رخصت اور حیدرآباد کے مضامین جمع ہونے سے پریشانی ہے تو مجھ کو ہے کہ تم نے دیکھا تو ہوتا کہ اس حالت مین بھی تمھارے سبقون مین بالالتزام اصلاح دیتا ہون یا نہین - دہلی کالج اگر ٹوٹا تو غضب ہوا - گو کالج ٹوٹے پھر بھی اتنا سامان دہلی مین ضرور رہے گا کہ آدمی تکمیل استعداد کر سکے - تم حیدرآباد جانے کے متقاضی ہو حسرت کی جب مین تمھاری عمر مین تھا تو مجھ کو عرش کی سوجھتی تھی - ہے نالہ جاتا تھا پرے عرش سے میرا اور اب لب تک آتا ہے جو ایسا ہی سا ہوتا ہے - اب صرف اتنی کد کد ی فی الحال مین ہے کہ مین نے انکار نہین کیا - الا اصرار بارہ سو دین گے اور از دل عمر کے لئے سامان کر دینے کا وعدہ فرمائیں گے تو ان شاء اللہ جاؤن گا لیکن مجھ کو ایسا احمق مت سمجھو کہ بیٹھے بٹھائے

جمع کرنے کو زندگی کا ما حصل سمجھوں بیشتر دنیا
کو لو خوب دیکھا - غریب محتاج تھا خدا نے
مال وافر غنی کیا - اولاد ہوئی - حکومت کے مرتبے
تک پہونچے - ناموری اور شہرۃ سے بھی بے نصیب
نہیں رہا لیکن انجام ان سب بکھیڑوں کا کیا ہے
آخر فنا آخر فنا - اب خداوند تعالی ایسی توفیق
عطا کرے کہ کچھ وہاں کے لئے بھی کروں سو
کیا وہ دنیا جس میں ہو کوشش نہ دین کے واسطے
واسطے وان کے بھی کچھ پاس ہیں کے واسطے
وال صاحب جارج لینے کو آگئے - میں حتی الوسع
کل سامان فروخت کر دوں گا ولو بخط الثمن -
عبد الحامد کی کیا شامت ہے کہ وہ جانوروں
کے ساتھ گاوزبان کرتے ہیں - ما ازین جو
ضعیف این گمان نبود - گھوڑا کمین بھی تو سلیم
الطبع اور کار آزمودہ - تم نے بھی ماموں کی خوبی
ہے کہ جانوروں سے بے باکانہ کام لیتے ہو
اب تو ... صاحب بھی بیٹی کا نیلام کرتے
ہیں - اپنے مونھ سے پچیس ہزار مہر کر دیا اور
دو برس بعد شاید دس ہزار کی تو تہ پوچھے مولوی
... کا نام میں نے نہیں سنا - رقعہ بھیجا ہے
تو جانچ تول کر بھیجا ہوگا - العجل العجل فایجدی
الامل بدون العمل - مکان کو چھنا و مجھ کو
بہت آخور کی بھرتی پسند نہیں - مکان لو تو
بھلا ... کا سالو کہ دنیا میں بہشت دے آئے
واہیات جھونپڑے جو تم نے لے رکھے ہیں
نہ رہنے کے نہ سننے کے - ایک عمدہ نفیس مکان
مل جائے تو بس کافی ہے - ... نے پارہ شروع

کیا ہوگا - حروف اور حرکات خوب سمجھ لیے
جائیں بس ہیں خامی رہ جاتی ہے تو مدتوں
تک پڑھنا نہیں آتا - ۲۳ - فروری [illegible]

---

۱۶ - فروری کو صبح ہوتے جو خواب تم نے
دیکھا یعنی دو دراسے جو تم نے تاریخ و جغرافیہ و ریاضی
کا مدرسے کے تمام تر تعلیم کے بے سود ہونے
کی نسبت ہم پہنچائی مجھ کو تمہارے خط کے
ذریعے سے معلوم ہوئی - بجائے اس کے کہ مجھ کو
ناخوشی ہو میں تو اس کو بہت پسند کرتا ہوں
کہ تم اپنی بڑی علمی رائے کو ہمیشہ نہایت آزادی کے
ساتھ بے تامل ظاہر کیا کرو - رائے کی غلطی عیب
نہیں ہے - افہام و تفہیم اور مباحثہ و مناظرہ
سے ہر غلطی کی اصلاح ہو سکتی ہے مگر جو دلی
نفاق کا کچھ بھی دفعیہ نہیں - جب تمہارا [illegible]
منکشف نہ ہو کوئی کیا جان سکتا ہے کہ تم
اپنے ذہن میں کیا سوچا کرتے ہو - میں سرکاری
تعلیم کا ایسا طرفدار نہیں ہوں کہ متعصب
اس کی حمایت کروں لیکن انگریزی کی بہترین
تعلیم عربی کی بہترین تعلیم سے باستثنائے ادب
یقیناً عمدہ اور نافع ہے - عربی میں بیان اور
منطق کے خیالی ڈھکوسلوں کے سوا کچھ بھی
نہیں - یورپ کو جو اس وقت معراج ترقی
حاصل ہے جانتے ہو کیوں ہے یہاں لوگوں
میں صرف ہنر ہے کہ واقعات نفس الامری
میں تمام یورپ کی ہمتیں محصور ہیں - ہم لوگ
خیالی مضمونوں کے پیچھے پڑے رہتے اور [illegible]

سواے سچی سچی باتین بنانے اور جھوٹے
مضمون باندھنے کے کچھ نہین سیکھتے
جھوٹے القاب - جھوٹے آداب - جھوٹے
اشتیاق - جھوٹی تشبیہات - جھوٹے استعارات
ہمارا علم انشا ہے - شاعری جو کمال انشا ہے
اُس مین معشوق وہ فرض کیے گئے جن کے
کمر نہین - منہ نہین - جن کی زلفین سلسلۂ
نامتناہی سے زیادہ دراز ہین - جن کے سرین
پہاڑ ہین - اگر ایسے معشوق کہین نظر پڑ جائین
تو لوگ اُن کو بِجّا اور بھوت سمجھین - انگریزی
شاعری کو دیکھو بالکل نیچر کے مطابق - مبالغہ
اور جھوٹ کا نام نہین - جس چیز کے حالات
سے کسی علم مین بحث کرتے ہین اُس کو اُس
علم کا موضوع لہ کہتے ہین جیسے صرف و نحو
کا موضوع لہ ہے کلمہ و کلام - طب کا بدن
انسان - حساب کا عدد - انگریزی علوم ایسے ہین
کہ موجودات عالم مین سے ہر ہر چیز کسی علم کا
موضوع لہ ہے - علم آب - علم ہوا - علم مقناطیس
علم حرارۃ - علم روشنی وغیرہ - افسوس کہ ہمارے
یہان کہین اُن علوم کا پتہ نہین - انگریز لوگ
کہین سمندر کے کنارے مچھلی کے انڈے
کھنگھالتے پھرتے - کہین پہاڑون کے درون
مین بھٹکتے - کہین ریگستان کی خاک چھانتے
غرض موجودات عالم کے حالات کی تفتیش
و تلاش مین سرگرم ہین اور اسی سے اس درجے
کو پہونچے - کوئی انگریزی چیز تو دیکھو کس خوبی
اور صفائی اور عمدگی کے ساتھ ہے - یہ سب

علم واقفیات کے جلوے ہین - ریل اور برقی
نتیجے ہین خواص حرارۃ مین غور کرنے کے -
یہ مضمون تو اس قدر وسیع ہے کہ بجاے خود
محتاج کتاب ہے - ایک خط مین سما نہین
سکتا - مین یہ نہین کہتا کہ بی - اے ایم -
اے - محتاج و مفلس نہین ہین لیکن کیا ضرور
ہے کہ تم ناکام مثالون پر نظر کرو - ہمت بلند
دار کہ پیش خدا و خلق - باشد بہ قدر ہمت تو اعتبار
تو - ہر ہنر اور ہر پیشے اور ہر فن مین کامیاب اور
ناکام ہوتے آئے ہین لیکن اس سے لوگون نے
کسب ہنر نہین چھوڑ دیا مثلاً وکیل ایک وہ ہین
جو پانچ ہزار روپیہ ہوار کماتے اور دوسرے بالکل
سے کمار دن کا کرایہ گرہ سے دیتے پھر بھی
ہزار ہا لوگ امتحان وکالۃ دیتے ہین - جو طرز
تم اختیار کرنا چاہتے ہو کہ عربی پڑھو قانون
یاد کرو انگریزی مطالعۂ کتب و اخبار سے
بڑھالو کیا تم کو وحی ہوئی ہے کہ اس طرز
مین ضرور کامیابی ہوگی - بیشبہ آیندہ کا حال
معلوم نہین کہ کس کی تقدیر مین کیا ہے لیکن
تدبیر شرط ہے سو یہ مدرسے مین پڑھنا بھی ایک
تدبیر ہے اور یہ ایسی تدبیر ہے کہ تم اس مین
منفرد نہین - اگر یہ حمق ہے تو اس حمق مین
ہندوستان اور یورپ کے لاکھون بندگان
خدا مبتلا ہین - قانون کے صرف دو مصرف
ہین ایک وکالۃ سو مشہور ہے اور سچ ہے
بار از آورکرو ڈو یعنی صیغۂ وکالت مین
مطلق گنجایش نہین اور پھر گنجایش بھی ہو تو

تمھاری لکنت نے تم کو نا قابل کر دیا ہے یہ کسی
تحصیلداری و دو مشروط بہ وعدہ کلکٹر ہے
یعنی کلکٹر ضلع وعدہ کرگئے خود امتحان کی اجازة
دے اور امتحان مین پاس ہو تب تحصیلداری
ملے - تو پڑھنے کی کیا ضرورة ہے - انگریزی
عربی سب چھوڑ دو - اس کو اردو کافی ہے -
کیونکہ کل تو ہمین اردو مین ہین - مین اس
کی تصدیق کرتا ہون کہ اس لفٹننٹی مین بلکہ شاید
ہر جگہ ایسے تحصیلدار اور ایسے ڈپٹی کلکٹر بھی موجود
ہین جن کے مقابلے مین تم کو اس وقت
من حیث اللیاقة ترجیح ہے - مین اپنے
معاصرین مین بہتون کو جانتا ہون جو ہر پہلو
سے مجھ پر فائق ہین - قانون کا امتحان دیکر
... تحصیلدار کیون نہین ہوگئے - عربی
پڑھکر مولوی ... ڈپٹی کلکٹر کس لئے مقرر
نہین ہوے - اگر تم نے علم کا یہی نتیجہ سمجھا
ہے وہ روپیہ کمانے کا ذریعہ ہے تو تم نے ہرگز
علم کی قدر نہین جانی - تجارة - زمینداری -
دستکاری وغیرہ بہت سے ہنر اور پیشے
ہین جن مین علم درکار نہین اور روپیہ خوب
کمایا جاسکتا ہے - علم وہ چیز ہے جو آدمی کو
ہر حالة مین توقیر دیتا ہے عام اس سے کہ
روپیہ کمانے کا ذریعہ ہو یا نہو - تم کو روپیہ
کمانے کی کیا جلدی پڑ گئی ہے - مین جب تک
زندہ ہون تمھاری ضرورتون کو رفع کرونگا
اور مجھ سے لینے مین تم کو تامل کیون ہونے لگا
جیتے جی نہ لوگے تو میرے مرنے پیچھے لوگے

ورنہ ستانی بستم مے رسد - ۲۲ - ۲۳ - سے
عمر تحصیل ہے - تم نے انھین اپنے تئین عمر
مین بڑھا فرض کر لیا - لیاقة کو سمجھو کہ گویا باران
رحمة ہے - پانی تمام زمین پر برستا - مگر قطعہ
زمین مین اس کے آثار مختلف ہے باران کہ
در لطافة طبعش خلاف نیست - در باغ لالہ روید
و در شورہ بوم خس - لوگ بی - اے ہوتے -
کوئی انھین دو حرف کے ذریعے سے مناصب
جلیلہ پر پہونچتا اور کوئی بھیک مانگتا ہے
پڑھین فارسی بیچین تیل - یہ دیکھو قدرة کے
کھیل - کون کہ سکتا ہے کہ تم کو خدا نے کسی
غرض کے لئے بنایا ہے - اگر ہزار شخص لیاقة
ہون ضرور نہین کہ وہ سب ہم حالة بھی ہون [illegible]
مین نے اخبار مین پڑھا ہے کہ کچھ ایسی تحریک
درپیش ہے کہ مجموعہ نمبر پر پاس کیا جاے
ہر سبجکٹ مین نمبر کامل ہو - نہ سہی - [illegible]
تاریخ جغرافیہ لڑکون کو تکلیف دیتا ہے لیکن
وہ دو حرف بی - اے کچھ ایسے مقبول ہین
کہ ان کے لیے سب زحمتون کو برداشت کرتے
ہین اور ضرور تم کچھ بے عنوانی کرتے ہو ورنہ
ایسی واویلا کی چیز نہین - عمدہ مطالب منتخب
کر لیا کرو - ریاضی وغیرہ پر کیا موقوف ہے
جب تو عقل باقی نہین رہتا تو سب چیزین بھول
جاتی ہین مگر پھر بھی کوشش رسیدہ [illegible]
ایک کیفیة ضرور حاصل ہوجاتی ہے جسکو مناسبة
سے تعبیر کرتے ہین - یہ تو تسلیم ہے کہ عقل دنیا
جیسی انگریزون مین ہے کسی قوم مین نہین

اور علوم کے اعتبار سے کچھ شک نہین کہ کوئی
مفید علم نہین جو انھون نے نہین لیا۔ تاریخ
جغرافیے کا انگریزی تعلیم مین ہونا کافی دلیل
اُس کے مفید ہونے کی ہے۔ تم کو کچھ اندازہ
ہے کہ دنیا مین کتنے بڑے اخبار کبھاری مین لا
شاید لاکھون۔ اور کیا فرق ہے اخبار و تاریخ
مین۔ اخبار تاریخ حال ہے اور تاریخ تاریخ گذشتہ
عام آگہی (جنرل انفارمیشن) تمھارے
نزدیک کچھ قدر کی چیز ہے یا نہین یہین اُن کی
فائدہ تاریخ کا عام آگہی ہے۔ حضرۃ من کس
خیال مین ہو۔ کوئی انگریزی آرٹکل نہین جس
مین واقعات تاریخی کا حوالہ نہین۔ تاریخ سے
تحریر مضامین یعنی اِس مین بہت مدد
ملتی ہے۔ تاریخ دان کو استنادو استشہاد
کی بڑی قوۃ ہوتی ہے۔ وہ ہر راے کی
دلیل مین واقعات گذشتہ کی سند دے
سکتا ہے۔ اور جب کہ وہ شرط کامیابی امتحان
ہے تو یہ بجاے خود اُس کا نفع عظیم ہے مطالعہ
کتب و اخبار سے بھلا آپ کیا انگریزی پڑھا
لیجیے گا جب کہ اُس کا فونڈیشن ضعیف ہے
انگریزی اس تدبیر سے پڑھتی تو مین کبھی کا
پڑھا چکا ہوتا۔ اسٹوڈینٹ یعنی کمپوزیشن اور اصلاح
کا لینا اور گرامر کا استحفاظ نہایت ضرور ہے
عربی۔ سبحان اللہ۔ کیا پوچھنا ہے۔ مگر جب
مدرسے کی چیزون سے عاجز ہو تو باہر کیا
خاک پڑھو گے۔ تم اتنے ضعیف القوی شاید
نہین جتنے کہ ضعیف الہمۃ ہو۔ یہی تمھارے

نفس کا شوع ہے جب تم عربی پڑھا ے جاتے
تھے تو عربی سے بھاگتے تھے اب انگریزی سر پر
پڑی ہے تو اس سے جان چرلتے ہو یعنی تمھاری
بدلی اور تمھارا تذبذب نہین گئے معلوم ہے گا
نوکری کرو گے اور کچھ دیہ کما سکو گے مگر نام
و نمود یا منصب جلیل کے امیدوار مت ہو اور
یون خدا اپنے گدھون کو حلوا دے تو کسی کا کیا
دینا ہے۔ مجھ کو اس سے تو خوشی ہے کہ تم
نے اپنی راے کو ظاہر کیا مگر اس کا تعجب ہے
ہے کہ کیون خدا نے تمھارے ایسے خیالات
کیے۔ مین نے تمھاری بات کا برا نہین مانا
تم بھی میری بات کا برا نہ مانو۔ میشیر خدا کی
قسم بے محنت دنیا مین کچھ نہین ہوا اور محنت سے
جان چرانا بد نصیبی اور حرمان کی دلیل ہے
جس کام مین لگے ہو لگے رہو۔ یک در گیر
محکم گیر۔ نیت کو ڈانوا ڈول مت کرو۔
خدا اسکی مین برکت دے گا۔ جتنا ہو سکتا ہے
کیے جاو تم اس قدر بے دل کیون ہوتے
ہو۔ مشکلے نیست کہ آسان نہ شود۔ مرد باید
کہ ہراسان نہ شود۔ مین یہ کہ سکتا ہون کہ
تم نوکری مت کرو۔ مین اپنے اوپر تکلیف
اٹھا کر تم کو آسایش پہونچا سکتا ہون ۔
غرض جو کچھ تم فرماو کرنے کو موجود ہون۔
مگر یہ کہ تم نہ پڑھو مین نہین کہ سکتا۔ اور
تمھارا یہ کہنا کہ یون پڑھون وون نہ پڑھون
گویا یہی کہنا ہے کہ نہ پڑھون۔ کیون کہ جن کو
پڑھنا منظور نہین ہوتا اُن کا یہی دستور

وہ ایسا ہے کہ عربی چھوڑی انگریزی لی انگریزی
چھوڑی قانون شروع کیا - انجام یہ کہ نہ انگریزی
ہوئی نہ عربی نہ قانون - لوگ تو عمرین صرف
کرتے ہین تم تو دو ہی برس مین گھبرا گئے -
سبب یہی ہے کہ مدرسے مین توجہ کچھ ہوتی
ہے اور تم سمجھتے اس کے خوگر کہ پڑھا اور کتاب
بھی جو کتاب کھولی تو ہتا دے کے سامنے بیٹھ کر
اگر تم نے اپنی رائے پر عمل کیا تو مین تم کو
ان شاء اللہ یہ بھی دکھا دون گا کہ اگلے برس
نہین تو تیسرے سال عربی انگریزی قانون
سب غارد - نوکری بھی تم کو کوئی ابھی نہین
دے گا - ۲۵ - برس تو قانوناً نوکری کے
لیئے سنہ ایج اقل الاعمار ہے کہ اس سے پہلے
کی خدمۃ داخل پنشن نہین - بھلا جب
ہندوستان کے نوجوانون کی ہمتون کا
یہ حال ہو تو کیا وہ ولایت جا کر سول سروس
کے لیے کمپیٹ مقابلہ کرین گے - ابھی
ریش و بروت آنے تک مین تمھارے لیے
کوئی مشغلہ سوا اس کے نہین دیکھتا
کہ پڑھے جاؤ - ابھی انٹرنس تو پاس کرو -
بی - اے اور ام - اے کے تو بڑے
درجے ہین - تمھاری طرز عبارۃ سے تو
ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ تم اپنی طرف سے مدرسہ
چھوڑ چکے - صرف یہ چاہتے ہو کہ مین تک
بہ تمھاری تحسین کرون اور کہون کہ شاباش
اچھا کیا - اگر مین دیکھتا کہ تم عربی پر فریفتہ
ہو تو مین تم کو اپنے پاس رکھتا لیکن جہان
مین سمجھتا ہون تم پڑھنا تو چاہتے ہو لیکن
آسانی کے ساتھ - مطالعہ نہ ہو یاد کرنا نہ پڑے
بتانا نہ ہو سو میرے نزدیک این خیال است
و محال است و جنون - بشیر اگر تم پڑھنا نہین
چاہتے یا پڑھنا اگر تمھاری قسمۃ مین نہین تو مجھ کو
تم سے لڑنا منظور نہین تم جانو تمھارا کام جانے
لیکن اے خدا مجھ کو اس مصیبت کے جھیلنے
کو زندہ مت رکھیو کہ ایک اللہ آمین کا بیٹا
اور وہ بھی جاہل یا کٹھ ملا - اگر صحت سے کر
دہلی رہنا ہو تو ان شاء اللہ مین دیکھون گا
کہ کون سی چیز تم کو دشوار ہے - میری زبان
مین خدا نے اتنی قوۃ دی ہے کہ سمجھا دینے
اور ذہن نشین کر دینے کا دعوی رکھتا
ہون - فقط ۲۴ - فروری [illegible]ع

مبدأ فیاض نے جو قوتین انسان کو عطا کی
ہین علم ان کو چست و چالاک اور نمایان اور
بکار آمد کر دیتا ہے جیسے تو یا کہ جوہر اس کی
ذات مین مضمر ہے صیقل کرنے سے اصلی
جوہر ابھر آتے ہین نہ یہ کہ جوہر اس مین پیدا
کئے جاتے ہین - علم کے معنی ہین جاننا
اور چونکہ جاننا متعلق ہو سکتا ہے تمام موجودات
اور تمام واقعات ماضیہ و حالیہ و مستقبلہ عالم
پس تم خیال کر سکتے ہو کہ دائرہ علم کتنا
وسیع ہے - علم کی فرد اکمل علم الٰہی ہے - لا یعزب
عنہ مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض
ولا اصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین

وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو و یعلم ما
فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا ولا
حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس
الا فی کتاب مبین۔ یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی
الصدور۔ ان اللہ عندہ علم الساعۃ و یعلم
ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا
وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ
علیم خبیر۔ تم نے وہ حکایت سنی ہوگی کہ
حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو
حکم ہوا تھا کہ خضر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر
ہو کر علم حاصل کرو۔ استاد اور شاگرد دونوں
کشتی میں سوار چلے جاتے تھے۔
ایک چھوٹا سا پرند نظر پڑا کہ دریا کے کنارے
بیٹھا ہوا پانی پی رہا ہے۔ اس کو دیکھ کر حضرت خضر نے
حضرت موسی سے فرمایا کہ اے موسی علم الاولین
والآخرین کو علم الہی کے ساتھ وہی نسبت ہے
جو اس جانور کے ایک آشام کو اس دریا کے
تمام پانی کے ساتھ۔ پس جو کچھ ساری دنیا
کی کتابوں میں مدون ہے اگر تمام انسان
کو مستحضر ہو (اور محال ہے کہ ایسا انسان
کبھی ہوا ہو یا آیندہ ہو) تاہم اس کا علم جامع
اتنا ہی ہوگا کہ گویا سمندر سے ایک شحہ (?) یا
اس سے بھی کم۔ بڑی غلطی ہے کہ دس یا
بیس یا پچاس یا سو کتابوں پر نظر کر لینے سے
آدمی اپنے کو عالم سمجھنے لگے۔ مثل مشہور ہے
جو ہلدی کی ایک گرہ پا جانے سے اپنے
تئیں پنساری خیال کرنے لگا تھا۔

پڑھنے سے میرے نزدیک بڑی غرض
و غایت یہ ہے کہ تفتیش و تلاش اور جستجو
کی کہ ہر بات کے اطراف و جوانب اور ما لہ
و ما علیہ اور ہر واقعہ کے سبب اور ہر سبب کے
نتائج کے دریافت کرنے کے شوق کو
مشتعل کیا جائے۔ فقط

تم کو معلوم ہے کہ ہمارے خاندان میں لکنت
متوارث ہے ہر نسل میں ایک نہ ایک آدمی
ضرور ہکلا ہوتا آیا ہے پس یہ لکنت جو تم میں ہے
تمہارے شرافت خاندانی ہے۔ تمہاری لکنت
خلقی نہیں ہے گورکھپور میں تم کو ایسے دو
متلی (?) دکھ ہوا جب تک ڈاکٹر محمد شائق صاحب
[illegible] عورتوں نے اضطرار میں بجائے
کے عرق کی جگہ موتھ میں پانی ٹپکا دیا اسی وقت
سے عضلات اللسان مسترخی یا متشنج
ہو گئے۔ بیماری سے اٹھے تو ہکلاتے اٹھے
بچوں کی سبھی حرکتیں دل کش ہوتی ہیں
مجھے ابھی تک یاد ہے کہ تمہارا ان دنوں کا
ہکلانا سب کو بھلا معلوم ہوتا تھا مگر میں اس وقت
بھی تم کو ٹوکتا تھا۔ لکنت ایک نقصان جسمانی ہے۔
Bodily defect
اور اگر گویائی اور لسانی ہنر ہے تو بلا شبہ
لکنت عیب۔ وعظ اور وکالت اور بیرسٹری اور [illegible]
و امثالہا جس جگہ زبان سے کام لینا ہے تم
عاجز ہو۔ کہتے ہیں کہ لکنت دلیل ذہانت ہے
اور ایسا ہو تو عجب نہیں کیوں کہ ذہین آدمی

اگر مستعجل ہوتے ہین چاہتے ہین کہ جلد سے
اپنا مطلب ادا کرین اور زبان فاتر ان کے
ارادے کی مطاوع نہین بس ان کی مثال
اُس شخص کی سی ہے جو ایک اڑیل ٹٹو پر
سوار ہے کہ ڈانٹنے ٹھکرانے سے ٹٹو نکل جانے
کا قصد کرتا ہے مگر عادة مانع ہوتی ہے اور
وہ مخالف محرکون مین کبھی پیچھے کو ہٹتا ہے
اور کبھی الف ہوتا ہے تمھاری لکنت خدا کے
فضل سے ایسی شدید نہین ہے کہ اس پر عِیّ
وحصر کا اطلاق ہو سکے پھر بھی جتنی ہے
عذاو عیب ہی ہے - چونکہ فتور داخل وہین
مین ہے ذرا اس بات کا دریافت کرنا
مشکل سا ہے کہ لکنت استرخاے اعصاب سے
ہے یا تشنج سے کیونکہ استرخا اور تشنج
دو حالتین ہین متضاد اور دونون کے
علاج بھی لامحالہ متضاد ہون گے - اگر
لکنت ہو استرخا سے اور علاج ہو تشنج کا تو
بالعکس تو لکنت کو الٹی ترقی ہوگی - یہ مسئلہ
ہے متعلق تشریح اور اطباے یونانی قلم
ہمیشہ اس کوچے سے نابلد رہ گئے ڈاکٹر
سو میرے متعارفین مین کوئی اس مرض کا
Specialist یعنی حاذق نہین
مین سمجھتا ہون کہ Dentist
ڈاکٹرون کو اس مین زیادہ ملکہ ہوگا مین
نام بھولتا ہون ایک فلسفی الکن منہ مین
کنکر بھر کر گفتگو کیا کرتا تھا یہان تک کہ اس
کی زبان لکنت سے صاف ہو گئی ہکلے کی

نہین بلکہ ایک توتلے آدمی کی حکایت ہمارے
ادب عربی کی کتابون مین ہے کہ کوئی واثق
الثغ یعنی توتلا تھا حرف ر کے ادا کرنے
سے قاصر بادشاہ کو منظور ہوا کہ فی عین الناس
اُس کو سبک کرے ایک مجمع مین وزیر کو
حکم تحریری حوالے کیا کہ لوگون کو پڑھ کر
سنا دو - اُس مین مرقوم تھا - امر الامیر
ان یحفر البیر فی الطریق لیرو منہ الوارد
والصادر - وزیر دیکھتے ہی سمجھا - اُس کو
زبان عربی پر اس طرح کی قدرة تھی کہ جس
نے بے فکر و رویة بہ تبدیل الفاظ فوراً پڑھا
حکم الحاکم ان یقلب القلیب فی السبیل لیستقی
منہ النازل والغافل او ما شابہ ذلک -
اسی طرح ہکلا پن بھی اکثر خاص خاص حروف
مین ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ ان حروف
سے احتراز کیا جاے مگر اس کے لیے ضرور
ہے کہ آدمی مرادفات الالفاظ سے بخوبی
آگاہ ہو - جو لوگ تمھاری طرح کم ہکلاتے
ہین غصے کی حالت مین زیادہ ہکلانے
لگتے ہین اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ عضلا
تالک ڈھیلی پڑ جاتی ہے پس اس ہکلاپن
کا علاج ہے - کظم الغیظ وان کان لکبیرۃ
الا علی الذین ہدی اللہ - تاکہ انگریزی کی سرتا
مفید تعلیم کے مقابلے مین عربی فارسی
کی پرانی گلی سڑی قسمی تعلیم کا بے کار محض
ہونا میری طرح تمھارے ذہن مین بخوبی
بیٹھ جائے کالج کے کتاب خانے کو جا کر دیکھو

عربی فارسی کی الماریوں میں پاؤ گے کہ اُن
مستندین کی کتاب بلحاظ تصنیف و تالیف کے
اعتبار سے جس قدر پرانی اسی قدر ہم لوگوں
میں معتبر اور مستند بخلاف انگریزی کے کہ سو
برس کی کتاب مثل تقویم پارینہ سلک درس سے
خارج بہشتاں بہنا - اسی سے ظاہر ہے کہ کسی
علم میں ہمنے ترقی نہیں کی - کی ہوتی تو عظام
رمیم کو کیوں پر سے چھیڑتے - فقط

دلی کالج تو ٹوٹا لیکن انٹرنس تک کے واسطے
کوئی انتظام ضرور کیا گیا ہو گا - بس کالج کو
روئیں تو کالج کلاس روئیں - یا مولوی ضیاء الدین
توجہ کریں - تم کو کیا - بدستور جی لگا کر پڑھے
جاؤ - جب خدا وہ دن کرے گا کہ انٹرنس پاس
کروگے تو دیکھا جائے گا - بشیر تمہیں پڑھنے
سے دل برداشتہ تھے تمہیں نے کالج کو کوس
کوس کر کھویا - سبحان بخش کو زیادہ تر لکھنے
پڑھنے نے اور کسی قدر تمہاری مدارات بالمساوات
نے تباہ کیا - وہ نہیں معلوم کیا امید لیکر
آیا تھا اور تم نے سوکھا ٹرخایا - کیوں کر رہے
اور کیوں رہے - ابی کاش یہی ہوتا کہ وہ
میرے کام کا نہیں - وہ کم بخت تو مجھی کے
کام کا بھی نہیں - بس اُسکو رخصت ہی کرنی
دو یعنی چھوڑ دو کہ اپنی حالت سابقہ پر عود کرے
شاید میں تم کو لکھ چکا ہوں لیکن خیال آتا ہے
کہ نہیں لکھا - نواب سر سالار جنگ بہادر
نے منظور فرمایا کہ میری انگریزی نوکری ان کی
خدمت میں مجری و محسوب ہو کر پنشن دی جائے
۱۰ - مارچ ۱۸۸۲ عیسوی

تمہارے بابا وہیں رفیع الدین کا ساتھ ہوا اور
ہم لوگ آج صبح الہ آباد پہنچے - تنقیح حقیقت کے
لئے یہاں قیام کرنا شاید کل ضرور ہو میں نے غرض
تم سے بہ ضرور کہلایا - تم جانتے ہو کہ مجھکو شوق
نہیں - ان شاء اللہ تم کو گنتی گھڑی خرید دوں
گا - میں ان شاء اللہ تم کو اپنے حالات و
منازل سے مطلع رکھوں گا - بشیر پڑھنے میں غفلت
اور کاہلی مت کرنا والسلام فقط ۲۲ - اپریل ۱۸۷۶ع

تمکو میرے خط نہ بھیجنے سے حیرت ہوگی اور خود
مجھکو بھی اپنی یہ ادا پسند نہیں ہوتی لیکن
حال یہ ہے کہ اب تک میں اطمینان سے نہیں
بیٹھا اور ابھی شاید مہینوں میری یہی حالت رہے
گی - اگر تم کو میرے حالات کا دریافت کرنا
ضرور ہو تو مولوی احمد حسن سے مراسلت تک
پڑھا لو - جہاں میں اب ہوں حقیقت میں نرالا
ہی دنیا ہے - میں حیدرآباد میں ۲۴ - اپریل کو
پہونچ گیا تھا - دو مرتبہ نہز السلطنتی نواب
سر سالار جنگ بہادر سے ملا - مدار المہام اور
مختار الملک اور نواب صاحب اور سرکار
عبارة ہے سر سالار جنگ سے اور حضور اور بندگان
عالی جناب نظام سے - میں اتنا کہہ سکتا ہوں
کہ یہاں کے ساز و سامان اور تزک و احتشام
دیکھکر خدا یاد آتا ہے - دلی اور لکھنؤ تو ان کا

عشر عشیر بھی نہ ہو گا-شہر مین جا کر دیکھو تو مارے
ہجوم کے تل کہنے کی بھی جگہ نہین اور ہجوم
بھی فقط مزدورون بھیک مانگنے والون کا
نہین-بلکہ نوابون اور سرکارون کا جن کی
اردلی مین پلٹنین اور رسالے اور ہاتھی دوڑتے
ہین-سرکار کے محلون مین جا کر مین ہکا بکا سا
ہو جاتا ہون اور یہ تو قول اس حالت مین ہے
عملداری مین اچھا انتظام نہین-شاید قریب
نصف مین المال سرکار تک حرام نوکر خورد و برد
کرتے ہین-اور اگر خدا نوکرون کو توفیق خیرخواہی
دے تو یہ ملک بجائے خود اودھ کا چلنا ہے
اور زمین بعض اطراف مین بلا مبالغہ تین سو
روپیہ بیگہ تک کی موجود ہے-نوکرون کی
شوخ چشمی کی وجہ یہ ہے کہ موقوفی کا دستور
نہین-جرمانہ کرنے کا قاعدہ نہین-سرکار
مجھ کو یکم اپریل یعنی روز روانگی اعظم گڈھ سے
[illegible] کے حساب سے تنخواہ دی جس مین
ہزار روپیہ تنخواہ ہے اور ماہانہ بجنسہ دو ہی
دہلی سے حیدرآباد میرا اول درجے کا کو
میرے دو ساتھیون کا سوم درجے کا کرایہ
ریل دیا-پھر مولوی احمد حسن اور منشی ذبیح اللہ
دونون کو روز دخول حیدرآباد سے ڈیڑھ ڈیڑھ
سو کا نوکر رکھ لیا اور میری ماتحتی مین مامور
فرمایا اور غالب ہے کہ تیس تیس روپیہ
ان کو ابھی بھتہ ملے-ابھی مین نے کام
پر تسلط نہین پایا بلکہ یہ ایماے سرکار عالی
دورے پر ہون اور چیف تک موسم اجازہ

دورے مین رہون گا-گرمی تو یہان
ہے مگر نہ وہان کی سی-خیمہ اگرچہ دھوپ مین
ہے مگر وہ تپش نہین کہ آدمی بے چین
ہو جاسکے-موسم یہان معتدل رہتے ہین
جاڑے مین لحاف کی ضرورۃ نہین-
گرانی ہے مگر بہ وجہ خشک سالی ان دنون
اور زیادہ ہے لیکن لوگ ایسے خوشحال
ہین کہ کبھی کوئی گرانی کو یاد بھی نہین کرتا
خلاصہ یہ کہ مین خوش ہون اور مین ہان
کی نوکری کی مطلق پروا نہین کرتا جس
خدمت پر مین ہون بڑی معزز ہے الحمد للہ
علی نعمائہ وآلائہ-اگر مین کثرۃ سے خط نہین
بھیج سکتا تو مع حہ معذور ہون کہ باہر ہی
مین ہون-دن بھر کوئی نہ کوئی نئی بات
سیکھتا ہون-یہان کی زبانین جو عموماً
مین بولی جاتی ہین مرہٹی-تلنگی-کنڑی
اردو ہین جن کا ایک لفظ مین نہین
سمجھتا لیکن تم مجھ کو بدستور ہفتے مین
دو خط لکھا کرو تا کہ مجھ کو جواب دینے پر
برانگیختہ کرتے رہو-جلد جلد انٹرنس پاس
کرو-ان شاء اللہ اس سرکار مین تمھارے
لئے بہت کچھ ہو جائے گا اور اب مین تمھارا
دہلی مین زیادہ رہنا پسند نہین کرتا-
مین اس دورے مین مدراس جانے والا
ہون-فقط ۲۵-ربیع الثانی ۱۲۹۴ ہجری

مرد خدا تم ایسے سمجھدار آدمی ہو کر ایک مہینے

کی تعطیل کے متحمل نہین ہوسکتے اور لیتے ہو
اس سے تمھارے شوق کا اندازہ کیا
جاسکتا ہے۔ تم نے ذہن نشین کرلیا ہے
کہ پڑھنا صرف نوکری کے لیے ہے اور نوکری
بخت و اتفاق پر منحصر۔ جو آدمی ایسے معتقدات
اپنے دل مین رکھتا ضرور یہی نتیجہ نکالے گا
جو تم نے نکالا کہ زیادہ پڑھنا ضرور نہین۔
لیکن دنیا مین ایسے بھی ہین جو پڑھنے کو
تکمیل نفس اور حصول امتیاز کا ذریعہ سمجھتے ہین
اور معاش مین جو تائید ہوتی ہے وہ ایک منفعت
ضمنی ہے وہ لوگ تحصیل علوم سے کبھی
ملول نہین ہوسکتے۔ بہرکیف سمجھانا بھی ایک
عمر تک ہوتا ہے اور میرے نزدیک تم نے
اس عمر سے تجاوز کیا۔ تم نفع و نقصان مین
تفرقہ کرنے پر قادر ہو مگر مین اتنا کہہ سکتا
ہون کہ تم اپنی وحشت کا علاج کرو۔ سو اس
مین جاکر اخبار دیکھو پچھلا پڑھا ہوا یاد کرلو
یعنی چاہو تو ایسے مشاغل اپنے اوپر لازم
کرسکتے ہو کہ وقت بار خاطر نہ ہو۔ مین عن
قریب بلدہ یعنی حیدرآباد جاؤن گا۔ چند روز
کی بات ہے کہ مولوی مہدی علی نے نواب
صاحب کے اشارے سے مجھ کو لکھا کہ
سمت یعنی قسمت شرقی کی صدر تعلقہ داری
یعنی کمشنری تمھارے لیے تجویز ہوئی ہے
اور فوراً تنخواہ بارہ سو کردی جاے گی بتنہ
علاوہ اور اس قسمت کا بندوبست بھی تم سے
متعلق رہے گا۔ مین نے ابھی اس تجویز کو

منظور نہین کیا۔ اس سلطنت مین باعتبار انضباط
وحکومت صدر تعلقہ داری کا عہدہ نہایت عمدہ
ہے۔ جو نسبت مدار المہام کو تمام ریاست سے ہے
وہی نسبت صدر تعلقہ دار کو اپنی قسمت سے ہوتی
ہے یعنی جیسی جامعیت مدار المہام مین ہے ویسی ہی
صدر تعلقہ دار مین بھی ہے مگر محدود بہ قسمت
اور قسمت مین جتنے صیغے مال۔ عدالت۔ تعلیمات
تعمیرات۔ وغیرہ ہین صدر تعلقہ دار
صیغون مین حاکم اکبر ہے لیکن وہ مدار المہام
اور صدر المہام و دیگر معتمدین کا ماتحت ہے
یون سمجھو کہ صدر تعلقہ دار بمنزلہ کمشنر ڈویژن
کے ہے جو بورڈ اور گورنمنٹ کا تابع ہوتا ہے
اور بندوبست کی نوکری بے انضمام حکومت
سمت چلنے والی نہین اس نظر سے میرا ارادہ
ہے صدر تعلقہ داری منظور کرلون سر دست
تنخواہ بھی زیادہ ہوجاے گی اور اضافہ
بندوبست بھی باقی ہے لیکن اس کا فیصلہ
مین نے مراجعت بلدہ پر ملتوی رکھا ہے
نواب صاحب نے میری ایک رپورٹ
کو پسند فرمایا اس پر یہ تجویز ظاہر ہوئی۔
جب میرا معاملہ یکسو ہوتا ہے تو مین تمھاری
وحشت کا علاج کرتا ہون۔ تم کو چاہیے کہ
عبد الواحد اور مولوی برکۃ اللہ یہان آنے کی
عجلت نہ کرین مین ان کی فکر سے غافل نہین
ہون مگر دیر آید درست آید۔ پھر یہان شاہی
کارخانے ہین۔ آدمی کو جگہ ملتے ملتی۔
یہ بھی ایک امر مین جانب اللہ تھا کہ مجھ کو

بے درخواست طلب فرمایا ورنہ ڈپٹی کلکٹر اور صدر
الصدوروں کی عرائض پر یہان کوئی ملتفت بھی
نہین ہوتا فقط ۔ جمادی الثانیہ [illegible] مقام تلکنڈہ

بیکیا غضب ہے کہ تم میرے خطوط نہ پہونچنے
کے شاکی ہو درحالیکہ مین نے عبد الحامد کو دو خط
لکھے (اور واقعی لکھے) تو تم سمجھ سکتے ہو کہ مین نے
تم کو کتنے خط لکھے ہون گے ۔ جہان تک میرا
حافظہ مساعدة کرتا ہے مین نے چھ سات خط سے
کم نہین لکھے ۔ تم سے بڑھ کر بھی دنیا مین مجھ کو
کسے تعلق ہے ۔ بالخصوص جب تم نزلات
[illegible]
یہ بد انتظامی جو خطوط کے [illegible] مین واقع
ہوئی [illegible] ایک عملداری
سے دوسری عملداری مین خط کا جانا ہمیشہ خالی
از خطر تلف نہین دوسرے مجھ کو خود کسی مقام
پر قرار نہین ۔ مین نہین جانتا کہ تم کو میرے
حالات کہان تک معلوم ہین اس واسطے مجھ کو
اپنی رام کہانی پھر دوہرانی پڑی ۔ مین حیدرآباد
مین پہونچ کر شاید صرف ایک ہفتہ مقیم رہا
اس اثنا مین دو مرتبہ نواب صاحب کی خدمت
مین حاضر ہوا ۔ ارشاد ہوا کہ سیروا فی الارض اور
خود مین بھی ناواقفیت کی وجہ سے گھبراتا تھا ۔
غرض حیدرآباد مین جلسہ خطبی کر کے دورے
پر نکل کھڑا ہوا ۔ گویا سفر دہلی کا سلسلہ منقطع
نہ ہونے پایا ۔ حکم تو یہ تھا کہ ناگر کرنول اور
تلکنڈہ ۔ دو ضلع ملک تلنگانہ کے دیکھ آؤ

لیکن جب مین ضلع ناگر کرنول کے صدر مقام
محبوب نگر مین پہونچا تو ایک انگریزی ضلع
کرنول قریب تھا بے اختیار جی چاہا کہ جا کر
وہان کا طرز انتظام بھی دیکھون چنانچہ پہلا
کرنول چلا گیا ۔ ایک ہفتہ وہان تھا ۔ پھر
ناگر کرنول آ گیا اور دورے کی کل چلنی شروع
ہوئی ۔ یہان تک کہ آخر کار تلکنڈہ پہونچا ۔
اس دورے مین مجھ کو یہ بھی حکم تھا کہ کل دفاتر
کی تنقیح کرو ۔ جو کچھ دیکھتا تھا اس کی کیفیت
سرکار مین بھیجتا خدا کی قدرت ان کیفیتون نے
نواب صاحب کے دل پر بڑا عمدہ اثر کیا اور
سرکار نے سمجھا کہ یہ کام کا آدمی ہے ۔ یہ صرف
خدا کی مہربانی تھی کہ ایک تازہ وارد جو راہ و رسم
ملک سے بے خبر ۔ زبان سے ناآشنا ۔ قیود و
رواج سے ناواقف ہو آتے کے ساتھ معقول
رائے دینے لگے ۔ اس سے زیادہ عجیب یہ ہے
کہ یہان فارسی دفتر ہے اور مین نے ساری عمر کبھی
فارسی نہین لکھی مجھ کو تو فارسی کی تحریر ایک
اجنبی بات معلوم ہوئی لیکن چار و ناچار لکھنی پڑی
وہ خدا کے فضل سے کچھ ایسی پسند پڑی کہ
تمام حیدرآباد مین غل مچ گیا اور لوگ لوہا مان
گئے ۔ غرض مین تو دورے مین تھا اور خدا
فضل میرے واسطے صدر حیدرآباد مین یہ سامان
جمع کر رہا تھا ۔ دفعتہ حکم پہونچا کہ سرکار کو تم سے
کچھ کہنا ہے فوراً چلے آؤ مین تو گھبرایا کہ الٰہی
کیا ماجرا ہے یہان آ کر دیکھا تو نواب صاحب
کو اپنا کلمہ پڑھتے ہوئے پایا ۔ مین نے دورے سے

ایسے لکھی تھی کہ اس ملک کی حالت بندوبست کے لائق نہین - اول تو تلنگانہ ویران ہے بیسیون لاکھون بیگھہ بنجر پڑا ہے - آدمی نہین کہ اُس کو جوتے - علاوہ اس کے بندوبست کے لیے وقت اور روپیہ بہت درکار ہے - ایک ضلع کے لیے سات برس کم سے کم چاہیین - اور اسی طرح کم سے کم پندرہ لاکھ روپیہ اور سرکار نظام مین اتنی سکت نہین کہ اتنے بڑے مصارف کی متحمل ہو سکے پس میرے نزدیک سرسری بندوبست و نظری و روا روی پیمایش کر کے کاشتکارون کے ساتھ دہ سالہ قول کر دیا جاے - یہ راے نواب صاحب کے دل مین کچھ گتی اور زیادہ اثر کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ناظم بندوبست ہوکر مین نے ایسی اے دی جو میرے مطلب کے خلاف تھی - مگر میرا اس مین نقصان کیا تھا - مجھ سے معاہدہ ہو چکا ہے کہ بندوبست ہو یا نہ ہو میری تنخواہ مجھ کو ملا کرے گی - اول اگر میرا نقصان بھی ہوتا تاہم غلط راے کا دینا دخل بد دیانتی تھا - مولوی مہدی علی صاحب کو اس راے سے اتفاق نہین لیکن مین نے خوب سمجھ لیا ہے کہ جیسا بندوبست مولوی صاحب کے ذہن مین ہے وہ کبھی چلنے والا نہین - یہان شخصی حکومت ہے اور جتنا کچھ نظم و نسق ہے نواب صاحب کی ذات تک ہے - خدا اُن کو عمر نوح عطا کرے اور مولوی صاحب اس پر نظر نہین کرتے - حاصل کلام یہ ہے کہ بندوبست سے تو میرا دل دو دے گین

کھٹا ہوا اور مین حیران تھا کہ یہان کیسا بندوبست اور کیسا اس کا انجام مین نے صدر مدار ان اضلاع کی بے ضابطگیان اور بےپروائیان بہت پکڑین اور نواب صاحب کو صاف لکھ دیا کہ مفصلات مین سخت خرابی ہے - ان سب باتون کے انضمام سے نواب صاحب کے دل مین میری نسبت صدر تعلقہ دار کرنے کا خیال پیدا ہوا - یہان کے انتظام کی کیفیت یہ ہے کہ نواب صاحب کو تم بمنزلہ گورنر سمجھو اگرچہ نواب صاحب یقیناً ہم رتبہ گورنر جنرل ہین اور جب ولایت تشریف لے گئے تھے تو مراتب شاہانہ اُن کے ساتھ برتے گئے - اور اس مین تو ذرا بھی شبہ نہین کہ من حیث الاختیارات بادشاہ دکن ہین - نواب صاحب مدار المہام ہین اور اُن کے نیچے چار صدر المہام صدر المہام مالگزاری جیسے تمہارے یہان بورڈ آف ریونیو اور صدر المہام کوتوالی یعنی انسپکٹر جنرل پولیس اور صدر المہام عدالت یعنی ہائی کورٹ اور صدر المہام متفرقات یعنی تعلیمات - طبابت - ڈاک - تعمیرات - صفائی وغیرہ - چونکہ مین صیغہ مال کا ملازم ہون ہم کو مدار المہام و صدر المہام سے تعلق ہے - ہمارے صدر المہام مالگزاری نواب مکرم الدولہ بہادر ہین - نواب صاحب ادام اللہ دولتہ کے بھانجے اور داماد - مولوی مہدی علی نواب صاحب کے معتمد علاقہ مالگزاری ہین یعنی ریونیو سکریٹری - اور دستور ترقی بھی

پاس تھا۔ صدرالمہام مال آنریبل سکرٹری
ٹو دی بورڈ آف ریونیو۔ صدرالمہام مال کے زیر
حکومت میں پانچ سمتیں یعنی پانچ قسمتیں ہیں
شمالی۔ شرقی۔ جنوبی۔ شمالی غربی۔ غربی
لیکن صدرالمہام مال گزاری صرف مال کے
حاکم ہیں اور صدر تعلقہ دار اپنی سمت میں
کل محکموں کا حاکم ہے۔ نواب صاحب نے مجھ کو
بلا کر فرمایا کہ بندوبست کی نسبت تو تمہاری کل
انتظام کے خلاف ہے اور میں تمہاری راے
کے ساتھ متفق ہوں۔ بجز سواے اس
کے تم صدر تعلقہ داری کرو اور کوئی عہدہ
تمہارے لائق نہیں۔ میں نے عذر کیا کہ بندوبست
ایک محدود اور منفرد کام ہے اور اس کی نگرانی
چنداں دشوار نہیں لیکن صدر تعلقہ داری میں
بڑی جواب دہی اور ذمہ داری ہے اگر میں
اس کو اختیار کر لوں تو علاوہ محنت کے چار صدر
المہاموں کی ماتحتی ایک عذاب ہے۔ میں
اس خدمت سے معاف رکھا جاؤں۔ میں اسی
خدمت کو پسند کرتا ہوں جس کے لیے بلایا گیا
ہوں لیکن نواب صاحب نے بہت اصرار
کیا اور خاص مہربانی سے دو سو کا اضافہ بھی
منظور فرمایا۔ اس پر بھی میں نے انکار کیا تو
فرمایا کہ بارہ سو سے زیادہ کا تو ہمارے یہاں
دستور نہیں۔ اگر تم کو زیادہ دوں سب صدر
تعلقہ دار فریاد کرنے لگیں لیکن یہ ہو سکتا ہے
کہ میں تمہاری خاطر سے صدر بندوبست کا نیا
عہدہ چار سو روپیہ کا منظور کرتا ہوں اس سے

تم اپنے کسی عزیز کو رکھ لو حسب بیان
تو تیرہ سو پہنچی تو میں نے زیادہ اصرار کرنا سوء
ادب سمجھ کر قبول کر لیا مگر اس طرح پر کہ میرا اصلی
عہدہ نظامت بندوبست باقی رہے اور میں
ناظم بندوبست و منصرم صدر تعلقہ داری ہو
اس میں یہ مصلحت مضمر تھی کہ ناظم بندوبست
کا بھتہ الاؤنس بھی مجھے ملے گا۔ الغرض وہ
وعدہ تکمیل تنخواہ جو تین برس میں پورا ہونا
چاہیے تھا خدا کے فضل و کرم سے اس قدر
جلد پورا ہو گیا والحمد للہ علی ذالک جب
مجھ کو مددگار کی اجازت ملی تو میرا خیال کسی
طرف دوڑا آخر بدین نظر کہ دیر کرنے میں [illegible]
ہیں مولوی احمد حسن کو نامزد کر دیا اور مولوی
احمد حسن کی جگہ شرف الحق کو۔ ہمارے نواب
صاحب اس طرح کے سخی اور سیر چشم آدمی
ہیں کہ جو مانگو سو لو مثل دوسرے ہندوستانی
رئیسوں کے احمق و لا یعقل نہیں ہیں لیکن اپنے
وقت کا یہ شخص ارسطو و افلاطون ہے کریم
النفسی اور مروۃ اس درجے کی ہے کہ لا
اور نہیں اور تو منہ سے نہیں نکلتا۔
بشیر۔ یہ بڑا عمدہ اصول ہے۔ من لم یشکر الناس
فلم یشکر اللہ۔ تم نواب صاحب کے احسانوں
پر نظر کرو۔ روز روانگی عظیم گڈھ سے مجھے
تنخواہ دی۔ کرایہ ریل مع ہمراہیان مع بار
دوسرے میں فیل خانہ خاص سے ایک ہاتھی
سرکاری طور پر ساتھ کر دیا منشی فیع الدین
مولوی احمد حسن شرف الحق کو نوکر رکھ لیا

میری ترقی کردی - وان تعدوا نعمۃ اللہ لا
تحصوہا - بشیر - ایک تمہارے دوست [illegible]
تشریف لائے - یہ وہ لڑکا ہے جو عظم گڈھ
بھیجا گیا تھا غالب ہے کہ اُس نے تم سے کہیں
پتہ پایا اور دہلی مین تمہارے پاس آیا ٹھہرا -
اگر تم ایسے نالایق اور بد وضع لڑکون سے
تعارف اور ملاقات رکھتے تو تم بھلے مانس
رہ نہین سکتے - بشیر ذرا احتیاط کرو قرآن مین
آیا ہے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ - اسی طرح
سے آدمیون پر شیطان کا اطلاق کیا گیا
ہے - ہر چند تمام دنیا تقدیر کی قایل ہے اگر
واقعات دنیا پر نظر کی جاے تو چار و ناچار
تقدیر کو ماننا پڑتا ہے مگر انتظام الٰہی یہی
ہے کہ دنیا عالم اسباب ہے اور کل آدمی
اسباب مہیا کرنے مین لگے ہین - مین تسلیم
کرتا ہون کہ دنیا مین جو کامیابیان مجھ کو
حاصل ہوئین یقیناً میری قابلیت سے فزون
ہین اور میری سعی کو ان مین دخل نہین -
جب کوئی چیز بے طلب اور بے جستجو دی جاے
تو مین کیون کر اُس کو اپنی سعی کی طرف منسوب
کر سکتا ہون لیکن خدا جانے خوشامد سے یا
کسی دوسری وجہ سے لوگ یہی کہتے ہین
کہ مجھ کو جو کچھ ہوا اہلیت اور استحقاق سے
ہوا نہ بخت و اتفاق سے - مین نے جو
کچھ ابتداے عمر مین لکھ پڑھ لیا تھا چاہے
اُس نے مجھ کو نوکری نہ دلوائی ہو مگر ہر جا
مین مجھ کو خوشی تو ضرور ہو بچائی ہے -

مین اقران و امثال مین ممتاز رہا ہون پس
ضرور ہے کہ جس چیز کا نفع مین نے حاصل کیا
تم کو بھی اُس کے حاصل کرنے پر آمادہ کرون
چنانچہ ہمیشہ تم کو لکھتا رہا ہون کہ پڑھو لکھو
کمال حاصل کرو مگر تم میرے کہنے کی مطلق پروا
نہین کرتے حال آنکہ تمہارے کمال کا
نفع تمہین کو پہونچے گا نہ مجھ کو - برسات
یہان اب کی بار بھی کم رہی - مفصلات مین
بعض مقامات پر چار سیر کی نوبت پہونچ گئی
اللہم لا تعذبنا بتقلیل رزقنا بجاہ نبیک
آمین - فقط ۱۰ - جمادی الثانیہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری

اب تمہارے مزاج مین ایک کیفیت پیدا
ہوتی جاتی ہے کہ تم کو نصیحت بری لگتی ہے
لیکن نصیحت کرنا میرا اختیار لازمی ہے - تمہاری
دھمکی سے مین اپنا اختیار چھوڑ نہین سکتا -
اگر تم مجھ کو بر سر غلط جانو تو مت مانو لیکن
باب نصیحت کا مفتوح رہنا تمہارے حق مین
اچھا ہے - تمہارا آج کا خط تو غضب کی خبر
لایا ... کا مرنا سید کے مرنے سے بھی بھاری
ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون - این ماتم
سخت ست کہ گوید جوان مرد حیف ... کی
حالت پر نظر کرتا ہون تو جی بے چین ہو جاتا ہے
خدا اُن کو کسی طرح صبر دے اور ہم غافلون
کو عبرة - فقط ۵ - جولائی سنہ ۱۸۷۸ع

السلام علیک والقلب مشتاق الیک -

ہمارے یہان تاریخون کا بڑا اغلاط بحث ہے۔
تنخواہ تو فارسی مہینون کے حساب سے ملتی ہے
اس مین یہ فایدہ سوچا گیا ہے کہ انگریزی مہینون
کی طرح ہر مہینے کے دن مقرر ہین۔ اختلاف رویت
سے شمار ایام مین اختلاف واقع نہین ہوتا۔
انگریزی مین ۱۳ دن کا مہینا بڑا نامبارک
سمجھتے تھے۔ یہان خدا کے فضل سے ۳۲ کا
مہینا بھی ہے۔ رحمۃ اللہ علی النباش الاول
دوسرے عربی مہینے کہ مراسلت کے کام مین
لائے جاتے ہین اور صدر سے لے کر
مفصل تک کل دفترون مین عربی مہینے مستعمل
ہین۔ تیسرے تمھارے انگریزی کہ بے
ان کے ہم نہین سمجھتے اور نہ رزیڈنسی کے
معاملات چلتے ہین۔ یہان کا سکہ بھی تمھار
گورنمنٹ کے روپیہ سے کم ہے عموماً ۱۳ بٹہ
لگتا ہے مگر بازار کے بھاؤ سے کم و بیش بھی
ہوتا رہتا ہے جیسے روپیہ اور پونڈ شلنگ کا
اکسچینج بدلتا رہتا ہے ویسے یہان حالی اور
کمپنی کا نرخ یکسان نہین رہتا۔ ۷ جولائی
۸۸ء عیسوی حیدرآباد۔

مجھ کو سرکار سے سمت شمال کی صدر تعلقہ داری
کا چارج لینے کا حکم مل چکا۔ کل پرسون تک
ان شاء اللہ بیٹر چرو جاتا ہون جو کہ مستقر
سمت ہے۔ حیدرآباد سے بیٹر چرو لوگ کوس
ہے اور لنگم پلی اسٹیشن سے پانچ میل
مین تمھارے خط ان سے زیادہ چاہتا ہون

کہ تم ابھی تک سمجھتے رہے ہو۔ یہان ٹی اک
سٹاڈ و پیڑ تک دونون نا منتظم ہے۔ سبب
کیا کہ جو خط تم بھیجو وہ انگریزی ڈاک خانے
سے ہو کر آتا ہے اور دونون سرکارون مین
نہین بلکہ کم بخت ڈاک والون کی ضد سے
خط تلف ہوتے ہین۔ ہمارے یہان ڈاک
کو ٹپہ کہتے ہین اور یہان کے ٹکٹ علیحدہ ہین
تم نے چند روز سے اس کو لازم سا کر لیا ہے
کہ خط مین لکھنے پڑھنے کا مطلق تذکرہ نہین ہوتا
تمھارے علمی خطوط سے میری طبیعت شگفتہ
ہوتی تھی اب تم کیون دریغ کرتے ہو۔ اگر تم اس
ملک مین آنا چاہو تو فارسیت کو بڑھاؤ تم کو
سبقاً سبقاً شاید پڑھنا ضرور نہ ہوگا مطالعہ
کافی ہے۔ اور جس کی طرز مطبوع ہو اس کی
تقلید۔ بیوی صاحب کا خوش ناخوش رہنا
تمھارے اختیار مین ہے یہ امر تم سے مخفی نہین
ہوگا کہ ان کی دنیاوی امیدین تم مین منحصر اور
مقصور ہین۔ فقط ۱۱ جولائی ۸۸ء

جب کہ مین ہر روز تمھارا خط چاہتا ہون تمھارا
حال یہ ہے کہ ہفتون بھی نہین مہینون مین
خط لکھتے ہو تمھارا اس مین کون سا حرج ہے
کہ دوسرے تیسرے دو سطرین لکھ کر ڈاک
مین ڈال دیا کرو۔ مولوی صاحب کا حال
فی الواقع سخت افسوس کے قابل ہے۔ خدا
ان کو صبر دے اگرچہ مین طریقہ مروجہ تمہاری
کو نا پسند کرتا ہون مگر تمھارے کہنے سے

خدا لگتی مشکل ہے کہ مولوی عبدالرب صاحب
کسی طرح کی تعزیت سے تسلی پاسکین مگر بمرور
وقت آدمی خود بخود صبر حاصل کرتا ہے
کو الیاس صاحب عند الشارع نامحمود ہے - یہان
قحط شدید کے سامان ہو رہے ہین - یہان
برسات ۵ جون سے شروع ہوتی ہے
سوا مہینا گزر گیا پانی نہین اور پچھلا برس
بالکل خشکی مین گزرا اگر امسال بارش نہین
تو ایسی بڑی آفت ہوگی جس کا کوئی تدارک
نہین کر سکتا خلق اللہ سخت پریشان ہے آج
ملھاری مین دو سیر اور یہان چار سیر
اوسط نرخ ہے - العیاذ باللہ بشیر آپ
تو ماشاء اللہ تمھاری انگریزی اچھی ہو گئی
ہے - میرے خط مین جو انگریزی پرچہ
عبدالواجد کے نام کا ملفوف تھا وہ ضرور
تمھاری عبارۃ ہو گی - بالکل غلطی سے پاک
تھی - بشیر ذرا عربی ذرا عربی - نری انگریزی
پڑھ کر آدمی بہوت ہو جاتا ہے - خدا جانے
یہ کیا وبال ہے - کیون جی میان بشیر ان
دنون آپ منقبض کیون ہین - نہ تو ہم کو
کبھی اپنا کوئی سبق لکھتے ہو نہ کوئی فرمایش
کرتے ہو - بندۂ خدا اس قدر جلد کیون معطل
ہو گئے ہم جو دنیا سے ملول ہین - یہان
آدم صورۃ بہت ہین مگر آدمی نہین ہے
بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آسان ہونا
آدمی کو بھی میسر نہین انسان ہونا - ۲۳ رجب ۱۲۹۴ھ

یہ حال ہے دنیا کی بے ثباتی کا کہ مجھ کو یہان ملک
مین آئے چوتھا مہینا ہے اور چار
کی لغی یعنی خبر مرگ ہو پہنچ چکی ہے - انا للہ و
انا الیہ راجعون - کس کس کا رنج کیجیے کس کس کو
روئیے ... کو خدا جنۃ نصیب کرے تمھاری
والدہ کی ام رضاعی تھین چھٹ پن مین بیوی
صاحب کو بیٹیون کی طرح پالا اور مجھ کو ان کی
وہ مہربانی جو میرے نکاح کے بعد کی تھی
اب تک یاد ہے اللہم تغمدہا بالغفران اسکنہا
اعلیٰ جنانک - جلال الدین کا مرنا ان کی
بیوی اور ان کے بچون کے لحاظ سے بڑی
حسرۃ کی بات ہے - افسوس ہے کہ مین ایسے
مقام پر ہون کہ نوٹ نہین مل سکتے اپنی
والدہ سے کہو کہ حسبۃً للہ بقدر مناسب بھیج دو
اور یتیمون کی دلدہی اور خاطرداری کے
طور پر کچھ خبرگیری کرین کہ موجب ثواب ہے
تم نے ہماری سلطنۃ کو اتنا ذلیل کیون سمجھ
لیا ہے - وہ جو یہان ہے وہان نہین عزۃ
آبرو بیش قرار تنخواہ - اور وہ جو وہان
ہے - یہان نہین قاعدہ - قانون اور کامل
اطمینان - باقی جو وہان سو یہان جو یہان
سو وہان - دلی مین برائے نام ایک بادشاہ
تھے جن کو لاکھ روپیہ مہینا پنشن کے طور پر
ملتا تھا تم نے ان کو بھی نہین دیکھا -
مین نے یہان ایک سلطنۃ دیکھی کہ جس کے
پچاس ساٹھ لاکھ سالانہ کے جاگیردار
نہین - غرض مسلمانون کی سلطنۃ کی ایک

یادگار ہے۔ خدا اس کو باقی رکھے۔ آمین خشک
سالی کی آفت تو امسال عالمگیر سی معلوم ہوتی ہے
یہاں ابھی تک پانی نہیں برسا۔ تم سمجھ سکتے
ہو کہ غلہ تو مگر کیسا اثر رکھتا ہے لیکن خدا نہ کرے
پورا کال پڑے گا تو ایک عذاب ہے۔ نعوذ باللہ
من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا میری
طرف سے ... کو چلے آنے کی اجازت ہے میں
نہیں جانتا کہ آن کو یہاں کے ڈیڑھ سو پسند
ہیں جب کہ آن کو کار رہائش کی نگرانی کرنی
ہوگی یا وہاں کے ساٹھ پسند ہیں درحالیکہ اِن کی
مصاحبت اور ہم نشینی ہے۔ ہر کسی مصلحت خویش
نکو مے داند۔ اگر آنا ہے تو مجھ پر ہر ایک دینے کا بار
مت ڈالو۔ عواقب الامور و مستقبلات کا علم
خدا کو ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئا و ھو خیر لکم و عسیٰ
ان تحبوا شیئا و ھو شر لکم واللہ یعلم و انتم لا تعلمون
خلاصہ یہ کہ میرے طلب و تقاضے سے نہیں
اپنے ارادے سے آؤ۔ میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں
کہ مجھ کو ... اپنی جان کی طرح عزیز ہیں۔
اگر آئے تو آن کے لیے سعی کا کوئی دقیقہ
اُٹھا نہ رکھوں گا۔ فقط ۱۲۔ اگست ۶۸ع

تم نے کسی سے سن لیا ہوگا کہ یہاں پانی برسا۔
ہم لوگ تو مینہ کو ترس گئے۔ چار سیر کا نرخ
ہے جس کو میں نے اپنی عمر میں دیکھنا کیسا سنا
بھی نہ تھا۔ اور یہ نرخ بھی رو بہ انحطاط ہے
غرض برسات کا قوام تو اس مرتبہ دنیا میں
غضب بگڑا ہے۔ خدا خیر کرے۔ تمہارے ہاں

دو سیر کا نرخ تھا۔ خدا جانے اب کیا حال ہے
پانی اگر ہے تو سنٹرل پراونسز یعنی مضافات
چیف کمشنری جبل پور میں۔ اس سے اترتا
ہوا بمبئی لیکن دو چار جگہ پانی ہوا بھی تو
کیا۔ ایک عالم کی پیاس کو بجھا سکتا ہے۔
ہمارے یہاں کی نئی خبر یہ ہے کہ جاندھاں
سب طلب از خود بہ طور کلنگ پیش و نوکران
کو رنگ آیا ہے۔ تم کو کرسے کی کیا فکر
گوشت خوردن ان سگ۔ تم اپنی مراسلت
مولوی احمد حسن اور عبد الواحد سے کیوں
نہیں جاری کرتے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ
کبھی خط نہیں لکھتے۔ البتہ محبت دوا نہیں کہ
زبردستی کسی کے حلق میں اتار دی جائے
میں تم سب کو اب تک کبھی کا بلا چکا ہوتا
لیکن موسم کی حالت بہت نازک ہے اور
یہاں کے کال وہاں کے سے کال نہیں
ہیں عرب۔ سکھ۔ روہیلے۔ راجپوت۔
حبشی۔ سندہی۔ پیادے سوار نہیں معلوم
کتنے ہزار ہیں اور سب بجائے خود وسر
اس کے علاوہ ملک اتنا وسیع ہے کہ میری
سمت کا طول ڈیڑھ سو کوس اور تمام جنگل
اور پہاڑ اور ندی اور نالے اور آب و ہوا اکثر
مقامات کی ردی۔ دورہ سال میں ایک مہینہ
ان سب باتوں پر نظر کرتے ہمت قصور کرتی ہے
ایک کال ٹل جائے تو خیر دوسرے امور چنداں
مانع نہیں۔ ہر چند ابھی کوئی گزند محسوس نہیں
ہوا لیکن اتنا تو ہے کہ طبیعت خوب چاق و چست

نہیں رہتی اور خدا جانے کیا بلا ہے کہ یہاں کے
لوگوں میں نہ تو قوۃ آخذہ ہے اور نہ انتقال
ذہنی - اور بس بات کو سمجھ بھی جاتے ہیں تو
ناطقہ نہیں کہ اوسے مطلب بکر سکیں اور
ہندوستانی بھی ایک مدۃ کے بعد ذلیل
(سست) ہو جاتے ہیں - جب وہ وقت
آئے گا تو بشیر تم مجھ کو خوب چھیڑا کروگے
ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم
شیئا - میاں بشیر برائے خدا ہمت کرو اور
اپنی دنیا کو آپ سنبھالو اب میری طبیعۃ [illegible]
کرتی ہے اور جان سی چرانے لگی ہے کیسی کہ
کیا اچھا شعر یاد پڑا ہے ؎ سئمت
تکالیف الحیوۃ ومن یعش - ثمانین حولا لا
ابالک یسئم - ۱۱ - شعبان ۱۳۲۴ ہجری

آج میں یہ خط بہت ہی افسردہ خاطر میں
لکھتا ہوں - افسردگی کا بڑا باعث قحط ہے
اس طرح ہی تک ایک بوند پانی نہیں گری
چار سیر کی نوبت پہونچی اور مصیبۃ یہ کہ اس نرخ
کو بھی ثبات نہیں - فصل خریف جس کو
یہاں لوناسی اور آبی کہتے ہیں گئی گزری
ہوئی اور فصل ربیع کا نقشہ عشرے میں فیصلہ
ہے - یہاں ملک تلنگانہ کی پیداوار تالابوں
کی معموری پر منحصر ہے اور غضب ہے کہ تمام
تالاب سوکھے پڑے ہیں - خزانہ خالی - آمد
مسدود و خرچ آمدنی سے زیادہ - اعتبار
مفقود - حیرۃ ہے کہ کیا ہونا ہے - آج ایک

معتبر بلدہ یعنی حیدر آباد سے خبر لایا کہ نواب صاحب
سخت پریشان ہیں - ایک لمحہ ان کو قرار نہیں
خدا خیر کرے - اور ایک اندرونی مفسدہ
یہ ہے کہ نواب وقار الامرا بہادر شریک مدار
المہام ہونے والے ہیں اور نواب مختار
الملک اور نواب وقار الامرا میں موافقة
نہیں سنا کہ نواب صاحب دیوانی سے
مستعفی ہونے والے ہیں - اگر خدا
نہ خواستہ ایسا ہوا تو ہم لوگوں کے حصے کی
قیامۃ آئی کیونکہ ہم سب لوگ وابستہ دامان
دولۃ نواب صاحب ہیں - غرض
یہ ہندوستانی ریاستوں کے جھگڑے
ہیں جن کو سن کر سخت وحشۃ ہوتی ہے
میرے ان ترددات پر تازیانہ یہ کہ مولوی
برکۃ اللہ کے خط سے معلوم ہوا کہ ... اور وہ ... وفات
ہوئے اور مولوی .. بھی آنے والے ہیں ہر چند
ایسے وقت نازک میں کسی کا آنا بھی مصلحۃ
نہیں مگر خیر اپنے عزیز و معنوی قرابۃ سے بے
پوچھے چلے آئیں تو مضائقہ نہیں - زید عمرو
بکر کو میں کہاں تک سنبھال سکتا ہوں
یہ تمام بلا کم بخت حامد خاں کی لائی ہوئی ہے
ای صبا این ہمہ آوردۂ تست
زیادہ تکلیف دہ وہ بات ہے جو تم نے لکھی ہے
کہ تم بھی لینے کے واسطے روپیہ کی
کمی کا عذر کرتے ہو - اولا تو میں نے تم سے
نہیں کہا کہ تم اپنی مقررہ تنخواہ سے کچھ بھی ور
گھوڑا لو - اور بطور اپنی خدمۃ گزاریوں اور توسیع

نفقہ پر تمھاری شکایت سوا اس کے کہ آب
وہوا ے دہلی کا اثر کہون اور کیا سمجھ سکتا ہون
کچھ تو میری عمر و حالت نے میرے تعلقات کو
ضعیف کر دیا ہے اور کچھ تم لوگون کی ایسی جگر
خراش باتین مجھ کو بے دل کرتی جاتی ہین
سیر اس مین بھی فائدہ ہے - مین تو خدا سے
چاہتا ہون کہ دنیا سے ملول اور بے دل
ہو کر جاؤن - تم مجھی گھوڑا ٹھہراؤ اور مین روپیہ
نہ دون تجھی الزام دینا - ۵ تو ام آن کہ
نیازم اندرون کسلی - حسود را چہ کنم کو زخود
برنج درست - تم نے مدرسے کے ایک
لڑکے کا حال لکھا - بڑی عبرة کا مقام ہے
تف ہے اُس کم بخت کے اول ہونے پر
جس کی حرکتین یہ ہون - خبردار ایسے لڑکون
سے میل جول مت رکھو - دور شو از اختلاط
یار بد - یار بد بدتر بود از مار بد - مار بد تنہا
ہمین بر جان زند - یار بد بر جان و ایمان
زند صحبة صالح ترا صالح کند صحبة طالح ترا طالح
کند - فقط ۱۶ - شعبان سنہ ۱۲۹۳ ہجری

برسون سے ہمارے یہان ساڑھے تین کا
نرخ ہے اور یہ بھی آج گھٹا کل گھٹا تم سمجھ
سکتے ہو کہ یہ نرخ انتظام ملک مین کیا
فتور ڈال سکتا ہے - یہان کی حالة دیکھ کر
مجھ کو سخت دہشت ہوتی ہے - اول تو یہ
گرانی برداشت نہین ہو سکتی اور پھر اس
اجنبی ملک مین ہر طرح کا خطر نظر آتا ہے
عموماً کل ہندوستانی وکیلون کی نظر مین
خار ہین نہ معلوم کیا وہ خصوصیات ہائے ممتاز
ہین ہے جس ملک کا در و دیوار اور زمین
و آسمان دشمن ہو وہان ایسے پر خطر وقت
مین رہنا مجھ کو ہرگز مناسب نہین معلوم ہوتا
اس سلطنة کو ہرگز انگریزی سلطنة پر قیاس
مت کرو - وہان تو برسے ایک قحط کی آفت
ہوگی اور یہان ایک قحط کے ساتھ سیکڑون
آفتین ہین - آمدنی کے ابواب بالکل مسدود
ہین - خزانے کا جو حال ہے سو معلوم -
قحط زدون کے پیٹ سے زیادہ خالی
۱۹ - شعبان سنہ ۱۲۹۳ ہجری

مجھ کو اس کے سننے سے بہت بہت
خوشی ہوئی کہ تم سب مضامین مین پاس ہو گئے
لیکن اور بھی زیادہ خوشی ہوتی اگر تم اول یا
دوم درجہ کر پاس ہوتے - ابھی تمھارے
امتحان بازیچہ طفلان ہین - اُس امتحان کے
لیے آمادہ ہو جس کے ساتھ عزة و ناموری
وابستہ ہے یعنی یونیورسٹی کی ڈگری -
ابھی تک میرے سفر و حضر کا شغل تھا کہ نہین
مین اپنے خرچ سے کوئی اخبار نہین لیتا
لیکن گران و ارزان ہر کیا نظر کرتے ہو سطح
اخبار نہایت نافع چیز ہے - مین تم کو اجازة
دیتا ہون کہ کوئی اچھا سا اخبار لینا شروع
کرو اس کو تم اور تمھارے استاد مجھ سے
بہتر سمجھ سکتے ہین کہ کون سا اخبار بہتر ہے

تم کو زیادہ تر عمدگی عبارت اور مضامین علمی کی خوبی پر نظر رکھنی چاہیے اور شاید ڈیلی منابب نہین یا بی ویکلی یا ویکلی تاکہ بالاستیعاب اور بالالتزام پڑھ بھی سکو - سستے اخبار پر نظر ہے تو ہندو پیٹریٹ سے بہتر نہین مگر وہ بجز ہندوستانی ہے - ایسا اخبار جس کا اڈیٹر ولایتی ہو - مین عنقریب مدراس اور میسور جانے والا ہون تاکہ وہان کے طریقۂ بندوبست سے آگہی پیدا کرون - نواب صاحب نے رزیڈنٹ سے رکمنڈیشن چٹھیان منگوا دی ہین - تم سے کوئی ہندوستانی سرکار دیکھی نہین اور تم یہان کا طرز انتظام سمجھ نہین سکتے - یہ بات آسمان پر چڑھ جانا اور تحت الثری مین اتر جانا ایک بات ہے - جو لوگ کہ نوکر ہو گئے ہین ان مین سے مین کسی کو نوکر نہین سمجھتا - ہر ایک کے سیکڑون ہزارون بڑے بڑے لائق ہو سے بڑے جھک مارتے پھرتے ہین کوئی پرسان حال نہین اور چونکہ یہ ایک بہت بڑی ریاست ہے خلق خدا ہر چہار طرف سے ٹوٹ پڑتی ہے - پھر یہان کی عمل فردا قیامت ہے - وعدہ اور حکم کوئی چیز نہین - یہ بھی نواب صاحب کی قدردانی اور مولوی مہدی علی کی مہربانی تھی اور فی الاصل مجھ پر احسان کرنا منظور تھا کہ میرے عزیزون کو عہدون پر نامزد کر دیا ورنہ یہان کون پوچھتا تھا - فقط - ۱۴ - اکتوبر [illegible]ع

جناب ... کی خدمت مین آداب کے بعد - میان عبدالواحد نے اپنا مزاج ابھی تک مطلق درست نہین کیا - سب سے ہمیشہ لڑتے جھگڑتے اور مجھ کو بدنام کرتے - ان نالائق اور کمینہ لڑائیون کی خبرین تمام مشہور ہوتی ہین جن کے سننے سے مجھ کو سخت ایذا ہوتی ہے - تنخواہ ان کی ابھی تک واقعی نہین ملی اور یہان نوابی کارخانے ایسے ہی ڈھیلے اور سست ہین اور کیسی نوکری اور کس کی تنخواہ - نواب صاحب کی بندہ نوازیان ہین ورنہ ان لوگون کو مدنیون کی طرح پڑے رہنے کے سوا کچھ کام نہین - مین نے جو کچھ روپیہ بھجوایا میری تنخواہ کا تھا انگریزی تنخواہ اب تک ایک کوڑی وصول نہین ہوئی - ہر کام مین دیر - ہر معاملے مین توقف یہان کا دستور ہے - مولوی احمد حسن نے اپنے والد کو بھی کچھ روپیہ بھیجا ہے - پیرے کہ وم زعشق زند بس غنیمت ست - بیٹے کی نوکری پر نازان ہین اور یہان یہ حال ہے آج ہے تو کل نہین - مطلق بے اعتبار و بے ثبات - ایسا نہ ہو کہ مولوی احمد حسن کی اتنی بڑی نوکری سن کر والد بزرگوار پاؤن پھیلا دین - انھون نے لیت الشباب یعود کسی کتاب مین دیکھ لیا ہے - استغفر اللہ و نعوذ باللہ فقط [illegible]ع

بیوی صاحب - سلام کے بعد - مین نے رخصت
کی درخواست کی تھی بڑی حجت کے بعد منظور ہوئی
لیکن ہم جو غور کیا تو جانا کچھ مناسب نہین معلوم
ہوتا - ہر چند رخصت پہ جانے مین میرا ذاتی
چندان نقصان نہین مگر ساتھ والون کی
بڑی خرابی ہے - تم ایسے مطمئن ملک مین رہتی ہو
کہ تم یہان کے حالات مشکل سے سمجھو گی ہندوستانی
ریاست ہے اور ہم چند جلیل القدر ہندوستانیون
کا یہ حال ہے کہ در و دیوار دشمن ہو رہا ہے اور
وجہ عداوۃ یہ ہے کہ ہم لوگ بڑے عہدون پر
ہین اور بڑے اعتبار رکھتے ہین - ہندوستان
مین تو کہین ہم کو کوئی ٹھکانا نہین - ساری
خلقت ہمین لوٹ پڑی ہے - خاص کر ہمارے
ہم وطن ہی ہمارے سخت دشمن ہین دیکھ کر
جلتے اور بیخ کنی مین لگے رہتے ہین ایسی
حالت مین ایک دم کے لیے بھی نوکری سے
جدا ہونا مصلحت نہین معلوم ہوتا - یہان ایک
دن مین کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے نہ کہ مہینا -
البتہ چھوٹے عہدے والے اور گمنام آدمی
بڑے مزے مین ہین قاعدہ ہے
کہ آندھی سے اگر خطرہ ہے تو بڑے
[illegible] اس کو - غرض پس و پیش
سوچ کر رخصت کا ارادہ فسخ کیا -
اب میرا ارادہ ہے کہ تم سب کو
بلوا لون ظاہرا اب تمھارے آنے
مین کوئی وجہ مانع نہین وہان تم کو

[illegible] شادی ہے اب یا
[illegible] کسی طرح مناسب نہین - تم یہ بوجھ
سر [illegible] فارغ ہو بیٹھین - مین بہت خوش
سے اس بوجھ [illegible]
کوشش کرتا لیکن نوکری سے مجبور ہون
اس طرح مبتلا ہون کہ تم کو معلوم ہے ... صاحب
کو متواتر خط لکھے آن کا یہ حال ہے کہ کبھی بات
صاف نہین کہتے اور اس قدر خوشامد آمیز باتین
کرتے اور لکھتے ہین کہ آن مین سے جھوٹ اور
سچ اور واقعی اور غیر واقعی کا امتیاز نہین ہوتا - مجھ کو
خوب یقین ہے کہ آن کو یہ رشتہ منظور ہے اور
پسند بھی ہے مگر آن کی لڑکی چھوٹی ہے اور
کچھ امیری چوچلے - غرض آن کو وہ جلدی
نہین جو مجھ کو ہے اور تم کو کو نہین مگر ہونی
چاہیے - کبھی مین یہ غور کرتا ہون کہ وطن تو
بجنور اور رہنا ولی مین اور نوکری حیدرآباد
مین اور سمدھیانہ اعظم گڈھ مین یعنی سارے
ہندوستان مین پاؤن پھیلائے ہین ... صاحب
بیٹی کے بیاہ مین ایسے سامان کرین گے کہ
ہماری طرف سے بوجہ مسافۃ آن کی مرضی
کی موافق سرانجام ہونا معلوم اور پھر بیٹی کے
بھیجنے بلانے مین ہمیشہ حجت ہوا کرے گی - ہم
روپیہ اور جہیز کچھ درکار نہین اور نسب ہمارے
نزدیک کوئی چیز نہین اور اگر انگریزی علاوہ ہی
رہی اور ضرور رہے گی تو نسب رفتہ رفتہ
عیب ہو جائے گا - پس جو چیز ہم کو درکار ہے
کہ لڑکی کی صورۃ اچھی ہو عجب ہے کہ دلی جیسے

مین تم کو بنگلور سے چلتے چلتے خط لکھ رہا ہون -
اس سے کہ تم نے انٹرنس کلاس مین ترقی کی
مجھ کو نہایت خوشی ہوئی - بشیر نوکری اور رزق
تو مقدر ہے مگر لیاقت عجب چیز ہے - ساری عمر
آدمی کو مسرت دینے والی چیز عسر اور یسر دونو
مین لیاقت ہے - میرا اعتقاد [illegible] مین نہین
اور مجھ کو زمانے نے لیاقت حاصل کرنے کی مہلت نہین
دی اور جو وقت کسب کمال کا تھا وہ ایسی بے
سر و سامانی اور مصیبت مین گزرا کہ اتنا لکھ پڑھ لینا
بھی تعجب معلوم ہوتا ہے مگر اس اضطرار مین جو
دو چار حرف پڑھ لئے تھے مین نہین کہتا
کہ نوکری اُن کی وجہ سے ہے کیون کہ مجھ سے
زیادہ لائق جوتیان چٹخاتے پڑے پھرتے
ہین اور نان شبینہ کو محتاج ہین اور مین
اس کا معتقد ہون کہ غدر مین مسٹر لیس کی
حفاظت بہ وسائط میری نوکری کا سبب
ہوئی اس لیے کہ خود لیسن کی حقیقت معلوم
ہے مگر اتنا ضرور مین کہون گا کہ اب تک
جہان گیا اور جس جگہ رہا کسی سے میری آنکھ
نیچی نہین ہوئی اور مجھ کو اس بات کے جاننے
سے ضرور خوشی ہوئی کہ لوگ مجھ کو نالائق نہین
جانتے - اگر تمھاری طرح مجھ کو ایک امیر باپ
ملا ہوتا اور تمھاری طرح آسودگی اور عافیت مجھ کو
حاصل ہی ہوتی جب کہ میری عمر حاصل کرنے
کی تھی تو بشیر یقین جانو کہ آج مین یکتا
روزگار ہوتا کیون کہ شکر ہے میرے سر مین
اچھا بھیجا رکھا گیا ہے لیکن مرد خدا جو مجھ سے
نہین ہو سکا سو تم کرو - پدر نتواند پسر تمام
کند - یہ نوکری تھوڑی بہت جو تقدیر مین
ہے سو تو کرو ہی سکے مگر اقتضاے ہمت یہ ہے
کہ آدمی اقران و امثال مین ممتاز ہو جیدھر نکل جائے
انگلیان اٹھین کہ وہ چلے جس مجمع مین بیٹھے
صدر انجمن ہو - بی اے اور ایم اے دو [illegible]
مقبول حرف ہین کہ جس کو مل جاتے ہین ساری
عمر سرمایۂ فخر ہوتے ہین - خیر وہ مرحلہ تو آگے
ہے مگر انٹرنس کا پاس کر لینا کچھ بڑی بات
نہین - ادنی ادنی کوڑ مغز لونڈے انٹرنس پاس
کر لیتے ہین - ابھی سے غور کرو کہ کس چیز مین
خامی ہے اور ابھی سے اسی چیز پر زیادہ توجہ
کرو - سبب کیا ہے کہ وہ خامی پختگی سے مبدل
نہ ہو جاے - محنت شرط ہے مسلسل اور متصل
محنت مین عجب برکت ہے - ابھی سے وہ طیاری
کرو جو فاضل اور کامل لڑکے امتحان کے
قریب مین کرتے ہین - مین شکر کرتا ہون
کہ تم اچھے بیٹھے ہو لیکن نام و نمود حاصل کرکے
مجھ کو بھی چند روز کے لیے خوش ہو لینے دو
اور نام و نمود کے جو فائدے مترتب ہون
گے وہ تمھارے ذاتی فائدے ہین -
ان کا مین متمنی نہین - ۲۴ - مئی [illegible] بنگلور

[illegible] ۲۵ - مئی کی صبح کو مدراس داخل ہوا -
مجھ کو امید نہین کہ یہان کے قیام کو اس قدر
امتداد ہو کہ تمھارا خط آسکے - کل مین سمندر
کے کنارے گیا تھا کنارے پر اس قدر تموج

کہ تم اُس کو نہین سمجھ سکتے اور بے سمجھے پڑھانا
لغو اور لا حاصل ہے تم اپنی بولی مین ادا ے شکر
کیا کرو تم کچھ ملول ہوے تو مین نے تھوڑی
دیر تامل کر کے یہ شعر موزون کر دیا۔ (شعر)
یہ رزق بلا طلب بلا مشقت خدا کی قدرت کا دیکھو
جلوہ۔ گنہ گارون کو من و سلوی کیا عنایت
گدھون کو حلوا۔ چونکہ کہ اچھی تھی تم نے
بہت پسند کیا اور چند بار دوہرانے سے یاد
ہو گیا مگر بجاے گدھون کو حلوا کے گدھون
کا حلوا تمھاری زبان پر چڑھ گیا تم دونون وقت
کھانے کے بعد بالالتزام یہ شعر پڑھتے اور ہم
سب لوگ ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جاتے مدتون
بعد تم کو غلطی پر تنبیہ ہوا ہنسی تو گئی گذری
ہونی تری شکر گذاری رہ گئی —
اوٹی مین تمھارا زیادہ وقت خدمتگارون
اور چپراسیون مین بسر ہوتا تھا کیونکہ یہ لوگ
تم کو کھلاتے بہلاتے تھے ایک دن مین نے
تم سے کہا میان بشیر تم نوکرون مین رہ کر
اگر گالیان بکنے یا قسم کھانے یا جھوٹ بولنا
سیکھے تو بھی تمھارا منہ سڑ جاے گا اور مین
تم کو اپنے ساتھ نہین سلاؤن گا۔ بچے معصوم
تم کو میرے کہے کا یقین ہو گیا ایک دن تمھاری
زبان سے بے ساختہ کوئی بیہودہ بات نکلی
اور فوراً تم کو میرا مقولہ یاد آیا تو تم بھاگے ہوے
اپنی والدہ کے پاس گئے کہ اماں ابی ذرہ سی
میرا منہ سونگھنا اُن کو میری نصیحت کا حال
معلوم تھا سمجھ گئین اور بولین سونگھ کر کیا کرون

گی گالیون کی بساہند چلی آرہی ہے یہ سنکر
تم بہت گھبرائے آخر کار انھون نے استغفار
پڑھوا کر الائچی کے دانے چبوا دیے تب تم کو
تسلی ہوی مگر بہت دنون تک تم اس [illegible]
ڈر سے احتیاط کرتے رہے اور شکر ہے کہ تمھاری
زبان گالی سے آشنا نہین ہوئی —

مین مدراس مین اسمعیل سیٹھ کی کوٹھی کے بالاخانے
پر ٹھہرا تھا رفتہ رفتہ سیٹھ کے ساتھ تعارف
زیادہ ہوتا گیا آخر انھون نے دعوۃ کا پیام
دیا مجھ کو سدا سے دعوۃ کی چڑ ہے ٹالنے کے
پیرایے مین انکار کرتا رہا جب بلاوہ قریب
آیا تو سیٹھ نے اس قدر اصرار کیا کہ انکار کرتے
نہ بن پڑا دسترخوان پر سیٹھ اور اُن کے اعزہ
و اقارب اور ملازم حتی خدمتگار سب بلا امتیاز
شریک ہوے اور انھون نے میرے خدمتگارون
کو بھی ساتھ بٹھانا چاہا اِن کو فی عمر ہم برابر بیٹھنے
اور ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا نہ تھا بہت
کھچے کھچے رہے اور سیٹھ ہین کہ ایک ایک کا
ہاتھ پکڑ کر گھسیٹتے لئے چلے آتے ہین تو چار و ناچار
مجھ کو کہنا پڑا کہ اگر آپ چاہتے ہین کہ یہ لوگ
پیٹ بھر کر کھائین تو ان کو الگ کھانے
دیجئے ایسا ہی ہوا مگر سیٹھ صاحب نے بڑا ہی تعجب کیا
کہ یہ کیسے مسلمان ہین کہ کھانے مین آقا
اور نوکر کا تفرقہ کرتے ہین اگرچہ مین اس رسم
کو اپنے یہان جاری نہین کر سکا تاہم اس واقعہ کو
استحسان کے ساتھ اکثر یاد کیا کرتا ہون —

میان بشیر۔ میان بی بی مین جو تعلق ہے
وہ پیار اور ہیبتہ کا تعلق ہے یعنی دونون
ایک دوسرے سے محبت رکھین اور میان کی
وقعت اور ہیبتہ بی بی پر ہو۔ شاید تم کو شبہ
ہو کہ محبتہ اور ہیبتہ دو چیزین جمع نہین
ہو سکتین۔ ایسا شبہ بیجا ہے۔ استاد
اور شاگرد اور حاکم و رعایا مین بعینہ اسی طرح
کا تعلق ہے۔ عورتین بوجہ نقصان عقل و جہل
و نادانی کے ممکن نہین کہ امور دنیاداری کی
تنہا متحمل ہو سکین۔ یہی سبب ہے کہ مردون
کو ان پر غلبہ رکھنا ضرور ہے۔ وللرجال
علیہن درجہ۔ جوش جوانی مین احمق
مرد عورتون کو اس قدر بے تکلف و گستاخ
کر لیا کرتے ہین کہ پھر ساری عمر وہ عورتون کو
دبا نہین سکتے اور گھر مین دو عملی رہتی ہے
عورۃ اپنی راہ چلتی ہے اور مرد اپنا [illegible]
کرتا ہے ہم کو اپنے عزیزون مین ایک شخص کا
حال معلوم ہے کہ وہ ابتدا مین بی بی کی خدمتگاری
کرتا تھا اور میان بی بی مین پیار اخلاص کے
واسطے دھول دھپا ہوتا تھا ایک دوسرے کو
چٹکیان لیا کرتا تھا اور گفتگو مین بھی سخت
بے تہذیبی جانبین سے ہوتی تھی انجام یہ ہوا
کہ دونون ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے۔
کیسی ہی کوئی چیز عمدہ ہو ضرور ہے کہ آدمی
اس سے ملول اور سیر ہو جاے مثلاً کوئی عمدہ
سے عمدہ کھانا اگر روز دو وقت کھانے کو

ملے شدہ شدہ روکھی روٹی کی طرح بد مزہ
معلوم ہونے لگے گا پس جو لوگ حسن ظاہر پر
فریفتہ ہوتے ہین ان کا یہ خیال یقیناً بے ثبات
ہے عورتین صرف شہوۃ رانی کے واسطے
نہین ہین بلکہ انگریزی محاورے کے مطابق
بٹر ہاف پس ان کو امور خانہ داری کے
انتظام کے واسطے موضوع سمجھ کر اسی کام کے
لائق بنانا چاہیے۔ یہ قاعدہ نہایت صحیح ہے۔
دیر آمیز و دیر گسل زود آمیز زود گسل۔ ربط جو پیدا
کرو رکاوٹ کے ساتھ اور اتحاد کو بڑھاؤ
بہ تدریج۔ ایک ہیبتہ جسمانی توانائی کی بھی
ہوتی ہے وہ تم اپنی بی بی پر قایم نہین
کر سکتے پس ضعف جسمانی کی تلافی وقار و متانت
سے کرو۔ عورتون کو طمع اور چٹورپن سے روکنا
ضرور ہے ورنہ گھر مین خیر و برکت رہ نہین
سکتی۔ تاکید کرو کہ تمھاری بی بی لکھنا
سیکھے اور اس کے پڑھنے کی کتابین جمع کرو
اور اس کی سعی کامل طور پر کی جاے۔ اگر
فرمایشون کی نوبت آے تو اس کو حقارت کے
ساتھ روک دینا کہ ہماری تمھاری حالت پر [illegible]
کو نظر ہے اور اس قدر بس کرتا ہے جو ان کو
مناسب معلوم ہو [illegible]
سا روپیہ دے کر دیکھو کہ کیا کرتی ہے۔
وہ سودے سلف یا عارضی نمایش کی
چیزون مین اٹھا ڈالے تو جانو کہ احمق اور
ناعاقبت اندیش ہے۔ اور اگر زیور یا دوسرے
عمدہ مصرف مین لگاے تو البتہ خوشی کی

بات ہے - تم کو ایک مدت تک بی بی کو تعلیم
کرنا پڑے گا - اُس کے خصائص مزاجی پر
غور سے نظر کرتے جاؤ - یہ تمہی کے حق مین
مفید ہوگا کہ بیوی صاحب تمہارے اختیار مین اس
طرح رکھی جاے جیسے بیمار طبیب کے اختیار مین
کبھی کچھ کھٹا اوچھا اسلاکر دیکھو کہ اس شخص مین
اُس کی برداشت کہان تک ہے - اسی طرح
ممکن ہے کہ کسی حیلے سے کھانا پکانے مین
اُس کا امتحان لیا جاے اور جس بات مین کمی تاہی
پائی جاے نرمی اور مہربانی سے اس کو سمجھا
دیا جاے - فقط [illegible]

عربی کا خط جس کو مین نے بعد الاصلاح واپس
کیا مجھ کو خیال آتا ہے کہ ایک غلطی لکھنے سے
رہ گئی وہ یہ کہ تم نے اپنے خط کو یون شروع
کیا الی الجناب الفلان من فلان
اور چاہئے من فلان الی فلان - کیونکہ
من ابتداء غایۃ کے لیے ہے اور الی انتہاے
غایۃ کے واسطے اور ابتدا پہلے ہے انتہاء
سے اور قاعدہ ہے کہ چیزون مین جو ترتیب
قدرتی ہے تحریر مین اس کا لحاظ ضرور ہے
جیسے فرام ٹاپ ٹو فٹ اس کو اگر الٹا
لکھو فرام فٹ ٹو ٹاپ تو غلط ہوگا -
تمہارے خطوط مین بہت سی غلطیان
سہل انگاری سے رہ جاتی ہین - اگر تامل
نظر ثانی کر لیا کرو تو ضرور تم خود ان کو درست
کر لیا کرو - انگریزی مین جو کچھ فائدہ تم کو

حاصل ہوتا ہو مین اس کا صحیح اندازہ نہین
کر سکتا لیکن اتنا تو ہے کہ تمہاری عربی
گرتی جاتی ہے - جو میرا فرض ہے مین نے
ادا کیا اور کرتا جاتا ہون اس واسطے کہ بے
ادا کئے مجھ سے رہا نہین جاتا خدا کرے
کہ تم کو بھی اس کا خیال ہو کہ تم کو اوائل سن
مین نمود و امتیاز پیدا کرنے کی کوشش ضرور ہے

مین ابھی تک مدراس مین ہون لیکن
۱۰ - جون حیدر آباد کی روانگی کے واسطے
مقرر کر چکا ہون مین پسند نہین کرتا کہ تم کو بے
انٹرنس پاس کئے دلی سے بلالون اور
بیوی صاحب کی مفارقت تم پسند نہ کرو گے
نتیجہ ان دو مقدمون کا یہ ہے کہ جب تک
تم انٹرنس پاس کرو سب دہلی مین رہو
حیدر آباد جا کر مین رخصت کے واسطے تحریر
تحریک کرون گا مگر خوب توقع نہین کہ رخصت
ملے - نواب صاحب سمجھتے ہین کہ یہ بہانا
چاہتا ہے اور سچ یہ ہے کہ مجھ کو بھی خوب
اطمینان نہین کہ ایک دفعہ ہندوستان
جا کر دوبارہ دکن آؤن گا - بہر کیف اگر رخصت
نہین ملی اور غالب ہے کہ نہین ملے گی تو
تم لوگون کے آنے کا کیا بندوبست کیا
جاے کہ تمہارا پڑھنا بھی بند نہ ہو بیان کرتے
سمجھو کہ وہ سلسلہ منقطع ہوا فقط ۴ جون [illegible]

میان بشیر کہان تم نے مجھ کو یہ بیکار ایک

برس ایک عمر مصیبۃ سند کی طرح کٹتا ہے۔
مین نے کچھ روپیہ کمایا جس کو مین یقینا
جانتا ہون کہ میری زندگی مین ہرگز میرے
کام آنے والا نہین مگر اُس کو عاقبۃ و بطیبۃ
بیچ کر بیدا کیا۔ اس کا مین فیصلہ کر چکا ہون کہ
مین یہان کسی طرح خوش نہین رہ سکتا۔ مگر
یہ جگہ ایسی نہین ہے کہ کوئی شریف ایمان دار
یہان خوش رہ سکے ہمراہی اصرار کرتے ہین
ورنہ میرا جی مطلق یہان رہنے کو نہین چاہتا فقط

تم نے مولوی مہدی علی کا پتہ ترک کر کے
دوسرا پتہ کیون اختیار کیا۔ مین بدستور مولوی
صاحب ہی کے پاس ٹھہرا ہون اور دوسری
جگہ ٹھہر بھی نہین سکتا۔ بھنور جانے کا مضائقہ
نہین لیکن کوئی نفع بھی نہین وہ مردودہ
مردِ احمق کند عقل ابلے نو روپلے رنج
کند۔ مین اس کو زیادہ پسند کرتا کہ تم تعطیل مین
علیگڈھ جاتے اور سید احمد خان صاحب کے
پاس رہ کر استفادہ کرتے۔ تمھارے خیالات
کو اُن کی صحبت سے بہت نفع ہوتا۔ ابھی
شرف الحق کے لیے کوئی تجویز معقول نہین
ہوئی مگر تحریک ہو رہی ہے۔ ہر کام مین دیر
ہر چیز مین درنگ یہان کا عام دستور ہے
اور پھر بے ثباتی۔ باوجودیکہ مجھ کو یہان
آئے چھ مہینے ہو چکے لیکن وہان کے اعتبار
سے اکھڑا و چلتا سا ہو رہا ہون۔ ہر وقت تبدیل
حالۃ کا منتظر ہون اور تبدل حالۃ میری طرف
متوجہ ہے۔ اب تم انگریزی ایسی لکھتے ہو کہ
مجھ کو مشکل سے غلطی ملتی ہے۔ تمھارا انگریزی
کا مطالعہ اور اُس کا طرز مطلب خیال مین رکھنا
بہت مفید ہوگا۔ عربی جو تمھارا موروثی علم
ہے اُس کی طرف تم کو مطلق توجہ نہین فقط

تمھارے خط کے آنے سے مین نے ایک
خط ریڈ صاحب کو اردو مین لکھا ہے جس کی
نقل اس کے ساتھ بھیجی جاتی ہے۔ جناب
عالی۔ مین اپنے دوسرے خطوط مین
ان شاء اللہ آپ پر ثابت کر دون گا کہ مین نے
اپنی انگریزی کو جیسی ٹوٹی پھوٹی اعظم گڈھ
مین تھی اب تک بھلایا نہین مگر چونکہ
ابتداے مفارقۃ سے جس کو چودہ برس ہے
یہ میرا پہلا عریضہ ہے مین چاہتا ہون کہ
اپنے خیالات کو اپنی زبان مین ادا کرون
بشیر نے آپ کی چٹھی کی نقل دلی سے میرے
پاس ورسے مین بھیجی اور اُس کے پڑھنے
سے وہ پانچ برس آنکھون مین پھرنے
لگے جو آپ کے سایۂ عاطفۃ مین نہایت
خوشی اور اطمینان کے ساتھ اعظم گڈھ مین
گزرے۔ اگرچہ مفارقۃ کو بہت دن ہوے
مگر آپ کی مہربانیان نہ بھولی ہین نہ بھولین
گی۔ میرا حال اس ملک مین اس شخص کا سا
ہے جو کبھی ناؤ پر نہ بیٹھا ہو اور دفعۃ اُس کو
طوفان خیز سمندر مین بادبانی جہاز پر بیٹھ کر
سفر کرنا پڑے بشیر کا یہ کہنا کہ مین نے اس ملک کا

تکابروں لا یلیق ان یوثق بہا۔ فلا تطمعوا
فی المولوی محمدی علی و اخوانی صلاح حالکم
حق السعی و انی لا اثیم نحو ستکم ذرتا وہی عندی
فی معرض الزوال فہلا تجتہدون تحصیل دوام
تعلقۃ جاری مع زیادۃ فی مشاہرتکم و انا
الیدو کاری فلا ارضی بہا الا ان عندکم تعلقۃ لیدا
بیدکم و یمینکم و یحیلکم منصرم اول تعلقۃ دام
متی ما تیسر لہ۔ فقط

اگر ..... نے مجھ کو کیمیا گر یا عامل دست غیب
فرض کر لیا ہے تو میرے پاس اس کا کچھ
جواب نہیں لیکن اگر فی الواقع میں ویسا
ہوتا تو چار مہینے کے عوض چار برس کی
مہلت دیتا بلکہ شاید فی مدۃ العمر مطالبہ نہ کرتا
مگر میرا حال واقعی یہ ہے کہ نوٹ بنک میں
رکھ کر قرض سے کارروائی کرتا ہوں اب
حقیقۃ نفس الامری جاننے کے بعد ان کو
اختیار ہے چار مہینے میں دیں چار برس
میں دیں نہ دیں یا خدا توفیق دے
تو ڈبو بھی دیں۔ فقط

طالب یعنی امیدوار خدمت کو چاہئے کہ بمنزلہ
کنکوے کے ہو جس میں پرواز کا مادہ
مہیا ہے اور صرف ایک دریائی کا محتاج
ہے۔ اسی طرح امیدوار میں مادہ لیاقت
کا ہونا ضرور ہے کہ سفارش کی ایک
دریائی ملی اور اونچا ہوا ..... صرف
دریائی نہیں چاہتے بلکہ چاہتے ہیں کہ
دُم چھلے کی طرح میں ان کے ساتھ ساتھ
لٹکا رہوں۔

ہم اراکین ثلثہ مجلس مالگزاری نے کام
کو آپس میں بانٹ رکھا ہے۔ نصب
غایبات مولوی دلیل الدین کی طرف
ہے لیکے تازہ وارد ناشناسا اور اجنبی
ہیں میں نے اور اکرام اللہ خان نے
اس بوجھ کے اٹھانے سے پہلو تہی کیا
القوامن موضع التہم تاہم دلالۃً علی الخیر
کے طور پر ..... کی سفارش میں مولوی
دلیل الدین کے نام رقعہ لکھ دیا ہے
جس کی عبارۃ قریب قریب اس کے ہے
یہ صاحب جو اس رقعے کے ذریعے سے
حاضر خدمت ہوتے ہیں مولوی ہیں
مجھ سے بہتر آپ سے کمتر حافظ ہیں آپ
سے بہتر میرے برابر۔ حاجی ہیں مجھ سے
اور آپ سے دونوں سے بہتر۔ مدت سے
امیدوار خدمت تحصیلداری ہیں مجھ سے
اور آپ سے دونوں سے کمتر ہیں
پھر بن اہل کمال آشفتہ حال افسوس ہے
ای کمال افسوس ہے تجھ پر کمال افسوس ہے

انسان کو جتنی قوتیں دی گئی ہیں جسمانی
اور دماغی سب کا خاصہ ہے کہ جتنا جس قوۃ
سے کام لو گے اسی قدر وہ قوۃ چست
اور بکار آمد ہوتی جاوے گی مثلاً میری

طرح شارٹ سائیٹڈ (نزدیک بین) ہو اور
میری طرح دوربین عینک بھی استعمال
کرتے ہو یعنی ہم دونون عینک لگا کے
سے نقصان نظر کی تلافی کرتے ہین لیکن
مین سمجھتا ہون کہ اگر مین تینک لڑایا
کرون یا شکار کے تعاقب مین سرگردان
پڑا پھرون یعنی آنکھ کے لئے دوربینی کے
مواقع مہیا کرتا رہون تو ضرور میری نظر
خود بخود دور تک پھیلنے لگے گی یہی حال
ہے حافظے کا اگر کسی کو ضعف حافظہ کی
شکایت ہے تو جو بیمار ہے وہی اپنے مرض کا
طبیب ہے اُس کو چاہئے کہ اُچٹتی ہوئی نگاہ
سے چیزون کو نہ دیکھا کرے سرسری طور
پر باتون کو نہ سنے طبیعت پر زور ڈالے
جن چیزون کو یاد رکھنا چاہتا ہے گاہ و بیگاہ
اُن کا دھیان کرتا رہے - جو چیزین اُس کے
ذہن مین حاضر ہین اور جن چیزون کو حاضر
فی الذہن کرنے کی کوشش کرتا ہے
دونون مین ادعائی تعلق پیدا کرے جیسا
کہ منطق فلاسفی کی کتابون مین لکھا ہے -

جس شخص کے اصول زندگی یہ رہے ہون
کہ اپنی آمد سے خرچ کو بڑھنے نہ دے
یعنی ہمیشہ تھوڑا بہت پس انداز کرتا رہے
اور روپے کو پتھر بنا کر کہ چھوڑنے کو
جنون سمجھے ہر بنا دن چہ سنگ و چہ زر
اور اعوان و انصار کو ترستا ہو ایسا آدمی
اپنے اندوختے کو پرامیسری نوٹون
پر ایسے مین نہ رکھے تو کیا کرے صرف
نوکری کے ذریعے سے آدمی مالدار ہو
نہین سکتا اور ...... کو جو تم دیکھتے
ہو ظاہر مین ایک نوکری ہے مگر در پردہ
لوٹ اور خیانت اور رشوت و امثالہا چند در
چند ابواب اُس مین شامل ہان نوکری
کے ذریعے سے جو لوگ مالدار ہوے
اس تدبیر سے ہوے کہ ایک کو خدا نے
برکت دی اور دوسرے عزیز اُس کی کمائی
کو زمینداری یا تجارت سے ترقی دیتے
رہے رفتہ رفتہ سرمایہ معتد بہ فراہم ہوگیا
ہمارے عزیز قریب دو طرح کے ہین
الا ماشاء اللہ یا تو مطلقاً عقل معاش سے
بے نصیب جیسے ...... یا جن کو عقل
ہے تو عقل فساد ہے جیسے ......
پہلی قسم کے لوگ وجوہ بے سود اور
دوسری قسم کے غیرون سے بدتر -
اگر ...... میرے سرمایے کو
محفوظ رکھین اور اُس سے کسی طرح متمتع
ہو کر اپنی حیثیت درست کر لین تو اُس مین
دریغ کرنا پڑے وہ جی کی خست ہے مگر
ان لوگون کا تو یہ حال ہے کہ میرے خون
سے اپنی پیاس کو بجھانا چاہتے ہین
وہ ون تو اپنی گرہ سے یعنی اپنا راس المال
سب مین تقسیم کر دون بس پیر اعمل درآمد
اس آیت پر ہے - ولا تؤتوا السفہاء

فی غالب الاحوال بل فی جل الاوقات بلالحاظ
کمی پیداوار وسقامت فصل وناساعدۃ موسم
فی الوقت وصول کر لیتی ہے اور جو روپیہ
زمیندار کو کاشتکار سے ملتا ہے اُس کے
لئے زمیندار مجبور کیا گیا ہے کہ کاشتکار نالش
کرے نالش کا انجام اکثر یہ ہوتا ہے کہ مہینوں
کی دوا دوش کے بعد اگر زمیندار کو ظفر ہوئی
وو ونہ خرط القتاد تو تمام مطالبہ مصارف
ناجائز مین گاؤخورد شد الکہ یہ کہ سینک
مین نے کیا ہے اور کرتا ہوں اور کرتا رہوں
گا- روپیہ کو معطل ڈال رکھنا میرا قاعدہ
نہیں- اعوان وانصار میرے پاس نہ تھے
نہ ہیں اور نہ ہونے کی امید- تجارۃ لاعلی
بصیرۃ کو عقل جائز نہیں کہتی اور علی بصیرۃ
کی مجھ کو قابلیۃ نہیں- زمینداری کی زحمۃ
اور بے حرمتی مجھ سے برداشت ہو نہیں
سکتی- ان سب مقدمات کو جمع کر کے
ہمنی نتیجہ نکالو فعین البر امیسری نوٹ-

امن وآسایش وآزادی یعنی نتائج حسن
انتظام کے اعتبار سے دیکھا جاے تو انگریزی
عملداری ایک رحمۃ الٰہی معلوم ہوتی ہے اور
اگر ہندوستان اسی نسبت سے سوشلی اور
پولیٹکلی ترقی کرتا رہا تو آج سے سو برس کے
اندر اندر اس کو جنت نشان کہنا حکایۃ
نفس الامری ہو گا نہ مبالغۂ شاعرانہ- غرض
یہی عملداری ہے (اور اگر گورنمنٹ اپنی سلامتی
کا سہیم بننا چاہے تو سب سے اچھا ذریعہ یہی ہو)
تو دنیا کی طرف سے پورا پورا اطمینان ہے
مگر سخت افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ
کی نیوٹریلیٹی نے دنیا کو بنایا اور دین کو بگاڑا
دنیا کو بسایا اور دین کو اجاڑا- دین کے
بنتے بگڑنے کا معیار تعلیم یافتہ لوگوں کے
معتقدات ہیں سو ان دنوں کے تعلیم یافتہ
عموماً الا ماشاء اللہ وقلیل ما ہم بے دین ہیں
تعمیل احکام شرعیۃ میں مداہنۃ کرنا بے دینی
نہیں ہے سزاوار خدا اندیشی کس نہ تو اند
کہ بجا آورد بلکہ بے دینی سے مراد یہ ہے
کہ مطلق دین ومذہب کو لغو اور خیال احمقانہ
جانتے ہیں وہذا ہو الدہریۃ اعاذنی اللہ
وایاکم منہا- تم کسی ایک مذہب کو متعین
کرو جو تمہارے نزدیک سخت بیہودہ ہو میں
تم کو اُس مذہب کا معتقد ہونا زیادہ پسند کرتا
ہوں بہ نسبت اس کے کہ دہریۃ- کیونکہ میری
رائے یہ ہے کہ دنیا میں جتنے دین و مذہب
ہیں سب انسان کی اصلاح کی غرض سے
جاری ہوئے ہیں اور خصائص قومی وملکی کے لحاظ
سے سب میں نیکی کے اصول کی رعایۃ کی
گئی ہے- یہ بڑی خرابی کی بات ہے
کہ دنیا میں ادیان مختلفہ کی بہت کثرۃ
ہو گئی ہے اور ہر دین والے دوسرے تمام
ادیان کی تکفیر کرتے ہیں ان میں فیصلہ کرنا
عقلاً نہیں تو عادۃً ضرور محال ہے- اسلم
طریقہ تم جیسے نوجوان آدمی کے لیے یہ ہے

کہ جس دین میں پیدا ہوا ہے آنکھ بند کر کے
اُس کی پیروی کرتا جائے جب تک اُس کو
مدلل رائے قائم کرنے کا موقع ملے یعنی
برسوں کے غور کے بعد اپنے نزدیک
اسلام کو ایسا بدیہی سمجھا ہے جیسا دو اور دو
چار اور مدت سے میرا ارادہ ہے کہ اپنے
خیالات مذہبی کو مقید بالکتابت کروں مگر
اس وقت تم سے مجھ کو اسی قدر کہنا
منظور تھا کہ مذہب کی بابت [illegible]
کو چاہیے اسے قائم کرنے میں ہرگز جلدی مت کرنا
سید احمد خان کی شان ایسی ارفع و اعلیٰ ہے
کہ ما و شما لوگوں کی نسبت کسی رائے کا اظہار کرنا
داخل شوخ چشمی ہے جس طرح کا برتاؤ
میں نے سید احمد خان صاحب کے ساتھ
رکھا ہے تم کو اس سے میری رائے کا مستنبط
کر لینا کچھ مشکل نہ تھا۔ میں نے مدرسۃ العلوم
علی گڈھ میں بورڈنگ ہوس بنوایا دو
کوٹھے ہیں دونوں میں چندہ دیا ہے
سارے خاندان کے نام کی جالیاں [illegible]
مدرسہ میں نصب کرائیں یعنی مدرسۃ العلوم
کو مسلمانوں کے لیے مفید اور اس کی تائید
کو داخل مثوبات سمجھا۔ اس وقت تک سید
احمد خان کے اخبار یا لکچر یا موعظ یا تحریرات کا
ایک پرچہ کبھی مول نہیں لیا یعنی مجھ کو
اُن کے معتقدات بالسرہا تسلیم نہیں۔
سید احمد خان کی تفسیر ایک دوست کے
پاس دیکھنے کا اتفاق ہوا میرے نزدیک
وہ تفسیر دیوان حافظ کی ان شروح سے زیادہ
وقعت نہیں رکھتی جن کے مصنفین نے [illegible]
سے کان گانٹھ کر سارے دیوان کو کتاب
تصوف بنانا چاہا جو معانی سید احمد خان نے
متعلق آیات قرآنی سے اپنی سند میں مستنبط
کیے مگر میرے نزدیک زبردستی سر تھوپے
اور چپکائے۔ ہاں ہاں قرآن کی منزل من اللہ
ہونے سے انکار کرنا سہل ہے اور ان معانی کو
ماننا مشکل مجھ کو کیا مگر نا پڑا میں نے کہا تھا
کہ یہ وہ معنی ہیں جن کی طرف نہ خدا کا ذہن
منتقل ہوا نہ جبریل حامل وحی کا نہ رسول خدا
کا نہ قرآن کے کاتب و مدون کا نہ اصحاب
کا نہ تابعین کا نہ تبع تابعین کا نہ جمہور مسلمین
مگر میں نے تم کو بار بار منع نہیں کیا کہ
مذہب کے گورکھ دھندے کو سلجھانے کا
ابھی تمہارا وقت نہیں محکمات کیا کم ہیں کہ
آدمی متشابہات کی تاویل میں لا حاصل بھٹکتا پھرے

اکونٹنٹ کے دفتر میں پنشن کا ایک صیغہ
خاص ہے وہاں یہ بات مستنبط کی گئی ہے
کہ پنشن خواروں کی اعمار کا اوسط عامۂ اعمار
کے اوسط سے ایک ثلث کے قریب
گھٹا ہوا ہے۔ سوچنے سے معلوم ہوا کہ
لوگ زمانۂ اشتغال میں لوازم خدمت کو شرط
زندگی بنا لیتے ہیں خدمت سے علیحدہ
ہوئے پیچھے زندگی وبال دوش ہو جاتی
ہے اور جلد مر جاتے ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

مولوی . . . اپنی بی بی سے بہت مانوس
تھے جیسا کہ سچ مچ کے سبھی مولوی ہوا کرتے
ہین بی بی مرین تو مولوی صاحب دنیا سے
ایسے دل برداشتہ ہوئے کہ کسی چیز کی
نظر مین وقعت باقی نہ رہی یہان تک کہ نوکری
کی اور اپنے بچون کی ۔ مولوی صاحب کو
ایک بزرگ سے تھی ارادۃ ان کو اس کیفیت
سے آگاہی دی ان بزرگ نے فرمایا
کہ یہ سب خدع نفس ہے اس کو تبتل اور
انابۃ الی اللہ مت سمجھو ۔ مولوی صاحب نے
اپنے وجدان کے مقابلے مین انکی تسلیم
کیا ۔ شیخ نے انکا اصرار دیکھ کر مراقبہ اور کچھ
وظیفے بتا دیے جن کو مولوی صاحب چندے
کرتے رہے مگر کوئی جدید کیفیت پیدا نہ ہوئی
آخر ملول ہو کر کنایۃ شکایۃ کی ۔ (یہان تک
حکایۃ ہے جو بات مجھ کو کہنی تھی یہ ہے کہ)
شیخ نے شکایۃ سن کر فرمایا کہ جس دن سے تم نے
ہوش سنبھالا طلب دنیا مین منہمک رہے
اس طلب مین تم کو اتنی ہی کامیابی ہوئی کہ
ایک نوکری مل گئی جو نہ سلطنۃ ہے نہ وزارۃ
نہ کامل حکومۃ نہ کافی امارۃ ۔ طلب دین مین
تم نے اپنی عمر کا کون سا حصہ صرف کیا
شاید ہزارون درجے کی ایک کسر اعشاری
اور ابھی سے مناصب غوث و ابدال کے
امیدوار ہو ۔ این خیال است و محال است
و جنون ۔

انگریزی جاننا بھی فی الحقیقۃ ہم لوگون کے
حق مین ایک مصیبۃ ہے ۔ مین نے بڑے
بھائی کا بنوایا ہوا مکان دیکھا اور انگریزی
خیالات کے مطابق ناپسند کیا مکان مگر خوش
قطع ہے ۔ محکم ہے اور تھوڑی سی جگہ مین
گنجایش بھی خاصی ہے ۔ ضرورۃ کی کل چیزین
ہین یہان تک کہ دو چھوٹے غسل خانے بھی ہین
مگر وینٹیلیشن کا نام نہین ۔ ہوا جو کوٹھڑیون
کے پاٹتے وقت بند کی گئی ہے میری
سمجھ مین نہین آتا کہ بدون بگڑے کیون کر
بدلی جاسکتی ہے ۔ اس مکان کی زمین اس قدر
مرتفع تھی کہ اگر مکان روشن اور ہوادار ہوتا
تو بالا خانے کی کچھ ضرورۃ نہ تھی مگر ہوادار
نہ ہونے سے گرمی کی رات اور موسم برسات
کے قابل نہین ناچار بالا خانہ بنوانا پڑا ۔

ایک دوست نے مجھ کو انگریزی مین
ترقی کرنے کی یہ تدبیر بتائی تھی کہ اخبار سے
چھوٹے چھوٹے مضامین مثلاً آٹھ آٹھ
دس دس سطر کے پڑھ لئے اور پھر انہین
مضامین کو آپ انگریزی مین لکھ اخبار سے
مقابلہ کیا اور جہان اختلاف ہوا اس کو غور سے
دیکھ بھال لیا اور یہ تدریج مشق کو بڑھاتے
گئے ۔ مجھ کو اس تدبیر کے تجربہ کرنے کی تو
فرصۃ نہین ملی مگر عقل چاہتی ہے کہ نتیجہ
مفید ہوگی ۔
جو لوگ گفت و شنود سے نہین بلکہ کتاب بینی

کے ذریعے سے انگریزی مین استعداد
حاصل کرنا چاہتے ہین (یاد رکھو کہ زبان
کا پڑھنا بھی داخل کتاب بینی ہے) اکثر
آن سے ایک بڑی غلطی ہوتی ہے وہ یہ
کہ طرز عبارۃ سے قطع نظر کرکے محو مضامین
ہوجاتے ہین اور اُن کی محنت کا نتیجہ یہ ہوتا
ہے کہ مثلاً کہین مضمون مین اُنھون نے ایک اچنبا
پورا کیا فارغ ہوئے تو اُن کو وہ [illegible]
ہین اور پیرایہ عبارۃ کسی ایک مضمون کا
بھی یاد نہین ان کی مثال ڈفالیون کی سی
ہے کہ ساری عمر گاتے بجاتے ہوا و [illegible]۔

مین جب کسی میان بی بی کو آپس مین لڑتے
سنتا ہون گو وہ میری ہی بیٹی داماد کیون
نہ ہون تو بدون اسکے کہ دونون کا جھگڑا
سُنون مین عورۃ ہی کو ملزم ٹھہراتا ہون—
کیونکہ ہماری سوسائٹی مین مرد کے مقابلے
مین عورۃ اس قدر مجبور ہے کہ گویا اُس کی
کچھ ہستی ہی نہین پس جب بدنصیب عورۃ
کو شوہر کی طرف سے کوئی امر خلاف مزاج
پیش آئے چار و ناچار اُس کو صبر کرنا چاہیے
ورنہ فلیمدد بسبب الی السماء ثم لیقطع فلینظر
ہل یذہبن کیدہ ما یغیظ (عبارۃ کو
بہ تبدیل صیغ وضمیر عورۃ سے متعلق کرلو)
حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
کو حکم ہوا تھا کہ خضر سے جا کر سیکھو وہ قصہ
قرآن مجید کے پندرھوین پارے کے

اخیر اور سولھوین کے شروع مین ہے—
فوجدا (موسی وفتاہ) عبداً (خضر)
من عبادنا آتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ
من لدنا علما فقال لہ موسی ہل اتبعک
علی ان تعلمن مما علمت رشدا قال انک
لن تستطیع معی صبرا- وکیف تصبر علی ما لم
تحط بہ خبرا- قال ستجدنی ان شاء اللہ صابرا
ولا اعصی لک امرا قال فان اتبعتنی فلا
تسئلنی عن شئ حتی احدث لک منہ ذکرا
فانطلقا حتی اذا رکبا فی السفینۃ خرقہا-
قال اخرقتہا لتغرق اہلہا- لقد جئت شیئا
امرا- قال الم اقل انک لن تستطیع معی
صبرا- قال لا تؤاخذنی بما نسیت ولا
ترہقنی من امری عسرا- فانطلقا- حتی اذا
لقیا غلاما فقتلہ قال اقتلت نفسا زکیۃ
بغیر نفس- لقد جئت شیئا نکرا- قال
الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا-
الغرض خضر نے موسی سے شرط کرلی تھی کہ
تم میری کسی بات مین دخل نہ دینا موسی
سے صبر نہو سکا اور لگے بات بات پر اُلجھنے
پہلی دفعہ خضر نے ان کو متنبہ کیا یا نہین عبارۃ
الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا- پھر دوبارہ
اس عبارت مین لک زیادہ کرکے گویا شکنجہ
ملامت کا ایک پیچ اور کس دیا- اس پر ایک ظریف
بے ساختہ بول اُٹھے کہ موسی تو چلبلے تھے ہی
خضر بھی کچھ کم غصیلے نہ تھے کہ وہ سرتاہی
خطا مین لام کاف پر آتر پڑے—

ردِ نیچری

اِس کتاب مین از روے تاریخ اس بات کو دکھایا گیا ہے کہ نیچریون کا فرقہ جو زمانِ قدیم مین بھی وقتاً فوقتاً ظہور و خروج کرتا رہا ہے ہمیشہ اپنی تعلیم فاسدہ سے موجب تباہی و خرابی قوم و ملت رہا ہے - حکماے نیچریہ کے مذاہب کی بشرح رسالہ مین عقلاً تردید و تضعیف کر کے مختلف قومون مین اُن کی تعلیمات فاسدہ کی مضرت فزا تاثیر ون کو بت شرح وار بیان کیا ہے اور اخیر مین ایک تقریر طولانی کے ساتھ عموماً ادیان کو نافع بدمنیت بتا کر دین اسلام کی فضیلت اور ادیان پر نہایت محکم دلیلون سے ثابت کی ہے - یہ رسالہ اصل مین صاحب مقالات جمالیہ کے افاضات سے ہے مگر بنظر تفہیم فائدہ مین نے اس کو اردو مین ترجمہ کیا اور وہ میرے پاس سے بقیمۂ ذیل مل سکتا ہے - قیمت مع محصول ڈاک .. .. ۹ ؍

المشتہر سید محمد عبد [illegible] بہاری مہندر رہباقی پور -

عمدہ اور جدید کتابین

حضرات! یہ آپ کے قومی پریس کے کتابون کی فہرست ہے - ان رسالون کو ضرور منگوائیے -

کلیاتِ مذاق

یہ لاجواب دیوان جسکا ہر شعر دلِ بیتاب کے ساتھ وہ کام کرتا ہے جو کسی کی ترچھی نگاہ کرتی ہے - اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ کے اعتبار سے بھی کسی کے حسن فریب سے کم نہین قیمت کچھ نہین صرف لاگت ۹

دلچسپ کا پہلا حصہ

ہندوستان کے معزز خاندانون کی حالت کا آئینہ - انگریزی طبع انشاپردازی کا نمونہ حرفون کے ذریعہ سے تصویر دکھا دینے کا آلہ - دلوں پر عمدہ اثر ڈالنے کی حکمی قوت - یا اس نہایت ہی عمدہ طبعی ناول کا پہلا حصہ فرنچ اور ہندی بڑے اہتمام کے ساتھ ملک پر مہذب اثر ڈالنے کے لیے طبع کیا گیا ہے - قیمت فی جلد ۲ ؍

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر - ہماری دلی جذبات کی اصلی تصویر - ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ امنگین - ایک پاکدامن معشوقہ کا عصمت نا ضبط یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ فرنچ اور اوسکا عشق نہایت اہتمام سے چھپا ۸ ؍

نغمۂ راز

حسرتون کی مجسم صورتین - مایوسیون کی ہوبہو تصویرین یعنی مثنوی نغمۂ راز نہایت اہتمام سے چھپی ہے قیمت فی جلد ۴ ؍

ضرب المثل

اسمین اردو کی اکثر مثلین اور چھوٹے چھوٹے چٹکلے ہین یہ رسالہ ان لوگون کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جو اردو بولنا [illegible] درخواست مع قیمت یا بایجاب ڈاک بھیجنا چاہیے - المشتہر محمد نثار حسین نثار مہتمم بہام یار قومی پریس لکھنؤ چوک -

THE

MIRAGE OF LIFE

Translated

BY

PUNDIT BISHUMBBURNATH,

CLERK OF THE COURT.

PERTABGARH

OUDE.

" For We brought nothing into this world and it is certain we can carry nothing out."
I. Tim. VI. VII.

" Surely men of high degree are vanity and men of low degree are a lie."
Barrow's Sermons.

UMRITSUR:

Printed AT the Vakil-i-Hindustan,

BY REVD. RAJUB ALI, *Superintendent.*

1876.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

مین کیا اور میری بضاعت کیا جو مجھسے وہ حمد جو اُس صانع بیچون کے لائق ہے جسکی صنعتین دیکھہ دیکھہ کر عقل حیران ہے ایک شمہ بھی ادا ہو سکے مین کیا اور میری بساط کیا جو مجھسے وہ نعت جو اُس صورت گر قدرت کو سزاوار ہے جسکے کارستانون کے تماشے مین فرش سے عرش تک تحیر و سکوت ہے ایک ذرہ بھی لکھی جا سکے - خیال کو اُسکی کنہ حقیقت پانا محال - قیاس کو اُسکی تجلی کے مقابل آنکھہ اُٹھانا اشکال - نہ وہم کو وہان تک رسائی نہ فہم کو ادراک و شناسائی - نہ تحریر کا کام نہ تقریر کو جائے کلام - مگر خداوانی اور خداشناسی کے طریقے جو خود اُس مسجود حقیقی اور معبود تحقیقی نے بتائے ہین اختیار کرنا اور وادی راستی اور نیکوئی مین قدم دہرنا بندون پر فرض ہے - عبادت سے سعادت کونین حاصل ہوتی ہے اور عبادت سے اس ضعیف الخلقت انسان کو درگاہ کبریا مین اوج و عروج بخشے جاتے ہین - موسم سرما کی تیرہ و تار راتون کو یا شب ماہ مین گنگا یا جمنا کے یخ پانی مین گردن تک ڈوبے کہڑے رہنا موسم گرما کی جلتی اور جلاتی ہوئی دہوپ مین دوپہر کو جب چیل انڈا چھوڑتی ہو

پنج اگنی تاپنا - ایک ٹانگ سے برسون کہڑا رہنا - ایک ہاتہہ برسون سیدہا رکہنا - ناخن بڑہانا بال بڑہانا نیلگون سبز سیندوری شنجرفی کپڑے پہننا - جہولون پر جہولنا - تسبیون پر چڑہنا - اُلٹا سیدہا لٹکنا - نعرے مارنا - ہوحق کا شور کرنا عبادت کے طریقے اور یاد الٰہی کے مشغلے خیال کیے گئے ہین - مجکو معلوم نہین کہ اسی طرح سے خدا ملتا ہے اور اسی طور پر تجرد و توحد شناشی کا ملکہ ہوتا ہے - مجکو معلوم نہین کہ خدا دانی اور خدا خواہی کے خاص یہی اُصول ہین جو بارگاہ صمدیت مین مستجاب و مقبول ہین - مگر اسقدر مین بالضرور کہہ سکتا ہون کہ ہزار معابد مین جاؤ لاکہ گہٹنے رگڑو پیشانی گہسو ہزار آفتاب سے آنکہہ لڑاو لاکہہ آگ سے بدن کو جلاو ہزار پانی مین گلو ہوا پر چڑہو خاک مین ملو جب تک صفائی قلب نہین کچہہ نہین ہے جب تک دل کے سمندر اور دل کے اتہاہ سمندر مین جو پانی کے سمندرون سے بڑا عمیق ہے نہ ڈوبو جب تک دل کی جلن سے نہ جلو اور اُسکی آنچ سے نہ پہونکو - جب تک نمود اور ظاہر داری نمائش اور ظاہر آرائی نچہوڑو اور ظاہر و باطن اپنا یکسان نہ بناو تب تک کچہہ نہین -

کیا حق پرست زاہد جنت پرست ہے | حورون پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے
دل صاف ہو تو چاہیئے معنی پرست ہو | آئینہ خاک صاف ہے صورت پرست ہے

ایک بزرگ کا قول ہے - نا وہ آگ مین نا وہ جل مین + وہ دل مین دل تیری بغل مین - بشرطے تو بہی ہو آگاہ دل سے -

یار درخانہ و من گرد جہان می گردم | آب در کوزہ و من تشنہ لبان می گردم
دل کے آئینہ مین ہے تصویر یار | جب ذرا گردن جہکائی دیکہہ لی

مراقبہ صفائی روشنضمیری اعلے طریقے ہین اُسکے ہونے پر یقین لانا کیونکہ ہونا اُسکی ذات ہے (بقول ایک بڑے دانا مصنف کے) نہ کسی صفت مین اُسکو واحدیہ اور تنہا سمجہنا کیونکہ یہ سب اُسکی صفات ہین جو اُسکے ہونے سے متعلق ہین کافی اور بس ہے خوش ہے وہ شخص (کوپر کا قول ہے) جو یہ جانتا اور سمجہتا ہے کہ سب برائیان اور

بلائیان جو اس زندگی مین ہر فرد بشر کو پیش آتی ہین اُسکی مرضی سے ہین اور اُنکا فاعل حقیقی نقطہ
وہی اور صرف وہی ہے - تمام واقعات اور سوانحہ دنیاوی اور اُن کے ہزار ہا نتایج کا حوالہ
اُس پاک اور مقدس ہستی کی مرضی پر رکہنا راضی برضا رہنا خوشی ہے - اگر یہہ کہا جاوے کہ کوئی
ہر چیز کا نگران نہین اور یہہ جانا جاوے کہ خفیف اور بے حقیقت باتین (کیونکہ حقیقت اور
بے حقیقت سے نہایت بڑی اور نازک باتین اکثر پیدا ہو جاتی ہین) بلا اُسکی مرضی کے
ہو جاتی ہین - اگر یہہ کہا جاوے کہ اُسکی مرضی سے کیا ہوتا ہے جو ہوتا ہے سو اتفاقات
سے ہوتا ہے - جو ہوتا ہے اُسکے ہونے کا کوئی نہ کوئی سبب ہو جاتا ہے - اُسکی خدائی
کیا ہے عالم اسباب ہے عالم اتفاقات ہے - اُسکے کاموں کو جب چاہین درہم برہم کر
ڈالین - اُسکی تدبیرون کو جب جی مین آئے اُلٹ پلٹ دین تو خدا کو استعجاب ہوتا ہے
اور نادیدہ اور ناشنیدہ حوادث اُسکو غیظ و غضب مین لا کر اُسکے کاروبار صفائی اور ہئیت مین
انتشار پیدا کرتے ہین - اہل فلسفہ حالانکہ وہ قدرت کے قانونون اور کارستانیون کو خوب
جانتا ہے اچھی طرح سے پہچانتا ہے اِن حوادث کو دیکہہ کر جو سچ مُچ خدا کے غضب سے
نازل ہوتے ہین اُسکے غضب کا منکر ہے اور عقلی اور دلیلی اسباب اُن حادثات کے وقوع
کے پیدا کرتا ہے اصلی فاعل کو بہول جاتا ہے اور اُسکا لحاظ نہین رکہتا اور زیادہ گستاخ
ہو کر اِس امر کے اظہار مین مبادرت کرتا ہے کہ اُن حوادث کا پیدا کنندہ کوئی بھی نہین ہے
یہہ بات فاعل حقیقی کو نہایت ناگوار اور نہایت ناپسند ہوتی ہے اور وہ جبار اور قہار اپنا
جبر اور قہر اُن لوگون پر نازل کرتا ہے جو ملحد اور دہریے ہو کر رہتے ہین اور قضا و قدر
کو نہین مانتے - آندھی اور طوفان گرد و باد سے عالم کو تیرہ و تار کر دیتا ہے - ہوا کے
تھیلون کی بندشین کہول دیتا ہے تا کہ وہ اپنی پوری طاقتین کام مین لائین اور نہایت
زور شور سے چلین - بجلیان گراتا ہے کہ کشت اُمید کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالین - وبا
کو حکم دیتا ہے کہ دمامیل و بثورات سے اجسام کو جلا - اور توانا و تندرست جسم کو ۔ نکلے

سو تپہ اور منخرین کی راہ سے جا اور اندر سے سڑا۔ قحط کو اپنی حضوری مین طلب فرماتا ہے
اور یہہ حکم مُبرم نافذ کرتا ہے کہ تو بھی کرمک زرد بن کر زراعت پختہ کی ستانہ وار جھومتی اور
لہلہاتی ہوئی سونہری بالیون پر جا بیٹھہ اور اپنے سُکڑے ہوے لبون سے ایسی پھونک
مار جس سے زراعت مین داغ داغ پڑ جائین اور چھید چھید ہو جاوین۔ زمین مین جو
قدرتی سُرنگین ہین اُنکو چشم زدن مین اُڑا دیتا ہے اور زلزلے کے ایک ہی جھٹکے
اور صدمے سے قوسون کو تہس نہس اور ملکون کو تہ و بالا کر ڈالتا ہے۔ زمین مین وہ
تپ و لرزہ پیدا کرتا ہے کہ وہ سمندر کی لہرون کی تقلید کرتی ہے کبھی تو اسقدر بلند
ہو جاتی ہے کہ پہاڑ مثل کنکرون کے گر جاتے ہین۔ اور کبھی اِسقدر عمیق قعر مین چلی جاتی ہے
کہ مثل گرداب بحری اُسمین لاکہون محل و مکانات اور قلعہ بیسل کر اُسکا طعمہ ہو جاتے ہین
دریاؤن کی جگہہ خشک میدان ریگستان اور لق و دق بیابان ہو جاتے ہین۔ اور بیابانون
مین اتنا پانی بہر جاتا ہے کہ جہازون کے بادبان نظر آتے ہین طوفان طوفان پکار کے
ناخدا چلاتے ہین۔ اُسوقت فیلسوف فلسفی اپنی حکمت چھانٹتا ہے اور دلائل قاطع اور براہین
ساطع سے اِن سب آفات کے اسباب و وجوہ بیان کرتا ہے۔ مختلف الخواص مادّون
اور معدنیات کی خاصیتین اور متشابہہ التاثیر اجسام اور اجزا کی اصلیت پر بحث کرتا ہے
سب کے جدا جدا اثر اور علحدہ علحدہ کام سمجہاتا ہے۔ اور حیص بیص اور مناظرہ و مباحثہ
کے بعد یہہ بات قرار دیتا ہے کہ ایسے ہی مادّون اور اجسام اور اجساد کے باہم ملنے اور
ٹکرانے سے جھونکے او صدمے پیدا ہوتے ہین اور زمین کانپتی ہے اور سوائے
اِسکے دوسرا سبب نہین۔ اور پھر یہہ بھی ادّعا ہے کہ تجربات سے بخوبی ثابت اور تحقیق
ہو گیا ہے کہ اِن آفات کے مقابل کسی طرح خوف و اندیشہ اور خطرے کا مقام نہین ہے
استقلال کا کام ہے اضطرار کی کوئی بات نہین۔ مگر دریافت کیا جا سکتا ہے کہ اے
قابل فلسفی اور لائق حکیم گو آپ نے اِن حوادث کے اسباب تو اپنی دانست مین جان لیے

اُن کے اثروں کا دفعیہ اور کچھہ علاج بھی آپ کو معلوم ہے اُن کے انسداد کی بھی کوئی تدبیر یاد ہے
اے مجنون خبط الحواس گمراہ فلسفی تیرا کہاں خیال ہے۔ تو نہین جانتا کہ خدائے مطلق نے
جب سے خود اپنے حکم سے اِس دُنیا کو پیدا کیا اپنے حکم اور اپنی مرضی سے کیا کیا
نہین کیا۔ تجکو نُوح کا وقت یاد نہین ہے کہ جب تمام عالم تہ آب ہوگیا تھا جو تھا غرقاب
کر دیا گیا تھا۔ تو نہین جانتا اور نہین مانتا کہ یہہ دُنیا اُس مسبّب الاسباب کا خانہ ہے جو خاص
اُسکے کام کے لیئے بنا ہے اور ہر وقت و ہر آن اُسکی خدمت کو حاضر اُسکے ارشاد کا منتظر ہے۔
اے نابینا فلسفی عقل کے ناخن سے اپنی آنکھوں کا علاج کر اور اندھا نہ بن خدا کو جان اے
نادان برائے خدا خدا کو پہچان۔ اگر تجکو معلوم نہین ہوتا کہ خدا کون ہے اور کہان ہے
تو دوسروں سے پوچھہ اوروں سے رجوع لا جو خدا کو جانتے ہین۔ دیکھہ خبردار ابھی
سویرا ہے۔ ابھی جاننے اور سوچنے اور سمجھنے کا موقع ہے ابھی کچھہ نہین گیا ہے
ابھی کچھہ نہین بگڑا ہے۔ جنہون نے خدائی مین رہ کر خدا کو نہین جانا اُسکی عظمت کو
نہین پہچانا اُنکا وہی حال ہے جیسا اِس نسخہ دلپذیر کے ہر صفحہ پر مقال ہے۔

پرتاب گڈھہ ملک اودھ — پنڈت بشمبر ناتھہ سپرد

سراب حیات

تمہید

سراب کی نادر الظہور علامات

اُس قدرتی شئے کی ماہیت دریافت کرنے کے واسطے جس سے اِس چھوٹی سی
کتاب کا نام مستعار لیا گیا ہے پڑھنے والا خیال کر لیوے کہ ممالک مشرقی کے گرم ریگستان
اور بے سایہ و آب خشک بیابان مین عرصہ سے چل رہا ہون تشنگی کا اِس قدر غلبہ ہے کہ
لب خشک ہوئے جاتے ہین اور زبان و حلق مین کانٹے پڑے جاتے ہین اور آپ طرفہ
یہہ کہ جب پانی مانگتا ہون تو معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر پانی ساتھ تہا سب صرف ہو گیا بجز ہی
ظرف کی تہ کا بچا ہوا پانی بڑی چاہت سے پیئے جاتا ہون۔ لیکن اِن چند گدلے قطرات
کے پینے سے پیاس نہین بجہتی بلکہ اَور زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور اِس عرصہ مین رفتہ
رفتہ آنکہین اور کان اور منہہ جنگل کی چمکتی ہوئی ریت سے بہر جاتے ہین اُسوقت جی
مین آتا ہے کہ اگر ایک گلاس بہی ٹہنڈے پانی کا بہرا ہوا کوئی فروخت کرتا تو ہموزن سونے
کے خرید کر لیا جاتا جب دل اور جسم کی ایسی ردی حالت ہو جاتی ہے اور پانی ہی کا تصور بندہ
جاتا ہے تو دفعتًا نگاہ ایک ایسی شئے پر پڑتی ہے جو اب تک نہ سوجہی تہی اور حیرت اور تعجب
کا عالم پیش نظر ہو جاتا ہے۔ کیا دیکہتا ہون کہ کسی قدر فاصلے پر ایک بڑی جہیل ہے جسکے
کنارے کہجورون کے باغات سبز و شاداب پر فضا زینت آب اور وسط مین نہایت خوشنما

معلوم ہوا اور درختون کا عکس پانی مین نہایت دلچسپ دکہائی دیا پہر ایک نہایت عمدہ اور
عالیشان مکان اور باغ نظر آیا اور بعد اُس کے ایک بُرج اشجار خرما سے محصور سُوجہا
اور پہر ایک جہیل نظر آئی جسکا پانی نہایت شفاف اور صاف تہا - ہم سے وُہ باغ اور بُرج
صرف اِسقدر فاصلے پر نظر آتا تہا کہ اگر اُس جہیل کے پار ہون تو وہان پہونچ جاوین ظاہر
ہے کہ جب سیّاح کا یہ حال ہوا پیاس کی نہایت شدّت سے زندگی وبال ہو تو تشنہ لبی
سراب سے کس قدر رنج و ملال ہو - جس زمانہ مین نپولین بونا پارٹ نے ملک مصر پر
فوج کشی کی تہی ایک جنگل مین گذرتے وقت یہ قدرتی ظہور نمایان ہوا تہا - ایک مورخ جسنے
اُس قدرتی ظہور کو دیکہا بیان کرتا ہے کہ جب صبح ہوئی فوج نے دیکہا کہ ایک ریگستان مین
جہان سایہ اور پانی نام کو بہی نہ تہا گذر ہوا - آفتاب کی حدّت اور دہوپ کی شدّت
سے سر جل رہا ہے سر راہ جتنے کوئین تہے منجملہ اُن کے چند ریت اُڑ اُڑ کے پڑنے
سے پٹ گئے ہین اور کچہہ اندہے ہو گئے ہین چند قطرات میلے اور گدلے پانی کا بہی
ملنا نہایت دشوار ہو گیا تہا پیاس سے سب کے چہکے چہوٹ گئے تہے دل ٹوٹ گئے
تہے اور ہانپتے ہانپتے زبان سوکہ گئی تہی - پانی سے سب ہاتہہ دہو بیٹہے تہے منزل
مقصود کی راہ کہو بیٹہے تہے کہ یکایک سپاہیون کے چہرے اُمید کی روشنی سے چمکنے
لگے جنگل مین ایک جہیل نظر آئی اور بہت سے مزرعون اور کہجورون کے درختون کا
جہیل کے پانی مین عکس معلوم ہونے لگا - سپاہیون نے جلدی کی کہ اُس جان بخش
جگہہ تک پہونچین اور سب اُسکی طرف دوڑے لیکن وُہ بہی پیش تاز قافلہ تشنہ لبان تہی
کسی نے نپائی - بے صبری اور کثرت اِضطراب مین سپاہیون نے پہر اُسکا تعاقب کیا لیکن
وُہ ہر وقت اُن کو آگے ہی بڑہتی ہوئی نظر آئی - اور انجام کار سب نے جانا کہ جنگل سراب
کا دہوکا ہے جسکا پیچہا کئے جاتے ہین وُہ سراسر فریب و دغا ہے -

سراب کے اِصطلاحی معنون مین ایسی ایک وسعت عام ہے کہ جو نادرات فریب آمیز

حیرت خیز اور تعجب انگیز مختلف صورتون اور شکلون کے گروہ بارہین بوجہ مختلف تاثیرون کے وکش
و خوش آیند نمایان ہوتے ہین وہ سب لفظ سراب مین داخل ہین - سمندر کے سفر مین یا جب
ایسے ملکون مین گذر ہوتا ہے جنکی آب و ہوا با تخصیص بعض موسمون اور خاص فصلون مین
ایک خصوصیت رکھتی ہے تو آسمان اور سمندر کی طرف دیکھنے سے بلاد و امصار کے آثار اور
باغات اور کوہستان اور دریاؤن اور میدانون اور جنگلون اور شہ نشینون اور شیحون
اور محراب دار ایوانون اور قطار در قطار عالیشان مکانون کے نقشے اور شکلین نگاہ سے
گذرتی ہین ان عجیب عجیب کارستانون کے دیکھنے سے ویسی ہی حیرت ہوتی ہے جیسی کہ
ہمین میجیکو ریتنے اُس آلہ کی صنعتون کو دیکھہ کر جس کے ذریعہ سے خیالی شکلین دکہائی جاتی
ہین ہوتی ہے پہر وہ تماشے ہوا مین غائب ہو جاتی ہین یا کیلی ڈواسکوپ یعنے اُس آلہ
کی سرعت کے برابر جسمین آنکہہ لگا کے دیکھنے سے انواع انواع رنگون اور شکلون کے مجموعے
نئے نئے نظر آتے ہین یہی شکلون سے نہایت نادر اور نفیس شکلین ہیئتین بدلتی ہین
جنکے دیکھنے سے زیادہ تر استعجاب ہوتا ہے - اُن لوگون کا جنہون نے یہہ نادر ظہور دیکھے
ہین یہہ قول فیصل ہے کہ اُن کے مقابلہ مین نہایت عمدہ سے عمدہ صنعت اور دستکاری
کے نادرات بالکل ناچیز ہین - ایک مصنف بیان کرتا ہے کہ سمندر یکایک مثل ایک صیقل اور
مجلے آئینہ کے بن گیا اور پہر یکایک جہان تک نگاہ جاتی تہی یہی معلوم ہوتا تہا کہ نہایت خوبصورت
ہزار در ہزار متوازی محرابون کی دو قطارین سلسلہ وار بنی ہوئی ہین - انگلستان کے بعض
سیاحون نے شمالی طبقات سمندر مین جو خط سرطان کی حدود مین واقع ہین ایسی دلچسپ اور
نادر شکلون کو دیکھہ کر کمال مسرت سے اُس مقام کو جہان وہ نظر آئین ساحل طلسم کے
نام سے موسوم کیا - ایک شخص کا چشم دیدہ بیان ہے کہ دریائے شور کے کنارے
پہ معلوم ہوتا تہا کہ نہایت وسیع اور عالیشان پرانے شہر کی عمارات ہین اور منہدم برج اور
معابد اور پہاڑون پر خوبصورت برجیان اور پختہ فصیل اور خمیدہ دیوارین اور بلند کنگرہ

الله

جب جاہ و حوصلے اور اُمنگ کا سراب دھوکے مین پہانس رہا ہے تیسرے شخص کو دولت امیری
اور ثروت کا سراب اندہا بنا رہا ہے یہانتک کہ ایک آرزو کے بعد دوسری اور دوسری تمنا کے
بعد تیسری اور تیسری خواہش کے بعد چوتہی اور اسی طرح چہار اور اور خواہشین ایسی دل مین اوٹہتی
ہین جیسے دریا مین ایک حُباب کے بعد دوسرا حُباب اُٹہتا ہے اور انجام کار موت کا وقت
قریب پہونچتا ہے اور یہہ سب دہوکے اور فریب ہمیشہ کے لیے معدوم ہو جاتے ہین۔

رباعی

ہیچ ست جہان گفت و شنودش ہمہ ہیچ — بیشی و کمی و زیان و سودش ہمہ ہیچ
از بہر جہان رفع عطش چشم مدار — مانند سراب ست وجودش ہمہ ہیچ

یہی سراب زندگی ہے جس سے ہمنے اس اپنی چہوٹی کتاب کا خطاب انتخاب کیا ہے اور مراد
اس کتاب کے لکہنے سے یہہ ہے کہ عموماً کل فرقہ انسان اور خصوصاً جوان کو اس کے مطالعے
سے نصیحت اور عبرت ہو۔ تاکہ وہ ترغیب و تحریص اشیاء دنیوی سے محفوظ اور مامون رہے
اور ہر طرح کے آفات اور اتفاقات سے جو اس دنیا مین پیش آتے ہین اپنے آپ کو بچاوے
جن لوگونکا تذکرہ سراب زندگی کے بیان کی غرض سے تمثیلاً ہمنے تحریر کرنے کا عزم کیا ہے
وہ بڑے مشہور اور عظیم الشان ہوگئے ہین اور انہون نے ہر اقسام کے اشغال زندگی مین
اپنی خوشی صرف دنیاوی خواہشون کی تلاش اور حاصل اور کامل کرنے مین جانی اور ایزد
تعالیٰ کی شان و شوکت کا ذرہ و لحاظ نہ رکہا باوجودیکہ اُن لوگون نے دنیا کے قمارخانہ
مین بڑی بڑی بازیان جیتین اور نام پیدا کر کے بڑے بڑے لوگ کہلائے لیکن چونکہ
وہ چشمۂ رواں سے منحرف رہے اس لیے مستقل فرحت اور لازوال مسرت انکو حاصل
نہوئی۔ اور جن اشیاء کے حاصل کرنے مین انہون نے سعی کی جب حاصل ہوگئین تب وہی
باعث انکے ملال اور زوال کا ہوئین اس بات کے اثبات کے واسطے اس کتاب کے
بعض محل پر ہم وہ الفاظ اور فقرات حسرات اور افسوس کے بہرے ہوئے جو اُن لوگون
کی زبان سے نکلے بجنسہ نقل کرین گے اور بعض مقام پر ہم وہ حالات اُن لوگون کے لکہینگے

جنسے واضح ہوگا کہ اُن کے عجب و نخوت اور خود بینی و خود پسندی اور یاد الٰہی کے فراموش کرنے کا کیا نتیجہ نکلا اور اصلی اور مستقل خوشی کیون اُنکو حاصل نہین ہوئی۔

وضعدار

وضعدار

مختلف اقسام کے اشیا مین جنکی تلاش خوشی حاصل ہونے کی غرض سے لوگون نے کی ہے پہلی شئے کا نام شراب وضعداری ہے ہر زمانہ مین ایک بڑے فرقہ بنی نوع انسان کو علاوہ اور بیہودہ اور لغو اشتغال بدمستی اور ذلت دہ خوشیون کے خوش پوشی سے خوشی حاصل کرنے کا شوق رہا ہے۔ نہایت تعجب کا مقام ہے کہ وہ انسان جسکو خالق برحق نے جوہر عقل عطا فرما کے اسواسطے خلق کیا اور اشرف المخلوقات بنایا کہ وہ با اخلاق و آداب ہو اور ذہن و فراست سے کام لینے کی طرف جو لازمہ بشریت ہے متوجہ ہو اپنا دل اس قدر چھوٹا کر لیوے کہ اُسکو ایسی ناچیز اور بیقدر شئے کے حصول مین سعی کرنے سے فرحت حاصل ہو۔ انسان کو لازم ہے کہ جب دریافت اور ثابت ہو جاوے کہ دنیا کی چیزین دل لبھاتی ہین اور فریب اور دھوکا دینے پر آمادہ ہین فوراً اُن کے حصول مین سعی کرنے سے دست بردار ہو جاوے۔ تجربہ سے تحقیق معلوم ہو گیا ہے کہ آجکل ایسے لوگ سیکڑون بلکہ ہزارون ہین جنکی ہمیشہ سے یہہ آرزو ہے کہ امیرون اور بڑے آدمیون کی مشارکت اور رفاقت اختیار کرین۔ نہایت قلق اور افسوس ہے کہ ایسے لوگ اُس فرقہ کو چھوڑ کر جسمین خدا نے اُن کو پیدا کیا اور جسکے اُن کو لائق سمجھا بے فائدہ اُن لوگون کی خوشامد کرتے ہین اور انکی مصاحبت کے ساعی ہوتے ہین جو مہر دہ اُنسے متنفر و محترز ہین۔ یہہ بڑے آدمی تکلف او ظاہرداری پر جان دیتے ہین اور بے ساختگی سے شرماتے ہین اور انہون نے خوش لباسی کے رواج اور ترقی مین فائدہ مندی اور تعظیم فانی اور دلی آسائش اور امن کو اپنے ہاتھہ سے کھو دیا ہے ایسے لوگون مین سے ہم اپنے ناظرین کو جارج برل صاحب وضعدار کی ہولناک حکایت سے آگاہ کرتے ہین

جارج برل صاحب

سنہ [illegible]ء کے آخر مین یہ مشہور و معروف شخص پیدا ہوا تہا اور سولہوان سال شروع ہوگا کہ اُسنے
ہوزارس سوارون کے رسالہ مین جگہہ پائی یہان اُسکو مذاق پوشاک کے پورا کرنے کے
واسطے بہت وسیلے تہے کیونکہ فارغ البالی اور اقبال مندی دُنیا کے کاروبار شروع کرتے ہی
نصیب ہوئی رسالہ کے جتنے افسر اور سردار تہے سب اُسکے دوست وفادار اور عزیز
جان نثار تہے خود عیال شاہی کی نگاہ لطف اُسپر مبذول تہی - یہہ شخص بہت جلد طرحدار
اور وضعدار اور عالی مذاق ہونے مین انگشت نما ہوگیا - اکیسوین سال تین لاکہہ روپے
نقد کی جائداد عین المال ترکہ مین ملی پہر تو خود مختار ہوکر اُسنے ٹہان لیا کہ اب جو ہونا ہو وہ
ہو اپنی بناوٹ اور سجاوٹ سے بہتر کوئی اور بات نہین ہے اور یہہ سوچ کر رات دن اپنی
تن آرائی مین مصروف ہوا مگر جو شامت کہ اُس خراب عادت سے آئی تہی اُسکو کسی پیشبین
گونے نہین بتائی - اگر کاش ذرہ بہی معلوم ہوجاتا کہ کیا پیش آتی ہے تو وہ ڈر کر سہم
جاتا اور پہر کسی بناؤ اور تقلیدی آرائش اور بدن کی زیبائش کا نام نہ لیتا سب بہول جاتا
دنیا مین تشہیر ہونے کی غرض سے پہلے پہل اُسنے پوشاک اور لباس کی قطع برید اور
تراش خراش مین محنت کی اور اُسمین یہانتک مشاق ہوگیا کہ دار الخلافت کے سب خیاطوں
نے نئی نئی وضع اور طرح بطرح کی پوشاکون کی قطع اور چہانٹ اور روفت اُسسے سیکہی خود پرنس
یعنے شاہزادہ کا کا نغرا ور مدار المہام گاہ بگاہ اُسکے لباس پہننے کے مکان مین گہنٹہ بہر کے واسطے
صبح کے وقت تشریف لاتے اور ملاحظہ فرماتے کہ کس تکلف اور نفاست سے وہ شانہ
و آئینہ سے سروکار رکہتا ہے اور کیونکر بالون کو سنوارتا ہے - جسطرح واٹ صاحب دُخانی
کل کی ایجاد سے جہان مین مشہور ہوئے اُسی طرح برمل صاحب بہی وضعداری کی دُنیا
مین کلب وار گلوبندون کی ایجاد سے مشہور ہوئے - ایک ہجو نویس لکہتا ہے کہ آپکے
نزدیک کیا یہہ بڑی بات نہین ہے مین اکثر ایسے اشخاص سے واقف ہون جنکی آمدنی ایک
لاکہہ روپیہ سالانہ تہی مگر اُنہون نے کبہی اپنے ہمجنسون کے واسطے کوئی ایسی چیز نہین بنائی

قصہ کوتاہ خوش پوشی کے وتیرے نے ایک مبتذل اور ناپاک زندان خانہ مین اپنی جگہ
پائی اِس نافرجام مقام سے بعض نرم دل لوگون نے اُسکو رہائی دلائی لیکن ایسی سخت
مصیبت جہیل کر بہی اُسکے کان پر جون نہین چلی - رہا ہونے کی دیر تہی کہ پہر ویسا ہی چکنا گہڑا
ہوگیا اور اُسنے اپنے پہلے ذوق اور اگلے شوق کو پہر قائم رکہنا چاہا - مگر افلاس کے سبب سے
کوئی حوصلہ بہی اُسکا پورا ہونے نہ پایا - اِس حد سے زیادہ محتاجی اور مفلسی کے زمانہ مین
بہی جب ضروری اشیا کا بہی ملنا نہایت دشوار ہوگیا تہا اور حصول مایحتاج تک ممکن نہ تہا -
اگر اُس سے کہا جاتا کہ جس جوتے کی سیاہی کی بوتل مین فی بوتل ڈہائی روپیہ صرف ہوتے
ہین اُسکے خرید کرنے کا اب تمہارا زمانہ نہین رہا تو کبہی نہ مانتا - اُسکے اوج کے زمانہ کے جتنے
یار غار تہے سب اُسکو بہول گئے اور اُس سے کنارے ہوئے - اور بر محل ایک پنساری
کی پرورش اور عنایت پر اپنی اوقات بسر کرنے لگا - یہہ وہی پنساری تہا جسکو وہ نہایت ذلیل اور
حقیر سمجہتا تہا - وہی غریب دوکاندار جسکو وہ شل اور تیلی تنبولیون کنجڑے بہٹیارون اور
دہنے جولاہون کے کمینہ جانتا تہا - عبرت کا مقام ہے کہ وہ شخص جسنے طرح بطرح کی اگلی
اپنے کہانے مین کی تہین اب خوشی سے ایک بیوپاری کے دستر خوان کی زلہ ربائی کرتا تہا
اور وہ شخص جسنے کہا تہا کہ بڑی کفایت سے سات ہزار روپیہ سال ایک آدمی کی پوشاک مین
صرف ہو سکتا ہے - اب ایک درد مند خیاط کا جسنے اُسکے خفتان کے کاجون کی مرمت کی
تہی اُجرت کا قرضدار ہوگیا تہا اور واسطے تبدیل لباس کے اتنا محتاج ہوگیا تہا کہ جبتک خیاط
نے پیوند لگا کے خفتان واپس نہین کیا تب تک اُسکو با نتظار تمام بستر مین پڑا رہنا پڑا - کاتب
سوانح عمر اُسکا لکہتا ہے کہ اب برمحل اُس درجہ سے بہی گذر گیا جو کمال افلاس کا ہوتا ہے
اور بالکل سیلا رہنے لگا تعظیم ذاتی یک قلم جاتے رہے قرض بہی مانگتا تو نہ ملتا تہا کمال
عاجزی سے دوکان دوکان چیزین خرید کرتا جنکی قیمت ادا کرنے کو کبہی ہاتہہ مین پیسا
نہ آتا مصائب مین دل بہی ٹوٹ گیا اور اپنے مکان کے بالاخانے پر تن تنہا بعض اوقات

اپنا پچہلا وقت جو یاد آتا تہا تو اسکا یہہ خیال بندہ جاتا تہا کہ مین اب بہی اپنے خوش لباس
دوستون کی ضیافت کرتا ہون - اسکا دل رکہنے والے نوکر چاکر خوشی کے واسطے اطلاع
دیتے کہ آپ کی ملاقات کے واسطے دیوان شاہ کے نواب کی بیگم صاحبہ یا کوئی اور ذی
رتبہ ملاقاتی تشریف لائے ہین بفور اطلاع کے یہہ غریب بانکا چونک اٹہتا اور ہوا کو باخلاق
تمام سلام کرتا اور خاطر داری سے پیش آتا - اور پہر جب افلاس کا خیال آتا تو گر پڑتا اور
آنکہون مین بچون کی طرح آنسو ٹپ ٹپ آتے - دس بجے صبح کے اطلاع ہوتی کہ اسکے خیالی
اور فرضی ملاقاتیون کی ٹم ٹم فیٹن اور بگہیان کوٹہی کے احاطہ کے اندر آ پہونچی ہین اور
سواریان منتظر طلبی کہڑی ہین - اور یہہ تماشا بہی تہوڑی دیر مین ختم ہو جاتا -

اس طور پر بانکے چہبیلے بر قل کا محتاجی کے زمانہ مین حال ہوا - اب ہمکو وہ زمانہ
نہایت تاسف اور ملال سے یاد آتا ہے جب وہ پال مال تا نائٹس برج مین زرق برق
پوشاک اور چمک دمک کے لباس والے مجمع کا پیشرو تہا - لیکن پہر ہم سوچتے ہین کہ ہنوز
نصیبون کی بدبختی اور اس سے بہی زیادہ شامت آنی باقی ہے - یعنے بر قل فاتر العقل ہو
گیا اور اسکو محبس مجنونان مین لے گئے - شعر

جنون صد آفرین اور مرحبا تیری رفاقت کو — اڑائین دہجیان تو نے ہمارے جیب و دامان کی

اسوقت کے مجتہد صاحب ساکن انگلستان جو اس کے پاس مرنے کے وقت گئے تہے
بیان کرتے ہین کہ مینے بڑی کوشش کی اور ہزار سر مارا کہ دینی مسائل کی طرف اسکو
ایسے وقت راغب کرون مگر میری کچہہ پیش نگئی - مجتہد صاحب جو مجنون اور مسلوب الحواس
کے علاج سے واقف تہے یہہ بہی بیان کرتے ہین کہ مجہکو ایسے غافل اور خود پسند شخص کے
دیکہنے کا کبہی اتفاق نہین ہوا جب مینے اس سے نہایت لجاجت سے کہا کہ اے صاحب
نماز پڑہو اسوقت تو خدا کو یاد کرو اسنے جواب دیا کہ ہان مین بہی چاہتا ہون کہ خدا کو یاد
کرون - ساتہہ ہی ایک اور بات اسنے کہی جسکو مین نہین سمجہا اس ملاقات کے تہوڑی دیر بعد

اُسکی دایہ آئی اور دیکہا کہ بہ قبل حالت نزع مین ہے۔ دایہ کے اندر آتے ہی وُہ اُسکی طرف اِس طرح دیکہنے لگا جس سے پایا جاتا تہا کہ مدد کا خواستگار ہے دایہ نے اُسکو اشارے سے کہا کہ نماز پڑہو کہ اِس اثنا مین اُسنے کروٹ بدلی اور وفات پائی۔

خوش پوش آدمی کا یہ انجام ہوا ہے اِسواسطے ہمارا قلم بیان نہین رکا ہے کہ ہم کچہہ پند و نصائح اُسکے حال پر ملال یا اُسکے اظہار خود غرضی اور تضیع اوقات یا اُسکے فضول اخراجات اور بیجا خرچات سے حاصل کرین۔ اِسواسطے ہم قلم ہاتہہ مین لیے کبہی نگاہ بدیوار اور کبہی سر بزانو نہین بیٹہے ہین کہ جو انگرکہہ کل کارچوبی کا ایسے شوق سے طیار ہوا تہا وُہ آج آدہے داموں پر بازار مین کیون بیکا بیکا پہرتا ہے۔ یا جو دو اشرفی کا بوٹ نو چندی کے سیلہ پر لیا تہا وُہ زری گوٹے والے کو کیون اِس غرض سے دیا گیا ہے کہ اُسکی اوگی جلا کے چاندی بیچ پانچ محرم مین گوٹا بنا وین یا رمضان مین برف کی قلفیان کہاوین یا لنت بہ بیچ گہری دو روز کی روٹیان چلا وین۔ بلکہ ہم اِس خیال مین ہین کہ یہ شخص وضعداری مین کس قدر فہوش ہو گیا تہا کہ جب کوئی بات اُسکی بربادی اور تباہی اور ذلت مین باقی نہین رہی تب اُسکو دریافت ہوا کہ سرز نے فریب دیا ہے۔

قطعہ

از باغ حیات بادشاہان رفتند چون گل زچمن	نرگس چشمان و خوش نگاہان رفتند وچشم زدن
جز خواب وخیال نیست این دنیا دیک ساعت	زرین کمران وکجکلاہان رفتند پوشیدہ کفن

مالِ دولت

خوش پوشی سے خوشی حاصل کرنے سے زیادہ دوسری شئے جسکے حصول مین عموماً سب لوگ ساعی وسرگرم ہین دولت ہے۔ دولت جمع کرنے کی حرص علی العموم دنیا مین سب کو ہے اور جنکو نہین ہے وُہ لوگ شاذ و نادر نکلین گے۔ پس جب ہم دیکہتے ہین کہ یہ آرزو عالمگیر ہے تو بادی النظر مین اُسکے آرزو مندون کو اُن لوگون مین شمار کرنا جو سراب دولت

تعاقب کرتے ہین بڑی جرأت کا کام ہے مگر سچ یہہ ہے کہ دولت کا جمع کرنا اور اُسپر قابض
رہنا اُسیوقت تک جائز اور حلال قرار دیا گیا ہے جب تک وہ خدا کی راہ مین اور حاجتمندون
کی حاجت براری کے واسطے صرف کی جاوے اور جب اُسکی تلاش بلالحاظ اسکے ہوگی تب
وہ پہنسانے کا پہندہ اور سراب فریب وہ ہے - بقول شاعر - شعر

دولتِ دنیا کہ تمنا کند　　　باکہ وفا کرد کہ با ما کند

دولت فریب وہ ہے اگر یہہ یقین کر لیا جاوے کہ اُسکے فوائد سے خاص اُسکا حاصل کرنے
والا ہی مستفید ہو - کچہہ بہت عرصہ نہین ہوا ہے کہ ان اوراق کے کاتب کے روبرو ایک
سوداگر بچہ دولت کے نشہ مین بدست و چُور اور دنیاوی خواہشون سے معمور یہہ شیخی مارتا
تہا بڑی لن ترانی کی لیتا تہا کہ لندن مین بہت روپیہ جمع ہو سکتا ہے اسواسطے مین یہان
آیا ہون اور دولت جمع کرنے کی فکر مین دل و جان سے مصروف ہون چند مہینون کے
بعد وہ کنار لحد کا ہم آغوش ہوا سچ ہے - بیت

بادہا خوردن و ہشیار نشستن سہل است　　　گر بدولت برسی مست نگردی مردی

دولت فریب وہ ہے اگر اُسکے ذریعہ اسباب کا اعتبار کیا جاوے کہ اُسکے قابض کو اُسکے حصول
سے خوشی ہوگی - کاتب کتاب ہذا ایک دوسرے سوداگر سے ملا جسکے پاس شروع شباب
مین دس لاکہہ روپیہ جو اُسنے بڑی جانکاہی سے جمع کیا تہا موجود تہا اور اب وہ وقت آیا
کہ اُمور دنیا سے دست بردار ہو کر اس جانفشانی سے جمع کی ہوئی دولت کا کچہہ لطف اُٹہاوے
کوئی دن بیٹہہ کر کہاوے مگر دولت جمع کرنے کی کثرت محنت کے سبب سے وہ مفلوج ہو گیا
اور ناتوانی اور ضعف سے ایسی ردی حالت ہو گئی کہ جو دیکہتا اُسکے حال زار پر رحم کرتا اور
مثل ابر بہار زار زار روتا -

دولت فریب وہ ہے اگر اُسکو حاصل کر کے وہ جاہلانہ حرکات سرزد ہون جو اُسکے
سبب سے کیئی جاتی ہین نواب مار بولا رات کو بیٹہہ برستے ہین چار آنہ بچانے کو پیدل چلنا

نواب مار بولا

اور اِس طور پر پانچ لاکھ روپے جمع کئے۔ ایک مُنصف کا سوال ہے کہ کیا اگر پہلے سے یہہ بات
معلوم ہو جاتی کہ مرنے کے چند سال بعد اُسکی دولت ایسے خاندان کے ہاتھ لگے گی جو ہمیشہ
سے مُقابلہ کا دشمن تہا تب بہی وُہ دولت جمع کرنے مین تکلیفین برداشت کرتا رہتا۔ ڈاکٹر
کِنگ صاحب ایک شخص اپنے واقف کار کا ذکر کرتے ہین کہ فاصلہ دراز طے کرکے ایک کہوٹا پیسا
بدلنے جو اُسکو قہوہ فروش نے دیا تہا واپس گیا تہا۔ جب وُہ مرا بیس لاکھ روپیہ نکلا لیکن بوجہ
نہونے وصیت نامہ کے چہہ مزدورون کو جنکا جیتے جی کبہی اُسنے خیال بہی نہین کیا تہا تقسیم
کر دیا گیا۔ اِس شخص نے دولت جمع کرتے وقت نہ جانا تہا کہ کسکی ہو گی۔ حسن دہلوی

یہہ دولت کسی پاس رہتی نہین سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہین

ایک اسکاٹ لنڈ کا امیر کسی شریف کو پہاڑ کے بلند مقام پر جہان سے اُسکا موروثی علاقہ
نظر آتا تہا اپنے ہمراہ لے گیا اور کہنے لگا کہ ملاحظہ کیجئے جہان تک نگاہ جاتی ہے یہہ سب میرے
تعلقہ کی زمین ہے۔ شریف نے جواب دیا کہ پہر تو حضور بہت خوش ہونگے۔ امیر نے کہا کہ نہین
حضرت خوشی کہان مین خوش نہین ہون آپ اِس علاقہ بہر مین دیکہیئے گا تو مُجہسا دلگیر اور رنجیدہ
شخص کسی کو نہ پائیگا۔

کرنیل چارٹرس

سیہ کار کرنیل چارٹرس کو آخر کار دریافت ہوا اگر دل مین بوجہ خیالات
عذاب وعقوبت معصیت امن نہین ہے تو انبار در انبار دولت سے بہی مطلق خوشی نہین
ہو سکتی۔ جب وُہ مرنے لگا تو کہتا تہا کہ اگر کوئی شخص میرے ذہن نشین یہہ بات کر دیوے
کہ کوئی بہی ایسی جگہہ نہین جسکا نام جہنم ہے تو مین ابہی اُسکو تین لاکھ روپیہ دیتا ہون۔

ایلیوز بخیل

اِس سے بہی زیادہ مُصیبت مین مشہور بخیل ایلیوز کی زندگی بسر ہوئی جب اُسکے
پاس پانچ لاکھ روپیہ تہا تو وُہ ایسے پہٹے پرانے کپڑے پہنے رہتا تہا کہ اکثر لوگ بازار
مین چلتے ہوئے اُسکو فقیر جان کے ایک دو پیسے دیدیا کرتے تہے۔ اُسکا دستور تہا
کہ ہڈیان اور چیتہڑے جمع کرتا پہرتا اور اپنے کہیت مین کاشتکارون کے ساتہہ بلکہ خوشہ چینی

کرتا تہا - یہ شخص اِس قدر خسیس اور بخیل تہا کہ اگر کوئی پرند جانور گہاس کا ایک تنکا بہی اپنا گہونسلا بنانے کے واسطے اُسکے کہیت سے لے جاتا تو اُسکے دِل پر صدمہ ہوتا اور جا بجا وہ اِس نقصان کا تذکرہ کرتا پہرتا اور پرندوں کو بُرا بہلا کہتا - اِس خِسّت سے گذران کر کے اُسنے دس لاکہہ روپیہ جمع کیا - لیکن جب اِسقدر روپیہ ہوگیا تب اُسنے جانا کہ جس شئے کی میں نے تلاش کی تہی وہ سراسر رنجش اور ملال آمود تہی - ہم سُنتے ہیں کہ مال و متاع کی حفاظت کرنے اور شب و روز اُسکے بچانے کی فکر میں الیبوز کی آخر زندگی کے ایام نہایت تلخی سے کٹے - یہ شخص سوتے سوتے چونک اُٹہتا اور چلاتا کہ میرا روپیہ میرا روپیہ دیکہو میرا روپیہ چور لیئے جاتے ہیں - ایک مرتبہ کا تذکرہ ہے کہ آدہی رات کو اُسکو لوگوں نے دیکہا کہ اپنے مکان میں اِدہر اُدہر سرگردان پہر رہا ہے - اور ایک پچاس روپیہ کے نوٹ کے واسطے جسکو وہ کہیں رکہہ کر بہول گیا تہا رنج و افسوس کر رہا ہے اور باوجود کہ بچی ہونے کے کہہ رہا ہے کہ وہی ایک نوٹ میرا کل سرمایہ تہا - مرنے کا وقت اُسکا افسوس اور رنج کا بہرا ہوا تہا اور وہ کمبخت اور مصیبت زدوں کی موت مرا - اِس قدر روپیہ پاس رکہہ کر کسی شخص کی حاجت روائی نہیں کی اور کسی محتاج کو نہ پوچہا - دینے کے نام سے وہ گہر کے کواڑ دینا بہی نہیں جانتا تہا اور بہت سی تمثیلات جنسے سراب دولت بیان ہو سکتا ہے قطع نظر کر کے اب ہم ایک اور تمثیل دولت کی ناپائداری کے بارے میں لکہتے ہیں اور اِس تمثیل کے واسطے ولیم بیکفورڈ

صاحب مال مست رئیس فانٹ ہل کو منتخب کرتے ہیں -

ولیم بیکفورڈ اٹہارویں صدی کے وسط میں پیدا ہوا تہا اور امریکہ کے ایک متموّل تعلقدار کا اکلوتا لڑکا تہا جب دس برس کا ہوگا کہ اُسکا باپ دس لاکہہ روپیہ سالانہ آمدنی کی ریاست چہوڑ اور یہ وصیت کر کے فوت ہوگیا کہ جب تک لڑکا بالغ ہو آمدنی جمع ہوتی جاوے اور جب وہ سِن بلوغ کو پہونچے تب اُسکو ملے - ولیم بیکفورڈ کی طبیعت قدرتی تیز تہی اور ذہن بہی خداداد تہا - چنانچہ اِس تیزی طبیعت اور ذہن کی ترقی کے واسطے ہر طرح کا سامان جمع کیا

ولیم بیکفورڈ صاحب

گیا اور اُسکی تعلیم و تربیت مین محنت اور روپیہ سے کبھی دریغ نہ ہُوا سر ولیم چیمبرس صاحب نے
علم حساب پڑہایا اور بزرگ موزارت صاحب نے علم موسیقی سکہایا - اکیلئوین سال اُسکو قریب
ایک کرور روپیہ کے نقد طلا اور ایک شاہزادہ کے برابر ریاست کی آمدنی علاوہ تہی کہ اُسنے دُنیا کے
سمندر مین اپنی زندگی کے جہاز کا لنگر اُٹھایا - اب دیکہنا چاہیے کہ اسوقت کس قدر سرمایہ فائدہ
مندی کا اُس کریم و کارساز حقیقی نے اُسکو عطا کیا تہا اگر وہ چاہتا تو اِس قدر آمدنی اور تعلقہ کے
منافع سے اپنے علاقہ بہر مین کسی کو مُفلس نہ رکہتا - نیکی کے کام کرتا خیرات خانہ بنواتا یتیمون اور
بیواؤن کی پرورش کرتا محتاجون کو کہلاتا فی سبیل اللہ فقیرون مُسافرون بیکسون اپاہجون
غُربا اور مساکین کے لیئے روزینہ مقرر کرتا - نوع انسان کی خوشی کی ترقی دینے کو بڑی لیاقت
اور قُدرت خُدا نے اُسکو بخشی تہی لیکن اُسنے یہ نہایت عُمدہ موقع غنیمت نہ جانا اور ایسا وقت
گرانمایہ ہاتہہ سے کہو دیا - شعر ذوق

دُنیا کا زر و مال کیا جمع تو کیا ذوق — کُچہہ فائدہ بے دست کرم اُٹہہ نہین سکتا

مغرور اور بد مزاج ہوکر نوجوان بیکفورڈ اپنی کاہل الوجودی سے دُنیا کے کاروبار سے
دست بردار ہوکر پرتگال مین آیا اور یہان پہونچ کر اُسنے عیش و آرام اختیار کیا - یہان ایک
نہایت عالیشان محل کی تعمیر شروع کرائی اور اوّل ہی اوّل جو اخراجات کہ اُسکے سالہا سال کے
اندوختہ نقد سرمایہ سمجھے سے وہ اِسی محل کے بنوانے اور طیاری مین صرف ہوے -

پرتگال کے قیام کے زمانہ مین بیکفورڈ نے بادشاہ سے اجازت حاصل کرکے
اُس مُلک کی بعض خانقاہون کی سیر کا عزم کیا جہان مالدار اور نفس پرست اور آرام طلب
حضرات کا مسکن تہا - خیال کی ہی مجال نہین کہ اُسکے سفر کی طیاری اور سامان کا تصوّر کر
سکے - بیکفورڈ صاحب کے سفر و گلگشت کا تزک اور ٹہاٹہہ ایسا ہی تہا جیسا دیار شرقی کے
شاہزادگان کی سواری کا جلوس بڑی طیاری اور سامان اور شان و شوکت سے ہوتا ہے
بیکفورڈ صاحب کا خود بیان ہے کہ ہر چند چہہ [illegible] آرام و آسائش کے واسطے خواب

اور خیال مین بھی آسکتی تھی ہمارے ساتھ تھی سب چیزین مہیا اور موجود تھین وہ کیا چیزین
تھین جو ہم ساتھ نہ لے گئے تھے ۔ سوائے فکر او غم کے ایسی کوئی چیز بھی نہین تھی جو
ہم چھوڑ گئے ہون ۔ یہہ بھی اُسی کی زبان خاص سے سنا گیا تھا کہ جس خانقاہ مین مین
رہتا تھا اُسکے کمرے کی چھت منقش اور طلاکاری تھی نہایت نفیس بناوٹ کے ایرانی قالینون
کا فرش تھا ۔ اور نہایت خوش قماش اور عمدہ ساخت کے آفتابون اور خالص چاندی کے
چمکتے ہوئے اور جلا کیئے ہوئے برتنون سے میزین آراستہ تھین جس باورچی خانہ مین
اُسکا کہانا پکایا جاتا تھا اُسکا یہہ حال لکھا ہے کہ اُسمین ہوکر ایک چشمہ جاری تھا اور اُس کے
گرد حوض تھے جنمین اِس چشمہ سے پانی جاتا اور ہر قسم کی دریائی مچھلیون کا ذخیرہ رہتا تھا
ایک طرف تو ہرن کا گوشت اور شکار کے ڈھیر کے ڈھیر لگے رہتے تھے اور دوسری
طرف بے شمار اقسام کی ترکاریان اور میوہ جات انبار در انبار رکھے رہتے تھے اور ایک
جانب غلے کے ذخیرون کی قطار تھی اور دوسری سمت پر ایک سلسلہ تنورون کا تھا اُسکے
پاس ہی برف سے زیادہ سفید آرد اور میدے کے ٹیلے تند و نبات و شکر کی پہاڑیان
نہایت صاف روغن کی دیگین اور انواع اقسام کی سنون مٹھائیان رکھی ہوئی تھین ۔ اس
سامان سے جو کہانا طیار ہوتا اُسکو ایک بڑے شہ نشین مین جو تصاویر اور شیشہ آلات
سے سجا ہوا تھا اور جہان چاندی کے شمعدانون مین کثرت سے موم کی بتیان روشن
رہتین لے جاتے اور قرینے سے لگاتے ۔ بیکفورڈ کا بیان ہے کہ میرے خاصہ مین
ہر فصل کی نایاب اور نادر دور دور کے ملکون کی چیزین اور ہر رُت کی نفیس نفیس اشیا
لگائی جاتی تھین ۔ اور اِس شہ نشین سے ملے ہوئے دوسرے کمرے مین جو اُس سے
زیادہ سجا ہوا اور آراستہ تھا مٹھائیان اور فواکہ تر و خشک مہیا کئے جاتے تھے کہ بعد تناول
طعام کہانے کے کمرے سے نکل کر اِس کمرے مین آتے اور یہان سب مہمانون کو شہر گوا
کی ساخت نقشدار طشتریون مین میوہ جات اور مٹھائیان اور خوشبوئیات اور عطریات

پیشکش کیئے جاتے - اِس سیاحی مین بیکفورڈ صاحب کا یہہ طریقہ بسر اوقات کا رہا - جب ہم
اِس حکایت کو پڑہتے ہین تو ہمکو نہایت افسوس اور بکمال تاسّف سے اُس امیر کبیر کی حکایت
یاد آتی ہے جو نہایت نفیس کتان کے ارغوانی لباس پہنتا امیرانہ کہانے کہاتا اور عیش
و آرام سے بسر کرتا تہا - اِس صدی کے شروع مین بیکفورڈ اپنے وطن مالوفہ کو واپس آیا
اور یہان آکر پہر دادانی کے اِخراجات مین مصروف ہوا - ایک نہایت عالیشان مکان جو اُسکے
باپ نے بصرف چہبیس لاکہہ تیس ہزار روپیہ کے بنوایا تہا اُسکے ناپسند ہوا اور اُسنے حکم دیا
کہ وُہ مکان مسمار کر دیا جاوے اور اُسنے ارادہ کیا کہ جس طرح ققنس کے مرجانے کے بعد
اُسکی راکہہ سے بیضہ اور بیضہ سے بچہ پیدا ہوتا ہے اِسیطرح اُسکے کہنڈرون سے ایک ایسی
عمارت پیدا ہو جاوے جو صنعت کی عمدگی مین آجکل کی عمارات انگلستان سے فائق ہو
چنانچہ **فانٹ ہل ابی** جو ایک زمانہ مین مغربی انگلستان کا تماشاگاہ اور تعجبات مین
شمار کیا جاتا تہا وُہ اِسی ارادہ کا نتیجہ تہا - غلام گردش اور برآمدے اِس عظیم الشان مکان
کے خاص اِس غرض سے تعمیر کرائے گئے تہے کہ بیکفورڈ اُنکی کہڑکیون کو اپنے خاندان
کی تصویرون سے جنکی نسل مین ہونے سے وُہ نازان تہا آراستہ و پیراستہ کرے - اِس
عالیشان مکان مین تعجب کی چیز ایک بہت بڑا برج اُن لوگون کے طریقون اور نیّت پر
تعمیر کرایا گیا تہا جنہون نے ایسا ہی برج سنعار کے میدان مین بنایا تہا اور جو کہتے تہے کہ
آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بناوین اور ایک برج جسکی چوٹی آسمان تک پہونچے اور یہان
اپنا نام کرین - بیکفورڈ صاحب کے برج کی تعمیر ختم کرنے کے واسطے قریب کل چہکڑون
اور گاڑیون کے جو اُس مُلک مین تہے مصالحہ کی ڈہولائی کے لیئے کرایہ کر لیئے گئے تہے
اور قریب تہا کہ اِس وجہہ سے کاشتکاری موقوف ہو جاوے اِس خیال سے کہ رات کو
کام بند ہونے سے توقف ہوگا بے صبر ہو جاتا تہا - اُسوقت بہی تعمیر کا کام جاری رکہا
مشعلین روشن کی جاتین اور دِن کو جو مزدور کام کر چکتے اُن کو رات بہر آرام دیا جاتا اور

شب کو [illegible] لگائی جاتی جاڑے کی تیرہ و تار راتوں کو مسافر فاصلۂ دراز سے فانٹ ہل پر روشنی
کی چمک دیکھ کر متحیر و حیران ہوتے اور آخرکار یہہ روشنی دولتمند کی تدبیروں اور نادانی کی تشہیر کرتی
بیکفورڈ کی سب سے زیادہ خوشی یہہ تھی کہ اِس عمارت کی تعمیر کو دیکھا کرتا اور رات کو اپنے مکان
کے کسی اونچے مقام پر جا بیٹھتا اور وہان تن تنہا گھنٹون تک روشنی کا تماشا دیکھا کرتا۔ تا
بمقدور اُسنے اِس مکان کے صنایع و بدایع کے دلکش و دلاویز معلوم ہونے مین کوتاہی
نہین کی۔ بعد ختم ہونے اِس عمارت کے بیکفورڈ نے ایک اور نئی بات یہہ نکالی کہ اُسکو ایک
دیوار سے جسکا گھیر قریب بیس میل کے ہوگا محصور کیا اور اِس محاصرہ مین ہر شخص کو اندر
جانے کی قطعاً ممانعت کردی۔ بیمکنت سے اِس مکان کے اندر اکیلا رہنے لگا اور ایک عالم
سے ترک مکالمت اختیار کیا۔ بادشاہ وقت نے ایک دفعہ خود بنفس نفیس اِس مکان کے عجائبات
کے ملاحظہ کا شوق اظہار کیا مگر بیکفورڈ نے اجازت دینی انکار کیا۔ شرفا نوکرون اور کسانون
اور بساطیون کا بھیس بدلتے تھے کہ بھلا اِسی حیلہ سے احاطہ کے اندر جانے پاوین اور
نظرے خوش گذرے غنیمت جانین۔ مکان کے اندر جو جو عجائبات اور نادرات تھے بہت
عمدہ اور لائق دید تھے اور ثروت کا ظہور اور صنعت اور دستکاری کا تماشا وہان نظر آتا تھا
ایک شخص جس نے مکان کو اندر سے دیکھا بیان کرتا ہے کہ سونے اور چاندی کے ظروف
اور پیالے ساخت مین دنیا سے نرالے اِس کثرت سے دیکھے کہ جنکی چمک سے آنکھین چکا
چوند ہوئی جاتی تھین اور جب کمرے کے چارون طرف نگاہ کی تو انواع انواع کی آرائش کی چیزین
اور اقسام اقسام کے شیشہ آلات اور دیکھے(؟) اِس افراط سے دیکھے کہ مینے جانا کہ مین کسی مشرقی
ملک کے ایسے شاہزادہ کے توشکخانہ مین گیا ہون جسکی ثروت چاندی اور سونے کے برتنون
کے دیکھنے سے جنمین ہر قسم کے جواہرات لعل سے لگا ہیرے تک جڑے تھے معلوم ہوتے
تھے۔ یہہ کارخانہ دیکھکے مین دنگ ہو گیا اور میری عقل حیران تھی۔ بیکفورڈ پس فانٹ ہل
کا ایسا حال تھا کہ دس لاکھ روپیہ سے زیادہ سالانہ آمدنی اور روپیہ کی حد سے زیادہ کثرت

پہلا کسی شخص کی تاب وطاقت تہی اور کسکو اسقدر زہرہ اور یارا تہا کہ اُسکی دولت کو سراب کی سی
ناپائداری کا خطاب دینے مین جسارت کرتا حالانکہ فی الواقع وہ مثل سراب کے ناپائدار تہی -
امریکہ کے تعلقہ مین خلل واقع ہوا عدالت سے چند دعوون کا فیصلہ خلاف مراد کے ہوا اور
ایسا پیچ پڑا کہ شاہزادہ وار رئیس پر سرگردانی اور اضطراب کا طوفان اُمنڈ آیا جن دروازون
سے ایک شاہنشاہ کو اندر جانے کی ممانعت تہی اُن کو اب ناظر عدالت نے کہلوا دیا - اور جو
مکان بصرف زر خطیر از ابیض واحمر طیار ہوا تہا اب وہ فروخت کیا گیا اور اُسکے بیش بہا نفائس
اور نادرات نیلام ہوگئے اور بیکفورڈ کو حکم ہوا کہ قدرے قلیل اپنی بسر اوقات کے لائق ساتہ
لے کر گہر چہوڑ کے نکل جاوے اور اپنی پیرانہ سالی کے دن کسی آبدارخانہ مین رہ کر کاٹے
اور وہان دولت کی ناپائداری اور اپنے گذشتہ دنون کے عیش وعشرت اور جشن یاد کرکے
سوچے کہ ہائے مینے یہ کیا کیا - ہائے کیون مینے لوگون کی نصیحت نہین مانی کہ میرے حق
مین مفید ہوتی - ہائے مین کیون غافل اور مست ولایعقل بن گیا جو مجہکو یہہ دن دیکہنے پڑے
اور ہائے کیا تہا اور کیا ہوگیا اور کیا ہوگا - مصرعہ چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
خود کردہ را درمان نیست - اور سچ ہے - اشعار ظفر -

بن سکتی ہے تدبیر اگر بنکے بگڑ جائے — کیا بن سکے تقدیر اگر بن کے بگڑ جائے
بگڑا ہوا یہہ حال ہے میرا کہ مصوّر — کہینچے مری تصویر اگر بنکے بگڑ جائے

بیکفورڈ کی قسمت نے ایسا پلٹا کہایا کہ کسی کو اُسکے حال پر رحم نہ آیا - عمدہ ترین موقع نوع انسان
کی خوشی کی ترقی کا اُسکے قبضۂ اختیار اور حیطۂ اقتدار مین آیا مگر اُسنے اُسکا کچہہ بہی خیال نہین کیا
اب بتاؤ کہ سوا ایک تودہ خاک اور ایک انبار خس وخاشاک کے وہ کیا اپنے اسباب اور سامان
دکہا سکتا ہے - جو مکان کہ پرتگال مین تہا وہ خالی بے چراغ پڑا ہے اور انگلستان مین جو
دو مکان تہے وہ بہی منہدم اور مسمار ہین اور وہ برج جسکی تعمیر مین ہزار ہا روپیہ لگا تہا بالکل
زمین دوز ہے - اور فانٹ ہل ابی کو اُسکے قابض اور مالک جدید نے گروا دیا حتّی کہ مٹی مین

ملا دیا ہے وہ سرفلک کشیدہ اخراجات فضول کی عمارات اب مٹ گئی ہیں اور ایسی نیست اور نابود ہو گئی ہیں جیسے کہ سورج کے نکلنے سے برف پگھل جاتا ہے۔ قطعہ بہادر شاہ ظفر

کتنے ہی بن کے شہر اور گانوں کے نشان ۔۔۔ یوں مٹ گئے زمین پہ کہ جوں پانوں کے نشان

گر نخل خشک کوئی کہیں رہ گیا ظفر ۔۔۔ پائے نہ اسکے پانوں تلے چیانوں کے نشان

اس دولتمند نے اپنی تمام زندگی بیکار اشغال میں بسر کی اور جو اقتدار اور افتخار خدا نے اسکو عطا کیا اسکو بیہودگی اور نادانی میں گنوایا اور دیکھو کہ آخر الامر یہی دریافت ہوا کہ اسکو سراب نے فریب دیا

رکن سلطنت

دولتمند کے تذکرہ کو چھوڑ اب ہم رکن سلطنت کے حالات بیان کرتے ہیں خاص اپنے حوصلہ کو بڑھانا اور اقوام کی معاملہ داری اور اغراض کا انتظام کرنا ایک گروہ غرض مندوں اور وابستگان دامن حمایت کی عزوجہ ساخت پر ملتفت ہونا رکن سلطنت کی خوشی کے اسباب ہیں - یہ آرزو علی الخصوص اس قسم کی ہے کہ جسکے حصول کے واسطے ضرورتاً مخصوص اور چند ہی لوگ ساعی ہیں - اور وہی لوگ خاص کر اسکے آرزومند ہیں جنکو خدا نے قدرتی عالی ذہن کیا ہے اور بڑا ذی لیاقت صاحب ذکا و فراست بنایا ہے - اس آرزو کے حصول کی سعی میں جو موقع انسان کے ساتھ بھلائی کرنے اور فائدہ کثیر پہنچانے کے ملتے ہیں اگر انکا تہ دل سے خداوند جل شانہ کی راہ میں صرف نیکی کے لحاظ سے خیال کیا جاوے تو رکن سلطنت کی سعیوں سے کسی اور شے کے حصول میں سعی کرنا بہتر نہیں ہے - جاننا چاہیے کہ اس دنیا میں ایسے لوگ صرف معلوم التعداد ہی گذرے ہیں جنکے روش اور طریقہ میں سزاوار زیادہ تر موثر ہوا ہو - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے مصاحب دانشور راجہ بیربر اور عزیز خدیو سعر گیہان نواب خانخانان کے حالات سے جنہوں نے آئین اکبری کی سیر کی ہے تاریخ فرشتہ اور مکاتبات علامی ملاحظہ فرمائی ہے خوب واقف ہیں

راجہ ٹوڈرمل کی تواریخ کا نمونہ وہی مکانات موجود ہین جو مضافات سرہند مین آجتک یادگار ہین۔ مگر چونکہ ہمارے ملک کے علما اور مورخین کو سوانحات عمری اراکین سلطنت اور مشاہیر مملکت کے لکھنے کی وہ قدر اور منزلت نہتی جو فی زمانہا ہم انگریزی کتابون مین دیکھتے ہین اس لیئے ہم افسوس کرتے ہین کہ ہم اُنکے حالات بسر اوقات سے عوام کو اطلاع نہین دیسکتے اور جو مشہور و معروف تمثیلات انکی ہم کو یاد ہین وہ ایسی نہین ہین جنمین شراب کی مذاہبی جہلک ہو پس بناچاری ہم اُنسے قطع نظر کرکے اصلی مطالب کی طرف مائل ہوتے ہین ۔

کارڈنیل ولزے صاحب جب شہرت کے بلندترین رتبہ کو پہونچ گئے۔ اور اُنکا آفتاب عمر لب بام آیا تو وہ حسرت سے چلّائے کہ اے کاش مین اپنے خدائے کریم کی خدمت گذاری اُس وفاداری اور اعتقاد سے کرتا جس اعتقاد اور وفاداری سے مین نے اپنے بادشاہ کی خدمت کی تو وہ میرا خالق میرے بڑھاپے مین مجھسے بےخبر نہ ہوجاتا اور مجھکو یون نہ چھوڑ دیتا۔ کولبرٹ صاحب وزیر اعظم لوئی چہاردہم یہ کہتے مرے۔ کارڈنیل مزارن صاحب سلطنت فرانس کے مشہور اور عالی ہمّت رکن کے اخیر وقت پر غم واندوہ کا سیاہ بادل چھایا ہوا تہا۔ ہمکو دریافت ہوا ہے کہ جب وہ قریب المرگ ہوئے اپنے تصویرخانہ مین گئے اور ہر ایک تصویر سے ملتے اور کہتے تہے کہ ہائے مین اب تم سے ہمیشہ کے لیئے جدا ہوتا ہون۔ نیسکار صاحب لوئی شانزدہم کے مشہور و معروف دستور اعظم کو اہل فرانس اسقدر عزیز جانتے تہے کہ اُسکے مکان پر اُنہون نے مکان دستور مسجود بطور کتبہ لکھوا دیا تہا۔ انجام کار یہ ہی شخص ملائم المزاج فرانسیسیون سے کنارہ کش ہوا۔ لارڈ نول صاحب مرحوم کی ہوس شہرت اور حرص ہی یادگار رہے گی۔ اس موقع پر ہم اُسوقت کو یاد نہین کرتے جب آپ پر بہت الزام عاید کیئے گئے تہے جنکے سبب سے اخیر زمانہ کی زندگی کا تلخکامی سے بسر ہوا۔ بلکہ وہ زمانہ ہم یاد دلاتے ہین جب آنکے خیالات متعلقہ تدبیر مملکت کی شہرت تہی سر جان سینکلر صاحب

راجہ ٹوڈرمل

کارڈنیل ولزے صاحب

کولبرٹ صاحب

کارڈنیل مزارن صاحب

نیسکار صاحب

لارڈ نول صاحب

جان سینکلر صاحب

ولیم پٹ صاحب

مرحوم جوان کے ساتھ چند روز تک ایک ہی مکان مین تھے بڑے دن مبارکباد دینے انکے کمرے مین گئے دیکھا کہ لارڈ ملول صاحب کچھ کاغذات ضروری متعلقہ مہام ملکی ملاحظہ فرما رہے ہین۔ اور کہا کہ بڑا دن خدا آپکو مبارک کرے۔ لارڈ ملول صاحب نے کسی قدر تامل کرکے جواب دیا کہ البتہ یہہ نیا برس سال گذشتہ سے خوشتر ہو تو بہتر ہے کیونکہ مجہکو سال گذشتہ کا ایک دن بھی یاد نہین جو بخوشی گذرا ہو۔

از بسکہ یہہ کلمات ایک ایسے امیر کبیر کے مونہہ سے نکلے تھے جسکے مرتبہ اور رفاہ کا سب حسد کرتے تھے۔ سرجان شیکلیہ صاحب کا باپ جب نوع انسان کی خودی اور دنیوی خواہشون کا ذکر کرتا تہا انکا اعادہ کر دیا کرتا تہا۔ تمثیلات مذکورہ بالا سے زیادہ تر حیرت افزا تمثیل تفکرات اور پریشانی اور حیرانی کی جو عالی حوصلگی کی راہ مین پیدا ہوتی ہین ہم ایک عمدہ ترین تمثیل نامور ولیم پٹ صاحب رکن سلطنت کی انتخاب کرتے ہین۔

یہہ نامور شخص بڑے نامی گرامی ارل آف چیتہم کا بیٹا تہا اور اپنے اپنے باپ کے زیر نظر امور سلطنت مین تعلیم اور تربیت پائی تہی لڑکا ہی تہا کہ

بالائے سرش زہوشمندی   می تافت ستارۂ بلندی

اور وہ زور شور اسکی ذہانت اور ذکاوت کا تہا جس سے مشاہیر مین شمار ہونے کے آثار پائے جاتے تھے۔ عین عنفوان شباب کے دن تھے کہ دربار پارلیمنٹ مین داخل ہوا اور اُس سن مین اسکی اُمیدون کی ترقی روز افزون کے لئے بیان کسی چیز کی کمی نہین تہی۔ پشتی اور مدد کے واسطے سب اسباب مُہیا تھے اسکے باپ کی وجہ سے عموماً وشاہ اور رعایا اور رعایا سب اُسپر مہربانی کرتے تھے اور پہلے ہی اسکی اسپیچ سنکر اُنہون نے جیسا ہونہار اُسکو سمجھے تھے ویسا ہی جان لیا۔ اور سب نے متفق اللفظ تسلیم کر لیا کہ فی الواقع جو بات اُسکے باپ مین تہی وہی اُسمین بہی تہی اور کیون نہو۔ شعر

کسی را کہ بابا فلاطون بود   ازان باہنر بے ہنر چون بود

اور سوائے اسکے کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ - چوبیس برس کی عُمر مین جوسن ایسا ہے
کہ عموماً نوجوان لڑکے اُمیدواری مین امتحان کا کام سیکھتے ہین ولیم پٹ صاحب وزیر اعظم مقرر ہوا جیسا
کہ دانائی اور ذہانت مین وہ درجہ اوّل رکہتا تہا انگلستان مین کوئی اُسکا ہم پلہ نہ تہا ویسا ہی اب
اُسکو عُہدہ بہی ملا - مراحم خسروانی اور مراعات سلطانی بیشتر کسی شخص پر اس درجہ مبذول ہتے
جو اُسپر ہوئے - ذی رتبہ عُہدہ دارون اور اراکین دولت کا دربار پارلیمنٹ مین رسائی کے
اہلکارون اور مملکت کے حامی اور مددگارون کا تمام سلطنت مین یہہ شخص جان سے زیادہ
عزیز تہا بڑے بڑے ذہین اور ذکی اُسکے روبرو پشت خم تہے اور بڑے بڑے منصب زیر قلم تہے
ہر صبح بستر استراحت سے بیدار ہوکر اگر وہ اِس بات کا دعوی کرتا کہ انگلستان کی سلطنت مین میرے
برابر کوئی نہین ہے تو بجا تہا اپنے رتبہ اور ذہانت اور فہم اور فراست کے برابر اگر کسی کو بہی سمجہتا
تو وہ تہا پہر سب پر بالا عنفوان شباب - اگر ایسے شخص کا لوگون کو حسد نہو تو کیونکر نہو لیکن با این
ہم دیکہتے ہین کہ یہہ بہی خیال و خواب تہا جو کہا تہا فریب تہا سراب تہا -
فریب اسوجہ سے تہا کہ اولوالعزمی کے زمانہ مین کبہی اُسکی ذات خاص کو آرام اور
چین نہین ملا - اِس بات کے ثبوت کے واسطے ولیم پٹ کے کاتب سوانحات عمری کی کتاب کو
جو اُسکی وفات کے بعد اُسکے ثناخوانون نے چہپوائی تہی ہم نہ دیکہین گے کیونکہ اُسمین صرف
خوشامدانہ حکایات درج ہین مگر اُسکی وفات کے چند سال بعد جو کتاب کہ ایک عورت نے جسکو
ولیم پٹ کی خانہ داری کا انتظام سپرد تہا اُسکے خانگی حالات کے بابت لکہی تہی اُسمین سے البتہ
ہم تہوڑا سا نقل کرین گے - وہ لکہتی ہے کہ لوگ بہت کم جانتے ہین کہ مسٹر پٹ صاحب کیا کیا
کرتا تہا - صبح کو آٹہہ بجتے ہی خوابگاہ سے برآمد ہوتا اور دیکہتا کہ لوگ اِس کثرت سے جمع ہین
جو ہفتہ بہر تک ملاقات کے لیئے کافی ہین کہانے کے وقت تک ہر شخص سے باتین کرتا اور پہر
کہانا کہاتا بعد کہانے کے چار بجے تک پہر حاضرین مجمع سے ایک ایک کو طلب کرتا اور ہر ایک سے
جُدا جُدا مخاطب ہوتا اور پہر قدرے بہیڑ کی ران کا کباب نوش کرکے ہوس آف کامنس مین جاتا

اور یہان رات کو دو یا تین بجے تک ہر طرح کی گفتگو اور انواع و اقسام کی بحثین اسقدر مجبور
ہوتا کہ آواز گلوگیر ہو جاتی اور پھیپھڑا خشک ہو جاتا۔ کسکی تاب و طاقت اور کسکو اتنا یارا اور قوت
ہے جو یہ تکلیفات برداشت کر سکتا اسکے بعد رات کا کہانا و نداس صاحب ہسکس صاحب
نور صاحب لاک صاحب اور ایسے ہی اقران و امثال کے ساتھ نوش کرتا اور پہر خوابگاہ مین
تین چار گہنٹہ استراحت فرماتا تاکہ تکان رفع ہو اور دوسرے روز پہر کام کرنے کے لائق رہے
یہ عادت اُسکی روزانہ تہی۔ اب ناظرین مشتاق ہون گے کہ دربار پارلیمنٹ کے افتتاح کے ایام
مین وہ کیونکر روز و شب بسر کرتا تہا سو وہ بہی سن لین۔ خواب سے بیدار ہوا اور ایک خریطہ لارڈ
مول صاحب کا پہونچا کہ کوئی امر ضروری ہے اور موجودگی ضرور ہے فوراً سوار ہوا اور وندسر
چلا گیا اور پہر اگر آدہ گہنٹہ بہی فرصت ملی تو جہٹ پٹ کچھ ناشتا شکنی کر لیتا۔ اور پہر دیکہو تو
مسٹر ایدم صاحب ایک کاغذ لیئے چلے آتے ہین مسٹر لاک صاحب دوسرا اور پہر دیکہو تو چہوٹی
سی بوتل مفرح اور مقوی شہابی کی جیب مین سے لیکر ہوس آف کامنس کو وہ جا وہ جا
یہان رات کو تین یا چار بجے تک وہی بات پیش آتی اور وہی کام کرنا پڑتا دو تین گہنٹہ کے
لیئے گہر آتا گرم گرم کہانا کہاتا باتین جیتین ہوتین کہ کل کیا ہونا چاہیئے اور کثرت سے شراب خواری
ہوتی اس شعر پر ساقیا یان لگ رہا ہے چل چلاؤ جبتک بس چل سکے ساغر چلے
عمل ہوتا۔ اور صبح کو پہر وہی بیس تیس آدمی ایک دوسرے کے بعد آموجود ہوتے
ہر ایک سے بکواس کرتے کرتے لحظہ بہر بہی زبان بند نہ رہتی۔ دو بجے سے شام تک لوگ کثرت
سے دروازے پر منتظر رہتے۔ کیا یہ زندگی تہی یا موت تہی۔ یہ وزیر اعظم جسکے عہدہ کا صدہا
آدمی حسد کرتے اس طور پر اپنی اوقات گہر مین بسر کرتا تہا لیکن افسوس سے کہ یہ عہدہ حسد کے
لائق نہ تہا مگر علاوہ اسکے اور صورتون مین بہی اس بڑے آدمی کی زندگی کا طریقہ نوع انسان
کے افعال عبث اور دنیاوی آرزوؤن کے حصول مین سعی کرنے کی تمثیل قرار دیا جا سکتا
ہے۔ اُسکے بڑے ثنا خوانون مین سے ایک کا بیان ہے کہ اس قدر ملازمی کی مدت مین

کبھی نہ دیکھا کہ اُسکے چہرے پر بشاشت ہوئی کبھی نہ ہوا کہ اُسکو محظوظ پاتے مزید بران رفتہ رفتہ
اُسکے کاروبار میں خلل آیا اور اُسنے اپنی فوج اور حوصلے اور جوش کو قرضہ کے بوجھ سے دبا ہوا
پایا اور لوگون کی احسان فراموشی کو دیکھ کر اُسکا مزاج بھی مغلوب الغضب ہوگیا اور
ہر وقت غیظ مین رہنے لگا۔ وہی ثناخوان لکھتا ہے کہ سب اُمرا جنکو اُسنے بنایا رتبہ اعلے کو پہنچایا
تہا اُس سے کنارہ کش ہوئے اور اُنمین سے اکثر اُسکے دشمن سے جا ملے اور یہہ ثمرہ نیکی اور
سلوک کا جو اُن کے ساتھہ کیا گیا تہا اُنہون نے اُسکو دیا اِسی اثنا مین صدمہ آخری آپہونچا
جو تدبیرین اُسنے اپنی جودت طبع سے نپولین کی سرکوبی اور اُسکی اعلے درجے کی طاقت
اور اقتدار کے زائل کر دینے کو نکالین اسٹرلس کی لڑائی کی شکست سے سب اُلٹی ہوگئین۔ شعر

نہ ہو سو دیکھ کے تقدیر کو پلٹے کہاتے | ویر لگتی نہین تقدیر کو پلٹے کہاتے

اِس حال سے وہ بالکل رنج والم مین مبتلا ہو گیا اور تفکرات اور تردّدات کا اُسکے دل پر ہر طرف
ہجوم ہوا سب حوصلے پست ہو گئے جان سے بیزار ہوا مرگ کا خواستگار ہوا کسی طرح اِس
شکست کا صدمہ شکن سلطنت سے سہا نہ گیا اور ختم حیات کے دن بھی قریب آگئے۔ ہم دیکھا کرتے
ہین کہ ایسے حزن واندوہ کے وقت مذہب کا بڑا بہروسا ہوتا ہے وہ کیون اِسقدر
غم مین گھلا جاتا تہا اُسکو مذہب کی طرف قادر ذوالجلال کی جانب توجہ ہی نہین تہی جب
نہین تہی اگر ہوتی تو پہر کیا تہا۔ ہم سنتے ہین کہ جب بستر مرگ پر وہ مرا پڑے پڑے پکار پکار
کہتا رہا کہ وائے ناکامی ہائے ہر اِس مین نے کیون خدا کو یاد نہ کیا کیون اُسکی عبادت نکی
کہ وہ اِس وقت واپسین میرے کام آتی اور ہائے مینے کیون۔

ہے دنیا یون ہی بک بک جھک جھک جان کہپائی | نہ دیا منزل عقبے کا مجھے رستہ دکہائی

بعد اُسکے فوراً وہ جان بحق تسلیم ہوا۔ شعر

اُلٹی ہوگئین سب تدبیرین کچھ نہ دوا نے کام کیا | آخر اِس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا

مستاخرین مین سے ایک مصنف کا بیان ہے کہ مکان کے ایک کمرہ مین کئی روز تک اُسکی لاش

پڑی رہی اور کسی کو خبر نہوئی مجھکو اس موقعہ پر بادشاہ ولیم کا واقعہ ناگزیر یاد آتا ہے کہ اسکو بہی
اُسکے احباب نے چھوڑ دیا تہا اور وہ بہی بیماری مین بیکس اور اکیلا پڑا رہتا تہا کوئی بات بہی نہ
پوچھتا تہا پاس تک نہ پھٹکتا تہا - آخرکار ایک ہمسایہ نے کسی شخص کو مسٹر پٹ کی خیریت دریافت
کرنے کو بہیجا تو اُس شخص نے دیکہا کہ پہاٹک اور دروازے سب کہلے پڑے ہین یہ کمرون
کے اندر گیا اور پہرتے پہرتے اُس کمرے مین پہونچا جہان وزیر اعظم کا جسم بےجان پڑا
ہوا تہا - کیا حیرت کا مقام ہے کہ وہ شخص جسکے آستانہ پر تہوڑی دیر بہی نہین ہوئی کہ اہل
مقدمہ اور اہل غرض اور توابعین اور فرمان بردارون کا ہجوم تہا اسطور پر مرجاوے اور
کسی کو خبر نہو اور یون اُسکی لاش پڑی رہے - گدہ تو مُردہ خور ہوتا ہی ہے مگر یہ اہل غرض
بہی گدہ سے کچھہ کم نہین جو جیتے جاگتے وزیرون کی لاش پر منڈلاتے تہے - ولیم پٹ
سینتالیس برس کی عمر مین فوت ہوا اور اتفاقاً جس روز وہ فوت ہوا وہ ٹہیک ہی دن تہا
جسروز وہ دوبارہ پارلیمنٹ مین داخل ہوا تہا کہان وہ بیس برس کا جوان اور عہد شباب اور
کہان یہ سینتالیس برس کا افکار و تردّدات کا مارا ہوا رکن سلطنت خراب ع ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بہ کجا ؛ ایک زمانہ تہا جب اُسکی آنکہون کے سامنے اُسکا عروج اور عزت
اور مہمات ملکی و مالی کے سرور بلا محصور موجود تہے - اور ایک زمانہ اب تہا کہ اُسکی آنکہون کے
سامنے تلخکامی بدسرانجامی اوہام اور آلام کے سوائے اور کچھہ نہین تہا اب کہان ہے وہ
بلند حوصلگی اور عالی ہمتی اور کہان ہے وہ ذہن کی جودت اور فہم و فراست اے حضرت
اللہ باقی من کل فانی یہہ سب سراب تہا نقش برآب تہا - خدا کو بہول جانے والون دنیا
دنی کے لاگو دین فراموش لوگون کا یہی مآل کار ہوتا ہے -

اس موقع پر مسٹر ولبرفورس صاحب پٹ کے دوست نے لکہا ہے کہ دیکہو ان تعلقات
اور حادثات سے کیونکر دنیاوی جاہ و جلال کا ہیچ و پوچ ہونا ظاہر ہوتا ہے یہہ غریب پٹ
شکستہ دل ہوکر مرا نہ ایسا جیسے الوبی صاحب کانکس صاحب یا چسٹرٹن صاحب مانتبینہ

کو محتاج تھے جنکو اُن کے کلام کا کچھ صلانہ ملا اور جنکی زبان دانی اور علم و فضل کی کسی نے قدر نہ کی جس کے سبب سے اُنکا غرور ٹوٹ گیا حوصلہ پست ہوگیا اور روح پر صدمۂ عظیم گذرا گیا وہ مثل جنرل سوا روف کے تھا جسکو اُس بادشاہ نے جسکی مدت العمر تک بنے خدمت کی تھی بے عزتی سے شہر بدر کر کے جلا وطن کر دیا تھا نہیں پٹ صاحب کا منصب تمام سلطنت میں سب سے برتر تھا اور رعایا سے بادشاہ تک سب اُسکا اقرار کرتے اور نہایت عزیز جانتے تھے یقین مانو کہ یہ شخص جو دل شکستہ پہلے خزانہ عامرہ کا لارڈ اور چینسلر آف دی اکسیچیکر تھا۔

فصیح و بلیغ

بار عام میں تقریر دلپذیر اور بحث بے نظیر کرنا خوش گوئی اور شیرین کلامی سے داد سخنوری اور تحسین سنجی دینا ملاحت کلام سے زخم قلم کو نمک سا ہونے کی عادت ڈالنا بات بات میں اعجاز ہر گفتگو کا نرالا ڈھنگ اور نیا انداز سنتے کو رولا نا رُوتے کو ہنسا نا سامعین کے دل پر نقش تقریر جمانا اور اُسکی تاثیر کا اثر پہونچانا بلاغت اور فصاحت سے بلغا اور فصحا کے مجمع اور صحبت میں کلام کی جادوگری اور سحر سے ممتیز ہونا۔ خوش بیانی سے طلسم کام کرنا فصیح و بلیغ کی جستجو ہے اور یہی اُسکے سرور خاطر کے سراسر اسباب ہیں اور ان باتون کی جستجو اور تفتیش رکن سلطنت کی تلاش اور تفحص سے ہم پہلو اور ہم پلہ ہے۔ اگرچہ کوشش نیکی اور صحت کے اُصول پر مبنی ہو اور اُسکا نتیجہ اور مآل صرف بھلائی نکلے تو ایسی جستجو کے لیے فصیح و بلیغ کے افعال کو ہم حقارت سے نہ دیکھین گے اور اُسکو بدنامی کا داغ نہ لگائین گے اور اگر اسکے خلاف اور بالکل علی الرغم ہوگا تو ہرگز ہم اُسکے عیوب کو نہ چھپائین گے کیونکہ نیا بدی کا استیصال اور نیکی کا حفظ کمال اور راستی اور سچائی کی حمایت اور رعایت خاص اُسکے کام ہین اُس مشہور و معروف ولبرفورس کو دیکھو کہ اُسنے اپنے اختیار اور اقتدار میں کیسے بڑے اور اچھے کام کیے جسنے آج تک اُسکا نام صفحۂ روزگار پر قایم اور سبکے دلون پر نقش کالحجر

رچرڈ برنسلی شیریڈان صاحب

ہے اِس کام اور آرزو کی ناپائداری اور غیر استحکامی کی تشریح کی غرض سے جسکی جستجو کرتے
کا سوہان شروع ہوئی ہے اور جس سے کا لائے سرور خاطر اور نشاط باطن جل کر خاک سیاہ
ہوگیا ہے سوائے حسرت اور افسوس کے کچھہ ہاتھہ نہ آیا ہے ہم اکثر چھوٹی چھوٹی تمثیلون سے
قطع نظر کرکے **رچرڈ برنسلی شیریڈن صاحب** فصیح و بلیغ کا حال زیب تحریر کرتے ہین

یہہ مشہور آدمی ابتدائے بلوغ مین اپنی لیاقت کامل سے زمانہ مین متمیز اور مشہور
ہوا تہا۔ ایک شاعر نے اُسکی شان مین کہا ہے۔

یَا مَنْ تَمَامِہٖ فَصِیْحٌ وَّمَلِیْحٌ   مَعْنَاکَ مُرَجَّحٌ لِّلَفْظِ الرَّجِیْحِ
ہر فکر رسا و لطف طبعت چہ عجب   گویا اگر استخوان مصائب تسبیح

جیساکہ اور قدرتی ذہین آدمی محنتی نہین ہوتے ویساہی یہہ شخص بہی کاہل تہا۔ ایک شخص
نے خوب لکہا ہے کہ دو باتون پہ اُسکا زندگی بہر عمل رہا۔ ایک تو کار امروز بفردا بگذار (مگذارنہین)
اور دوسرے کیون کوئی کام آپ کرین اگر دوسرا شخص اُس کام کے کرنے کو مل سکے۔

ابتدا مین جو حماقت اور بیہودگی کے ذوق و شوق اُسکو رہے وہی اُن نتائج کے
اظہار کے لیئے جو اوباشانہ طور و طریق سے پیدا ہوتے ہین کافی ہین۔ مگر اس کتاب مین
اُسکے اُن اوضاع و اطوار سے ہمکو کچھہ سروکار نہین یہان ہم فقط اُسکو فصیح و بلیغ کی حیثیت
سے اُسکے قرائن و شعار کا ذکر کرتے ہین۔ اگرچہ یہہ شخص متوسط درجہ کے لوگون مین پیدا
ہوا تہا اور وجہہ معیشت بہی کچھہ واجبی ہی تہی لیکن اتفاقات حسنہ سے اُسکو دربار پارلیمنٹ
مین دخل ہوا اور وہ ارکان دربار مین شامل کیا گیا۔ اِس تفاخر و امتیاز کے حاصل کرنے
کے چند روز بعد ہی وارن ہیسٹنگز صاحب گورنر جنرل ہندوستان کا مقدمہ پیش ہوا
اور جو بدسلوکیان اُنہون نے کی تہین اُنکی تحقیقات شروع ہوئی۔ یہہ وہ موقع تہا کہ جب
برک صاحب کی فصاحت اور بلاغت لسانی کے جوہر کہلے اور یہہ وہ وقت تہا کہ جب نامور
اور مشہور اراکین سلطنت نے جو اُس زمانہ کی تواریخ انگلستان کے زیب و زینت تہے اپنی

طباعی اور جودت اور تحریر و تقریر کی آمد و کہائی اُسوقت ویسٹ منسٹر حال کی کیفیت جہان
بیہہ روبکاری ہوئی لائق دید تہی۔ تمام اکابر اور جلیل القدر اور عالی دماغ اور صاحب اوراک
کا ابتدائے تحقیقات مین وہان کثرت سے ہجوم تہا۔

شیریڈن صاحب کی عمر کے حال لکہنے والے کا بیان ہے کہ وہ منظر عام دُنیا
کی نمودون مین سے ایک شاندار نمود کا تماشا تہا جس سے ثابت اور ظاہر تہا کہ ہم لوگ
بالکل ناچیز ہین اور کچہہ بہی ہماری بساط اور ہستی نہین - اور جن اشیاء کی تلاش مین ہم ساعی
اور سرگرم ہین وہ بہی فانی اور بے ثبات ہین ذہانت اور ذکاوت کے اِس عظیم الشان
معرکہ مین سب کی آنکہہ شیریڈن پر پڑتی تہی اور اپنے ہر مقابل سے وہی فائق نظر آتا تہا
اِس موقع پر جو کلام بلاغت نظام اور تقریر بے نظیر اُسنے کی اُسکے سُننے سے سامعین مین
سے ایک شخص کہتا ہے کہ مختلف قِسم کی فصاحت و بلاغت اور ہر نوع کی خوش تقریری اور
طلاقت جو زمانہ متقدمین سے تا متاخرین تک سُنی گئی تہی اور جو کچہہ جودت اور جولانی کیلون
کی تخیلہ مین آسکتی ہے اور جسقدر کہ شوکت و عظمت پارلیمنٹ کی متصور ہوسکتی ہے اور
جیساکہ داب و آداب واعظ کا خیال ہوسکتا ہے کبہی برابر نہوگا۔ اُس روز کی تقریر جو ویسٹ
منسٹر حال مین سُنی تہی وہ کونسی نظم کی خوبی اور حسن تہا اور وہ کونسی نثر کی قسم تہی اور
وہ کون سی فصاحت اور بلاغت خوش بیانی اور لسانی تہی جو اُس روز کی تقریر دلپذیر
سے متراوش نہ تہی - یہہ تعجب اور حیرت انگیز خوش بیانی اور تقریر بلاغت سحبانی ایسی
ہوئی تہی کہ جسکے نہ صرف جملہ سامعین اور حاضرین جلسہ نے تعریف کی - بلکہ وہ اُسکو سنکر
ایسے از خود رفتہ اور دیوانہ وار ہوگئے تہے جیسے کوئی سحر زدہ خود فراموش ہوجاتا ہے
القصہ متاعِ ہوش و حواس کہو کے سب نے بناچاری یہی درخواست کی کہ اب اِس جوش
و خروش کی تقریر کی برداشت ہونا دشوار ہے بہتر ہے کہ آجکا اجلاس برخاست ہو
جب شیریڈن صاحب نے دیکہا کہ اب کسی کو یارائے سماعت اور مجال فہم اُنکی تقریر

دیکھو دیکھو وہ اُس بڑے فصیح و بلیغ کا باپ جا رہا ہے ایسے کلمات کے سننے سے وہ
خوش ہوتا اور اپنے بیٹے کی شہرت سے پہولون نہ سماتا - یہ زمانہ شیریڈن کے کمال
عروج کا ہوا - اِدہر جماعہ ندماء و وزرا و اُمرا سے محبت اور اخلاص اُدہر شاہزادون
اور رئیسون سے اُلفت اور دوستانہ اُنس و تعلق و رفاقت خود اپنا عہدہ بڑا لیکن انجام
کار اِس بات کا نہایت تلخکامی سے تجربہ ہوا کہ وہ شئے جسکے حصول مین اُسنے اس گرا
گرمی سے سعی کی تہی مثل سراب کے فریب وہ ثابت ہوئی نہ ہی اُصول کو چھوڑ عیش و
عشرت مین ڈوب گیا بڑہاپا آ پہونچا اور توشۂ آخرت کی فکر اور منزل ناگزیر کا سامان
کچھہ نہین کیا اجنا سو نہ چھپانے لگے - اور کاتب سوانحعمری کا بیان ہے کہ ہر روز
اُسکی مصائب اور کمبختیون مین ترقی ہوتی گئی - اور جو جو چیزین اُسکو نہایت عزیز تہین
اُسنے اُسکو مفارقت کرنی پڑی - وہ عمدہ سونہری جلد اور اوراق کی کتابین جو تحفتاً
دوستون نے پیش کی تہین مرتہن کی الماری مین تہین - اور وہ نادر پیالہ بہی جو اُسکو
رئیس شہر اسٹافورڈ نے ہدیتاً دیا تہا رہن رکہہ دیا گیا اور اُسکی پہلی زوجہ کی تصویر اگرچہ
درحقیقت فروخت نہین ہوئی لیکن اُسکی نظرون سے پوشیدہ ہوگئی اور بیگانون کے
ہاتہہ آئی لیکن باوجود ان مصائب اور سختیون کے ایک مصیبت جو باقی رہی تہی وہ
بہی آئی یعنی قرضخواہون نے اُسکو گرفتار کرایا اور وہ قیدخانہ بہیجا گیا آگے اب مقام
عبرت ہے سراسر حیرت اور حسرت ہے کہان وہ شاہانہ ایوان اور اُسکا یہہ مہمان
وہ خاطر وہ تواضع وہ تعظیم وہ تکریم وہ آب وہ لحاظ وہ پاس وہ آداب اور کہان
یہہ جگہہ یہہ مصیبت یہہ سختی اور یہہ حالت یہہ حال یہہ تکلیف یہہ مصائب - حیران آل
اپنا دیکھہ کر وہ زار زار رویا آنکھون سے آنسوؤن کے دریا بہائے بڑی بڑی مشکلات
کا سامنا ہوا اور بڑے بڑے بول آگے آئے - قصہ کوتاہ اس مرتبہ تو رہا ہوگیا
لیکن پہر دوبارہ مصیبت مین مبتلا ہوا -

ظفر

ایک داغ دل کا کہنہ ہوا تھا تو پھر ہوئے — پیدا ہزار داغ جگر پر نئے نئے

جب اُسنے دیکھا کہ کوڑی پیسہ پاس نہین رہائی کی آس نہین تو ایک دوست کو لکھا کہ اے
حبیب دلبند تم مجھسے ملو اور میرے حال پر رحم کرو دیکھو مین کیا تھا اور کیا ہو گیا
اب سب قرضہ کا تصفیہ ہو گیا ہے صرف پندرہ سو روپیہ اگر اُدہر مِل جاتا تو سب مشکلین آسان
ہو جاتین - ایسے وقت مین کہ مین تباہ اور برباد ہو گیا ہون اور میرا دل ٹوٹ گیا ہے
تمہین خبر لو تو لو ورنہ اَور کون پوچھے گا - دیکھو بہائی - شعر

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست — در پریشان حالی و درماندگی

ہر طرح کی مصیبتون کا اُسکے بستر مرگ پر ہجوم تھا اور مرتے دم تک زندان خانہ کا خوف و
ہراس رہا - مصاحبون اور دم سازون نے آمد و رفت ترک کردی اور دنیا کے مصائب
مین گرفتار ہو کر تن تنہا نا اُمیدی اور دل شکستگی اور غم و اندوہ کی حالت مین اُسنے اپنی
آنکھ میچی - وفات کے بعد ہی فوراً بہت سے ذی خطاب اور ذی دول دوست جو
بیماری مین عیادت تک کو بھی نہ آئے تھے جنازہ کے گرد جوق جوق جمع ہو گئے ایسے
دوستون کے اشعار ذیل حسب حال ہین - مولف

دلا تھے بہت دم بھرتے جو کل تک آشنائی کا — رفاقت کا محبت کا مودت کا صفائی کا
دلا جو جذبِ اُلفت سے بہاتے اشک تھے ہر دم — دلا دم بھر بھی جنکو شاق تھا صدمہ جدائی کا
سرِ بالین نہ آئے اور وقت مرگ آ پہونچا — ٹھکانا ہے کہین یارون کی ایسی بیوفائی کا
کسی نے حال تک پوچھا نہ اُس بیمار بیدل کا — کہ جسکو کہتے تھے پیارا ہے یہ ساری خدائی کا
نہ آئے تا دمِ مرگ اسکے گو ہمراہ لاشے کے — بہت اتراتے تھے اور تھا زعم اُنکو آشنائی کا

فصیح و بلیغ کی بسر حیات کا یہ طریقہ تھا - اگرچہ شہرت اور لوگون کی محبت اُسنے حاصل کی اور
تیزی اور ذہانت اور فہم و فراست سب اُسکا حصہ تہے - مگر چونکہ اُسکا دل صرف اِس
دُنیا کے کاروبار اور اشغال کی طرف مائل تہا اِس لیئے وہ سب شغل شراب کے بن گئے -

دست کار

دست کار

جن حضرات کا تذکرہ اِس کارنامہ پند و نصائح اور دستور العمل حیرت و عبرت اور افسانۂ مایوسی و حسرت مین ابتک کیا گیا ہے اُنکی خوشی کا سرمایہ صِرف اُن اُمور کی تلاش اور سعی مین پایا گیا ہے جو مخصوص اِس سراچۂ فانی کے کاروبار سے متعلق تھے۔ اب ہم اپنے خیالات کو بدل کے اُن حضرات کے حالات و شکر و شکایت اور حکایات خالی از اطاعت و طامات لکھتے ہین۔ جنہون نے علم و ہُنر کی تلاش مین آنکھون کی بصارت کھوئی دل و دماغ کی طاقت گنوائی اور انجام کار سوائے مایوسی و حرمان کے اُور چیز اُن کے ہاتھ نہ آئی۔

اِس قسم کے جامع اشخاص مین۔ ہم دست کار کو سب کا صدر نشین انجمن بیان بناتے ہین۔ خیالی پیکر تصویرات کو کاغذی پیرہن پہناتا۔ وہی صُور نادرات مُدرکات کو طیلسان مُوے پر قلم سے آب و تاب دے کر چمکاتا۔ سنگ خارا تراش کے اشکال عجیب و غریب بناتا۔ مانی کو ایجاد نوی سے شرماتا۔ بہزاد کو صانع کلکی سے خوبی خجالت مین ڈوباتا۔ ارژنگ کو ریختہ مو قلم سے نقش دیوار بناتا۔ آذر کو تیشہ بُت تراشی سے اپنی ہم سنگی مین پاسنگ بھی نہ سمجھتا۔ نقاش ازل کے نگارستان صنعت اور مصور حقیقی کے کارستان قدرت کو اپنی نقاشی کے شبیہ کرتا وہ ہوبہو اور عین بعین شکلین کھینچتا اور تراشتا جنکے مُعائنہ سے معلوم ہو کہ فقط بولنے کی دیر ہے صِرف جان ڈالنی باقی ہے ہاتھ کی صفائی اور باریکی بصارت کی تیزی عقل کی رسائی خیال کی بلند پروازی ذہن کی جودت حافظہ کا قیام دست کار کے کام ہین اور انہین کامون اور خیالات مین اُسکی خوشی کے اسباب ہین۔ اگر کاش ایسے خیالات مین سدا سرنگون اور ہمیشہ نگاہ بدیوار رہنا تبعیت اُصول مذہب و قواعد ملت ہو تو اس پیشہ سے بھی صدہا اور ہزارہا طرح کے مفاد مستنبط ہین لیکن اگر یہ جانکاہی صِرف بپابندی اُصول دنیاوی

ہو اور یہہ سب تن پروری اور تن آسانی کے تہہ کنڈے ہُون جیسین عموماً سب غلطان

ہیجان ۔ جتنے ہین تو دست کارِ کے پیشہ کی تمثیل ہی زندگی کو سُراب آسا دکہاتی ہے غریب اور

دُہو کے مین پہنساتی ہے ۔ چند سال گذرے ہین کہ ایک نوجوان دست کار آفت کا

مارا زندگی سے بیزار مرگ کا خواستگار مصیبت مین مُبتلا مفلسی اور محتاجی کا آشنا رنج تپت

یہہ کہتا ہوا جان بحق ہوا کہ ایک زمانہ زندگی کو اچہا جانتا ہے اور شربت سا میٹہا سمجہتا

ہے مین تو اُسکو وبال جان جانتا رہا اور تلخ تر از حنظل اور یہہ قول ہے ۔ شعر

جب کوئی کہتا ہے ہستی کو کہ ہستی خوب ہے ۔۔۔ اُسکی غفلت پر فنا اُسوقت ہنستی خوب ہے

اِسی طرح اور بہت لوگ کہہ گئے ہین ۔ اور اِس قول کی تائید مین متفق اللفظ ہین ۔ **ڈیوڈ**

اسکاٹ صاحب ۔ مرحوم مشہور و معروف اسکاٹ لنڈ کے قدرتی ذہین و

ذکی مصوّر کے سوانحہ عمری پڑہنے سے بہی اِسی قول کی تصدیق ہوتی ہے ۔ ایک جگہ

اُنہون نے لکہا ہے کہ اِس فن کے شوق مین اِس قدر محو ہو رہا ہون کہ یہہ شوق مجہے

جن ہو کر چمٹا ہے کسی طرح چہوڑائے نہین چہوڑتا اور عذاب جان ہو گیا ہے ۔ شاعرون

کی طرح رات کا سونا جاتا رہا اور کا چین باقی نہین رہا آٹہون پہر مجذوبون کی سی ایک ہی

دُہن ہے ۔ جتنی تصویرین اُسنے اِس دلسوزی اور جانگدازی سے بنائین ایک بہی نہ

بکی ۔ جہان فروخت ہونے کو بہیجی گئین وہان سے واپس آئین اور آخر الامر دُنیاوی اُمید

کے ناکامیاب خواب و خیال کی بندشون سے تنگ آ کر بیالیسوین سال اُسنے وفات پائی

پراکٹر صاحب برٹن کے نوجوان سنگتراش کا حال بہی ایسا ہی پُر تاسف وملال

سُنا گیا ہے اور سُرابِ صنعت کا دل دوز نمونہ ہے ۔ پہلے پہل جو سنگ مرمر کی تصویر

ڈایومیڈ سی کی اُس حالت کی جب اُسکو جنگلی گہوڑون نے پامال کر کے ہلاک کیا تہا اُسنے

تراشی اُسکو دیکہہ کے بڑے بڑے مصنف و سنگتراش ششدر و حیران رہ گئے ۔ اور سب نے

بالاتفاق کہا کہ فی الواقع اِس شخص کا خیال یونانی سنگتراشون کے خیالات کی بلند پروازی

ڈیوڈ اسکاٹ صاحب

پراکٹر صاحب

کے برابر ہے اور نفس الامر یہ ہے کہ یہ تصویر ایسی تہی کہ ہر ایک شخص اسکی باریکی اور صنعت کو
پہونچ جاوے - یہ تصویر کسی نے بہی خرید نہین کی اور اس نوجوان سنگ تراش نے
مایوس ہوکر اُسکو اپنے ہاتہ سے پہینک دیا اور پاش پاش کر ڈالا اور کچھہ خیال نہ کیا کہ کس
محنت سے راتون بیدار رہ کر اُسنے اُسکو تراشا تہا - اور کچھہ پرواہ نہ کی کہ جو کچھہ تہوڑی بہت
اُسکی معاش تہی وہ سب اُسکی طیاری مین اُسنے صرف کی تہی - انجام کار جب اُسکے اقبال
کا ستارہ کچھہ کچھہ چمکنے کو ہوا تو مفلسی اور تندخوئی کے سبب سے بیتاب ہوکر اِس جہان
سے گذر گیا - اِس مطلب کے بیان کی غرض سے اب ہم ایک اَور تمثیل حیرت اور عبرت
آمود لکہتے ہین - اور اِس تمثیل کے واسطے **رچرڈ ہیڈن صاحب** دستکار کو
منتخب کرتے ہین اور اُسکے ماتم زدگان وابستگان اور متعلقان کے زخمون کو نشتر قلم سے
چہیڑتے ہین - غرب انگلستان کے کسی بندرگاہ مین رچرڈ ہیڈن صاحب صدی گزشتہ
کے آخر مین پیدا ہوا تہا ایک روز اتفاقاً **سر جوشوا رینالڈ صاحب** کے لکچرون کو
جو صاحب موصوف نے فن مصوری کے بارے مین لکہا تہا اُسنے دیکہا اور ایک ہی نشست
مین شروع سے آخر تک مطالعہ کر گیا اور اُسی وقت سے اُسنے اِس فن مین دستگاہ کامل
پیدا کرنے کا ارادہ مصمم کر لیا - دوست آشناؤن نے ہزار چاہا کہ وہ اِس قصد سے باز رہے
کسی نے طعنہ دیا کسی نے مضحکہ کیا کسی نے مالیخولیائی بتایا کسی نے کچھہ کہا کسی نے کچھہ
مگر سب کا سمجہانا دوستانہ نصیحت اور فضیحت کرنا اُسنے نہ مانا آخر کار سنہ ۱۸۰۴ مین اٹہارہ برس
کی عمر تہی کہ صرف دو سو روپیہ نقد لیکر نوجوانی کے جوش اور کامیابی کی اُمید سے
متوقع اپنے وطن سے لندن کو روانہ ہوا اُسوقت کی خاص اُسکی تصویر آجتک بطور
یادگار بڑی احتیاط سے محفوظ رکہی ہوئی ہے -
ایک منصف جسنے اُسکی اِس تصویر اور اُس تصویر کو جو فقط چند روز قبل اُسکی
وفات کے کسی نے کہینچی تہی دیکہا اور بتلایا یا دی ہے کہ اِس دستکار کی دونون تصویرون

بنجامن ہیڈن

کے بمقابل دیکھنے سے افسوس آمیز لطف ملتا ہے - یہ تصویرین اگرچہ باہمدگر مشابہ ہین کیونکہ ایک ہی شخص کی ہین لیکن تاہم بڑا اختلاف ہے اسوجہ سے کہ پہلی تصویر اُسوقت کی کھینچی ہوئی ہے جب وہ اٹھارہ برس کا تہا اور دوسری تصویر اکتالیس برس کے بعد کی کھینچی ہوئی ہے - ایک تصویر کے دیکھنے سے نوجوانی کی نئی اُمیدین کامیابی اور جوش کی حالت ہویدا ہے دوسری تصویر کے ملاحظہ سے تفکرات کے مصائب اور مایوسی چہرہ پر جہریان بشرہ سے ملال اُس ساٹھ برس کی عمر کے آدمی کا پیدا ہے -

ہیڈن صاحب کو لندن مین کچھ بہت عرصہ نہ ہوا ہوگا کہ اُسکے کمال کی شہرت عام ہوئی - اِس نوجوان نے نہین چاہا کہ گذرے ہوئے دستکارون کی تقلید کرے اور قدیمی لکیر پیٹے بلکہ اپنے ذہن خداداد اور ذکاوت جبلّی سے نئے نئے ڈہنگ پیدا کیے اور عمدہ عمدہ ایجادین کین اور وہ صنعت اور دستکاری کے غوامض اور باریکیون کا موجد ہوا کہ زمانہ سابق کے نقاشون اور مصوّرون کو سب بہول گئے - اِس عرصہ مین اُسنے حضرت سلیمان کی تصویر اُس حالت کی کھینچی جب کہ وہ تخت پر بیٹھے ہوئے عدل و انصاف کررہے تھے اور اُسکے صلہ مین آٹھ ہزار روپیہ ملا اور بہت سی تعریف ہوئی - جب اِس تصویر کو مشہور نقاش ویسٹ نے دیکھا ایسا اُسکے دل پر اثر ہوا کہ بے تحاشا اُسکے آنسو نکل آئے - بعد اِس کے اُسنے حضرت عیسیٰ کی اُس حالت کی تصویر بنائی جب وہ یروشلیم مین داخل ہوتے تھے - ہزارہا آدمی اُسکے دیکھنے کو آئے تماشائیون کا ہجوم ہوا تصویر کی دہوم سے ایک میلہ لگا ہزارہا روپیہ دستکار کو ملا اور تحسین و آفرین علاوہ تہی - یہی دستکاری کے شہرت کے عروج کا وقت تہا - کسی نے نقل عصہ کہا کیٹس صاحب اور ورڈسورتھ صاحب شاعرون نے اُسکی مدح مین قصاید کہے - ورڈس ورتھ صاحب سے نامور شاعر نے بہی قطعات اور رباعیات اور مخمسے لکھے - جس شہرت کے واسطے یہ نوجوان مصوّر لندن مین آیا تہا وہ اُسکو حاصل ہوئی

اور سب ارمان اُسکے نکلے خوش نصیبی اِسکو کہتے ہین کہ کبھی اُسکی محنت مثل اَور دستکارون
کے رائگان نگئی - اور بڑی قدر و منزلت اور لیاقت سے اپنے زمانہ مین متمیز و ممتاز
رہا - یہہ کیا اچھا موقع تہا کہ وُہ اسرار سرور خاطر کی ماہیت پر جسنے بہت لوگ غافل رہے
مین قادر ہوجاتا اگر ہنوا اور نہایت افسوس ہے کہ وہی شراب کے فریب مین آگیا
نام کا مغرور مزاج بادشاہ ہونگا - رہے جہونپڑے مین خواب دیکھے محلون کا - ہربات
مین گرما گرم اور تند مزاج نہایت تنگ ظرف ہوگیا ایسے غصہ ور کو دشمنون کے تلاش
کی کیا ضرورت ہتی - مصرعہ دوست دشمن ہوگئے سارا زمانہ پہر گیا ؛ - اور حضرت دستکار
کی عمدہ سے عمدہ قلم کاریون کی کسی نے بات تک نپوچہی کچھہ گلنے رانپتے نقط اُلٹے
تلّلے رہ گئے قرضخواہون نے ستایا تقاضا شدید ہوا نالش کی نوبت آئی اور حضرت محبس
مین محبوس ہوئے - جتنی بہتر سے بہتر تصویرات بنائین وُہ سب مفلسی مین بنائین اور
ایک نہایت عمدہ اُسوقت کی کہینچی ہوئی ہے جب حضرت محبس مین مقید تہے - بڑی
جان فشانی سے وُہ اپنی اولاد کو تعلیم کرتا - سب سے زیادہ رنج اُسکو اِس بات کا ہوا
کہ عوام الناس نے اُسکی صنعت کاریون کے نسبت اپنی نفرت ظاہر کی اور اُسکے مذاق
اور پسند کو حقیر جانا ہر سال اُس دلِ دُکھے دست کار کو اُمید ہوتی کہ اب یہہ سال اچھا ہوگا
اِسمین خوب بِلیگا - نصیبے کا ستارہ چمکیگا عُسرت رفع ہوگی - تنگدستی کی شکایت اب نہوگی
لیکن بدبختی ایام کی گردش نصیبون کی سختی ہی اُسکو دم لینے دے جو سوچا وُہ اُلٹا ہوا
اور روز بروز اُمید قطع ہوتی گئی یاس بڑہتی گئی - جب دیکھا کہ افلاس بہت ستاتا ہے فاقون
رہنا ہوتا ہے بہوکون مرنا پڑتا ہے آئی تو روزی نہین روزہ یونہین ہر روزہ بسر کرنے
کی نوبت پہونچی تو ایک مرتبہ پہر وُہ آمادہ ہوا اور عدم التفاتی اور استغنائی سے عوام الناس
کو پہر التفات اور توجہ پر متوجہ کرانا چاہا - یہہ تدبیر نکالی کہ جتنی عمدہ عمدہ اور نفیس نفیس
تصویرین ہین اُنکو ایجپشن ہال مقام مین لے جاکر رکہیے اور اُس نمائش گاہ کے تماشا

دیکھنے کو عوام کو بلاوے کہ اسی حیلہ سے کچھ دن کی روٹیاں چلیں۔
کسی دستکار کے سوانح عمری میں کوئی ایسا فقرہ نہیں دیکھا گیا ہے کہ جسمیں اتنا
حزن وملال اور حرمان اور اندوہ سے زیادہ جو ہیڈن صاحب کے حالات کے لحاظ
سے پایا جاتا ہے پایا جاوے کسی کے حالات اُسکے مصائب اور تفکرات کی حکایات
سے فائق اور بدتر نہیں ہیں۔ غرض کچھ روپیہ ادہر اودہر سے جمع کرکے اور بڑی خوشامد
سے عوام پر اپنا حال زار ظاہر کرکے اِس غریب الوطن مبتلائے رنج و محن و ستمکار نے
ایوان مصر میں اپنی دستکاریوں کی نمائش کی اور بکمال آرزو نتیجہ نیک کا منتظر رہا۔
اِس نتیجہ کے دریافت کرنے اور اس ارادہ کے انجام پر مطلع ہونے کے واسطے ہم دور
کیوں جائیں اُسی کے روزنامچہ میں جو اُسکے قلم کا لکھا ہوا اُسی کی زبان ہے نہ دیکھ لیں
اِس روزنامچہ کے شروع میں **کنگ صاحب** کی اسپیچ کے چند فقرات جو شاہنشاہ
نپولین کی سلطنت کے انقلاب کے بارے میں لکھے گئے تھے عنوان کے طور پر تحریر ہیں
اور وہ یہ ہیں۔ جو کچھ ہے سب حمق ہے اُسکی آخری مصیبت تو نہ روکے روکی جا
سکتی ہے اور نہ ٹالے ٹل سکتی ہے اور نہ اب اُسکے آنے میں توقف ہو سکتا ہے اور
اُسکے بے ہنگام خارج از محل ہیروپ اُسکے اوج عروج کو صفحہ روزگار سے مٹا دینے کو
اور اُسکی سلطنت کے انقلاب کو باعث عبرت اور مضحکہ قرار دینے کو کافی اور بس ہیں۔
روزنامچہ کی ابتدا یہ ہے ۴۔ اپریل تصویرات کی نمائش کا پہلا دن آیا دن بھر
مینہہ برستا رہا اور کوئی نہ آیا۔ اے کاش اگر یہ نمائش چھتیس برس قبل قرار دیجاتی تو
کیا خوب ہوتا۔ ممکن نہ تھا کہ بارش کے سبب سے کوئی نہ آتا۔ چند ہفتے کے بعد یہ اُسنے
لکھا کہ جس متانت اور فطانت کے ساتھ میری نمایش گاہ کے کھلنے کا اشتہار بعبارت
رنگین لکھا گیا تھا اُس عبارت سے بڑھ کر بھلا اور کس اشتہار کی عبارت ہو سکتی ہے
لیکن باوجود اِس کے بھی فقط پونے بارہ روپیہ مجکو ملے کسی نے آٹھ آنہ کے پیسے بھی زیادہ

نہ دیئے مجھکو ۵۰۰ کے اِس بات پر افسوس اور رونا آتا ہے کہ یون تو ہزارہا لوگ نام اپنا
ہونے کو دیکھنے بیٹر مین گھسے جاتے ہین چلے آتے ہین شور و غل مچاتے ہین۔ مگر میرا
اشتہار دیکھنے کو تو دیکھتے ہین پر پڑھتے نہین۔ آنکھین تو اُنکی اشتہار پر ہین مگر خیال کہین
اَور ہے اب کوئی نباہ کی صورت نہین اور میری حالت نہایت خطرناک ہو رہی ہے۔
قرض بدرجہ ہوگیا ہُون اور لوگ جو مجھپر رحم نہین کرتے اِس سے میرا دل علاوہ
بیٹھا جاتا ہے۔ ابھی میرے پاس ایک وکیل کا خط آیا ہے اِس خط کو لیتے ہی مین
تصویرکشی کی تپائی کے سامنے بیٹھا ہوا ہُون اور سوچ مین خود فراموش ہو رہا ہُون
میرے دماغ مین بھی خلل آگیا ہے کیونکہ اب میری شامت آنے مین تھوڑا عرصہ باقی
ہے اور بربادی اور مفلسی سامنے آنکھون کے دکھائی دے رہا ہے دیکھیے کیا ہو
اور کیونکر ہو۔

اِس سے زیادہ لکھنا اب ضرور نہین کیونکہ جو نتیجہ ہُوا اُس سے سب واقف
ہین۔ یہہ بدنصیب دستکار مجنون ہوگیا اور موت نے نہایت خوفناک بھیس بدل کے
اُسکو اپنی شکل دکھائی اور دستکار کا خاتمہ ہُوا۔ مسٹر سیڈن صاحب کے آخیر فقرات
روزنامچہ پڑھنے سے جو نہایت دردآلود ہین دل پر بڑا اثر رنج و افسوس کا پیدا ہوتا ہے
زیادہ تر اِس وجہ سے کہ وُہ فقرات اُسوقت کے لکھے ہوئے ہین جب اُنکا دنیا سے
کوچ کا وقت قریب تہا۔ وُہ یہہ ہین۔ ۱۴ مئی۔ مجکو اپنے وطن چلے ماتہ سے لندن
روانہ ہوئے بیالیسواں سال ہُوا اپنے اپنی نمائش گاہ ایک ہزار ایک سو دس روپیہ کا
ٹوٹا اُٹھا کے بند کی۔ غور کرو کہ اِس دستکار کی زندگی کے شروع ایام اور زمانہ آخر مین
کس قدر اختلاف ہے دیکھو تو گذشتہ کا زمانہ نوجوانی اور جوش اور کامیابی کا تہا اور
دُوسرا زمانہ بے دلی خستگی اور ستم رسیدگی کا تہا۔ دونون کو باہم مقابل کرنا نہایت دردناک
کام ہے۔ کہان گئین وُہ بلند نظری کی امیدین اور کیا ہوئے وُہ دن۔ بے تامل

دل سے آہ نکلتی ہے اور آہ کے ساتھ یہ الفاظ نکلتے ہین۔ کہ وہ سب خواب ہو گئے۔ اور
نہایت رنج و الم کے تجربہ سے دریافت ہوتا ہے کہ وہ سب فانی اور بے ثبات شل سراب کے تھے

دنیا خوابے و زندگانی درو ے   خوابیست کہ در خواب ببینی آنرا

اس زمانہ کے ایک قابل مصنف نے ہیڈن صاحب کی نامساعدت ایام کی حسرت
آمود حالات کے شروع مین لکہا ہے کہ اس بدنصیب انغراف کے دل کے جوشون اور
اُمیدون اور بیاپے کوششون اور نا اُمیدیون اور اُس اخیر کے حسرت افزا اور افسوس
آمود مہینے کے اسکی لکہی ہوئی روزانہ سرگذشتون ناقابل بیان کا بلا ملال اور رنج کے
پڑہنا ناممکن ہے بڑی محنت اور جانکاہی دلسوزی اور جانفشانی سے ایک کام کیا جس
اسکو بہروسا تہوا۔ کہ اب جلد ضرور خاطرخواہ صلے گا اور جتنے کہ آفات و مصائب جہیلنے پڑے
ہین انکا نعم البدل ہو جائیگا۔ وہ بڑی محنت کا کام یہ تہا کہ اسنے عوام کے واسطے
ایک نمایش گاہ قرار دی اور اسمین نہایت عمدہ اور نادر تصویرات جنکی صنعت اور خوبی
سے فن مصوری کی عظمت اور فوقیت ظاہر ہوتی تہی جمع کین۔ لیکن جب نمایش گاہ
کا دن آیا تب اسنے اپنی اُمیدون کو ہمدوش مایوسی پایا کسی نے ہی کچہ توجہ نہین
کی۔ ہرگز مبتلائے نہین ہوا تا وہ دن جسدن اُمید تہی کہ اسکو اپنے قلم کی داد ملے
گی اور پہلا سا اسی پہر حاصل ہوگا۔ اور کبہی نہ بہولے گا اُس ہونے کا تماشا دیکہنے کو
ہر روز گرد و باشون کا ہجوم آور ہونا۔ جنہون نے اُس ہونے والے کی جیب دولت
سے پُر کر دی۔ حالانکہ اُس دولت کا اگر عشر عشیر ہی ہوتا تو اس محتاج انگلستان کے
مصور تنگدست کارکو مصائب سے نجات دیتا اور موت سے بچاتا۔ اس حکایت کے
پڑہنے سے نہایت عبرت آتی ہے کہ لندن ایسے دارالسلطنت مین جو تمام دنیا کے
سب سے بڑے شہرون مین ہے جہان تمام دنیا کے سب سے زیادہ مالدار
رہتے ہین ایسے لوگون مین دست کار کا وہ حال ہو جسکا یہ تال ہو۔

شاعر

اور اُور علوم و فنون اور ذکاوت اور ذہانت اور فراست اور متانت کی پیرویوں کے
مضمون کو جو واسطے حصولِ خاطر کے ہوئے ہیں شاعر کے بسر حیات کے مضمون بدلنا
ضرور ہے الواپ اِس بیان کی طرف توجہ مبذول ہے - نازک خیالی کی ترقی میں محنت
کرنا الفاظ مترادف اور متنا قضہ کا بموقع مناسب بٹھانا محاورات و مصطلحات کا پیدا کرنا
استعارات و تشبیہات کی تلاش دل خراش - براعت الاستہلال اور اضمار قبل الذکر کا بموقع
مناسب استعمال اُن الفاظ و خیالات پر حاوی اور قادر ہونا جو دفعتًا دل میں آتے ہیں
مگر شرمگین عروس کی طرح فورًا جلباب خفا اور پردہ حجاب و حیا میں مختفی و متواری ہو جاتے
ہیں اُن مشکلات اور مراحل دشوار گذار نکات خوبی اور مضامین خوش اسلوبی کے ایجاد جو
بکایک گوشہ دماغ میں سماتے ہیں اور نہایت باریکی اور حُسن سے لکھے جاتے ہیں اور اُن
خوشیوں کا مزا حاصل کرنا جنکا ذائقہ فقط وہی شخص پا سکتا ہے جسکا دل و دماغ نہایت صاف
اور نازک ہو اور جنکا لطف صرف وہی شخص اُٹھا سکتا ہے جو تعلقات دُنیا و عقبےٰ سے کنارہ
کش ہو کر عروض و قوافی اور وزن و تقطیع اشعار میں غلطاں و پیچاں ہو کے اپنے
آپے کو بھول جاوے خود فراموش ہو جاوے شعرا کا دل بہلاؤ ہے لیکن جان لو
کہ جبتک خدا کی حمد و ثنا کی طرف شاعر کی توجہ ہے تب ہی تک نہایت برکت اور بزرگی اور
فائدہ اور خوشی ہے اور جب اِس دنیا کے ذوق شوق اور ترغیبوں اور جوش و خروش
پر سخن سرائی ہے تو سراسر ژاژ خائی ہے اور ہرزہ درائی - تجربہ سے بخوبی ثابت اور تحقیق
ہو چکا ہے اور بہت سی دردناک اور افسوس کرنے کے لائق تمثیلیں موجود ہیں جنسے ظاہر
ہے کہ کیسا ہی کوئی شخص طبیعت خداداد رکھتا ہو اور کیسا ہی کسی شخص کو قدرت نے
مادہ اور ملکہ عطا کیا ہو جب دُنیاوی اشغال کے خیالات میں مصروف ہوگا ضرور
مصیبت زدہ رنج و آلام کشیدہ ہوتا ہے اور زندگی بھر اُسکی نحوست اور ناقدر جامی گندی ہے -

فردوسی طوسی

فردوسی طوسی نے جب شاہنامہ محمود غزنوی کی فرمائش کے مطابق تصنیف کیا تو کئی ہزار
اشعار کے صلے مین بجائے فی شعر ایک اشرفی کے ساٹھ فی شعر ایک روپیہ دیا فردوسی نے منظور
نہ کیا اور اشعار ذیل منظوم کر کے اپنے وطن چلا گیا اور مایوسی اور حسرت مین اپنی جان شیرین گنوائی۔

اگر مادر شاہ بانو بودے	مرا سیم و زر تا بہ زانو بودے
پرستار زادہ نیاید بکار	اگرچہ بود زادۂ شہریار
کف شاہ محمود عالی تبار	نہ اندر نہ آمد سہ اندر چہار

سوائے ان اشعار کے اور اشعار بھی بہت ہین۔ ان شعروں کو کوچہ و بازار مین لڑکے پڑھتے پھرتے
تھے محمود نے جب دیکھا کہ اسکی نہایت بدنامی ہوئی تو ساٹھ ہزار کی گاڑیان روپیون کی فردوسی کے
گھر بھجوائین۔ مگر جس روز یہ روپیہ فردوسی کے مکان پر پہونچا اُسی روز وہ مر گیا اور اُسکا جنازہ نکلا۔

عنایت اللہ

عنایت اللہ نے جب کتاب بہار دانش بنا کے بادشاہ کے حضور مین پیش کی تو چونکہ
وہ کتاب بعبارت رنگین و نثر نگین عورات کے مکر اور مستورات کے فریب کے بارے مین لکھی گئی تھی
اور زبان بھی اُسکی خلاف تہذیب کے تھی بادشاہ نے فرمایا کہ عنایت اللہ نے موتیون کو
گوبر مین ڈال دیا ہے۔

میر یار علی جان صاحب

میر یار علی۔ جان صاحب تخلص کو تو تمام ہندوستان
جانتا ہوگا۔ کیونکہ اُن کے مزخرفات خمسے اور ریختی کا تعزیرات ہند قانون فوجداری کے اجرا سے
پہلے بڑا رواج تھا۔ خصوصاً لکھنؤ مین جسکو تھوڑا زمانہ ہوا ہے ہر مشاعرہ مین حضرت تشریف لیجاتے
تھے وہان انکی مضمون کُشی پر بڑا شور و غل سامعین کا ہوتا چارون طرف سے واہ واہ
کی صدا آتی اور لاحول ولا کی جگہ سبحان اللہ و صل علے سے کان بہرے ہوتے تھے
مگر اُس کاکل و راز حنائی سے رنگے ہوئے ہاتھ والے یار علی کا زمانہ پھر یا نہ رہا ہیہات
ہیہات اُسکے کچھ ہاتھ نہ آیا اے کاش یار علی حمد و نعت گاتا اور اس طور پر ٹال نہ بیہاکا۔

سیویج صاحب

جانسن صاحب کے دوست **سیویج صاحب** کی زندگی کے حال سے انگریزی جاننے
والے خوب واقف ہین چیٹرٹن صاحب کا حال بھی خالی از ملال نہین نوجوان عمر مین یہ مشہور

شاعر لندن میں اس غرض سے آیا کہ یہاں اُسکے علم و فضل کی بڑی ترقی اور قدر ہوگی جب وہ شہر میں پہونچا تو اُسنے لکہا کہ آہا کیا کیا عمدہ عمدہ ذریعے یہاں میری کامیابی کے لیے مہیا اور موجود ہیں لیکن چند مہینوں کے بعد ہی مفلسانہ دفن کیا گیا اور اُسکا جنازہ شولین اسٹریٹ کے محتاج خانہ سے اُٹہا۔ برن صاحب شاعر کے حالات کے ملاحظہ سے بہی رنج واندوہ کے علامات ظاہر ہیں۔ دم نکلنے کے قریب تہا اور اُسکی زبان سے نکلتا تہا کہ بچاؤ بچاؤ مجکو زندان خانہ کی وحشت انگیز مکروہات سے بچاؤ جب وہ اُس بیماری میں مبتلا تہا جس سے تندرست ہوکر نہ اٹہا اُسنے لکہا کہ اب مجکو تندرست ہوکر یہ نظم لکہنے کو ایک عرصہ چاہیے۔ مجکو عاقبت کی قدر اب معلوم ہوتی ہے جیسے میں اس بیماری کی مصیبت میں گرفتار ہوں میرا چہرہ زرد ہے دل میں درد ہے اور رہ رہ کر تکلیف جو ہوتی ہے اُسکا صدمہ اسقدر ہے کہ موت کی گہڑیاں گن گن مصرعہ دن سے ہم رات کیا کرتے ہیں اور رات سے دن۔ مصیبت میں آنکہیں بند ہوئی جاتی ہیں اور جب کہلتی ہیں تو نا اُمیدی سامنے ہے کم زور اسقدر ہوگیا ہوں کہ حالانکہ تم مجکو خوب پہچانتے ہو لیکن اگر اب دیکہو تو ہرگز نہ پہچانو۔ میں اب گہڑی ساعت کا اور مہمان ہوں اور میری محنت کی پوچہو تو وہ بہی ماراہوا ہوں۔ مسٹر کمیل صاحب کا حال جنہوں نے اپنے عالم شباب میں جو ہر نایاب پلیژرس آف ہوپ نام نظم کی کتاب لکہی تہی کہ غم کی تمثال ہے صرف شاعرانہ شہرت ہی نہیں بلکہ عبرت انگیز حکایت ہے۔ اس شاعر کا پیمانہ عمر لبریز ہونے کو تہا کہ وہ اپنے دوستوں سے مخاطب ہوا اور بولا کہ اے حضرت اس دار ناپائدار میں یکہ و تنہا رہ گیا ہوں اور بیت۔

بوقت پیری جو سایہ من نیست یارِ من — گر آن ہم نار و طاقت شبہا کہ تار من

میری جورو اور بچے سب سدہار گئے صرف ایک بچہ جیتا ہے اور وہ بہی زندہ در گور ہے یعنی مجنون اُسکا مقام ہے اور اُسکی زندگی کی پوچہو تو صبح و شام ہے میرے پرانے پرانے دوست اور بہائی اور بہنیں دنیا سے کوچ کر گئے فقط ایک باقی ہے اور وہ بہی

برن صاحب

مسٹر کمیل صاحب

...ر انسانی حظوظ اور خواہشون اور ہذلون کو نظم مین لکھنے پر تو اسقدر وہ حاوی اور مشتاق
تہا کہ جو اُسکے اشعار سنتے اُنکے دلون مین بے تابانہ جوش آتا تہا بائرن صاحب کے دل مین
ابتدائے عمر سے علم و فضل سے شہرت پانے کا شوق پیدا ہوا تہا اور جب بہت ہی کم سن تہا
تب اُسنے اشعار ذیل لکھے۔ لمؤلفہ

شہرت پانے کی آرزو دل سے سدا	کہتی ہے مجہے جینے کو از بہر خدا
اسطرح جیون کہ بعد مرنے کے میرے	تعریف کرین کہ ہائے کہ وہ ایسا تہا
ققنس ہوتا کہ جل کے پہر راکہہ سے مین	جتنا اُٹہتا ہوا پہ اُڑتا پہرتا
پہر خاک مین ملجاتا اگر مین بائرن	اُسکے مجہے ذرہ بہی نہوتی پروا

یہ آرزوئین اُسکی بہت جلد پوری ہوئین - پہلے پہل اُسکی نظم کی اتنی قدر نہ ہوئی کہ جتنی توقع
تہی اور اس وجہ سے وہ کسی قدر مایوس ہوگیا تہا - لیکن پہر جو ایک بڑی نظم کی کتاب اُسنے
چہاپی اُسکی نسبت ایک ناقد نے کہا کہ شعرون مین صاعقہ کا اثر ہے طبیعت بلا کی ہے
اور برق خاطف کی سی تیزی رکہتی ہے - طرفہ تر یہ ہے کہ اَور شاعرون کو مشہور ہوتے
زمانہ گذرا - اِس شخص کی شہرت دیکہتے ہی دیکہتے ہوگئی - اِس کتاب کا تذکرہ ہر شخص کا ورد زبان
ہوا یہ کتاب ہر زبان کا وظیفہ بنی - اُسکے مکان پر بڑے بڑے نامی گرامی شاعرون کا
مجمع رہنے لگا صبح سے رات تک خوشامدیون کے ہجوم اکہٹے ہونے لگے اگر بائرن چاند تہا
تو اَور شاعر تارے تہے اُسکی میز کے گرد ہر آن اُس ثابت کو گہیرے ہوئے سیارے تہے
لارڈ میکالے صاحب لکہتے ہین کہ یہ شخص شاعر بے بدل اور ناظم بے مثل متبحر اور فاضل اجل
مشہور ہوا - تواریخ کے لحاظ سے ایسی سرعت سے مشہور ہوجانا کسی کی نسبت پایا نہین
گیا ہے - ہر چیز جو دل کو جوش مین لاسکتی ہے ہر چیز جس سے بڑی سے بڑی اور عمدہ
سے عمدہ اور مشکل سے مشکل آرزوئین بر آسکتی ہین خدا نے اُسکو بخشی تہی صدہا امیرون
اور رئیسون کے مجمع مین وہ گیا صدہا صحبتون اور مجلسون کا وہ زینت ہوا قوم کا فخر ہوا

قوم کی تعریف اُسنے حاصل کی اور نہ صرف قوم بلکہ وہ لوگ جنکی صفت و ثنا مین زبان خلق مصروف
ہتی اُسکے مداح ہوئے اُسی لندن مین جو پہلے شہر نا پرسان سا معلوم ہوتا تہا اُسنے نہ صرف
دیکہا کہ ہر امیر کا دروازہ اور ہر رئیس کا نفیس و عجیب کرہ اُسکے واسطے کہلا اور طیار ہے۔ بلکہ اُسنے
اپنے آپ کو اُس نہایت نام آور مجمع علما اور فضلا کا صدر نشین پایا۔ چند روز قبل چہاپنے اپنی
کتاب کے بائرن اپنے موروثی عہدہ پر سرفراز [illegible] طبیعت کی تیزی ذہن کی رسائی
ہتی جیسی ذکاوت اور دانائی ہتی ویسی ہی بلند ساری ہتی ویسا ہی عہدہ تہا۔ ویسی ہی اُسید
کا سنگاری ہتی۔ لیکن بالآخر یہ ثابت ہوا کہ جو کچہہ تہا شراب کا سا فریب تہا اور سراسر دہوکا تہا۔
مگر وہ چیز یا سوائے دیگر اسباب کے جسکے ذریعے سے سچی خوشی بالفرور حاصل ہوتی
ہے۔ وہ چیز جو اُصول مذہب کے خطاب سے مخاطب ہے اُسکو حاصل نہ ہتی۔ اس نعمت
سے وہ بالکل محروم تہا اُس عطیہ سے وہ دانستہ ناواقف بنا ہوا تہا۔ اگر اُسکو کبہی ایک لحظہ
کے واسطے بہی دین و ایمان کا خیال گذرتا تو اُسکی بیہودگیون سے اُسکا عدم وجود برابر
ہو جاتا۔ شروع ایام زندگی کے جو حالات روزنامچہ مین ہین اُنمین کوئی بہی ایسا مقام نہ ملیگا
جہان تضیع اوقات اور بیجا حرکات کے تذکرے نپائے جاتے ہون گے کہ جنسے مرنے کے
بعد بہی وہ ہدف تیر ملامت بنا ہے۔ اُسکے ایک ساتہی نیوسٹیڈ ابی کے رہنے والے کا بیان
کہ اگر نیند سے جاگنے کے وقت کی اوسط لگائی جاوے تو ایک نبجے دوپہر پڑتی ہے کہانے
پینے دو بجے جاتے باقی دن فضول شغلون مین ضایع ہوتا۔ شام کے سات بجتے ہی یار آشنا
تقے بدمعاش جمع ہوتے اور رات کو تین نبجے تک گپ شپ اور کہانے پینے مین وقت جاتا
شراب مین بکثرت آتین بوتلون کی بوتلین ڈہل جاتین۔ اور آدمی کی کہوپری کا جو پیالہ بنایا
گیا تہا اُسمین مہمانون کو شراب پلائی جاتی اسطور بسر کرنے کا جو نتیجہ نکلنا تہا وہ نکلا۔ رنجیدگی
برخاستہ خاطری رہنے لگی اور یہ مصرعہ خود اُسکا مقولہ تہا۔ مصرعہ تہک گیا ہون عیش
سے مین تہک گیا ہون عیش سے۔ اب نیا شوق سیاحی دامن گیر ہوا۔ وطن کے خطوط

سے سیر ہو گیا ۔ نہ نئے عیش و طرب کی ہوا و ہوس ہوئی مگر جو یہاں تہا وہی جہاں گیا وہاں تہا
اگرچہ وطن سے جب روانہ ہوا تہا ایسا جوہر لیاقت شاعری حاصل تہا کہ جہاں جاتا کچہہ پرواہ نہوتی
مگر ایسا نہ ہوا ۔ جب حضرت واپس آئے تب سوائے ملال کے اَور کچہہ تحفہ ساتہہ نہ لائے
جب سفر ختم ہو گیا تو بائیرن نے لکہا کہ معاملات خانہ داری کی ابتری سے مجہکو سخت گہبراہٹ
ہے جی نہیں چاہتا کہ کسی سے بات کروں تنہائی پسند ہے اور کسی سے ملنے کی آرزو باقی
نہیں ہے اب وطن کو لوٹتا ہوں نہ دل میں کوئی امید ہے اور نہ کوئی ارمان ۔ مصرع
اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ✦ وہ تازہ بتازہ نو بنو اشعار آبدار جنکے صلے میں تحسین اور
شہرت کی آرزو کی تہی اور جانتا تہا کہ پہر کچہہ سرور خاطر کے اسباب مہیا ہوں گے گذشتہ ہو گئے
اور جس خوشی کی غرض سے دوسری شادی کی تہی وہ بہی حاصل نہوئی ۔ صرف بارہ مہینے
کے عرصہ میں عدالت سے نو ڈگریاں صادر ہوئیں اور بارہویں مہینے میاں بی بی میں
سنگ تفرقہ پڑا ۔ حضرت گہر چہوڑ کسی طرف کو چل دیئے اور کہیں مقیم رہ کر عیش و نشاط معصیت اور سیہ
کاری میں مصروف ہوئے یہ بہی کوئی آدمیوں کی طرح بسر حیات کا طریقہ تہا یا جانوروں
کی سی شامت زدہ زندگی سے بدتر ہو گیا تہا ۔ آخرکار خود اُسکو اپنی زندگی بہاری پڑ گئی ۔ طبیعت
اور بلا سوچنے لگی اسمیں کچہہ شک نہیں کہ وہ شکستہ خاطر ہو گیا ۔ اُسنے لکہا ہے کہ اگر مرنے کے
بعد پہر میں پیدا کیا جاؤں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ میں اپنی اِس زندگی کی باتوں میں سے کون
بات بدلوں اور کون نہ بدلوں ۔ مگر ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ پہر کبہی جینے کی آرزو نہ کروں
جتنے اشعار کہے اُنمیں سے کوئی شعر بہی ایسا نہیں ہے جس سے اِس شاعر کے دل پر
کسی نہ کسی طرح کے صدمے کا ہونا پایا نہ جاتا ہو ۔ ایک محقق راوی ہے کہ آجتک کسی کی نظم
یا نثر کو وہ رتبۂ بلاغت و فصاحت جو بائیرن کے کلام کا تہا حاصل نہیں ہوا ہے ۔ مجذوبہ
کی بڑ اور قہقہے سے لگا دلسوز اور رنج و اندوہ ماتم کی زاری تک وہ کونسا انسان کے
آلام اور ارمان کا بیان تہا جسکو وہ نہایت خوبی سے ادا نہ کر سکتا تہا ۔ سچ کی بات ہوئی تو ایسا

شاعر کی زندگی کا خاتمہ اِس طور پر ہوا - تمام دنیا اور دنیا کے شکوہ و شان اُسی کا حصہ تھے - لیکن تمام جوہر لیاقت اور خداداد ذہانت اور فراست ایسی ہوگئی جیسے دھوکا اور سراب اور جیسے نقش برآب -

ظریف

اب اِس کے بعد جو تمثیل شرابِ حیات کے اثبات کے واسطے ہم منتخب کرتے ہیں وہ ایک لطیفہ گو اور ظریف کی حکایت ہے یہاں بھی یہہ اُمید رکھنا کہ تلاش کئے جائیں کبھی کبھی تو خوشی حاصل ہوتی رہے گی تحصیل حاصل ہے - وہ لوگ جو ظرافت سے سیکڑوں کی ہنسی اور دل لگی کا باعث ہوتے ہیں اور جنہوں نے زندگی کو مسخراپن اور مزاح سمجھ رکھا ہے اپنے نزدیک یہہ جان چکے ہیں کہ سچی خوشی کی اصلیت کے اسرار مل گئے ہیں مگر اصل کچھہ اور ہے اور نتیجہ اِسکے خلاف ہے اُنکے لطیفوں میں ہنسی ضرور ہے مگر وہ ہنسی کیا ہے زہر خندہ ہے - یہہ بات نہیں کہ اُس ہنسی میں گناہ ہے یہہ بات نہیں کہ اُس ہنسی میں صفت نہیں کہ اگر راہ سے ہنسیں تو اُس سے مطالب مفید حاصل نہ ہوں گے بلکہ یہہ بات ہے کہ ہنسنا دھوکا ہے اور سراب **گرومالیس صاحب** کو دیکہا ہے کہ جب کل اسپس کا اُسکے قلم کی ٹھٹولیوں سے ہنستے ہنستے پیٹ پھٹا جاتا تہا خود رنج میں ڈوبا ہوا تہا -
مولیری صاحب فرانس کے پہلے لطائف و ظرائف لکہنے والے کو سُنا ہے کہ جب وہ گہر گیا تو اپنے ساتہہ اس قدر رنج و ملال لے گیا جسکا دفعیہ تمام دنیا کی فرحت اور نشاط بہی نہ کر سکتی تہی - **سیمول فٹ صاحب** پچہلی صدی کے نہایت مشہور و معروف بذلہ سنج کو سُنا ہے کہ دل شکستہ مرادی اسرائیلی صاحب کا بیان ہے کہ ایک روز مجہے ایک کتب فروش کی دوکان پر ایک شخص محتاج سا ملا جب وہ چلا گیا تو مینے دریافت کیا کہ یہہ کون تہا - تو معلوم ہوا کہ سیمول فٹ صاحب تہے اور یہہ حکایت بہی

ظریف

مولیری صاحب

سیمول فٹ صاحب

یہہ شخص تعلیم سے محروم رہا اور اُسکی ماں کا جلد مرجانا اُسکی زندگی آئندہ کے تلخی اور رنج بسر ہونے
کا ایک بڑا سبب ہے - ایک دِن شام کے وقت جب اُسکا باپ کہین باہر سے گہر آیا تو اپنے بیٹے
کے جو اُس زمانہ مین بچہ ہی تہا دو قصیدے بنائے ہوئے سُنکر نہایت متعجب ہُوا - تال سُر سے
یہہ دونون قصیدے بہت دُرست تہے ایک ہجو مین تہا اور دُوسرا مدح مین - اِسی سے اُسکا
ہونہار ہونا پہلے سے متیقن ہوگیا تہا [illegible] برس کی عُمر مین کہ جب اَور نوجوان لڑکے مدرسے
چہوڑتے ہین یہہ شخص راگ کی چیزین بنانے کے ملکہ کی وجہہ سے بہت مشہور ہُوا، اور جابجا [...] بہی
اخبارون مین نام چہپا اور تصویر بہی کہینچی گئی اور اُسکو اجازت ہوگئی کہ بے روک ٹوک ہر جلسہ
عام مین آئے جائے - اگر آج کے زمانہ مین وہ لڑکا ہوتا تو کتنے نوجوان لڑکے اُسکے ہم عمر
اُسکی جگہہ کا حسد کرتے جس چیز کی آرزو ہوئی وہ سب اُسکو حاصل تہی - زندگی ایک صاف صفحہ سمندر
کے مانند اُسکے سامنے تہی اور کامیابی کے نشہ مین بدمست ہوکر اُسنے اپنی کشتی کو طوفان سے
بے خوف وخطر ہوکر بیچ دہارا مین دوڑایا - جوانی دیوانی تو ٹہہرہ ہی جا کہڑی ہوئی خوشی نے
بادبان اُٹہایا غم نے پتوار سے - اور ہوا مین پہراتا ہوا جہنڈا جسپر لکہا تہا کہ او نوجوان شباب مین
خوشیان کر اور اپنے دل سے کہہ کہ جوانی مین تجہے خوش رکہے جو دل چاہے کر جدہر آنکہہ چاہے دیکہہ
اِس زمانہ مین ایک اَور عادت شرارت اور مسخرے پن کی نوجوانون کو پڑگئی تہی
زبانی ہٹّے اور مذاح سے ہاتہا پائی پر اُتارو ہوئے تہے دروازون کے گہنٹون کا بجا دینا اور
سوداگرون کی دوکان کے تختون کا لے بہاگنا - چوکیدارون کو سوتے معہ بستر کے اُلٹ
دینا بڑی شجاعت اور دلیری کے کام اور جُراٗت اور بہادرت کے کہیل قرار دیئے گئے
تہے - ہنک صاحب ایسے لہو ولعب مین محو رہتا تہا اور اُسنے پوشیدہ اپنا ایک عجائب خانہ سا
بنا رکہا تہا جسمین ٹوٹے ہوئے گہنٹے اور طغرا سے در سوداگرانکے تختے بہت سے جمع کر رکہے تہے
ہمکو ان حماقت کی حرکات کی تفصیل کرتے ہوئے بڑا پس وپیش ہوتا ہے مگر کیا کرین بلا
تصریح چارہ نہین کیونکہ جس مطلب کا بیان ہمکو منظور ہے اُسکے اظہار مفصل کے واسطے

سب باتون کا خواہ وہ بُری ہون یا بہلی کہنا ضرور ہے - ایک روز بازار مین چلتے ہوئے تہنک صاحب
کے ایک دوست نے اُنکو ایک دوکان پر عقاب کی شکل کا تختہ دکہا کے کہا کہ آپکے عجائب خانہ
کے واسطے یہہ بہت مناسب ہوگا - چند ہفتہ کے بعد وہی دوست تہنک صاحب کے گہر آیا
اور دونون اکٹہے کہانا کہا رہے تہے بلکہ اور قوم کے رواج کے دستور کے موافق ایک طرح
کہانے کے بعد دوسری طرح کا کہانا لایا جاتا تہا [illegible] ختم تہا کہ تہنک صاحب نے حکم دیا
اب پرندون کا شکار آوے مُجہ تو اس حکم کے وہ دوست کیا دیکہتا ہے کہ ایک خدمتگار کمرہ
مین ایک نہایت بڑا سرپوش اور طشت لایا سرپوش اُٹہایا تو اُسمین وہی عقاب پایا جس کو
تہنک صاحب اپنے [illegible] ان سے چُرا لایا تہا - ایسی ایسی بیہودہ اور فضول اور بہت سی
حرکات ہین جنکے اشغال مین اس ظریف نے اوائل عمر کو ضایع کیا - منجملہ دیگر کمالات کے جنمین
وہ مشہور تہا ایک صفت اُسمین یہہ بہی تہی کہ وہ فی البدیہہ اشعار کہنے مین مشہور تہا جب کبہی
کہین دعوت ہوتی اور کہانے مین بہت آدمی شریک ہوتے تو ہر ایک پر وہ فی البدیہہ ظرافت
و لطافت آمود پہبتیان اشعار مین کہتا تہا کہ حیا جاتی ہتین - ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ شریڈین
صاحب فصیح و بلیغ جنکا ذکر خیر پہلے کیا گیا ہے ایک کہانے مین شریک تہے - اُنہون نے تہنک صاحب
کی جولانی طبیعت کا یہہ حال دیکہہ کر کہا کہ تا وقتیکہ مین خود اپنی آنکہہ سے نہ دیکہہ لیتا ہرگز میرے
خیال مین یہہ بات نہ آتی کہ ایسی جودت کا ہونا کسی شخص مین بہی ممکن ہے - تہنک صاحب کو
اپنی لطیفہ گوئی اور بذلہ سنجی پر اسقدر دعوے تہا کہ بیگانون مین بلا تامل گہس جاتا اور کسی کو
ناگوار نہ ہوتا - چنانچہ ایک روز کسی دوست کے ہمراہ چلا جاتا تہا راستہ مین ایک مکان ملا جسمین
بتقریب ضیافت لوگ جمع ہوتے جاتے تہے تہنک نے باوجودیکہ نہ تو مالک مکان کو جانتا
تہا اور نہ مہمانون کا صورت آشنا تہا سوچا کہ آج اس ضیافت مین ضرور شریک ہوا چاہئے
سوچ کر دوست سے کہا کہ خیر اب آپ جائین دس بجے میرے پاس آئیگا یہہ کہہ وہ مکان
کی زنجیر کو ہلا اندر گیا اور بلا تامل خدمتگار کو اپنی ٹوپی حوالہ کرکے بالاخانہ پر چڑہ گیا اور نشست کے

کمرے مین آموجود ہُوا - پہلے تو کچھہ جھجکا یا اور دل مین شرمایا اور ایسا چہرہ بنایا جس سے معلوم
ہو کہ غلطی سے وہان آگیا ہے مگر پھر تو مسخرا پن سے ایسا بے تکلف ہو گیا کہ باوجودیکہ ارباب
جلسہ اُسکے نام تک سے واقف نہ تھے مُصِر ہوئے کہ آپ حضرت تشریف رکھیے اور ماحضر
قبول فرمائیے - اتنے مین سکرٹری صاحب ہنک صاحب کے دوست حضرت کا پتا لگاتے
ہوئے وہان پہونچے اور یہہ دیکھ کر [illegible] ہوئے کہ ہنک صاحب پیانو فورٹ باجے کے پاس
بیٹھے بے تکلف فی البدیہہ اشعار پڑھ رہے ہین اور اُن دوست کو دیکھتے ہی چلائے کہ آؤ
یار آؤ خیر مقدم قدم بر چشم اور یہہ شعر پڑھا اور باجے مین بجایا -

اے آمدنت باعث آبادیٔ ما ذکرت بود زمزمۂ شادیٔ ما

انجام کار لطیفہ گوئی کی شُہرت بادشاہ تک پہونچی - اور پرنس ایجنٹ صاحب بقدر اُسکی بذلہ سنجی اور حاضر
جوابی پر پھڑک گئے اور لطافت و ظرافت پر شیفتہ ہو گئے اُنہون نے اُسکو جزیرہ موریشس
کا خزانچی بمشاہرہ بیس ہزار روپیہ سالانہ مقرر فرمایا - اب تو خزانچی صاحب بے طرح مزے مین
آئے اور عیش و عشرت مین پڑ گئے - اِس جزیرہ سے جو خط اُنہون نے ایک دوست کو لکھا
اُسکے چند فقرات کی نقل ہمکو بھی مل گئی ہے وُہ یہہ ہین - یہہ جزیرہ تو پرستان ہے سرسبز
شاداب معطر اور سیراب آب و ہوا نہایت نفیس مقام نہایت دلچسپ ہر شئے خوش آیند
دل پسند اور شعر -

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد کسے را با کسے کارے نباشد

حسب حال اِس جزیرے کے ہے جو گھڑی آتی ہے وُہ پچھلی گھڑی سے خوشتر و خوبتر ہے
خوشی سے بسر ہے - عمر بہر مین جو اوج و عروج کا وقت ہنک صاحب کا تہا وُہ یہی تہا [illegible]
لطیفہ گو جسکو دیکھو وُہ دوست باقی کیا رہا - کچھہ شک و شبہہ نہین کہ اِس شخص نے اصلی اور سچی
خوشی کے اسرار حاصل کر لیے تھے - واہ کیا خوب اسرار خوشی کا حاصل کر لینا ایسا ہی آسان
تہا - اے ناظرین کدہر خیال ہے وُہ سراب کے تعاقب مین تہا -

عیش و عشرت کا ایک ساتہہ نبہا دُشا نو ہوا ہے - خزانچی صاحب کے خزانہ مین ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ کی کمی واقع ہوئی - کچہہ تغلب نہین ہوا کچہہ تصرف نہین کیا لیکن فقط غفلت صرف بے پروائی سے یہ کمی پڑی - رقص و سرود کی محفل مین بیٹھے تہے کہ فرمان قضا تو امان بہیجا بینک صاحب گرفتار کیئے گئے بند ہوا بنا کے گہر بہیجے گئے مال اسباب چہین لیا گیا عزت و آبرو خاک مین ملا دی گئی - نقیر فتا تاریخ مفلس درماندہ تہی [illegible] پالیا - یہ شخص بڑا خوش نصیب ہوتا اگر کاش اب بہی خواب خرگوش سے چونکتا حماقت اور بے ہوشی سے باز رہتا - لیکن افسوس ہے کہ ایک دہوکے سے بچا دوسرے فریب مین گرفتار ہوا خدا خدا کر - شعر -

یک آفت سے تو مر مر کے ہوا تہا جینا پڑ گئی آؤ یہ کیسی مرے اللہ نئی

بعد اس کے اپنے قلم کی طاقت سے اُسنے علمیت اور قابلیت مین شہرت حاصل کی اور چالیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کا ٹہکانہ لگالیا - پہر جو امیرون کی صحبت نصیب ہوئی تو ہر لوگ اُسکی صحبت کو غنیمت جاننے لگے اور اُسکے ذہن و جودت طبیعت کا اتنا زور شور ہوا کہ کبھی ہوا تہا - لیکن اِن خوشیون کے بیچ مین دل اُسکا دردمند تہا اور ہر آدہر سے پہر پہرا امیرون کے نہایت عمدہ ایوانون سے اپنے اکیلے کمرے مین آتا اور یہان آکر خستہ روحی کی حالت مین بیٹہہ کے رونے کے واسطے کوئی لطیفہ کی چیز لکہتا یا ظرافت کی خیالات بندی کیواسطے خیالات دوڑاتا - ایک شخص جو اُسکے حالات سے بخوبی واقف تہا اسطرح لکہتا ہے کہ بیوقت کا ناشتا بہرا وزہ کو ششون نے اُسکی روح پر صدمہ اور پہر صدمہ پر صدمہ قرضداری کا علمی محنت کے کامون کا پڑا رہنا اور اُنکا پورا کرنا - رات کا کہانا بلا زبان پر رکہنے اور چکہنے کے واپس کر دینا ہر طرح کی دل و دماغ کی طاقت کو چار چار پانچ پانچ گہنٹہ تک کسی مطلب کی تحریر کے تلاش مین مجبور کرنا - پہر بگہی مین سوار شہر کی طرف جانا اور وہان پہونچکر پہلے جلسہ مین شریک ہونا جہان خوشامدیون کے حلقہ مین اُسکی ذکاوت اور ذہن کے لطیفے چہوڑے جاتے ہین اور وہ اُسکے بناوٹ کے وسیلون سے پہر تازہ کئے جاتے ہین - یہی شغل دوسرے جلسہ مین - تیسرے جلسہ مین

کسی قدر ناچ رنگ اور کہانا - پہر کیتی رُوم مین تہوڑا سا گوشت کہانا اور ایک یا دو گلاس پانی ملا کر برانڈی
پیا (اور مجکو اندیشہ ہے کہ اگر لکہتے جاوین تو اِن کامون اور حرکتون کی تفصیل ہرگز ختم نہوگی)
پہر یہان سے کسی امیر کی دعوت مین شریک ہونا جہان ذہین کی وہمی آنچ پہر بل اُٹہتی ہے
اور لطافت وظرافت اُسمین جلائی جاتی ہے - ہندرہ بیگم صاحبہ نے کبہی آپکا کوئی برجستہ
اور فی البدیہہ شعر نہین سنا ہے کیا مضائقہ نیا بنا باجہ تو قریب ہی کہا ہوا ہے بسم اللہ
اور پہر تازہ اور نہایت سخت خیالات کی رسائیان یار کی کوششین جانسوزی کی محنتین دماغی
عجائبات کا اظہار دلی نادرات کا بیان ہنسی قہقہے اور تعریفین اور پہر اسکے بعد اے حضرت
تکلیف تو ہوگی مگر ایک اَور راگ گائیے گائیے مصرعہ کان ہین مشتاق کچھہ فرمائیے
آخرالامر یہان سے بہی رخصت ہوئے اُٹھ کہڑے ہوئے - کیا آرام کرنے کو کیا سونے
سو کیا گہر جانے کو - نہین صاحب یہان سے اُٹہو تو باہر تو چلو باہر آئے - اور باشان ہوگئی
ساتہہ صلاح ہوئی کہ میان کہان چلوگے ایک نے کہا کہ میان چلنا کہان ہے کراک فورڈ
چلین - ہان آدہ گہنٹہ ہو چکے ہونگے دو چار ہی بازیان سہی بہلا اُس قمارخانہ سے
اَور کون جگہہ بہتر اور سیلاوٹ کی ہے - اب ہم کہانتک بیان کئیے جائین اِن جواریون کی
خواریون کا کہانتک ذکر کرین کہ آدہ گہنٹہ کہہ کے کراک فورڈ کے قمارخانہ آئے تہے اور
وقت معہودہ سے چوگنا عرصہ زیادہ ہوگیا - یہہ تو شام سے قبل کی باتین ہین - رات
کے اشغال کے مقابل تو یہہ کچھہ ہی نہین - خیر اب تہنک صاحب گہر تو آئے اب لیٹنا چاہتے
ہین تکیہ کی تلاش ہے تکان سے تہک گئے ہین گرے پڑتے ہین جسم مین جان نہ دماغ
مین طاقت اب سوئے تو گہوڑے بیچ کر کہ کل پہر صبح اُٹہنا ہے اور وہی کام کرنے ہین
جو آج کیئے تہے -

لطیفہ گو اور ظریف کی اسطور پر ہر روز زندگی بسر ہوتی ہی - تہنک صاحب اپنا
ایک روزنامچہ چہوڑ مرا ہے اور چند سال ہوئے کہ اُس روزنامچہ کا انتخاب کوارٹرلی

ریویو میں بھی چھپا تھا۔ حد کے درجہ کے مصائب کا یہ ایک نہایت عبرت انگیز بیان ہے
یہ اُس شخص کی زندگی کا حال ہے جو تمام دُنیا کی نظر میں بڑا خوش نصیب دکھائی دیتا تھا
مگر سچ یہ ہے کہ بڑا بدنصیب اور مُصیبت زدہ تھا۔ یہاں اُسکے فقط چند فقرات کی نقل کافی ہوگی

آج دل تو چاہتا نہیں کہ کچھ لکھوں مگر اپنے آپ کو مجبور کرتا ہوں قدیم بیماری کے
آثار اور دل کا نقاہت سے بیٹھا جانا محسوس ہوتا ہے اب میں کہیں باہر نہ جاؤں گا نہ
خود کہیں نہیں جاؤنگا مگر لوگ مجھے قبر تک لے جائینگے میں اور کچھ نہیں چاہتا صرف یہ چاہتا
ہوں کہ میری مُفلس اولاد تندرست اور آسودہ رہے۔

اب دوسرا برس آیا اور قرضے کا بار میرے اوپر اَور زیادہ ہوگیا ہر طرح کی گھبراہٹ
اور سختیوں میں ترقی ہوئی میں کیا کروں میری رُوح پر اسقدر صدمہ ہے کہ کبھی جاتی ہے اور
طُرفہ یہ ہے کہ ہمنشینوں سے کسی پر ثابت نہیں ہوتا کہ مجھ پر کیسی گذرتی ہے۔ اب اِس شخص
کے پیمانہ عُمر کے لبریز ہونے کو تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا تھا ایک روز دعوت میں لوگ لطیفہ گو کو مُردہ
وار ستا یا زرد دیکھ کر حیرت میں آئے اور وُہ خود اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھ کر بولا کہ میں نہیں
سمجھتا کیا ہوگیا ہے ہائے یہ کیا ہوگیا ہے میں دیکھتا ہوں کہ میرا تو خاتمہ ہی ہوگیا ہے
نہ وُہ جسم رہا نہ وُہ دِلّگی باقی ہے اور نہ وہ رویہ گھر آکے وُہ اپنے بستر پر گیا۔ ایک دوست
اُسکی ملاقات کو آیا اور دیکھا کہ وُہ برہنہ ہے اُسکو دیکھ کے اُسنے کہا کہ دیکھتے کیا ہو میں یہاں ہوں
سب میرے زیب و زینت کے اسباب اور ظاہری تکلف و نفائس کے سامان اب مجھسے
دوام کے لیے چھٹے جاتے ہیں۔ اور میں ہوں اور یہ بڑھاپا ہائے بڑھاپا ہائے بڑھاپا
اِسکے چند روز بعد وُہ مر گیا لطیفہ گو اور ظریف بذلہ سنج اور خوش گفتار کا یہ خاتمہ ہوا تمام اُسکی
چالاکی اور ذکاوت کا زور اِس دُنیا کے پیچھے ضایع ہوا۔ افسوس ہزار افسوس حماقت
اور مسخرا پن کے پیچھے تمام زندگی اُسنے برباد کی اور اسی کو وُہ اپنی حیات کا سب سے بڑا
مطلب سمجھتا رہا بالآخر اسی حماقت اور تمسخر نے کیا کیا اُسکو کنوئیں میں جھکائے اور انجام کار یہ شل صاحب

کے آگے آئے۔

دُنیاپرست

یہانتک تو اُن حضرات کے حال کا بیان ہوا ہے جو علم و ہنر اور ذہن و ذکا کے سبب سے مشہور عالم ہوئے ہیں اب ہم دُنیاپرست کا حال لکہتے ہیں۔ یہہ حضرت اپنی غرور مین نیچوں کے بل چلتے ہیں کہ ہمارے [illegible] دُنیاداری کوئی نہیں جانتا اسی شیخی مین مرے جاتے ہیں کہ ہم ہی اُسکے مضمونون سے خوب واقف ہیں۔ اور اسی خودی مین اندہے ہو رہے ہیں کہ ہم ہی دل و جان سے دُنیا پر فدا ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ بیت

یہان کے جانے سے جی اُلجہتا ہے کیسی دلکش سرائے فانی ہے

ہمارا یہہ قصد نہیں ہے کہ اس بیان کو ہم زیادہ طول دیں مگر فقط اظہار مطلب پر نظر رکہتے ہیں اور ایک ہی تمثیل پر اکتفا کرتے ہیں اور نہایت اختصار کے ساتہ اپنے ناظرین کو مشہور و معروف لارڈ چسٹرفیلڈ صاحب دُنیاپرست کا حال سُناتے ہیں۔

یہہ رئیس واقعی اسی خطاب کے لائق تہا لوگون نے جو اُسکو دُنیاوی خودبینی اور خودنمائی خودستائی اور خودآرائی اور ہمہ تن خودبینی کا پیر و مُرشد اور گرو گھنٹال قرار دیا تہا بجا تہا ذی رتبہ ذی عہدہ صاحب دولت ذی لیاقت جو لطف و حظوظ عوام کے نزدیک فرحت بخش سمجہے گئے ہیں وہ سب اُسکو حاصل تہے۔ یہہ شخص دنیا مین لوگون سے صرف تعریف کا خواستگار ہونے آیا اور زندگی بہر یہی خاص مطلب اُسکی تگ و دو کا رہا۔ خودغرضی خودمطلبی اُسکی طریقت کا اصل اُصول تہا۔ لارڈ سومرس صاحب رُکن سلطنت کا یہہ مقولہ تہا کہ لوگون کے حق مین بہلائی کرنا مد نظر رکہہ نہ یہہ کہ دل مین کچہہ ہے اور ظاہر مین کچہہ ہے۔ لارڈ چسٹرفیلڈ صاحب نے اِس قول کو اِس طور پر بدلا کہ ایسا ظاہر بنا جس سے لوگ جانین کہ بہلائی کرنا مگر بہلائی کرنا تو نظر نہ رکہہ جو جیسا ملے اُسکے ساتہ ویسا نبہا ہر ایک کی عادت سے واقف ہو جانا یہی دیکہتے بہالتے رہنا کہ کون کیا کرتا ہے کس کو کس سے مناسبت ہے اِسواسطے اُسنے

دُنیاپرست

لارڈ چسٹرفیلڈ صاحب

اپنی عادت مین داخل کر لیا تہا کہ جس طرح بنے گون کا نتیجہ اور مطلب نکالیے - یہی اسکے کاٹ پہانس کے اصول اور دم جہانسے کے ہتکنڈے تھے اور یہ بات اسکے مدنظر رہتی تہی کہ سب باشندے یورپ بہر کے ہنین تو پہلا انگلستان کے ہی اسکو بڑا خلیق اور ملنسار جانین - اخلاق کا یہ حال خاطرداری تواضع اور مدارات کی یہ صورت کہ آپ کو کرسی دو آپکے واسطے چوکی لاؤ مرتے دم تک اسکی زبان پر ان لوگون کے واسطے راحجو بیمار رہی [illegible] عیادت کو گئے تہے - آخر برکت حد سے زیادہ بڑہی ہوئی تہی اور عہدہ بہی جلیل حاصل ہو گیا تہا حضرت کا مکان[*] ایسا عالی شان تہا کہ آجتک اسکی تعریف ہے اور اسکے مذاق عالی اور پرانی چال ڈہال کے پسند کا یادگار ہے -

حاشیہ* کوارٹرلی ریویو مین لکہا ہے کہ اس نہایت عمدہ اور عالیشان مکان مین جو اسٹے اورلی اسٹریٹ مین بنوایا تہا تم اب بہی جاؤ تو دیکہوگے کہ لارڈ چسٹر فیلڈ صاحب کے مطبوع اور منظور نظر دلپسند اور حسب دلخواہ کمرے ویسے ہی آراستہ اور سجے سجائے ہین جیسے اسنے ان کو اپنی وفات کے وقت چہوڑا تہا منجملہ اور کمرون کے وہ کمرہ کہ جسکا وہ عمدہ اور نفیس کرتا تہا ایسا کمرہ تمام لندن مین کسی کا نہین - اور شاید اب بہی وہ ایسا ہی کمرہ ہے کہ کوئی کمرہ لندن کے لئے محلوں کا اس عمدہ ترو نفیس تر نہین ہے - وسیع اور خوشنما کتب خانہ کا کمرہ ہے جسکے نیچے لندن کے سب باغات سے نہایت نفیس باغ جلوہ پا نین باغ ہے - کمرے کے اندر دیوارون کی نصف بلندی نہایت عمدہ عمدہ اور بڑی بڑی لاطین اور یونانی اور عربی و سنسکرت اور عبرانی زبانون کی سنہری جلد و طلاکار مدقون کی ہزارون کتابون کی الماریون سے آراستہ ہے اور الماریون سے اوپر نصف بلندی سے کم تک بڑے بڑے نامی گرامی انگلستان اور فرانس کے مصنفون کی تصویرات سے جنسے وہ خود واقف تہا پیراستہ اور اس سے اوپر کارنس کے نیچے چارون طرف مکان کے حاشیے پر ایک فٹ کے برابر جلی قلم سے ہوریس شاعر کا لاطین زبان کا شعر جسکا مضمون یہ ہے کہا ہوا ہے - آؤ ہم اس زندگی کے تفکرات اور ترددات کو نسیاً منسیا کر ڈالین کبہی پڑہین کبہی سوئین یا کبہی خوش گوار کاہلی مین پڑے رہین -

یہ شخص بڑا عالم و فاضل تہا اور دل اسکا ہر علم و ہنر اور فن و [illegible] رات کا خزانہ تہا - ان باتون مین وہ لوٹ کہ جس کے لوٹنے کو وہ دنیا مین آیا تہا اسکے ہاتہ لگی مگر یہ کامیابی اسکے مذاق عالی کو ایسی ہوئی جیسے لکڑی کا گہن جیسے مکان مین دیمک جیسے شیشہ مین بال جیسے لوہے مین مورچہ

اور جیسے جنگل مین سراب - خداوند کریم فرماتا ہے کہ دُنیا مین دل مت لگا اور اُس سے مانوس نہو
مگر اِس بدنصیب رئیس نے ہٹ کی اور کہا کہ مین دُنیا مین دل لگاؤنگا اور اُس سے مانوس ہونگا اب
اِس ہٹ کا نتیجہ اور ضد کا مآل معلوم کرنے کے واسطے تم اُسی کی تحریر جو اُسنے پیرانہ سالی مین لکھی تھی
ملاحظہ کرلو -

وہ کہتا ہے کہ مینے نادانی کے کام بہت کیئے اور دُنیاوی عیش وعشرت کے پیچ در پیچ
راستہ مین خوب پھر چکا اور اُسکے پھول پھلیون مین خوب بھٹک لیا اور اب مجھکو کچھہ حرص نہین رہی
ہے تمام مزے دُنیا کے اُڑائے سب لطف اُٹھائے مگر بیہودہ اور فضول نظر آئے اسی وجہ
سے اب اُن لطفون اور مزون کے ہونے کا مجھکو افسوس نہین ہے مین نے خوب غور اور فکر سے
اُنکی قیمت پر خیال کیا لیکن نفس الامر یہہ ہے کہ اُنکو نہایت کم قیمت پایا - ہان جن لوگون کو
لطفون کا تجربہ نہین ہوا ہے وہ ضرور اُن کو بیش بہا جانتے ہین - وہ لوگ صرف ظاہری چمک
دمک پر بھولے ہوئے اور چوندھیا رہے ہین - مگر مین باہر اور اندر سے دیکھہ چکا ہون اور جانتا
ہون کہ اِس لطف کی کل سکے اندر فقط میلی رسّیان اور موٹی موٹی چرخیان اور گھرنیان ہین جو
اِس لطف اور مزے کی کل کو اس پھرتی سے پھرا اور گھما رہی ہین - خوب اِن بدبودار چربی کی بتیون
کو جلتی روشنی مین مکان کی آرائش کی چیزین چمکتی ہین اور ناواقف سیر کرنے والے کو سکتہ اور
حیرت مین مخبوط کر رہی ہین دیکھہ چکا ہون اور اُن کو سونگھہ بھی چکا ہون - جو گذر گیا ہے جب
اُسکا خیال کرتا ہون تو مثل خواب کے معلوم ہوتا ہے - مگر وہ خواب نہین جو ہوشیار آدمی دیکھتے
ہین - بلکہ وہ خواب جو افیونی نیون کرتے ہین - اب نہین چاہتا ہون کہ وہ ناگوار گھونٹ پھر پیون مین
ایسا بدذات بدنفس اور خبیث طبیعت تہا جیسا کہ سلیمان تہا - لیکن اب مین خوب سمجھہ چکا ہون اور
مجکو آخرالامر تجربہ سے معلوم ہوگیا ہے کہ اُس بدخیالی بدنفسی اور خباثت کی اصلیت خودبینی اور غرور
تھی اور یہہ دونون سوہان روح تہے - تم مجھسے پوچھو تو مین کہون کہ کیا مین یہہ کام تحمل یا
استقلال یا ثابت قدمی سے کرتا تہا نہین وہ کام مجکو خواہ مخواہ کرنا لابد ہو جاتا تہا - خواہ مین کرتا یا

ہرگز خواہ میری مرضی اُسکے کرنے کی ہوتی یا نہوتی حتّی المقدور مجکو کوئی اور خیال سوائے تضیع اوقات
کے نہین آتا تہا اور وُہ اوقات اب میری دشمن ہو رہی ہے۔ اب مینے اپنا ارادہ مصمم کر لیا ہے کہ دُنیا
کے سفر مین جبتک جینا باقی ہے نیند کی گاڑی مین سوتا رہون۔

دُنیا پرست کے ایسے خیالات تہے جنکی حرکات کا خود اُسکو اقبال ہے۔ لالچ و طمع بڑی
چیز تہی جو اُسکو نہایت عزیز تہی۔ اُسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام عمر یہہ شخص جان سے بیزار رہا کبھی بہی روح صدمات
سے خالی نہین رہی۔ اور ہمیشہ سراب سے فریب پاتا رہا۔

شاہنشاہ

شاہنشاہ

اُن تردّدات و تفکّرات اور ناگہانی مصائب و تصدیعات کا بیان جو اوج و عروج کے ہمدوش
ہین اکثر شعرا اور عُلما کر گئے ہین سو اس لیئے ختم سراب حیات کے پہلے مناسب ہے کہ آخری تمثیل ایسے
شخص کی دین جسکا درجہ انسان کی بلند رتبگی اور علو مراتب کا حد درجہ ہوتا ہے۔ ایسا شخص سوائے
تخت نشین اور تاج پوش کے دُوسرا کون ہو سکتا ہے۔ اور ایسا شخص جسکو اسباب شادمانی اور بواعث
کامرانی ابنائے جنس کی خوشی کی ترقّی اور شان الٰہی کی نمود کے خُداوند کریم نے عطا کیئے ہون سوائے
شاہنشاہ حریص کے اور کوئی نظر نہین آتا جسکے حالات بیہودگی و واقعات خود فروشی کو پڑہ کر
(جو دُنیا کے بطلان و ہیچ و ناچیز ہونے کا ثبوت کافی دیتے ہین) ہمارے رونگٹے کہڑے نہ ہون
اور تن کے بدن سُن نہ ہو جاوے۔

شاہ چارلس پنجم

شاہ چارلس پنجم نے دُنیا مین بڑا نام پیدا کیا اپنی زندگی فنون سپہ گری کے کمال حاصل
کرنے مین بسر کی بڑی شجاعت اور مردانگی اور دلیری کے کام کیئے بڑی بلند نظری اور عالی ہمتی کی
تدبیرون سے بڑی بڑی مہمین سر کین اور سب بخوبی جانتے ہین کہ انجام کار تخت و تاج کے عیش و
عشرت سے دست بردار ہو کر عزلت نشین و گوشہ گزین ہوا۔

ملکہ کیتھرائین

ملکہ کیتھرائین روس کی شاہنشاہ زادی نے نہایت مقبول خوبی اور کمال [illegible]

سے خوشی حاصل کرنے کی کوشش کی اور اسی مین حظوظ نفسانی کی آسائش بہی بدرجۂ کمال
ہو گیا - ہزہا ایش ہا تصویرین جمع کین اور پہر بہی اگر کہو کہ خوش ہو ہرگز نہین ہرگز نہین - ہم سنتے
ہین کہ خطا وار نفس امارہ کی استعداد وہ شائی ہوئی تہی کہ بسا اوقات خوابگاہ سے وہ ڈرتی ہوئی محل
کے باہر نکل بہاگتی تہی - فانتہل حالی بیکفورڈ نے جب وہ صدی گزشتہ کے آخر مقام پرتگال
مین مقیم تہا اور اُس ملک کی بیوہ شاہزادی کے محل کی سیر کو گیا تہا اسی قسم کے مصائب اور
صعوبات کا وہ ہولناک تماشا شاہی خاندانون مین دیکہا تہا - اِس بیوہ شاہزادی کے نفس مطمئنہ
پر گناہون کا ہجوم تہا - وہ اپنے گناہون سے کبہی پشیمان نہین ہوئی اپنے کیے کا کبہی اُسکو
پچہتاوا نہین آیا - اور توبہ تو کبہی اُسنے توبہ کا ارادہ نہین کیا - دن رات اُسکی مخیلہ مین یہ بات
سمائی ہوئی تہی کہ اُسکا باپ لوہے کے ڈہلے ہوئے ستون سے بندہا ہوا آگ کے شعلون
سے جل رہا ہے اور جل کر کوئلون کا ڈہیر ہو گیا ہے - ایک روز بیکفورڈ اُسکی ایذاؤن کی حکایتین
سُن رہا تہا کہ یکایک ایک ایسی وحشتناک چیخین مار مار کے رونے کی آوازین آئین جنسے ہرگز
معلوم نہوتا تہا کہ یہ انسان کی چیخین ہین - بیکفورڈ تو گہبرا کے چونک اُٹہا اور ادہر اُدہر دیکہکے
مخوف و مشوش ہوا - یہ چیخین اُسی کمبخت بیوہ شاہزادی کی تہین جسکے آرام و آسائش کے
واسطے ہر طرح کے اسباب عیش و نشاط مہیا و موجود تہے اور پہر کیسی گرفتار رنج و عناد و مبتلائے
عذاب بلا رہتی تہی -

محی الدین اورنگ زیب کے حال سے جسکا نام عالمگیر خطاب سے زیادہ تر
ہمارے گوش و زبان کا آشنا ہے اور جسکی سلطنت سے خاندان مغلیہ کی حکومت کا تنزل شروع
ہوا مورخون نے لکہا ہے جیسا فطرتی متعصب خود غرض طامع اور حیلہ ساز تہا - ہمارے ناظرین
بخوبی آگاہ ہین - شاہجہان جیسے باپ کو جیتے جی مقید آگرہ کے قلعہ مین رکہا اور جو جو تکلیفین
کہانے اور پینے سے دین اُنکی شہادت دیتے وقت نہ صرف قلعہ کی دیوارون کی چہاتی پہٹتی
ہے اور نہ صرف قلاعون کی آنکہین پر نم ہین بلکہ مورخون کے قلم کا جگر بہی لکہتے وقت چاک ہے

محی الدین اورنگ زیب

نپولین بوناپارٹ

اور واقعات بہی اِس ماجرائے بدبختی پر آنسو بہاتی ہے - کسواسطے ہمکو سر قلم پر آہ و زاری کا ڈہبو کا شو
جب ہم دیکہتے ہین کہ اُسکے حقیقی بہائی مرزا مرادبخش کے بیجرم و خطا قتل کا حال لکہہ رہا ہے - ظاہر
مین وعزت اور دینداری ہے باطن مین چہری کٹاری ہے - اِس ظلم دوست ستم شعار بادشاہ
نے ہندو رعایا کے دل مین اُسی وقت سے تخم عناد بویا تہا جب اُسنے تبیح پور کے معبد مین گؤکشی
کا حکم دیا تہا مسلمان رعایا بہی باوجود توحد مذہبی اُسکی مجنونانہ حرکات سے ناراض تہی - نہ صرف
ہندؤن کو اُسکے جاہلانہ احکام ناگوار تہے - اِسوجہ سے کہ جہان اُسنے اہل ہنود کے معابد
ہائے گرائے - بلکہ مسلمانون کے دلون مین بہی بدرجہ غایت ناراضی پیدا ہوئی تہی - جب اُسنے
تاناشاہ کے قرب مین آکر خزانہ کی طمع سے مسجد ڈہا ڈالی سچ ہے مصرعہ بزور طمع دیدہ
ہوشمند + ایک تذکرہ مین ہمنے دیکہا ہے کہ جب تاناشاہ سے عالمگیر نے زر کثیر کا مطالبہ کیا
تو اُسنے بتادیا کہ فلان مسجد کے نیچے خزانہ گڑا ہوا ہے اگر مسجد ڈہانا چاہو تو نکال لو وہ تمہارا
مال ہے عالمگیر نے خانۂ خدا کا کچہہ آداب و لحاظ نہ کیا اور بلا سوچے اور سمجہنے کے فوراً مسجد کے
انہدام کا حکم دیا - بمجرد حکم کے وہ مسجد منہدم اور مسمار کردی گئی - یہہ ہمارے ملک کے ایک
بڑے متشرع اور ایماندار بادشاہ کا حال ہے - ہم نہین چاہتے کہ اِس سے زیادہ اُسکا
پردہ فاش کرین - اِس راست قول کے ثبوت کے واسطے - کہ اُس سر کو چین کہان جو تاج
پہنتا ہے - بہت سی تمثیلین ہین لیکن سب سے زیادہ مؤثر اور دل گداز تمثیل دنیاوی ہوا
وہوس سے غیر آسودگی کی جو ماضی سے حال تک اور متقدمین سے متاخرین تک کسی ایسے اُصول
مذہب سے خالی بادشاہ کی دیکہی نہ سُنی تہی ہمکو یاد آئی ہے - اس تمثیل کے واسطے ہم
نپولین بوناپارٹ شاہنشاہ کو منتخب کرکے اُسکے سوانحات عمری اور واقعات زندگی
کا بیان کرتے ہین اور اِسی تمثیل پر ہماری کتاب کا بہی خاتمہ ہے - یہہ عجیب الخلقت انسان صدی
گذشتہ کے اخیر مین پیدا ہوا تہا - اگرچہ اُسمین بیدار مغزی کے آثار اُسی وقت پائے گئے تہے
جب وہ لڑکا ہی تہا - مگر یہہ بات کسی کے خواب و خیال مین بہی نہ تہی کہ یہہ سلیم و حلیم علم دوست

لگا وہ شہرت اور نمود کے کام کرنیکا جو اسنے کچھ روز بعد کیئے۔ سپہ گری کا بڑے شور سے شوق
تہا چندسال تک تو فوج مین چہوٹے عہدون پر مامور رہا اور صرف دلسوزی اور لیاقت سے
کام کرنے مین زبان زد ہوا۔ تہوڑے عرصہ کے بعد پہلا بلوائے عظیم انقلاب فرانس کا واقع
ہوا۔ اور بمقتضائے حالات وہ وقت آیا کہ یہہ نامور شخص اپنی صمصام لیاقت کے جوہر چمکائے
فرانس کے معرکہ سے عروج ہوا اب وہ وقت گمنامی کا جاتا رہا اور نپولین بوناپارٹ اُس فوج
کا جو اطالیہ کی مہم پر جانے والی تہی کمان افسر مقرر ہوا۔ اِس نوجوان جانباز دلاور نے اِس
موقع پر صفات دلسوزی شجاعت اور استقلال جو مہمات اہم مین ضروریات سے ہین ظاہر کین
علی التواتر فتوحات نصیب ہوئین۔ بڑے بڑے آزمودہ کار جرنیلون اور سپہ سالارون کی
قابلیت اور تجربہ کاری اُسکے سامنے معدوم ہوگئی۔ اور بہت جلد یہہ شخص اُس نصرت نصیب فوج
کا سپہ سالار بنایا گیا اور ایک بڑے ملک کا مالک بن بیٹہا فرمان روایون اور تاجدارون نے اُسکے
آستانہ پر جبہہ سائی کرکے صلح چاہی اور امن مانگا۔ یہہ تو صرف اُسکی کامیابی آیندہ کی ابتدا تہی۔
بعد مراجعت جب اپنے وطن مین پہونچا تو جنگ و جدال مین شہرت پانے کی آرزو کی آگ اُسکے
سینہ مین پہر بہڑکی۔ آخرالامر ملک مصر پر مہم کی تدبیر نکالی یہان بہی فتح ہمرکاب اُس فتح یاب کی تہی
مصر کی زوال کی حالت نے اُسکے ہاتہہ سے قوت پائی اور ایک عرصہ دراز سے وہ ملک جو ظلم و ستم
سے تباہ اور برباد ہوگیا تہا اِس شخص کے زیر حکومت اُس کامیابی اور دہوم دہام سے قریب
قریب مشابہہ ہوا جو فرعونی خاندان کے بادشاہون کے زمانہ مین تہی۔ اُن مصائب کے بیچ
جنمین کوئی اجنبی آدمی کم ہمت پڑتا تو اُسکے چہکے چہوٹ جاتے ہاتہہ کے طوطے اڑجاتے
مصر کی فتح سے اُسکی ترقی مناصب کا زمانہ شمار کیا گیا ہے۔ یہان سے وہ پہیلا اور حکومت کے
اعلے درجے پر پہونچا یعنے نائب السلطنت فرانس مقرر ہوا۔ اختیار اور اقتدار کے بڑہانے
مین قاصر و کاہل نہ رہا۔ ملک کی دولت و حشمت جو روز بروز گہٹتی جاتی تہی اُسکی حمایت اور شفقت
سے نمایان ترقی پذیر ہوگئی۔ قدرتی سرحدات کا مثل پہاڑ اور دریا کے مستحکم ہونا اُسکے ارادہ

اور استقلال کا مانع نہ تہا۔ نہایت دشوار گذار راستوں سے مصائب اور صعوبات پر غالب آیا حتی کہ جبل
الپس پر بہی چڑہا اور دریائے مصائب جو فرانس میں موجزن تہا بحر تقوی سے مبدل ہوا۔ آخر کار
مدت العمر سے جس تاج کی خواہش تہی اسکے سر پر کر تو فرشتہ ہانہ سے رکہا گیا۔ جس دن تاج شاہی اسکے
سر رکہا گیا تہا اُس دن کی تقریب میں شوکت و صولت و تجمل و حشمت کے سامان و اسباب مہیا اور
موجود تہے۔ فرقہ رومن کیتہلک کے پادریوں کا پیشوا اس تقریب کی سیر مجلس کے واسطے سفر
دور و دراز طے کرکے پیرس میں داخل ہوا۔ ہنرمندی اور فنون کی عمدہ عمدہ صنعتیں اس تقریب
کی با جاہ و منزلت نمائش کی غرض سے فراہم کی تہین۔ یہ اعلے ترین مرتبہ شاہی پاکر بہی نپولین
قانع نہ ہوا اور اُس مقام سے بہی جہان اور سب ہوچکا اپنے جاہ و جلال کی حد سمجہتے ہیں اس
نے اور زیادہ بلند مرتبہ ہونے کا حوصلہ کیا۔ سلسلہ وار لڑائیوں میں یورپ کی فوجوں کو جو اسکے
مقابلہ میں آئین پس پا کیا اور شکست فاش دی۔ ایک عالم لوہا مان گیا۔ کسی میں یہ تاب و طاقت
باقی نہین رہی کہ اُسکے سامنے سلح آتا۔ سلطنتوں کو تہس نہس کر ڈالا۔ قدیم الایام کی سرحد
کو چشم زدن میں الٹ پلٹ دیا اور اپنی خوشی سے حدود جدید قائم کیئے۔ مگر جسقدر اُسکا اختیار
بڑہتا گیا غرور بہی بڑہتا گیا۔ اُسکے دربار میں نہ صرف ارکان سلطنت اور اعیان دولت حاضر رہتے
تہے بلکہ شاہزادے اور سلاطین صرف بتوقع نظر عنایت ہجوم آور تہے۔ اس سے پہلے کبہی
انسان کو تو آجتک روئے زمین پر ایسا مرتبہ عالی حاصل نہین ہوا ہے۔ تمام یورپ کی سلطنتیں
باج گذار۔ اس تاج بخش و تاجدار کی تہین۔ کبہی کسی کے وہم و گمان اور عقل و فہم میں نہ تہا کہ اسکی
سلطنت کو بہی زوال ہوگا۔ مگر چونکہ اس بڑی سلطنت کی بنیاد نہ تو عدل پر تہی نہ انصاف پر نہ
نیکی پر تہی نہ خدا پرستی پر اسواسطے اُسکو بہی مثل مذہب کے زوال آیا۔ تکبر اور غرور نے نپولین کو ایسا اندہا
بنایا کہ ممالک روس پر فوج کشی کا اُسکو خیال آیا انجام سے سب لوگ واقف ہیں اتنا بڑا لشکر
جرار جو کسی یورش پر کبہی پہلے کسی بادشاہ کے زیر حکم نہ گیا ہوگا نپولین کی آنکہوں کے سامنے
ملک روس کے برفستان میں دب کر رہ گیا۔ اس تازہ مصیبت سے اُسکے اختیار اور اقتدار میں

خلل آگیا - یورپ کے سلاطین بالاتفاق طیار ہوگئے اور یہ موقع غنیمت جان کے اُسکے ظلم و بیداد
سے اپنے اپنے ملکون کو آزاد کرنے اور انتقام کے فکر مین ہوئے - پہلے تو نپولین کی سلطنت
کے حصّہ ہوگئے اور پھر سب یکے بعد دیگرے اُسکے قبضہ سے نکلتے گئے اور انجام کار ہارے ہوئے
جواری کی طرح نپولین نے جہلا کے قسمت کا پانسہ پھینکا اور سب ہو لیا کے سینٹ ہلینا مین مقید
ہوا - اب دُنیاوی خودبینی اور خودنمائی اور تکبر اور نخوت کا منظر عبرت بیان کرنے اور استعجاب اور
حیرت مین سوچنے اور سمجھنے کا وقت آیا - دیکھو شاہنشاہ جسکی اردلی مین ہزارہا سوار اور پیادے
اور ہمراہی مین لاکھون لشکری رہتے تھے اور جسکی اسقدر بڑی سلطنت اور وسیع مملکت تھی اب
اکیلا ہے اور اُس لشکر اور فوج کی جگہہ اب صرف چند خدمتگار رہ گئے ہین اُس وسیع مملکت کی
جگہہ اب فقط ایک باغیچہ رہنے کو ملا ہے - وہ شخص جس نے صدہا عورتون کو بیوہ بنایا اور ہزارہا
بچون کو یتیم کیا اب خود اپنی بیوی اور لڑکے سے محروم ہے - اب جو تدبیر غم غلط کرنے کی غرض
سے کرتا بے سود ہوجاتی - یہہ اکثر اُسکا قول تہا کہ جو مہمات عظیم ہم سر کرچکے ہین وہ کیا کچہہ کم ہین
کہ اب اُن کے اعادہ سے دل کو تسلی ندین - مگر یہہ گڑے مُردے اکہاڑنا گذری ہوئی باتون
کا یاد کرنا گئے وقت کی شیخی مارنا صرف ایک لن ترانی اور خود فروشی کا طریقہ تہا اور اِس سے بہلا
مصرعہ بہلانے کی باتین ہین یہہ دل ہی بہلتے ہین + رفتہ رفتہ اُسکی تاب و طاقت سلب
ہوتی گئی اور یہہ دعا مانگنے کی نوبت آئی یا الٰہی مین مرجاتا یا الٰہی مین مرجاتا ہے ہے اُن جنگ
و جدال کے معرکون مین تین کیون گولے گولیون سے اِس موت مرنے کو بچ رہا تھا حسرتا
واحسرتا - مین اب نپولین اعظم نہین ہون دیکھو تو میری حالت زار سُنو تو میری شکست کی آواز
بعض وقت یہہ بھی کہہ اُٹہتا تہا کہ ہائے مین جسکی چالاکی اور چستی لا انتہا تہی اور ہائے مین جسکا
دل ہمیشہ زندہ رہتا تہا اب بے حس و حرکت ہو رہا ہون - پلک جھپکانے مین مجکو بڑی جد و جہد
کرنی پڑتی ہے - ایک وقت تہا کہ جب مختلف مطالب پر مین چار چار یا پانچ پانچ سکرٹرون کو
آن واحد مین لکہا تا جاتا تہا جو اِس قدر جلد لکہتے تہے جسقدر جلد میری زبان سے الفاظ نکلتے تہے

تب مین البتہ نپولین تہا - اب مین کوئی چیز نہین ہون میرا زور اور میری لیاقتین مجہسے مفارقت
کرتی جاتی ہین - مین کیا جیتا ہون میری تو صرف ہستی ہی ہستی ہے - جب کبہی مذہبی خیالات
دل پر گذرتے تو یہ کہتا کہ سکندر اعظم اور قیصر روم اور شارلمین اور مینے اپنے اپنے زور بازو
سے سلطنتون کی بنیاد ڈالی تہی - حضرت مسیح نے صرف اپنی سلطنت کی بنیاد محبت پر رکہی
تہی، ور لاکہون کرورون آدمی آجتک مسیح کے نام پر جان دیتا ہے - میرے مرنے کا ابہی
وقت نہ تہا میرا لاشہ زمین مین دفن کیا جائیگا اور کیڑون کا طعمہ ہوگا - وہ شخص جو نپولین اعظم
کہلاتا تہا اب اسکی یہ حالت ہے - بیماری کی زیادتی سے اسکی ہمت مین بہی کمی ہوتی گئی -
جس باغ کے تالاب مین بہت سی مچہلیان اسنے پال رکہی تہین اتفاقاً کوئی زہرآلود شے
گر پڑی اور مچہلیان کہا کر مرگئین - یہ حال پر ملال نپولین دیکہہ کے بولا کہ اس سے زیادہ
اور کیا غضب الٰہی ہوگا کہ ہر چیز جو مجکو عزیز ہے اور ہر چیز جو مجہے بہاتی ہے غارت کی جاتی
ہے - خدا اور انسان دونون مل کر میری اذیت کے درپے ہین - اب دیر دیر تک غوطہ
مین رہنا نہ بولنا نہ چالنا زیادہ ہوتا گیا لحظہ بہ لحظہ ضعف کا زور ہوا دم بدم نقاہت سے بیہوشی
زیادہ ہوتی گئی اور زندگی کی گہڑیون پر نوبت آئی - بیماری طول کر گئی اور دم واپسین کے وقت
اسکے خیالات جنگ وجدال کی طرف بہکے استنجل اور ولیسائیکس اور ستبا کی لڑائیون کے
خیال مین بک اٹہا کہ فتح ہے جلد دوڑ وحملہ کرو دشمن کو مار لیا ہے یہی کہتے ہوئے نپولین
جان بحق ہوا - ایک تنگ وتاریک قبر بید مجنون کے نیچے مدت تک اس امر کی یادگار رہی کہ
وہان اس فتحمند کی لاش سپرد خاک ہے زان بعد اسکی لاش کو پیرس مین لائے اور یہان
دفن کیا - نپولین بوناپارٹ کی یہ سرگذشت ہے - وہ عمدہ عمدہ لیاقتین اور اقتدار او اختیار
کسی کام نہ آئے - اور کسی کو استقلال اور استحکام اور قیام نہ تہا اور سب ناپائدار مثل سراب کے
ثابت ہوئے ایک شاعر نے بہت خوب کہا ہے - کہ

گہ گدا را ز سر لطف نشاند بر تخت ‖ گہ شہان را ز سر قہر بر اندازد بخت

من چرا گریہ کنم از بدِ و سستیِ بخت — بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت

شیخ محمد سعید خان قریشی کی تصنیف سے جو چند اشعار اتفاقیہ ہمکو ایک تذکرہ مین مل گئے ہین اِس مقام پر نہایت ہی مناسب معلوم ہوتے ہین اِس لیئے ہم اُنکو اپنی کتاب کا خاتمہ بناتے ہین۔

وھو ھذا

ز ہشت جنت اگر نیستی ولا مایوس — باین سرائے سپنجی چہ گشتہ مانوس

جہانِ کہنہ بود پیر زالِ شوہر کش — کہ وا نمود بچشمِ تو چون خجستہ عروس

بہ بے ثباتیِ دنیا گرت شکے باشد — بخوان حکایتِ اصحابِ کہف و قیانوس

بیکے تغیّرِ عالم بچشمِ عبرت بین — ہمیشہ چند توان بود کودن و کابوس

قیاس خویش ز حالِ گذشتگان مسکین — کہ ہر یکے بجہان داشت دولت و ناموس

بزیرِ کوسِ نگون فلک بعبث غلغل — نواختند دعوئے بدولتِ خود کوس

چو دودِ گرم گوشت تند زین رواقِ کہن — ز بودِ شان اثرے کم نئی شود محسوس

کجا سلیمان و آن خاتمِ ہمایونش — کہ برد از کفِ او صخرۂ جنیِ منحوس

نہ تخت ماند و نہ تاجش ز انقلابِ زمان — کشید آنچہ کشید از جفائے چرخ کبوس

ز سلبِ ماہیتِ خویش بود یکچندے — میانِ ماہی گیران ز سلطنت مایوس

دوبارہ باز چو دورِ فلک بگشت بکام — زمانہ رام شد و تخت و دولتش مانوس

کنون ز سلطنت و دولتش نماند بجائے — بغیر قصہ و افسانہائے پر افسوس

کجا رفت کیومرث شاہِ جملہ کیان — چو کیقباد و چو کیخسرو و چو کیکاؤس

کجا شدند حکیمانِ فیلسوفِ جہان — چو ہرمس و چو سقراط و چو بطلیموس

کجاست رستم و اسفندیارِ روئین تن — کجاست سام و نریمان نیرن و الکوس

کجاست گنجِ فریدون مارِ ضحاکی — کجاست کسری و پرویز ہرمس سیلقوس

کجاست خسرو و آن گنج شایگانۂ او — چو گنج سوخت و گنج گاو و گنج عروس

چه رفت بر سر گردان ز گردش گردون — که بوده اند همه صاحبان و دبوس

بجز فسانه نمانده ز بو علی اثرے — بغیر نام نیابی نشان ز جالینوس

همه گذشته و رفتند کس نخواهد ماند — بغیر ذات خداوند قادر قدوس

اجل چو عاقبتش بیضه بشکند بکلاه — ز تاج شاه چه فرق است تا بتاج خروس

هزار ننگ ز اورنگ خسروی دارد — بوریائے فقیری کسے که کرده جلوس

کسے که عمر عزیزش بخواب غفلت رفت — بزندگانی آن مرده دل هزار افسوس

بچنگ باز اجل عاقبت چو دراجے — چو کبک چند خرامی بجلوۂ طاؤس

یلوح الخط فی القرطاس دهرا
وکاتبه رمیم فی التراب

تمام شد

خاتمہ ۔ طبع

از نتایج افکار منشی نجف علی صاحب ایف اے
ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ضلع سکول
جھلم ملک پنجاب

نیست شہرت طلب آنکس کہ کمالے دارد — ہرگز انگشت نما بدر نباشد چو ہلال

اس کتاب کی تعریف کرنے کی مجھکو کچھہ ضرورت ہے اور نہ اسکے مصنف کی مدح کرنے سے کچھہ مطلب - بلکہ اس خاتمہ مین اس امر کے بیان کرنے کی میرے نزدیک اشد ضرورت ہے کہ آجکل اُردو علم انشا کس اعلے درجہ کی ترقی پر ہوتا جاتا ہے - میرے ملک کے رہنے والے عموماً اول اور اعلے درجہ کی انشاپردازی اس امر مین سمجھتے ہین کہ ہمالیہ پہاڑ کی طرح بڑے بڑے اور موٹے موٹے اور مشکل مشکل الفاظ اور لغات جمع کر دیئے جاوین - پاکیزہ مضامین اور سادے سادے لفظون کی طرف ہرگز انکی طبیعتون کو میلان ہی نہین - آج ہندوستان مین سادہ سادہ عبارت اور اسمین اعلے درجہ کے مضامین ادا کرنے والے اکثر ہین - مگر تا ہنوز ہمارے ملک کے فخر نجم الہند حضرت مولوی سید احمد خان بہادر جیسا نہ کوئی مضمون نگار ہے اور نہ سادہ طرز عبارت کا لکھنے والا - سید صاحب جب سچ کا بیان کرتے ہین تو ممکن نہین کہ پڑھنے والا زار زار نہ رو پڑے اور جب اخلاق کا بیان فرماتے ہین تو انسان کے سنگ دل کو موم بنا دیتے ہین - مگر آج یہ کتاب جسکا نام **سراب حیات** ہے میرے نزدیک اس قابل ہے کہ سادگی عبارات اور عالی مضامین کے لحاظ سے جو کچھہ فرضی اور خیالی انشاپردازی نہین بلکہ واقعی واقعات اور اصلی سرگذشتین ہین سید صاحب موصوف کی تصنیفات سے ہم پلہ ہے - ناظرین میری اس التماس کو اس جرم مین کہ ایشیا کا باشندہ

تاثیر ہے کہ وہ پورا پورا کام کرتی ہے۔ عقلا نے صدہا برسون کی تجربہ کاریون سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہر شخص کی تصنیف سے جو اثر نہین ہوتا تو اسکا سبب کیا ہے چنانچہ اُنہون نے ثابت کیا ہے کہ جبتک مصنف کے اقوال اور اعمال مین مطابقت اور تطبیق نہین ہوتی اگر وہ آسمان تک بہی پرواز کرے تو بہی اُسکی تصنیف مین تاثیر ہرگز نہین ہوتی۔ صدہا کتابین میری نظر سے گذرین اور گزرتی ہین مگر ایسی پرتاثیر کتاب اُردو مین دیکھنے مین کم آئی بلکہ اگر اور سچ کہون تو ہرگز نہین آئی۔ اس کتاب کے اعلے درجہ کے مضمون تو قیامت کے تھے مگر بندش عبارت اور طرز بیان اور رواب تحریر کا وہ دلچسپ ڈہنگ ہے کہ اس تصنیف کو ایک لحظہ دل چہوڑنے کو نہین چاہتا ہے۔

میرے معظم و محترم دوست اور اُستاد پادری گرودا س مترو صاحب نے مجہسے کہا کہ اسی طرح کے اوراق انگریزی زبان مین ڈاکٹر ڈف صاحب سلمہ اللہ تعالے کے پاس تہے۔ وہ ڈاکٹر صاحب جو نہ صرف ہندوستان کے فخر ہین بلکہ افتخار یورپ ہین جنکی ثانی آجتک کوئی فیاض اور فاضل اجل ہندوستان مین نہین آیا اور جنکی نظیر آج دُنیا مین بہت ہی کم لوگ ہین بلکہ نہین ہین۔ راجہ رام موہن رائے صاحب برہم دہرم کے بانی مبانی انہین ڈاکٹر صاحب کے شاگرد تہے اور بابو کیشب چندر سین صاحب جو زمانہ حال کے برہم دہرم والون کے سرتاج ہین اور پادری لال بہاری صاحب وغیرہ بنگالہ بہر کے بڑے بڑے عالم اور فاضل لوگ اُن کے شاگرد ہین۔ غرضکہ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے کالج مین جو بمقام کلکتہ اب بہی ڈاکٹر ڈف کالج کے نام سے مشہور ہے وہ اوراق کبہی کبہی لایا کرتے تہے اور اُنمین سے کچہ سنایا کرتے تہے۔ اُسوقت بیدار مغز طالب العلم سمجہا کرتے تہے کہ یہ اعلے درجہ کے فلاسفہ کے اقوال مذہبی عالی خیالات سے مطابق کیے ہوئے ہین۔ بہرحال مجکو تحقیق معلوم نہین کہ میرے دوست کشمیری قوم کے افتخار پنڈت بشمبر ناتہہ صاحب نے یہ خیالات کہان سے لیئے خیر مجکو اس سے کچہ غرض نہین مجکو نفس کتاب کے مضامین سے مطلب ہے کہ وہ میرے

ملک کے نوجوانون کے لیئے کہانتک مفید ہین - پس میری دانست مین یہہ کتاب گورنمنٹ سکولو
کی اعلی جماعتون مین پڑہائی جانے کے لائق ہے -

مین اپنے اخ معظم و برادر مکرم **پادری رجب علی صاحب**
دام فیضہم کا بہی دل سے شکر گزار ہون کہ جنہون نے ایسی نایاب کتاب کو اپنے لاثانی اور فیاض
اخبار وکیل ہندوستان کے ساتھ ضمیمہ کے طور پر چہاپ کر اپنے ناظرین باتمکین
اور قدرشناس کے نذر کیا - کیونکہ بقول میرے معزز دوست جناب منشی کاشی ناتھ صاحب
ہیڈ ماسٹر مدرسہ ضلع الہ آباد سکول کے - ہندوستان مین یہہ طرز بڑے اعلے درجہ کا ہے کہ اخبار
نویس ایک التزام کے ساتھ اپنے ناظرین کو مفید اور عمدہ کتابین نذر کیا کرین - یورپ کا اکثر یہہ
دستور ہے کہ بڑے بڑے نامی اخبار نویس ہمیشہ اپنے ناظرین کو عمدہ سے عمدہ کتابین
دیتے رہتے ہین اور اسی سے اس ملک نے جو ترقی کی ہے وہ آفتاب نیمروز کے مانند ظاہر ہے بیان کی
حاجت نہین رکہتی - مین امید کرتا ہون کہ اخبار وکیل ہندوستان کا یہہ فیاض طور عمدہ لوگون کو پسند
ہوتا چلا جاویگا - اور لوگون کو بہی اس سے بے انتہا فائدے پہونچتے رہینگے -

آخر مین مین صلاح دیتا ہون کہ گو مصنف صاحب نے اس بے نظیر کتاب
کا حق تالیف خاص میرے بزرگ پادری رجب علی صاحب کو دے دیا ہے اور
انہون نے بموجب دفعہ ۱۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ کے اسکی رجسٹری بہی کرالی ہے تا کہ کوئی اور
مطبع والا انکی اجازت کے بغیر اس کتاب کو نہ چہاپے تاہم میری نظر مین اسکی اشاعت عام
ہونی چاہیئے اور قیمت بہی اسکی خفیف سی مقرر کرنی چاہیئے اور بہتر اسکے یہہ ہے
کتاب نذر ناظرین کیجاوے نمونہ کے طور پر دو ایک بار کرے جیسا [illegible] صاحب
وضعدار اور ولیم پٹ صاحب رکن سلطنت کا اخبار مین چہاپا
دین تا کہ ناظرین اخبار کو اس قدر تصنیف کی قیمت
اور جو نتیجہ اس سے نکلے معلوم ہو جاوے -

اشتہار

چونکہ یہہ کتاب مطابق قانون بستم
سنہ ۱۸۴۷ء کے داخل رجسٹری گورنمنٹ
ہوگئی ہے۔ لہذا کوئی صاحب اہل
مطابع وغیرہ بغیر خاص ذاتی اجازت
خاکسار کے اِس کتاب کے چھاپنے
کا قصد نہ فرماویں۔

پادری رجب علی سوپرنٹنڈنٹ

اتالیق

(جو)

طلبہ کو دماغی اور اخلاقی اطوار کے قائم کرنے مین مدد دینے کی غرض سے
ریورنڈ جان ٹاڈ کی مشہور کتاب اسٹوڈنٹس مینویل سے ترجمہ کیا گیا ہے
خاتمہ پر چند تازہ انگریزی رسالجات کے منتخب مضامین کا ترجمہ و مشہور و
لائق و فائق علما و حکما و مدبرین کے منتخب چیدہ مقولے اور حالات کا میابی
شامل کردیے گئے ہین

مولفہ و مترجمہ

بابو گنگا پرشاد صاحب ورما

مالک و اڈیٹر اخبار ہندوستانی و مولف و مترجم "طرز حکومت انگلستان"
"گلشن عجائبات" "دس قوانین صحت" وغیرہ وغیرہ

مطبوعہ
جی پی ورما اینڈ برادرس پریس لکھنؤ

قیمت فی جلد ۸ [illegible]
ج (محمد عسکری) د
[illegible] ۱۰۰۰ جلد

اتالیق کے اول ایڈیشن پر اخبارات کی رائین

انمین طالب علمون کے لیے تعلیم ورزش خوراک وغیرہ امور ضروری
کے متعلق نہایت مفصل ہدایتین درج کی گئی ہین جنسے ہر ایک
طالب علم کو واقف ہونا ضروری ہے جو طلبہ انگریزی سے ناواقف ہین
انکو منشی [illegible] مترجم کا مشکور ہونا چاہیے۔ کہ انہون نے ایک نہایت مفید
کتاب کو بے تکلف اردو مین ترجمہ کیا ہے۔ ہماری راے مین ہر ایک
طالب علم کو جو باقاعدہ طور پر مطالعہ کرنا چاہتا ہے ضرور اس کتاب
کو خریدنا چاہیے۔ اخبار انجمن پنجاب مورخہ ۲۶ جون ۱۸۹۰ء
ہم نے اس کتاب کا ایک ایک حرف اپنی طبیعت کی خوشی سے پڑھا واقعی
عجیب اخلاقی مجموعہ ہے اس سے بہتر کوئی اخلاقی کتاب اردو زبان
مین طالب علمون کے واسطے نہین عجب انداز سے اور بالکل نئے طرز
سے فوائد ادب اور اخلاق کو بیان کیا ہے اور ہر جگہ عمدہ تمثیلون
اور نظیرون سے عادت کی نکوئی کے موثر ہونے کو ثابت کیا ہے ہم
اپنے مکرم منشی گنگا پرساد ورما کو مبارکباد دیتے ہین کہ باوصفیکہ اگر
اہتمام مین ایک بڑا اخبار ہے تاہم وہ اپنے پس ماندہ وقت کو قوم اور
ملک کے لیے ایسی عمدگی سے صرف کرتے ہین ایسے ہی لوگ ہین جنسے
جمہور خلائق کو فائدہ پہونچ سکتا ہے اور منشی گنگا پرساد ورما کو
مبارکباد دیتے ہین وہ اپنے وقت کو ایسی عمدگی سے استعمال
کرنے مین کامیاب ہوے ترجمہ نہایت سادہ اور اثر ڈالنے والے
الفاظ مین کیا گیا ہے۔ ہماری راے مین کسی مہذب کا کتب خانہ
اس کتاب کی کم سے کم ایک جلد سے خالی نہونا چاہیے۔ ہرچند طلبہ کے
اخلاق کی درستی کے واسطے ترجمہ ہوئی لیکن ہم کہتے ہین طالب ہی پر
کیا موقوف جوان آدمی بھی اسپر عمل کرین تو کیا قباحت ہے۔ المختصر
یہ شے دیکھنے کے قابل ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید
زیادہ تعریف کرتے ڈرتے ہین کوئی سمجھو کہ فرط محبت سے راہ دکھی
[illegible] نہایت مفید رسالہ اتالیق ہی ہے۔ مترجمہ [illegible] اردو [illegible]

چھاپہ بھی اچھا ہے۔ اخبار عام لاہور ۳۰ جون ۱۸۹۰ء
ہمارے خیال مین اس رسالہ کے مترجم نے اپنی ہم قوم کی علمی ترقی
مین بہرہ معاونت دینے کے لیے حقیقت مین اس رسالہ کی اشاعت سے
ایک قابل تعریف کام کیا ہے جیسا سوفٹ [illegible] نامور
اپنی تصنیف اسٹوڈنٹس مینوئل کی نسبت خود فرماتے ہین کہ اگر کوئی ایسی
کتاب مجھے طالب علمی کے زمانہ مین مطالعہ کے لیے دستیاب ہوتی تو مین کئی
اخلاقی برائیون مین مبتلا ہونے کے بغیر وہ فائدہ حاصل کرتا جو
مدت تک مین ان ایسی کتاب کے مطالعہ سے محروم رہا۔ پس اصل
مصنف کتاب کے مذکورہ بالا فقرات سے اہل دانش نتیجہ نکال سکتے
ہین کہ رسالہ "اتالیق" جو اسٹوڈنٹس مینوئل کا ترجمہ ہے علمی و اخلاقی
خیالات کی ترقی مین کہان تک مفید مطلب ہوسکتا ہے یہ مترجم
صاحب نے بڑی بحث و تلاش سے خاتمہ کتاب مین چند تازہ انگریزی
رسالون کے کئی عمدہ مضامین کے ترجمے بھی شامل کر دیے ہین جن سے
مطالعہ کرنے والے کو مستند انگریزی مضمون کے عالی خیالات سے
واقف ہو کر عمدہ عادات کے قائم کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔
الغرض یہ رسالہ ہمارے خیال مین نہ صرف طالب علمون کے لیے بلکہ
اون تمام اشخاص کے واسطے جو انگریزی زبان کے لٹریچر کی خوبیون
سے بے بہرہ ہین اور انگریزی مضمون کے خیالات سننے و دیکھنے
کا ذوق و شوق رکھتے ہین قابل دید ہے۔ کوہ نور لاہور۔
یہ درحقیقت قابل یادداشت ہے کہ ایک ولایتی شائع کنندہ ڈاکٹر [illegible]
کی ہی تصنیف اسٹوڈنٹس مینوئل کا ترجمہ شائع کرتا ہی ابھی یہ اردو
مین منشی گنگا پرساد ورما برادران مشہور و معروف پرچہ جات شائع
کنندگان لکھنؤ نے شائع کیا ہے ترجمہ بہت ٹھیک اور صحیح ہے کتاب صاف
طبع ہوئی ہے اسکی بہت اشاعت ہونا چاہیے اور ہمین امید ہے
[illegible] ہمارے کمسن طلبہ مدارس کے کام آئیگی [illegible]

بخدمت جناب پنڈت پیرا[illegible] صاحب ماسٹر

کیننگ کالج شہر

میرے معزز محترم و مکرم عنایت فرما۔

مین یہ ترجمہ ناڈس اسٹوڈنٹس مینویل آپ کو بطور ڈیڈیکیشن نذر کرتا ہون۔

چند لوگ ہین کہ جنھون نے اپنے ملک کی پولیٹکل سوشیل و اخلاقی بہتری و بھلائی و ترقی
و بہبودی مین آپ کی طرح سے بے غرضانہ محنت و جانفشانی کی ہو۔ آپنے یہی نہین کہ اپنے
فرائض مدرسی مین اپنے اخلاق و اوصاف حمیدہ و لیاقت و محنت و توجہ سے صدہا کمسن و نوجوان
طلبہ کو اپنا ثناخوان بنایا بلکہ بحیثیت بانی متفرق شہری جلسون اور ہر ایک کام مین جسکو عوام کے
بہتری سے علاقہ ہو شبانہ روز کی محنتون سے آپنے اپنے متعدد و معترف بنائے ہین کہ جنہین میرا
یہ کہنا بے سود ہو کہ مجھکو بھی ایک ہونے کا فخر حاصل ہو مین اپنے ذاتی اظہار محبت عزت و نیز بحیثیت
ایک اخبار نویس کے عام کیجانب سے آپکے قومی خدمات کے قبول کرنے کو یہ تحفہ دوستانہ
نذر کرتا ہون کہ جسکے مضامین سے آپ کو ایک خاص علاقہ ہو کہ اوسکو انھین لوگون کی اخلاقی
[illegible]انی اور علمی ترقیات سے نسبت ہو کہ جو عمدہ طور پر قوم کا امید بتائے گئے ہین اور جنکی ہر ایک قسم کی
ترقی مین آپ کو دلچسپی ہو۔

لکھنؤ
۵ - مئی [illegible]

آپکا معترف
گنگاپرساد ورما

دیباچہ مترجم طبع اول

یہ تو مین نہ کہونگا کہ اردو زبان مین ایسی کتب نہین ہین کہ جو طلبہ کو اخلاقی اور علمی ترقی کے ذرائع ایک مسلسل اور صاف طور پر بتائین لیکن اسمین شک نہین ہو کہ ایسی کتب کی تعداد محدود ہو۔ چونکہ ابتدائی تعلیم کے وقت اونکو کسی ایسی کتاب سے مدد نہین ملتی ہو اس باعث وہ ہمیشہ افسوسناک غلطی اپنی عادات اور اطوار کے قائم کرنے مین کرتے ہین کہ جنکے قائم کرنے مین اگر غلطی ہوئی تو عمر کے دوسرے حصہ مین اونکا درست ہونا دشوار ہو مین امید کرتا ہون کہ یہ ترجمہ صرف بیکسن دوستون ہی کی مدد نہ کریگا بلکہ اون لوگون کی بھی کہ جو بلفظ عام معنی مین گو بالکل بےعلم نہین ہین تاہم جنکو اپنی علمی ترقی کی آپ بھی خواہش ہے۔

مین نے اس کتاب کو ہر ایک درجے کے لوگون کے واسطے کارآمد بنانے کے غرض سے آخر مین ایک لکچر اور مضمون کا ترجمہ کر دیا ہو کہ جو ابھی کچھ دن ہوئے مستند علما کے قلم سے شائع ہوئے ہین۔

دفتر اخبار ہندوستانی لکھنؤ }
۵ مئی ۱۸۸۶ عیسوی }　　　گنگا پرساد ورما۔

دیباچہ طبع ثانی

مجھکو اس موقع پر تہ دل سے اہل اخبارات و عوام جناب انسپکٹر صاحب بہادر مدارس حلقہ اودھ و دیگر افسران سررشتہ تعلیم پنجاب و ممالک مغربی و شمالی کا شکریہ ادا کرنا ہو کہ جنھون نے میری امید سے زیادہ اس کتاب کی قدردانی فرمائی۔ ایک غریب مترجم اور مولف کا اس سے بڑھکر کوئی انعام نہین ہو کہ وہ لوگ اسکی محنت و جانفشانی کی قدر کرین کہ جسکا فائدہ پہونچانے کی اصلی غرض ہو۔ یا جو اس بار مین ٹھیک راے دے سکتے ہون۔ مین نے طبع ثانی مین بہت کچھ نظرثانی کی ہو۔ اور کئی نوٹ بھی شامل کیے ہین۔ علاوہ اسکے خاتمہ پر چند مضمون مین لائق و فائق علما۔ مدبران شعرا شارہ اور زبان دانون کے چیدہ چیدہ مقولون کا ترجمہ درج کیا ہو کہ جو امید ہو کتاب کو اور بھی مفید بنانے مین مدد دیگے۔

۱۵۔ ستمبر ۱۸۸۶ء　　　مترجم و مولف۔

پہلا باب

تعلیم

خدا کی جن طاقتون اور دانشمندیون سے ہم آگاہ ہین اون مین انسانی عقل سب سے زیادہ اوسکا چمکدار
حصہ ہے۔ وہ اس دنیا مین اس غرض سے پیدا ہوئی ہے کہ اپنے وجود کے اعلی مقاصد کے واسطے تعلیم پائے۔ یہان
اوسکے جوہر ظاہر ہوتے ہین۔ اور وہ جذبات کہ جو ایک غیر محدود زمانہ تک اوسکو آگے بڑھائے رکھنے والے ہین۔
یہان اپنے تئین پھیلاتے ہین۔ ایسی عقل کی تعلیم سے یہ غرض ہونا چاہیے کہ روح اپنے فرائض یہان بخوبی ادا
کر سکے۔ اور جب اپنے وجود کا پیالہ پورا کرکے وہ دائمی قیام کو قبر کے دوسری جانب جائے فائدہ مین رہے۔
کبھی کبھی فرگسن کے سے بھی طلبہ ہوتے ہین جو مواشیون کو چرواہی گری مین تاگے اور گولیون سے ستارونکی
گردش دریافت کر لیتے ہین۔ اور کرسی کی گھڑی چاقو سے بنا سکتے ہین۔ لیکن ایسی مثالین بالکل کمیاب ہین۔
بیشتون کو ضرورت معلمین و ہدایت و تعلیم کی اونکی رہنمائی مین ہوتی ہے۔ یقیناً بہت کم ایسے ہوتے ہین کہ جو امید
یا فرض کے موافق کر سکتے ہون اسکی ایک وجہ یہ دریافت ہوتی ہے کہ طلبہ بہت وقت ضروری تجربہ کے حاصل کرنے مین
ضائع کرتے ہین۔ جب مین اون ایام پر نظر کرتا ہون کہ جب طالب علم تھا معلوم کرتا ہون اس جگہ پر غلطی کی یا وہان
غلط فہمی ہوئی۔ یہان ایک قیمتی موقع کھویا وہان ایک بد عادت سیکھی یا غلط خیال جما۔ اب جب مین کسی کالج کے
قریب ہوکر گذرتا ہون جب اوسمین تعلیم شب کے واسطے روشنی ہوتی ہے تو مین ٹھہرتا ہون افسوس کرتا ہون کہ اب
واپس نہین جا سکتا اور از سر نو زندگی مع اپنے موجودہ تجربات کے شروع نہین کر سکتا۔ مین یہ بھی خیال کرتا ہون کہ
اگر شروع زندگی مین میرے ہاتھون مین کوئی ایسی ہی کتاب جیسی کہ لکھ رہا ہون رکھدی جاتی مجھکو بہت فائدہ ہوتا۔
مجھکو تو یہی امید ہے کہ مین تمکو بتلا سکونگا کہ کون شی مفید ہے اور کون مضر۔ کیونکہ مین خاصکر اپنے ذاتی تجربات
اور ذاتی حاجات کے موافق بیان کرون گا۔

پڑھنے والے کو یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ میری اصلی غرض یہ ہے کہ ایسے اوسکو اشارے کنایہ اور ہدایات
بتلا دیجاوین کہ جنکی مدد سے وہ وہی ہو سکے کہ جیسی اوسکے دوستون یا خود اوسکی خواہش ہونا چاہیے۔ اب طالب علم سے
کہون گا کہ جو چال چلن کہ اسوقت اوسکا قائم ہوتا ہے وہ تمام عمر تک قائم رہیگا۔ کم عمر ایک دوسرے کی نسبت جو
خیالات شروع مین جما لیتے ہین اونکو کوئی نہین مٹا سکتا۔ اوس زمانہ مین جو نام ہی رکھے جاتے ہین اور جنسے کسی خاص
اطوار کی طرف اشارہ ہوتا ہے کبھی نہین فراموش ہوتے۔ طلبہ کے اخلاق اور چال چلن اور عادات کا اوسکے ہم مکتب

اوسی وقت سے اندازہ کر لیجیے۔ اگر وہ کاہل یا شریر ہے تو یہ اوسکا چال چلن ہمیشہ کے لیے قائم ہوا ہے سالہا سال
کی خوش اطواری نیک مزاجی ان سالہا سال کے خیالات کو ہرگز نہ مٹا سکے گی کسی تعلیم یافتہ آدمی سے اوسکے ساتھی
کے اطوار کی نسبت دریافت کرو تمکو فوراً معلوم ہوگا کہ وہ اپنے اسکول کی زندگی پر نظر ڈالے گا اور اوسی زمانہ کا
تخمینہ بتلائیگا چاہے وہ غلط کیوں ہی نہ ہو۔ لیکن اخلاق طرز و اطوار میں پچھلی زندگی بار بار شہرت پاویگی۔
اس خیال سے بڑھکر کوئی غلط نہیں ہے کہ ابھی چونکہ تم دنیا داری سے علٰحدہ ہو اس باعث اپنے چال چلن کی
تمکو پرواہ نہیں یا تمپر کوئی ذمہ داری نہیں۔ یہاں بالکل برعکس معاملہ ہے۔ کیونکہ وہی زمانہ ہے کہ جب تم اپنے
اطوار قائم کروگے اور اوسی وقت سے تمھارا اندازہ ہوگا اور جو تمھارے ساتھ ایک ہی کمرے میں اوسوقت
بیٹھا ہے اور تمھارے اطوار کو دیکھ رہا ہے۔ تمام عمر یاد رکھیگا اور جب دنیا دار ہوگئے وہ آج ہی کا دن یاد
رکھیگا۔ طالب علمی کے زمانہ سے بڑھکر تمھارے اوپر کبھی ذمہ داریاں نہ ہونگی کیونکہ اسی زمانہ میں تمھاری
عادات اور خصلتیں قائم ہوتی ہیں۔ اور پھر تمھارے معاصرین شاید اپنی راے تمھارے نسبت مشکل سے بدلیں گے
اگر تم بے وقوف اور ناواقف اس زمانہ میں ہو گو تم بعد اسکے لغت لکھو غیر زبانوں میں تصنیفات کرو میں نہایت
شک کرتا ہوں کہ آیا تمھارا دوست جو اسوقت قریب زانو کے بیٹھا ہوا ہے تمکو کبھی عزت سستی سے زیادہ کی دیگا۔
جنکے اسوقت ایسے تعلیم پا رہے ہیں کہ جو کبھی عمدگی کے قریب نہ پہونچیں گے۔ یقیناً بہت خواہش بھی نہیں رکھتے
لیکن بہت ہیں جو کر سکتے ہیں مستثنیٰ بہت کم ہوتے ہیں اور یقیناً وہ نہیں ہے بہت ایسے ہیں جو
اس کتاب کو مطالعہ کر رہے ہیں۔ زیادہ ہو یا کم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ اپنے تئیں معزز اور کارآمد
بنائیں۔ وہ ذریعہ سے ناواقف ہیں اوسکے گرد حدشات اور لالچیں ہیں وہ تلقین فراموش
کر دیتے ہیں اور اس طرح سے خوف و امید امادے اور مایوسی میں ڈگمگاتے ہیں ایسے ہی لوگ ہیں کہ
جنکے واسطے میں یہ کتاب لکھتا ہوں۔ اور اون سے میں صدق دل سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جب تک
اس کتاب کا پورا مطالعہ نہ کرلیں ہرگز جدا نہ کریں اور اگر اونکی اسمیں خوشی ہو تو چاہے جسقدر گالیاں
لکھنے والے کو دیں اگر میرے قلم میں بعض موقعوں پر زور نہ رہا ہو تو میں اوسکے واسطے معافی مانگونگا
میری یہ دلی خواہش ہے کہ ایسے لوگوں کی مدد کروں کہ جنہیں کوئی قابلیت فائدہ اوٹھانے کی ہے
اور جنکے ہاتھ میں اپنی عادات کے درست کرنے اور خدائی عطیہ سے فائدہ اوٹھانے کا موقع ہے بہت
لوگ ایسے ہیں کہ جو ان اوراق کو بلا کسی فائدے کے پڑھیں گے کیونکہ میں اسکی ایک عام وجہ بیان
کروں۔ ایک جوہری نے بہت سے گاہکوں کو اپنی آنکھ دکھلائی۔ آخرکار ایک عمدہ چشمہ اوسکو ملگیا لیکن
جیسے ہی کہ اوسنے لگانے کی کوشش کی اوسکی ماں نے کہا کہ گو یہ چشمہ انسانی آنکھ کو فائدہ پہونچائے لیکن
یہ جو ہے کی آنکھ کو نہیں پہونچا سکتا۔
تم چاہے جس آدمی سے گفتگو کرو اوسکی علمی لیاقت اور اخلاق چاہے جس حد کو پہونچ گیا ہو لیکن وہ گذشتہ

زندگی پر افسوس کریگا - اور کہیگا کہ بہت وقت اوسنے ضائع کیا اور بہت سے موقع اوسنے ہمیشہ کے واسطے کھوسئے اگر وہ اپنے زمانہ کو یکجا جمع کرسکتا اپنی معلومات کو کسی جانب مبذول کرتا مثل بیکن کے بہت سے خزائن و تحقیق جمع کرتا - وہ عمدہ دل و دماغ کہ جو تمھسے پیشتر ہو چکے ہین بہت سے خزانجات ہمارے ورثہ مین چھوڑ گئے ہین جو پسندیدہ ہوسے پسندیدہ ہوتا کھو دینے پر دستیاب ہوگا - دیکھو کتنا فرق ایک ننگے وحشی مین جو ایک پر کے ملجانے پر بیحد خوش ہوتا ہی اور نیوٹن اور بوائیل کے دماغون مین ہی - وحشی مین پوری سمجھ ہی اگر وہ چاہے تو اوس جانور کی عادات ترک کردے کہ جسکا وہ شکار کررہا ہی - لیکن اوسکا جسم مثل ایک مینار سنگ مرمر کے ہی اوسکے اندر ایک خوبصورت تصویر تو ہی لیکن بنانے والے نے کبھی اوسپر روغن نہین کیا ہی وحشی کے دل کو کبھی تعلیم نہین ہوئی ہی - اور اس باعث وہ مقابلہ پر مثل تاریک جنگل کے ہی -

مین اس مسئلہ پر بحث نہ کرونگا کہ قدرتاً آیا انسانی روحین برابر ہین یا نہین اگر وہ ہین تو یہ یقینی ہی اگر اسکے خلاف بھی ثابت ہو تو کوئی فائدہ نہین جس حالت مین انسانی جسم کی بناوٹ علحدہ ہی کسی قسم کی تعلیم اسکو یکسان نہین کرسکتی البتہ مین یہ کہ سکتا ہون کہ ہر ایک شخص مین قدرتاً ایک نہ ایک چیز مین عمدہ ہونے کی قابلیت ہی - تم ریاضی مین عمدہ نہو یا زبردست منشی نہو یا تقریر کرنے والے - لیکن مین یہ ایمان رکھنے سے یقین دلاتا ہون کہ میرے ناظرین سے ہر ایک شخص کسی نہ کسی چیز مین زبردست اگر وہ خود اپنے تئین وفادار بنائے رہے ہو سکتا ہی ایک لڑکا چینیڈ کی نگرانی مین تھا کہ جو بڑا سست اور نا سمجھ اور کسی مین تمیز نہ تھا اوستادون نے اوسکا ہر ایک طرح سے تجربہ کیا لیکن اوسکو کچھ بھی نہ بنا سکے آخرکار اوسکا تجربہ ایک اوستاد نے اقلیدس مین کیا یہ اوسکے مذاق کی اسطرح مناسب ہوئی کہ وہ اپنے زمانہ کا یکتا ریاضی دان ہوا - مارکس بسر کا لڑکا تحصیل کو بھیجا گیا اور فعلیم کو سب سے اعلی علم سمجھا نے گئے لیکن وہ بہت کوڑھ مغز ثابت ہوا - مجھکو تب بھی امید ہی کہ اگر اوسکو عمدہ موقع دیا جاتا تو وہ کچھ نہ کچھ ہوگا -

ایک مرتبہ مین نے ایک لڑکے کو بازار مین دیکھا کہ ہزارون لوگ اوسکی طرف نگاہ تعجب سے دیکھ رہے ہین اور وہ بہت بلندی پر بجلی کی محافظ آہنی سیخ کو چھونے کے واسطے چڑھ رہا ہی - ہوا زور سے چل رہی اور سیخ ہل رہی تھی - لیکن وہ ۱۹۵ فٹ اونچائی تک چڑھ گیا - ہر ایک شخص امید کرتا تھا کہ آپ گرا اور بیہ گرا لیکن ہمارے استعجاب کی یہ بنا تھی کہ اوسنے سیخ پر اپنا پیر رکھدیا اور ہوا مین اپنے بازوون کو گردش دینے اور پیر ونکو ہلانے لگا - وہ وہان جب تک کہ نہ تھکا ٹھہرا رہا اور آرام سے واپس آیا - دیکھو یہ ایک دل تھا کہ جو بیحد بہادری کی بھی اور حوصلہ کے قابل تھا لیکن یا تو اوسکے دماغ کی تعلیم نہ ہوئی تھی یا اوسکی تیزی خاص ایک امر کے واسطے بنائی گئی تھی - مین یہ بھی بیان کرونگا کہ اوس غریب لڑکے کو اس باعث سزا ہوئی کہ اوسنے

ہر ایک شہر یورپ مین ایک بلند مینار ہوتی ہی اور سپر ایک آہنی سیخ لگائی جاتی ہے تاکہ اگر بجلی گرے تو وہ بچا سکے یہان بھی ہر ایک چھاونی مین اسلحہ خانہ کے قریب گو چھوٹی لیکن ایک مینار ضرور ہوتی ہی

ایک خوفناک مثال اُن لڑکون کے روبرو قائم کی کہ جو تماشہ دیکھ رہے تھے۔ مین اسکی تائید سے باز نہین
رہ سکتا جب اونھون نے اوسکو اس جسمانی ورزش سے روکا۔ اونھون نے یہ بھی ہوشیاری کی کہ اوسکی
قابل خوف ذہانت کو عمدہ راستہ پر لگایا۔

گویا وہ کے قابل نہین لیکن مین خیال کرتا ہون کہ مین نے ایک بہت خوفناک لفظ استعمال کیا ہی وہ لفظ
ذہانت ہی۔ بہت سے شخص اپنی عادات ایسی ڈالتے ہین کہ جو تنہا اونھین مین ہون اور خیال کرتے ہین کہ
یہ اونکے مذاق سے علاحدہ نہین ہو سکتین۔ چند ایسے لوگ بھی ہین کہ جو اسی کو ذہانت سمجھے ہوئے ہین
کہ وہ ایسی حرکات کرین کہ جو عوام نہ کرتے ہون مثل ایک بڈھے بڑھئی کے جو گھڑی کا وقت جبر مقابلہ کے
زور سے بتلاتا تھا۔ ڈین سفٹ اپنے مشہور سفرنامہ مین لکھتے ہین کہ اونکو ایک موقع پر ایسے عقلمندون کی
ایک قوم ملی اور بیان کرتے ہین کہ اونھون نے ایک درزی دیکھا کہ جو اپنے اہل معاملہ کے کوٹ کی ناپ پیچھے
لیتا تھا۔ کبھی اپنے تئین عقلمند ظاہر کرنے کی کوشش نہ کرو۔

عقلمند دنیا مین چند پیدا ہوئے ہین اور اون چند مین بھی گو اونسے حسد بہت کیا گیا اور اونکی تقلید بھی بہت
ہوئی لیکن بہت کم نے دنیا کو عمدہ حالت مین چھوڑا کہ جسمین اونھون نے پایا تھا۔ سخت مطالعہ کا
یہ مطلب نہین ہی کہ ذہانت بہت سی جمع کیجاوے بلکہ یہ ہی کہ دل و دماغ جس طرح کہ عام سانچے کے ہین اونکو عمدہ
کام مین لانے کے واسطے ہدایت کرے۔ ہر ایک [illegible] کو اس سے زیادہ کسی امر کی خواہش نہین ہوتی کہ وہ
عقلمند ہو۔ اور بہت خیال کرتے ہین کہ خراب صحت اور کوشش کی کمی ذہانت کی ایک نشانی ہی حالانکہ اصلی
ذہانت مثل نیوٹن کی نسبت طالب علم کہتا ہی کہ صرف فرق اوسکے دماغ سے یہ ہی کہ نیوٹن صابر بہت بڑا تھا۔
تمہارا عمدہ دماغ۔ عمدہ تجویز یا عمدہ خیال یا وسیع معلومات ہو لیکن یقین رکھو تم ذہین نہین ہو اور بلا محنت
کے ہرگز لائق نہین بن سکتے اسواسطے جو کچھ کہ تم نے حاصل کیا ہی وہ سب محنت کا نتیجہ ہی۔ تمہارے خوش رکھنے کے
واسطے دوست ہین کتب اور استاد اور سیکڑون مددگار ہین لیکن اپنے دل و دماغ کو تعلیم دینا صرف تمہارا کام ہی
یہ کوئی شخص تمہارے واسطے نہین کر سکتا۔ اور اس دنیا مین کوئی شی قیمت کے قابل نہین ہو سکتی اگر محنت
اور جانفشانی اوسکی قیمت نہین ہی۔

جانسن کا بیان ہی کہ اگر کوئی شخص انگریزی زبان کا منشی ہونا چاہتا ہی اوسکو رات دن ایڈیسن کے
پڑھنے مین صرف کرنا چاہیے۔ اور یہ اور بھی بہت صحیح ہی کہ اگر کوئی شخص قابل امتیاز ہوا چاہتا ہی تو اسکو اسکے واسطے
محنت کرنا چاہیے۔ اصلی عمدگی بلا محنت کے نہین ہی۔ ایسے لوگ کہ جنھون نے کبھی بلا تعلیم اور مطالعہ کے دنیا مین
ترقی حاصل کی ہی وہ چند روزہ ہوئے بہت سے جوانون کو انکلو کا قصہ یاد ہی کہ جو ایک روز نیپلس کے بازارون
مین مچھلیان فروخت کرتا تھا دوسرے روز بحری اور بری فوج کا مالک ہو گیا اور ایک شہنشاہت پر حکومت
کرنے لگا۔ فوج اوسکی اطاعت کرتی تھی۔ بدمعاش روپوش ہوتے تھے۔ اور انسان کو کبھی اوسکی طرح

اپنے احکام کی اطاعت نصیب نہ ہوئی لیکن اور مختصر حکومت تو روزہ سخت حماقتون مظالم اور خودرائی سے
بھری ہوئی تھی۔ پس ایسی تمثیلون کو دنیا کے روبرو مثل ممکن الوجود کے نہ ہونا چاہیے بلکہ غیر ممکن الوجود۔
اسکو ایک اصول قرار دے لو اور جسمین کوئی مستثنیات نہون کہ جو کچھ ہم مین ہو اوسکے واسطے ہم محنت کرین
اور کوئی شی قابل رکھنے یا دوسرے کو دینے کی نہین ہی کہ جسمین ہمارا کچھ صرف نہوا ہو۔
کلبرٹ ویلٹ فیلڈ لکھتے ہین کہ انھون نے اپنی سوانح عمری کی بہت بڑی جلد صرف چھ یا آٹھ روز مین
لکھی اوسکو کچھ اسمین صرف کرنا نہ پڑا۔ اس باعث یہ بھی ضرور ہی کہ وہ کسی قابل نہین ہی۔ تم ایسی جلدین
چاہے جسقدر لکھو لیکن اون سے کسکو فائدہ ہم سب سونا لینا چاہتے ہین لیکن کھودنے سے خوف کھاتے
ہین۔ بلی مچھلی تو پسند کرتی ہی لیکن پانی سے پکڑنا نہین چاہتی۔
وہ جزائر کہ جو بحر پاسفک کو اسقدر خوبصورت بنائے ہوئے ہین اور جو اگر اونمین گناہ نہو جنت معلوم ہوتے
ہین۔ چھوٹے کیڑے سونگے کی محنت سے قائم ہوئے ہین کہ جیسے ایک ایک دانہ بالو کا جمع کرکے یہ اسقدر ڈھیر بنایا
یہ ہی انسانی محنت کے ساتھ ہی بہت سے نتائج تھوڑی سی لیکن مستقل محنت سے ہاتھ آتے ہین۔ مین نے اکثر ایک
لائق منشی کے مقولہ پر غور کیا کہ جو بہت ٹھیک اپنے مضمون مین ہی۔ جہانتک کہ مجھکو یاد ہی وہ ایک تصویر بنائی
ہی اور ایک آدمی اوسکی چٹان کے قریب کھڑا ہو کوٹ اور ٹوپی اوسکی دور پڑی ہوئی ہی اور پھاوڑا ہاتھ مین
اور جب وہ کھودتا ہی اوسکی صابر شکل سے معلوم ہوتا ہی کہ رفتہ رفتہ۔
اول سب سے بڑی غرض تعلیم سے دل کا مطیع کرنا ہی قدرتاً وہ مثل ایک وحشی گھوڑے کے ہی ہر ایک شخص کو
کہ جسنے اپنے دل کو قابو مین نہین کیا ہی۔ بیٹھکر اس امر پر غور کرنا چاہیے نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے خیالات ہی کو
ایک جگہ نہ کر سکیگا وہ ادھر اودھر آوارہ ہونگے اور بہکین گے وہ اوسکو واپس لانا چاہیگا کہ ایک جگہ توجہ
کرے کہ ایکبارگی وہ سب پھر مضطر ہو جائنگے پھر وہ کوشش کریگا حتی کہ مایوسی مین وہ ترک کوشش کو [illegible]
کر مین نے اکثر تب ایک جوان کو یہ کہتے سُنا کہ وہ اپنے خیال کو ایک جگہ نہین رکھ سکتا وہ مثل ایک تارے کے جو
کہ ادھر اودھر ہو جاتا ہی اور وہ شاید یہ خیال کرے کہ اوسکا دماغ اسقدر وسیع ہی اوسکی سنجیدگی اور بھی
زیادہ ہو جاتی ہی کہ جب وہ اپنے ساتھیون سے اسکا تذکرہ کرتا ہی۔
اوس زمانہ مین کہ جو تمھارا طالب علمی کا ہی یہ ضروری نہین ہی کہ تم اپنی معلومات بہت زیادہ وسیع کرو۔
پڑھنے کی نسبت جو باب ہی اوسمین مین امید کرتا ہون کہ ایسے اشارے بتلاؤنگا کہ جس سے تم بہت فضول
کتب کے پڑھنے سے بچ سکوگے۔ مطلب یہ ہی کہ آئندہ موقع کے واسطے دل و دماغ درست کیا جاوے [illegible]
بہت جلد طیار ہو جاویگا۔ ہمکو اوسکی فکر نہ چاہیے۔ مین چاہتا ہون کہ یہ تمھارے بخوبی ذہن نشین ہو جاوے
کہ سب سے بڑی آرزو یہ ہی کہ دل و دماغ ایسی صورت مین ہووے کہ جسکی تربیت وہ کامیابی کے ساتھ
کرسکے اور وہ بھی تمام عمر کے واسطے تاکہ تمام عمر اپنی ترقی کا خیال رہے اس باعث مطالعہ کی عادت ڈالو

سیکھ کر کس طرح سے مطالعہ کیا جاوے کہ اوس سے فائدہ حاصل ہو۔

شاعر ویلڈ کو ۲۰ سال کی عمر مین وہی جوش شاعری جوانی کا تھا۔

یہ پہلا مقصد قرار دو کہ تمہاری مطالعہ کیجانب توجہ رہے جو شخص کہ یہ کر سکتا ہو وہ در اصل بہت بڑی مشکل
کا مقابلہ کر سکتا ہو اور جو یہ نہین کر سکتا اوسکو کامیابی کے واسطے امید ہی کرنا فضول ہو۔ کسی نتیجہ کو
مطالعہ سے قائم کرنے کے واسطے خیال کو یکجا ہونا چاہیے اگر سوا اوس خیال کے کوئی اور تصادم ذہن مین
ہو کہ جسکو ہونا چاہیے دل تقسیم ہو جاتا ہو اور دونون علٰحدہ ہو جاتے ہین۔ یعنی اونکا کوئی اثر نہین رہتا۔
مین نے دونون طریقے مختصر نویسی کے سیکھے۔ گرنی صاحب کے قاعدہ سے واقف تھا اور آسانی
سے اوسکو لکھتا تھا لیکن جیسے ہی کہ مین نے پیمن کے قاعدہ کے سیکھنے کی کوشش کی بالکل دونون
غارت کر دیا اور اب مین کسی مین نہین لکھ سکتا۔ جو امر کہ مطالعہ کا ٹوٹنا کہلاتا ہو وہ سوا اسکے کچھ
نہین ہو کہ جس امر کی جانب متوجہ ہوا اسکی طرف سے خیالات تقسیم ہون۔ انگلستان کے ایک مشہور
عالم کا ذکر ہو کہ وہ ایک مرتبہ اس طرح سے ایک خیال مین محو تھا کہ باوجود اسکے کہ اوسکا گھوڑا ایک تالاب
مین پہونچ گیا اور کاٹھی تک پانی آگیا لیکن حضرت کو خبر نہین۔ میرا مطلب ایسا ہی کرنے کی سفارش سے
نہین ہو بلکہ یہ دکھلانا ہو کہ جس شخص کا ایک طرف خیال رہتا ہو اور جسمین یکجا خیال کرنے کی طاقت ہو
وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ مخالف لیبلی ہم فرائض بخوبی اور خوش اسلوبی نہین ادا کر سکتا۔ اسی کے متعلق
ایک بڑی نثار عورت لکھتی ہو کہ وہ اپنے حروف آئی پر نقطہ اور ٹی پر لکیر کسی بیماری کے دن کھینچتی ہو۔
کیونکہ اوسکو اسقدر مہلت نہین کہ وہ لکھتے وقت یہ بھی کر سکے۔ تحمل ایک خوبی ہو اور بلا اوسکے دل تربیت یافتہ نہین معلوم
ہوتا تحمل کے ساتھ محنت اور تحقیقات سے مطالعہ مین کامیابی ہوتی ہو۔ اور یہ در اصل دونون
کامیابی کے ذمہ دار ہین۔

فرینکلن بہت بڑا صاحب مرتبہ ہوا اور اوسکا نام عدیم معدوموں مین لکھا ہوا ہو۔ لیکن اوسنے
شہرت ایک جنتری بنا کر حاصل کی۔ سالہا سال تک وہ بناتا رہا اور آخر کار اسی مین بلند مرتبہ ہو گیا
حتی کہ آخر بڑا ایک فلاسفر قبول کیا گیا۔ ہر ایک جوان کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ جو بیل لیجاویگا اوسکو ایک روز
بچھڑے کو کاندھا دینا ہوگا۔ بلا شک اس شخص نے اپنی بہت لیاقت ظاہر کی کہ جستے اپنے مطالعہ کے
کمرہ مین بیٹھ کر دیکھا کہ ایک چھوٹے کتے نے میز پلٹ دی اور وہ کاغذات جلا دیئے کہ جنکی تیاری مین لبا
سال متوجہ رہا۔ آہستہ سے کہا او ڈائمنڈ تُنے مجھکو بہت نقصان پہونچایا۔ بلا شک اس شخص نے اپنے تئین
بہت لائق ثابت کیا۔ لیاقت اوسکی تحمل مین تھی بلا کسی عذر کے وہ پھر کام پر بیٹھ گیا اور اوس
بھاری کام کو شروع کر دیا اوسکا وجود اوسکے خاتمہ کے واسطے تھا۔ کل مہذب دنیا نے اوسکی تعریف
اگر ایسے چند ہی لوگ ہین کہ شب و روز سالہا سال تک کے واسطے بیٹھکر تحمل سے کام کرینگے۔

طالب علم کو خود غور کرنا اور خود ہی کام کرنا چاہیے - سچی عمدگی اسی مین ہو کہ کام عمدگی سے - جاریت
اپنی وضع پر تیم تعلیم یافتہ ہمیشہ دوسرون کی تقلید کرتا ہو - لیکن کوئی شخص تقلیدی سے قابل نہین ہوا ہو - اسکی
وجہ یہ ہو کہ خرابیون اور کسی قابل عظمت انسان کے قابل اعتراض حصہ اطوار کی تقلید بہ نسبت عمدگیون سے کے
آسان ہو - سکندر اعظم کے پاس ایک احمق معلم تھا جو اوسکو اچلیس مشہور حکیم کے نام سے پکارا کرتا تھا - اوسکو
تعلیم دی گئی کہ وہ اسکا معترف اور تقلید کن ہو - لیکن جب تقلید کا زمانہ آیا تو وہ سخت قابل نفرت حرکات کا
مقلد ہوا - اوسنے ایک گورنر کو گلی ہر گلی اپنی گاڑی کے ساتھ کھینچا - یہ حرکت اس باعث سرزد ہوئی کہ اوسکے

* اس سے پہلے کی تندرستی مین فرق آگیا تھا اور اوسکو بہت ملال ہوا تھا ایسا ہی ایک واقعہ مسٹر کارلایل کے
مسودۂ تاریخ فرانس کے ساتھ ہوا - یہ ایک پڑوسی کے دیکھنے کو گیا - اتفاق سے اون صاحب نے اوسکو کسی کونے مین
ڈال دیا اور بھول گئے - ہفتے گذر گئے اور پھر کسی نے خبر نہ لی - اب چلنے والون کو مسودہ کے مانگنے پر تلاش ہوئی
معلوم ہوا کہ خادمہ نے اون کاغذات کو ردی کے کاغذ سمجھکر باورچیخانہ مین چولھے مین آگ روشن کر دینے کے واسطے
جلا دیا - کارلایل کو یہی جواب دیا گیا - اب سوا اسکے کیا ہوسکتا تھا کہ یہ مستقل مزاجی سے پھر کتاب لکھے - مستعد
ہوا اور کر دکھلایا - اس جلد مسودہ کا کوئی مسودہ اسکے پاس نہ تھا - اپنے حافظہ سے سب واقعات خیالات
اور الفاظ ٹھیک سے کئے کہ وہ عرصہ ہوا کہ دماغ سے اوتر گئے تھے پہلے کتاب کے لکھنے وقت مورخ کو لطف حاصل ہوا تھا
اس مرتبہ تکلیف اور رنج - لیکن اس حالت مین بھی کتاب اوسنے مستقل مزاجی سے ختم کی - یہ ارادہ کے پورے
کرنے کی ایک ایسی مثال ظاہر ہوتی ہو کہ جس سے بڑھکر کوئی نہین ہوئی -

اس سے کچھ کم واقعہ ایڈ ڈبولس نامے ایک امریکن مصور کا نہین ہو خود اپنے واقعہ کی یہ کیفیت بیان کرتا ہو کہ مجھکو
ایک مقام ہندرسن کو جانا تھا مین اپنی تمام عمر کی محنت سے کئے ہوئے دو سو مسودہ مختلف تصاویر کھینچ کے ایک صندوق
بڑے سے مین ہوشیاری سے قبل چلنے کے بند کر کے اور ایک عزیز کے حوالہ کر دہ خبرگیران رہین - مجھکو کئی ماہ عرصہ
گذر گئے اور جب مین واپس آیا مین نے اپنا صندوق پوچھا کہان ہو صندوق لایا اور کھولا گیا لیکن ناظرین اوس میری
حالت پر افسوس کرو کہ بجائے اون دو سو تصاویر کے دو چوہے صندوق کے قابض تھے اور اونھون نے ایک خاندان
کی پرورش کی تھی کہ جسمین ایک ماقبل ایک ہزار سے زائد پرندون کی تصاویر تھین آگ جو اوسوقت دماغ مین
مشتعل ہوئی وہ ناقابل برداشت تھی رنج و افسوس مین بہت دن سویا کیا - حتی کہ انسانی طاقت جوش مین
آئی - مین نے اپنی بندوق - نوٹ بک - پنسل اوٹھا خوشی خوشی جنگل چلا گیا - گویا کچھ ہوا ہی نہ تھا - اور
نہایت خوش کہ اس مرتبہ تصاویر بہت عمدہ بنین گین - تخمیناً قبل تین سال کے میرا صندوق پھر بھر گیا -
واشنگٹن جب کبھی اپنی لڑائیو میں ہارتا کہتا کہ یہ کامیابیون کا راستہ دکھلاتی ہین - اونھون نے بہت سی
شکست زیادہ دکھائین اور آخر ہار گیا - فتح نے سب شکستون کو مٹا دیا اور جنرل موصوف کا نام اول درجہ
* بہادرون اور قومی بادشاہون مین اونچے مرتبہ پر ہو -

معلوم نہین ادا- بتلایا تھا کہ جسکے اطوار کا اعتراض کیا جاوے اوسی کے ساتھ اوسکی تقلید بھی ہو- غرور ایک
بڑے نامدار قبول کیا گیا ہی کہ فرانس نے اپنے بے تقصیر بادشاہ لوئیس شانزدہم کو اس باعث مارا کہ انگلستان
نے بھی ایک مرتبہ اپنے ایک بادشاہ کو مارا تھا- تعجب تو یہ ہی کہ توہین بھی تقلید بلا فائدہ نہین کر سکتین
بہت کم لوگ اسطرح اپنی جانین ضائع نہین کرتے- اور ہر ایک تربیت اور تعلیم محض بیوقوفی سے تقلید کے باعث کم ہوتے
ہین- سیکڑون ہین کہ جنہون نے جانسن کی تقلید کی لیکن کیا ایک بھی ہی کہ جو گرانڈیل الفاظ کے سوا اور
کچھ سیکھ سکا ہو- بہت سے ہین کہ جنہون نے بیرن کی تقلید کرنی چاہی لیکن کیا ایک بھی ہی کہ جسنے صرف گانے ہی پر
بسر کی ہو لوگ سوا اوسکی خرابیون کے اور کسی کی تقلید نہ کرینگے- قرض لینا اور تقلید اطوار اور اصول
دونون آسان ہین لیکن خود اپنی دونون چیزون کا بنانا مشکل ہی- یہ ایک اصول قرار دو کہ محض تقلید
کرنیوالا اعلیٰ پایہ نہین ہوا ہی- تمکو اپنے علیحدہ طرز رکھنے چاہیین- یہ بیان کیا گیا ہی کہ فرینکلن ایک
فلاسفر تھا کیونکہ اپنے لڑکپن کے زمانہ مین اوسنے وہ قواعد تجویز کیے تھے کہ جنکی اوسنے اپنے بڑھاپے مین بھی
پیروی کی- یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم کسی کی عقلمندی اور عمدگی کی نقل نہین کر سکتے یہ ہمکو اپنی محنت اور استقلال سے ہمیشہ حاصل کرنی چاہیے
دوسرا مطلب مطالعہ سے رائے کا قرار دینا ہی کہ صرف عقل تحقیقات ہی نہین کر سکتی بلکہ رایون کا مقابلہ
اور وزن بغیر اسکے تم کبھی یہ فیصلہ نہ کر سکوگے کہ کیا پڑھنے کے اور کیا پھینکنے کے قابل ہی- کس مصنف کی
رائے کو قبول اور کس سے نفرت کرنا چاہیے- بہت سے سخت محنتی آدمی اور پڑھنے والے بلا کسی چیز کو پورا کیے
اسی کی کمی کے باعث جان سے ہاتھ دھوتے ہین-

اس زمانہ کے ایک بہت مشہور آدمی کی کہ جنکی آواز صرف یہان ہی نہین گونج رہی ہی بلکہ ہمارے ملک کے
دوسری جانب بھی عادت تھی اونکو کچھ دریافت کرنے کی ضرورت نہین ہوتی کہ کون لکھنے والا ہی کسکی [illegible]
بلکہ فائدہ سب جگہ سے اوٹھاتے ہین- ایسی ہی عادت کی ضرورت ہر ایک انسان مین ہی-
سب سے بڑا آلہ دنیا پر اثر ڈالنے کا دل ہی اور کوئی [illegible] طرح سے عمدہ تعلیم کی بدولت نہین ترقی کر سکتا ہی
بہت خیال کرتے ہین کہ یہ بہتر نہین ہی کہ سب طاقت ایک کام کے کرنے مین لگا دی جاوے- تمکو اپنی طاقت
عمدہ موقعون کے واسطے رکھنا چاہیے- مثلاً تمھارے پاس ایک گھوڑا ہی یون تو اوسکی رفتار معمولی رکھو
اور جب جلد جانے کی حاجت ہو اوسپر سانٹا لگاؤ- گویا دل مثل گھوڑے کی تدبیرون اور سوچون کے ہی-
بیدار آدمی دیکھ رہے ہین کہ کسقدر تھوڑی دماغی محنت سے مطلب برآری ہو سکتی ہی- اور کسقدر اعلیٰ
تک کمزور خیالات پھیل سکتے ہین وہ مثل طلبہ کے خیال کرتے ہین کہ یہ خوفناک ہی کہین دماغ سے اگر اکثر
کام لیا جاوے مبادا وہ خالی و ناقابل کام و کمزور نہو جاوے- کمان کو آدھی دور تک ٹیڑھا کیا چاہیے
ایسا نہو کہ اوسکے دونون کونے ملجاوین اور طاقت کھو دین- لیکن ہمکو ایسا خوف نہ کرنا چاہیے- آج
تم جہانتک ہو سکے دل و دماغ سے کام لو- اور وہ ڈراؤ تمنے گویا اپنے ساتھ ایک مہربانی کی- کل تم پھر [illegible]

گرو ہر ایک دو دو زیادہ مستعدی سے جواب دیگا۔

لیکن یاد رکھو کہ اصلی تربیت کبھی کبھی کسی بڑی کوشش کرنے مین نہین ہی جسقدر کہ متواتر کوششون کے دوام اونکی طیاری مین اگر تم تربیت مکمل کرنا چاہتے ہو وہ کبھی کم نہ ہونے پاوے پس عقل تیز اور صاف ہونا چاہیے ہملٹن کی نسبت یہ بیان ہی کہ اون ایام مین کہ جب سخت سے سخت دماغی محنت پڑتی تھی مہینے مین ایک بار ضرور اقلیدس پڑھتے تھے۔

تربیت یافتہ دماغ کا کمال یہ نہین ہی کہ کسی بڑے موقع پر اپنے زور کو دیوون کا سا دکھلا دے۔ بلکہ ہر ایک وقت ایک منظور شدہ مقدار برابر نتیجہ اور برابر وقت مین حاصل کرے۔ سر ازلک نیوٹن اور لوتھر کا حصہ تھا کہ بارہ گھنٹون سونے کے اوقات مقررہ پر اوسی مقام اوسی روز اوسی گھنٹہ پر کام ختم کر دیتے تھے وہ شخص جو اپنے تئین اسطور پر تسلیم دیتا ہی کہ کسی کام کے کرنے کے وقت طبیعت انتظار ایسے اور اپنی زندگی مین بہت کم کام کرے گا۔

دو شخص ایک دوسرے کے نزدیک رہتے تھے دونون طالب علم تھے ایک تو کچھ تربیت تھی دوسرا جاہل تھا ایک انمین سے افسوس کے ساتھ کہتا تھا کہ ان لوگون نے ایک زبان ایجاد کی ہی اوسکا نام گریک رکھا ہی۔ تمکو بہت ہوشیار رہنا چاہیئے مین اوس زبان کی اکثر لوگون کے ہاتھون مین ایک کتاب دیکھتا ہون جسکو وہ نیو ٹسٹامنٹ انجیل کہتے ہین اس کتاب مین سلیب اور زہر ہی زہر بھرا ہوا ہی۔ زبان عبرانی کی نسبت اسے بھائیو میری یہ گزارش ہی کہ جو شخص وہ زبان حاصل کرتا ہی۔ یہودی ضرور ہو جاتا ہی۔ دوسرا برخلاف اسکے اوسی کتاب کو ہاتھ مین لیتا ہی خوب مستقل مزاجی سے مطالعہ کرتا ہی اور اوس انجیل سے کل یورپ و دنیا بھر کو ہلاتا ہی۔ اور ایک روز مین ہزار سال کی روشنی عیسائیت مین داخل کرتا ہی۔ ضرورت نہین کہ مین بتلاؤن کہ میرا مطلب مارٹن لوتھر سے ہی سوائے تربیت پائے ہوئے دل اور کام مین لانے کی عادت کے اپنے گرد کی تاریکی سے اوجالے مین آنے کی ہادی دوسری کوئی چیز نہین ہوتی۔

انسانی خاصہ کا مطالعہ ایک جزو اعظم تعلیم کا ہی۔ مین جانتا ہون کہ یہ خیال صرف چند لوگون کا نہین بلکہ بہتیرا ہی کہ انسانی خاصہ سے کوئی واقف اسوقت تک نہین ہوسکتا کہ جبتک کہ وہ سفر وغیرہ نہین کرتا۔ مین قبول کرتا ہون کہ ایسے بھی لوگ ہین کہ جو کام کرنے کے طرائق سے آگاہ ہین۔ اگر طالب علم کو تعلیم کے خاتمہ پر انسانی خاصہ سے ماہیت نہین ہی تو یہ خود اوسکا یا اوسکے معلم کا قصور ہی۔ کام کرتے وقت بخوبی دیکھ لو کہ تم ایسی حالت مین کسطرح کام کروگے جیسی کہ لوگون سے امید رکھتے ہو گو ایسی حالتون مین آخری نتائج صحیح ہون تاہم کام کے ارادے و اصلیت کی طرف وہ نظر نہین کرتے۔ ایک کام کرتے ہوئے انسان کو ایک مجلس کے ضمیر کا اندازہ کرنے دو۔ وہ واقعات خواہ دریافت نہ کرے۔ لیکن کیا وہ مثل اوس انسان کے کرسکتا ہی کہ جسنے انسانی خاصہ کا مطالعہ اور اوسپر غور کیا ہی۔ مثل اینڈرسن کے تھوڑے ہی لوگ ہوئے ہین کہ جنھون نے کچھ کام کیا ہی۔ کیا وہ انسانی

نہین سمجھتا تھا۔ کیا اوسکی تحریرات کو پڑھکر کوئی شبہ کرسکتا ہو کہ وہ سب سے زیادہ نہ جانتا تھا کہ خاندان انسانی
کیا ہو۔ جب ایسے دماغ سے دنیا کو روشنی پہونچتی ہو تو یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ وہ غلط اصولون پر جو وہ ایک
گھوڑے کی خریداری مین غلطی کرے کیونکہ اوسنے ایسی چھوٹی چیزون پر نظر نہین کی۔ لیکن ایک ڈاکٹر او
زیادہ جسطرح سے کہ وہ دوسرے انسان کی عادات دریافت کرتا تھا ٹھیک تشخیص مرض نہین کرسکتا۔
یہ ایک مسئلہ ہو کہ ایڈمنڈ اپنے گانون کے حال سے تو اسقدر آگاہ نہ تھا جسقدر دنیا کے کام کرنے والے
انسانون سے تم اوس شخص سے کسی کو بہتر نہ پاؤگے اور یہ اوسی مین نہ تھا بلکہ تمام سچے طالب علمون مین یہ
بات ہو وہ بہت گہرے اصولون پر کام کرتے ہین وہ اصول کہ جو وقت کے ساتھ تبدیل نہین ہوتے یہی ایک
وجہ ہو کہ جب تک ایک غیر تعلیم یافتہ اپنی کمان درست کرتا ہو تعلیم یافتہ تیر لگا بھی دیتا ہو۔ وہ شور تو بہت مچاتا
ہو لیکن کرتا کچھ نہین۔ اسمین کچھ شک نہین کہ اس خیال پر لوگ ہنسین گے۔ کہ محنتی طالب علم فطرت سمجھتا ہو۔
ذاتی قابلیت ایک اور بہت ضروری نتیجہ تعلیم کا ہو۔ تھوڑے سے لوگ ہین کہ جنھون نے اپنے تئین بلند مرتبہ
پہنچایا ہو اور بغیر کسی علمی استعداد کے بنے رہے۔ اسٹیوین نامے ایک شخص ایک جوتا بنانے والے کی حیثیت سے
اسقدر بڑھا کہ تمام قوم کی آنکھین اوسکی جانب تھین۔ بہت لوگ خود بین اوسوقت تک رہتے ہین جب تک
اپنی حالت کا اورون سے مقابلہ نہین کرتے۔ یہ بھی ضروری ہو کہ تم اس امر سے آگاہ رہو کہ کیا تمھارے امکان
مین ہو اور کیا نہین اسی وجہ سے مین باوجود ہیبت سے خوف اور برائیون کے اسکول کی تعلیم نجی کی تعلیم سے بہتر
خیال کرتا ہون! اور کیون؟ صرف اس خیال سے کہ نجی مین طلبہ کو اپنے ساتھیون کے ساتھ لیاقت کے مقابلہ کا
موقع نہین ملتا۔ صرف اورون کی موجودگی مین یہ ہی نہین ہوتا کہ تم اپنی ذہانت کو تیز اور ذہن مین جلا
پیدا کرتے ہو بلکہ مقابلہ سے اپنے کو مضبوط کرتے ہو۔ تم بہتون کو دیکھوگے کہ ذہن تیز ہو امداد کی تعلیم اور
زیادہ ہوئی ہو کہ جسکو تم اپنا بناتے ہوئے خوف کھاتے ہو۔ کوئی ایسی ہی بڑی خرابی اوس انسان کی
فطرت مین ہونا چاہیے کہ جو سالہا سال تک بحث محنت سے کے ساتھ تعلیم مین شریک رہا ہو اور اوس نے اپنے
خاتمہ پر خیال کرے کہ وہ نہایت عقلمند اور لائق آدمی ہو۔ اوسنے علم کے میدان مین ابھی قدم رکھا ہو کہ
جو مثل خدائی پیدائش کے لامحدود ہو لیکن اوسکا کیا نقصان اگر انسان اپنا ٹھیک اندازہ نہ کرے۔؟
مین جواب دیتا ہون کہ اگر رقعہ دہندہ اپنی امانت سے زاید لکھے گا تو بلاشک اوسکا اعتبار گھٹ جائیگا۔ یہ ہر ایک کا
انسانی غرور ہو کہ وہ دوسرے کو اوسقدر سے زیادہ کی نسبت دعوی کے اجازت نہ دیگا کہ جسقدر اوسکا
حق ہو۔ یعنی اگر تم اپنے تئین اون لوگون مین شامل کرو کہ جو زیادہ اندازہ اپنا کرتے ہین تو اپنے مفید
ہونے کو نقصان پہونچاتے ہو۔ سلیم آدمی تمیز سے انسانی ہمدردی کا دوسرون سے اپنے تئین زائد
مستحق ثابت کریگا۔ ایک فلاسفر کہ جسکی شہرت تمام یوروپ مین تھی اسقدر سلیم الطبع تھا کہ اوسکی بیوی
افسوس کرتی تھی کہ یہ غریب سوائے فلاسفر ہونے کے اور کچھ نہوگا۔"

ہکو حافظہ کے قصور کی نسبت بہت خوف رہتا ہے- بھول جانا بہت غلط ہے اور بعض اوقات عجائب نا[illegible]
اوس سے نظر آتے ہین جسکا تیز حافظہ ہے وہ جو کچھ پڑھتا ہے خیالات یاد رہتے ہین اور اوسے قائم کرنے کی
طاقت کو اوسکے سبت کم ناکامیابی ہوتی ہے- بہت سے لوگون کو حافظہ کے مضبوط کرنے مین اسواسطے خوف
ہوتا ہے کہ کہین وہ اصلی خیالات بالکل کمزور نہو جاوین اور جو کچھ اونہین روشنی ہو وہ سب قرض لی ہوئی
نہو جاوے مجھکو کچھ خوف نہین معلوم ہوتا خصوصًا اوس زمانہ سے جب سے کہ مین نے دیکھ لیا کہ جن لوگونکو
خوف ہوتا ہے اونکے اصلی خیالات بھی ایسے نہین ہوتے کہ کسی کو حسد ہو اس تیرہ و تاریک دنیا مین بھی یہ
خوشی کے قابل ہے کہ ایک ستارہ آسمان سے اوٹھتا ہے اور وہ بھی قرض لیکر روشنی دیتا ہے- ٹھیک تعداد اصلی
خیالات کی جو کسی دماغ سے ہو کر گذرتی ہے یقینًا اوس سے بہت کم ہے جسکا کبھی خیال کیا گیا ہے- کون نہین
جانتا کہ ایک جوان کو تعلیم سے کیسی تازگی ہوتی ہے-

دنیا اوسکے سامنے نئی ہے- وہ نئی سرزمین پر چلتا ہے- مین نے اکثر مُسن لوگون کو دیکھا ہے کہ جو خواہش
کرتے ہین کہ وہ پھر وہی لطف کسی کتاب مین پا سکین کہ جو وہ کم عمری مین پاتے تھے اب کیون نہین
وہ پاتے! کیونکہ ایک نئی کتاب اب اونکے واسطے نئی نہین رہی- اونھون نے اونھین خیالات یا اونکے
عکسون کو بہت مرتبہ دیکھا ہے ایک کتاب جو بعد کو شائع ہوتی ہے اوسمین وہ اصلیت نہین جس شخص نے
یہ بیان کیا کہ شروع دنیا مین اقلیدس اور انجیل دو ہی نئی کتابین تھین بہت غلطی پر نہ تھا اگر کتابون
اور انسانون مین اسقدر اصلیت نہین ہے جیسی کہ تم خیال کرتے ہو- تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حافظہ ایک بہت
بڑی چیز ہے کہ جسکے ذریعہ سے ایک کو دوسرے کے علم سے آگاہی ہوتی ہے اوسکو ترقی دینا نہایت ضروری ہے
جو کچھ مین نے لکھا ہے اوس سے تمکو دریافت ہوا ہوگا کہ مطالعہ کے اغراض یہ ہین کہ ہر ایک حصہ عقل و دماغ کی
تربیت ہو- کہان وہ وزن پا سکتے ہین اور اونکو کس طرح استعمال کرنا چاہیے؟ ٹھیک تعداد علم کی کہ جو
ہر ایک طالب علم کے دماغ مین ہونا چاہیے کیا ہو یہ سب صرف ہو جاتی اگر کبھی خرچ نہ ہونے والا کنواں ایسا
نیچے نہ ہوتا- اور جسقدر جلدی کہ خالی ہوتا اوسیقدر پھر دینے کی طاقت نہ ہوتی- اگر علم جو اوسکے پاس ہے
مثل ایک بحر کے بذریعہ بخارات بڑھنا شروع ہو تو محنتی طالب علم کے پاس اور کسی ذریعہ سے ضرور وہ
واپس آویگا- اکثر کا خیال ہے کہ ایک بھی ذرہ علم اور کچھ بھی خیال جو ایک مرتبہ دل مین قائم ہو گیا وہ کبھی
نہین جا سکتا آج وہ فراموش ہو جاوے- لیکن وہ پھر ترقی کرنے کی حالت مین یاد آویگا-

جب لڑکا گھر سے دور بھیجا جاتا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہین ہے کہ وہ بہت محنت تعلیم حاصل کرتا ہے- وہ اپنے
مکان کے نزدیک تالابون باغون پہاڑیون اور اپنے باپ کی نصیحتون کو یاد کرتا ہے وہ ان سب چیزون سے
جلاوطن و ایک خالی کمرے مین غیر آدمیون مین بند کر دیا گیا ہے- یہ تعجب کی جگہ نہین ہے کہ اوسکو ایسا خیال
پیدا ہوتا ہے لیکن اوسکو خیال کرنا چاہیے کہ یہی زمانہ اوسکے خیالات یکجا کرنے کا ہے کہ جو اوسکو کبھی زمانہ مین

بلند پایہ کر دینگے - اور اپنے ساتھیون مین اوسکی عزت ہوگی - ہر ایک لائق آدمی نے اپنی راحت کی پیروی کی ہے سواے اسکی کوئی راستہ علمی ترقی اور عظمت کا نہین ہے اگر تجربہ کی آواز تمھارے کانون مین گونج سکے اور اگر تم اوسکے عمل کی کیفیت دریافت کر سکو کہ جسکے پاس بھی تمھارے ایسے موقع تھے لیکن اوسنے فائدہ نہین اٹھایا تو تم اپنی حالت کو دریافت کرکے متعجب ہوگے جن لوگون نے کہ کالج اور اسکول مین زندگی کا خاتمہ کیا ہے جانتے ہین کہ کسقدر سخت وہ زندگی ہے - وجہ یہ ہے کہ یہ بہت سخت ہوتی ہے اور پھر تربیت کا مطیع ہونا مثل بچہ کے شیر کو تھ مین رکھنے کے ہے - اور بعد اوسکے سکھلانے کے کسطرح سے استاد کی اطاعت اور اپنے تئین مطیع رکھنا چاہیے لیکن یہی تربیت دل کو ٹھیک قابو مین رکھ سکتی ہے اور خود اطاعت کرانے کے قابل ہے - مین امید کرتا ہون کہ ان ابواب مین کہ جو اسکے آگے ہین راستہ اسقدر صاف بتلاؤ نگا کہ تم کو اور بھی خوشی اور مسرت سفر کرنے مین ہو اور اوسکے خاتمہ پر یہ معلوم ہو کہ یہ سفر بالکل عمدہ یاد رکھنے کی باتون سے بھرا ہوا ہے -

دوسرا باب

عادات

کل انسانی اطوار ایک لفظ مین عادات کہے جا سکتے ہین یعنی یہ کہنا لکھنا غلط نہین ہے کہ " انسان عادات کی ایک گٹھری ہے - فرض کرو تم مجبور کر دیئے جاؤ کہ ایک آہنی طوق گلے مین لگاؤ اور ایک زنجیر مین ہاتھ کسے ہوے لیا تمھارے وجود پر ہر ایک گھنٹہ روز بروز بوجھ نہوگا - تم صبح اوٹھتے ہو اور اپنے تئین مثل ایک قیدی کے زنجیرون مین گرفتار دیکھتے ہو تم شب کو بوجھ سے اوسکے پریشان ہو کر سو رہتے ہو - اوسوقت اور بھی افسوس کرتے ہو جب یہ خیال ہوتا ہے کہ تم اوس سے نجات نہین پا سکتے - بہت سی انسانی عادات ایسی ہین کہ جنکا برداشت کرنا مشکل ہے - اور اون سے نجات پانا اور بھی مشکل - عادات خصوصاً خراب بہت جلد ہو جاتی ہین - اور آج جو چیز ایک یون ہی سی معلوم ہوتی ہے بہت جلد وہ چسپان معلوم ہوگی اور طاقت کی مثل جہازی رسی کے ہو جاویگی اور وہ ہی رسی تمکو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک ایک دھاگے کے بٹنے سے بنتی ہے - لیکن جسوقت بنگئی ہے ایک بھاری سے بھاری کشتی اوسکی طرف سجدہ کرتی ہے اور اوسکی متابعت کرتی ہے کسی نہ کسی قسم کی عادات ہر ایک طالب علم مین ہونگی اور اوسکا رجحان ایک خاص طرف ہوگا کہ جسمین اوسکا وقت اوسکے خیالات سب صرف ہونگے بھلی یا بری یہ عادات بہت جلد اوسکا ایک حصہ ہو جاتی ہین اور ایک قسم کا دوسرا خاصہ انسانی کون نہین واقف ہے کہ ایک بڈھا آدمی جو کسی خاص جگہ تمام عمر بیٹھا رہا ہو ساٹھ برس کے بعد اگر علحدہ کیا جاوے تو اوسکو تکلیف نہوگی - کون شخص اوس مسن قیدی بیل سے نہین واقف ہو کہ جسنے یہ درخواست کی تھی کہ وہ تاریک گڈھے مین پھر ڈال دیا جاوے کیونکہ وہان رہنے کی اوسکی عادت ایسی سخت پڑ گئی ہے کہ اوسکے توڑنے کی طاقت اوسمین نہ رہی — تم یقیناً چالیس برس کا کوئی انسان ایسا نہ دیکھوگے کہ جسمین کوئی

[illegible] دیکھا ہی کہ جو کام روز روز مین بلا نقشہ کے تسکل در تکلیف کے ساتھ ہو سکتا تھا وہ اکثر بغیر نقشہ [illegible]
انسان اپنی کوششون مین اوسی وقت سب سے زیادہ کامیاب ہوگا جب دستور [illegible] ہوگا۔ جیسے
ایک ملاقاتی کے پاس ایک چھوٹی سی سلیٹ ہی جو اوسکے مطالعہ کی میز پر ٹنگی ہوئی ہو اور سپر [illegible] اپنے کل
کامون کا منصوبہ پاتا ہی شام کے وقت اوسکی نظر ثانی کرتا دیکھتا ہو کہ اوسنے کچھ چھوڑ تو نہین دیا ہی۔ اور اگر
ایسا ہوا ہی تو افسوس کرتا ہی کہ یہ کیون ہوا۔ اس خیال سے کہ اوسکا یہ فعل آسانی سمجھ مین آجاوے
مین یہان ایک روز کے کامون کی نقل کرونگا۔
۱۔ گھوڑے کا دیکھنا اور دستہ صاف کرنا۔ ۲۔ لڑکے کو اسکول لیجانا اور ڈاک محصول ادا کرنا۔ ۳۔
نو بجے سے ایک بجے تک لکھنا۔ ۴۔ مین لیبر کو مدعو کرنا۔ ۵۔ فلان لفظ کی تحقیق کرنا۔ ۶۔ مسٹر سک سے ملاقات
کرنا۔ ۷۔ گھوڑے کے واسطے گھاس خریدنا۔ ۸۔ شام کو وعظ دینا۔ ۹۔ کتاب پی کا معائنہ کرنا۔ ۱۰۔
پمپ کا بند کرنا کہ اوسکا پانی جمع نہ ہو جاوے۔
اگر دن کے خاتمہ پر وہ دیکھتا ہی کہ یہ سب امور انجام پائے ہین اسطرح سے کہ اوسکو اطمینان ہو تو خیال
کرتا ہو کہ دن ضائع نہین ہوا۔ بعض اوقات وہ خیال کرتا ہی کہ اوسنے زیادہ مقرر دی ہی۔ اور اپنے کرنے کے
لائق کامون سے اوسنے زیادہ پرلشان دیا ہی۔ بعض اوقات کچھ ایسی ہی دشواریان پڑجاتی ہین اور اس باعث
نصف بھی بہ نسبت تخمینہ کے نہین کرسکتا۔ اوسکی نظر ثانی کرنے کے وقت ضرور خیال کرنا چاہیے۔ ضروریات کو
اوسکا معائنہ کرو اور تمیز کے کانٹے مین تول لیا کرو۔ دیکھو کہ دوسرے روز کیا کیا چاہتے ہو۔
ایسا قاعدہ شور مچانے والا چال چلن نہ بنائیگا۔ دریا کہ جو سمندر مین بہت پانی ڈالتا ہو ایک چشمہ ہی کہ جو ٹھہر
قائم رہتا ہی اور حسین بالکل شور نہین ہی۔ ایک سلسلہ تمھارے فرائض کا ہی کہ جو تمھارے معلمون نے قائم کیا ہی وہ
تمھارے روزانہ نقشہ مین آجاوینگے۔ لیکن ماسکے علاوہ تمکو اپنی معلومات کی ابتدا کی کا خیال ہونا چاہیے مین
فرض کرتا ہون کہ ایک کل کے واسطے تمھاری یہ تجویز ہی۔
۱۔ کھانا کھانے کے بعد ۱۰ میل تالاب تک سیر کرنا۔ ۲۔ سبق یاد کرنا۔ ۳۔ ماں کو خط لکھنا۔ ۴۔ دیکھنا کہ یا [illegible]
لغت آیا مین فلان سبق دیکھ سکتا ہون۔ ۵۔ پھر سبق کا یاد کرنا۔ ۶۔ دیکھنا کہ آیا جو بیسوین شکل اقلیدس مقالہ اول
یاد ہی۔ ۷۔ پھر سبق کا یاد کرنا۔ ۸۔ اسمتھ کے کمرے مین جانا اور اوس سے حملے کے واسطے معافی مانگنا۔ کہ جس نے
اوسکے دل پر صدمہ پہونچایا۔ ۹۔ تین امر فلان شخص کی نسبت اپنی یادداشت مین لکھنا۔ ۱۰۔ امر متنازعہ پر [illegible]
[illegible] کرنا۔ ۱۱۔ والدہ کے مرسلہ نئے رسالون کو پڑھنا۔
اول تو تمکو کسیقدر مایوسی ہوگی کہ تجویز کے موافق کام نہ کرسکوگے لیکن روز بروز جیسے ہی عملدرآمد کروگے
ویسے ہی زیادہ کروگے۔ اگر پسند کرو تو بجائے سلیٹ کے کتاب لے سکتے ہو کہ جسمین لکھنے سے وہ تمھاری عمر کے
[illegible] سب کامون کا ایک قابل یادداشت نمونہ ہوگی۔

۱- بڑا محنت کرنے کی عادت ڈالو-

اگر تم ایسے بدقسمت ہو کہ اپنے تئین ایک خوش قسمت اور ہونہار خیال کرتے ہو اور یہ کہ خود چیزین تمہارے
پاس آویگی- بہتر ہوگا کہ جسطرح سے جلد ہو سکے اپنے تئین اس دھوکے سے بچاؤ- یہ یاد رکھو کہ محنت
ہر ایک شی کی قیمت ہو کہ جو تم حاصل کرو اور ہمیشہ یہ قیمت ادا کردیا کرو- چھوٹے کامون کے کرنے مین مشقت
آیندہ موقعہ کے واسطے کامیابی کی رہنما ہو- یہ ایک نہایت تعجب آمیز امر ہی کہ صرف مشقت ہی سے کام ہو سکتا ہی-
ہم ان ایجاد پر نظر کرکے متعجب ہوتے ہین کہ جو اگلے زمانہ کے لوگون نے لکھین- لیکن لفظ مشقت ہر ایک
ایجاد کے واسطے کلید ہی- وہ جو تین گھنٹہ مستعدی سے چلیگا سات سال کے عرصہ مین کل دنیا کا چکر لگا لیگا-
سستی سے زیادہ خراب حالت اور مضرت رسان عادت طالب علم کے واسطے نہین ہو- اور تاہم ان دونو
کوئی بھی جلد نہین چھوٹ سکتی- سست آدمی بہت جلد چلنے پھرنے کے کام کا نہین رہتا- اور یہ اصول قرار
دیا ہو کہ دوڑنے سے چلقدمی اچھی اور چلقدمی سے کھڑا ہونا اچھا اور کھڑے ہونے سے بیٹھنا اچھا اور بیٹھنے
سے تو لیٹنا اچھا" یقیناً بہت رحم کے قابل سست آدمی ہوگا جسطرح سے کہ جنون مین کچھ لطف ہوتا ہی
کہ جس سے سوائے مجنون کے کوئی آگاہ نہین سستی مین بھی کچھ خرابیان ہوتی ہین اون سے سوائے سست کے
کوئی آگاہ نہین ہین آگاہ ہون کہ بہت لوگ ایسے ہین کہ جو محنتی نہین ہین بلکہ مشغول رہتے ہین- کیونکہ یہ اکثر
ہوتا ہی کہ جو شخص جلد باز ہی وہ محنتی نہین رہتا ہی- ایک چالاک آدمی بہت جلد استیاز دریافت کرسکتا ہو جو خود
اپنے فرائض سے کوتاہی کرتا ہی چاہتا ہی کہ اپنے دل کو کسی ایسی بات مین مشغول کرے کہ اوسکو خود اپنی حماقت پر غور
کرنے کا موقع نہ ملے اور جسکو کہ اوسے محنت سے کرنا چاہیئے- یون ہی اپنی تائید مین اپنے آگے رکھتا ہی"

یہ صاف ظاہر ہی کہ جو شخص محنتی ہی اوسکو سب سے زیادہ فرصت ہوتی ہی کیونکہ اوسکا وقت متفرق کامون میں
تقسیم ہی ہر ایک کے واسطے کوئی نہ کوئی کام ہی- اور جب کہ اوس کام کا انجام ہوگیا اوسکو فرصت ہوگئی سکندر بیگ
شاہزادہ ٹرکی کی نسبت بیان ہی کہ اوسکی وفات پر فوج نے چاہا کہ اوسکی ہڈیان ملجاوین کہ وہ سینہ کے قریب اونکو رکھے
اور اسطرح سے کوئی حصہ اوسکی جوانمردی کا حاصل کرے جو اوسمین موجود تھا اور جسکا اونھون نے اکثر جنگ مین
امتحان کیا- چونکہ اس امر کی نسبت اسقدر لوگون کو اتفاق ہی کہ ایک کو دوسرے سے سبقت کے واسطے محنت کرنی
چاہیئے سستون کو یہ خطاب "زمانہ بھر کے بیوقوف" خوب ملا ہی- تم یہ سنکر ضرور متعجب ہوگے کہ سقدر گھنٹے
ایک انسان کو مسلسل محنت مین ضائع کرتا ہو سکتے ہین-

طالب علم کے واسطے بہتر ہوگا کہ روزانہ مطالعہ کے واسطے تجویز کرے اور اوسکو کل کا تمذ پر درج کرے لیکن
وقت تو یہ ہی کہ اوسکا وجود سوائے کاغذ کے اور کہین نہین رہتا- اور چونکہ تم اکیا برگی اونکو تنبیہ کر سکتے اسواسطے
محنت چھوڑ دیتے ہو- کل یورپ مین لوگ متعجب تھے کہ کیونکر لوتھر اپنے اسقدر جنگی سفرون مین کامل ترجمہ
انجیل کا کرسکا- لیکن یہ حیرت یہ دریافت کرکے جاتی رہیگی کہ وہ روز کچھ نہ کچھ کرنے کا عادی تھا-

میں نے مسٹر ابوہٹ کے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ جو روز محنت کرتا ہو اونکے خاندان سے سالہا سال ملاقات میں ایک روز بھی نہ دیکھا کہ جسمیں اونسے امید سے زیادہ کام نہ کیا ہو اور اسقدر اپنی عادت میں پابند تھا کہ میں ٹھیک وقت اوسکو لکھتے ہوئے اور ٹھیک وقت سلوک کرتے ہوئے دیکھتا تھا اور اسقدر قاعدہ کا پابند تھا کہ گو اونکے کاغذات سے کئی الماریاں بھری ہوئی تھیں ایک بھی کاغذ ایسا اور خط وکتابت ڈسپوزیل مضامین اور دیگر میں نہ تھا جسپر قید لگ منہ اور اپنی جگہ پر نہ رکھا ہو اور جسکو بلا وقت وہ تلاش نہ کر سکتا ہو - میں نے اوسکو کبھی کاغذات تلاش کرتے نہیں دیکھا - سب اپنے مقام پر ہوتے تھے مجھے ابھی تک کسی دوسرے انسان سے ملاقات نہیں ہوئی کہ جسکی محنت اوس سے زیادہ بڑھی ہوئی ہو - اور جو اوقات مقررہ میں کام کرسکتا ہو -

" مہربانی کرکے بتلایئے کہ کس عارضہ میں آپ کے بھائی نے وفات پائی " یہ ایک نے دوسرے سے سوال کیا " وہ اس باعث مرگیا کہ اوسکے پاس کچھ کام نہ تھا " " افسوس یہ امر کافی ایک جنرل کی موت کیواسطے " ایک صاحب نے ایک تاریخ کی بڑی جلد آٹھ مرتبہ نقل کی تاکہ اونکو مورخ کا طرز تحریر آجاوے -

دوسئلے ایک ترکوں میں اور دوسرا اسپین والوں میں مشہور ہیں کہ جن دونوں میں بہت سی سچائی ہے " ایک مشغول آدمی کو صرف ایک دیو ہے لیکن ایک سست کے واسطے ہزاروں ہیں " - انسان کو اکثر دیو لالچ دیتا ہے لیکن سست آدمی تو دیو کو لالچ دیتے ہیں - بہت خراب صحبت برے کام کی رغبتوں خوفوں اور اپنے احباب کی امن کو نقصان پہونچانے سے تم محنت کرنے کی عادت ڈالکر بچوگے -

۳ - ثابت قدم رہو -

ثابت قدمی سے میری مراد مطالعہ میں مستقل مزاجی ہے - اور ایک ہی تجویز کا کئی ہفتہ تک کرنا ہے - چند لوگ کسی شخص کی تجویز کو پڑھیں یا سنیں گے کہ فلاں شے سے اوسکو کامیابی ہوئی ہے اور فوراً خیال لینگے کہ اب کیا اونکو کرنا چاہیے - بلا کسی خیال کے تجویز قائم کرینگے - اور پھر بحث ہوگی اور چند روز کے بعد وہ بالکل ترک کردینگے - صرف خیال یہ ہے کہ فلاں بڑے آدمی نے یہ کیا اور فلاں نے وہ کیا - لیکن جیسے کہ وہ تکلیف وہ نمونہ مثل کسی نئی عادت کے تکلیف دہ معلوم ہوتا ہے علحدہ رکھدیا جاتا ہے - ایک شخص کہ جو ہمیشہ شک کیا کرتا ہے کہ دو چیزوں میں کون ایک کرنا چاہیے - وہ دونوں سے ایک بھی نہ کریگا وہ انسان کہ جو ارادہ کرتا ہے لیکن کسی دوست کی مخالف تجویز سے اپنے ارادہ کو توڑ دیتا ہے جسکی رائے ڈانواں ڈول رہتی ہے ایک تجویز سے دوسری تجویز پر جاتی ہے اور مثل بادنما کے اوڑتی رہتی ہے وہ کبھی کوئی بڑا بھاری یا مفید کام نہ کریگا - بجائے کسی شے میں ترقی کرنے کے وہ ایک جگہ ٹھہر جاویگا - اور کچھ تعجب نہیں کہ گرنا شروع کرے وہی شخص عمدہ ہے کہ جو مثل قیصر کے اول دانشمندی سے مشورہ لیتا ہے بعد اوسکے مضبوطی سے ارادہ کرتا ہے اور پھر اپنے ارادے کو خوب ثابت قدمی سے پورا کرتا ہے - اچھا بطور تمثیل تمکو کسی طالب علم کا حال

دیکھنا چاہیے فرض کرو وہ پُرانے علم کی تحصیل شروع کرتا ہے کہ اس اثنا مین ایک دوست آتا ہے اور
کہتا ہے کہ بیفائدہ وقت محض کھوتے ہو۔ اور بجاے گڑی ہوئی لفظون کے دیکھنے کے تمکو چاہیے کہ نئے
خیالات پیدا کرو۔ یہ اپنا ارادہ ملتوی کرتا ہے۔ اور ریاضی سیکھتا ہے کہ اسی عرصہ مین ایک اور دوست
آتا ہے کہ جو سنجیدگی سے دریافت کرتا ہے کہ کیا تمہارا کسی کالج کے پروفیسر بننے کا ارادہ ہے اگر نہین تو یہ فضول
اپنا وقت صرف کر رہے ہو ورنہ معمولی زندگی کے واسطے ریاضی مین عام حساب وکتاب کافی ہے۔ یہ اپنی
اُقلیدس اوٹھا کر پھینک دیتا ہے اور اپنا وقت کسی دوسری کتاب کے مطالعہ مین صرف کرتا ہے
کہ جو پھر کسی عمدہ مشورہ سے علحدہ کر دیجاتی ہے۔ اور اسی طرح سے زندگی بھر اپنی تدابیر بدلتا رہتا ہے
ایسے طریقے کی حماقت تم خود دریافت کر سکتے ہو۔

سب سے خراب اثر اسکا یہ ہے کہ تمہارے دل مین ایک بدعادت شک کی پڑتی ہے کہ جو بطور خود
نہایت عمدہ امید کو توڑ دینے والی ہے۔ دانشمندی اور مضبوطی سے تم راستہ قبول کرو اور اسکا اتمام
کرکے اسپر مضبوط قائم رہو۔ پس تمہارے سامنے پہاڑ قائم نہ رہینگے۔ کل علوم کی شہنشاہت تمہارے
قدمون کے نیچے ہوگی حالانکہ جو تمہارے ساتھی تجاویز کے تبادلہ کے واسطے ٹھہر گئے تھے ابھی تک
انھین کو تبدیل کرتے رہینگے۔ تمکو خوف اپنی ہونہار تجاویز کے کہ جو خود عمدہ ہین آج کے کام کو کل پر
رکھنے سے بالکل ضائع کر دینے کا ہے۔ "اس خط کا کل جواب دیا جاویگا۔" "میرے دوست کی وہ درخواست کل
پوری ہوگی اور اوسکو نقصان نہ پہونچیگا" صحیح ہے۔ لیکن نقصان تو تمکو ہے کیونکہ اس عیب کی متابعت ہوئے
سے تم قلعہ غنیم کے حوالہ کیا چاہتے ہو۔ "وہ یادداشت اور واقعہ کل یادداشت کی کتاب مین لکھا جاویگا۔"
صحیح ہے لیکن ہر ایک ایسی رعایت تمہارے واسطے بہت نقصان پیدا کریگی ہر ایک گھنٹہ ثابت قدمی سے پورا ہونا
چاہیے۔ لیکن بیان ہی پر خاتمہ نہین ہے۔ ایک روز کا موافق پہلی سوچی ہوئی تجاویز کے پورا ہونا مقابلہ بعد
کی تجاویز کے پوری ہونے کے ایک ہفتہ سے زیادہ قیمتی ہے۔

چارلس ہفتم اکثر اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر کامل چوبیس گھنٹہ تک رہتا تھا۔ اوسنے اپنے ملک کے بڑے حصہ کا
یہان تک سفر کیا تھا کہ اوسکے کل افسر تھک گئے۔ اس باعث اکثر اوسکو سفر تنہا کرنا پڑتا تھا۔ ایک موقع پر اوسکا
گھوڑا مر گیا بلا کسی قسم کی تکلیف کے شاہ نے گھوڑے کو چھوڑ کاٹھی لگام اور پستول اپنی پیٹھ پر لاد چل کھڑا ہوا۔
ایک دوسری سرا مین اوسکو اپنی طبیعت کے موافق گھوڑا ملگیا۔ اور جھٹ اوسکی لگام چڑھا چلنے ہی والا تھا
کہ اوسکا مالک آگیا اور مواخذہ کیا کہ کیون چوری کیے جاتا ہے۔ شاہ نے جواب دیا کہ چونکہ مین تھک گیا ہون
اسواسطے مین نے یہ گھوڑا کھول لیا۔ مالک گھوڑے کو یہ سنکر اطمینان نہ ہوا۔ دونون نے تلوارین میان سے
نکالین۔ اور ایک تلوار نے ضرور خون شاہی بہا دیا ہوتا اگر نگران مالک سے نہ کہتا کہ تو تلوار شاہ کے اوپر چلاتا ہے
صرف یہی مستقل مزاجی کی مثال نہین کہ کسطرح سے پرحوصلہ لوگ اپنی تجاویز مین کامیاب ہوتے ہین۔

۴- ٹھیک وقت پر کام کرنے کی عادت ڈالو۔

کوئی زندہ انسان ایسا نہیں ہے کہ جو باوقت ہو تاہم چند ہی ایسے ہیں جو اس حد تک ہوتے ہیں کہ جنکو فی الواقع باوقت ہونا آسان نہیں ہے۔ لیکن تمہارے واسطے یہ بے بہا نشان ہے۔ ایک باوقت آدمی اسیقدر کام کرسکتا ہے کہ جسقدر دوسرا اوسکو دو چند وقت اور تکلیف مین کرتا ہے۔

انگلستان کے وزیر خزانہ جات لارڈ بروہم صاحب کہتے با وجود یکہ ایک مملکت کا بوجھ تھا کہ جنکو ہوز ہاؤس مین میر مجلسی او رجی اور بارسٹرون سے روزانہ ملاقات کرنا ہوتی تھی تاہم اونکو تحریر مضامین کے وقت ملتا تھا وہ دس جلسون کے میر مجلس بھی تھے اور اسقدر باوقت بھی تھے کہ ہر ایک جگہ ٹھیک وقت پر موجود ہو جاتا تھا۔ ہم لوگ اسقدر آرام طلب ہو گئے ہین کہ باوقت آدمیون کو عجائب سے خیال کرتے ہین۔ اور ایسے شخص پر کا ندھا لگا کر کھڑے ہونے کی خواہش کرتے ہین اور اسکی تقلید کرنا چاہتے ہین۔

ایسی عادت کے قائم کرنے مین بعض لوگون کو عذر ہے۔ اونکا خیال ہے کہ باحوصلہ اصحاب ایسا نہین کرسکتے وہ لوگ کہ جنکو اور خوبیون کی جانب نظر کرنا ہے۔ مگر کیا بلیاٹ اسٹون کا دماغ کم پایہ کا تھا۔ یا وہ باوقت اس باعث تھا کہ اوسمین اور صد گیان قابل اعتماد نہ تھین جب وہ اپنے مشہور لکچر بھی دیتا تھا۔ کبھی نہین معلوم ہوا کہ اوسنے اپنے سامعین کو ایک منٹ بھی انتظار کرایا ہو اوس شخص کو لوگ کبھی عمدہ نہ خیال کرینگے کہ جو اسمین لازم رہا ہو۔ ناظرین ایک پادری مسٹر بریوس کا حال سنکر یقین ہے کہ خوش ہونگے۔ یہ طالب علم تھے پابندی وقت کے واسطے بہت مشہور تھے۔ وقت مقررہ پر گرد و نواح کے لڑکے ایک جگہ معلم کے پاس مذہبی گیت گانے کے واسطے جمع ہوتے تھے ایک روز سات بج گئے اور سب لوگ دعا مانگنے کے واسطے حسب قاعدہ کھڑے ہو گئے معلم نے اپنے گرد دیکھا مسٹر بریوس کو نہ پایا انتظار کرنے لگا۔ انکو اسی اثنا مین کمرہ کے اندر دیکھکر کہا صاحب گھڑی بج چکی ہے ہم لوگ کام شروع کرنے والے تھے۔ لیکن چونکہ آپ موجود نہ تھے ہم نے خیال کیا کہ گھڑی بہت تیز چلتی ہے اور اسی باعث انتظار کیا درحقیقت گھڑی چند منٹ تیز تھی۔

کسی قرضہ کی ادائی مین باوقت ہونا کوئی بڑی خوبی نہین ہے۔ گو اسمین بھی اکثر ہم لوگ ناکامیاب ہوتے ہین حالانکہ یہ تو ایک روزمرہ کی بات ہے۔ مین صدہا میل گیا ہون اکیلا بہت خرچہ اور تکالیف اٹھانا پڑین۔ اور ایک ہفتہ کامل سخت لکھائی صرف پانچ منٹ دیر ہونے کی باعث کرنا پڑی۔ ہر ایک شے مین باوقت رہو۔ اگر فلان گھنٹے پر اوٹھنا چاہتے ہو تو اوسی وقت اٹھ بیٹھو۔ اگر قبل کھانا کھانے کے تم کچھ لکھا چاہتے ہو تو ضرور لکھو۔ اگر کسی جلسہ مین جانا یا دوستون سے ملنا ہے تو اوسی وقت مل لو۔ ممکن ہے کہ ہم جلسون کی شرکت مین سست ہو جاوین۔ ایک صاحب کا کہ جنکے پاس کسی قسم کا سرمایہ نہ تھا کہ جسپر اونکو فخر ہو قول ہے کا انتظار کرانے مین زیادہ شان ہے تمہارا انتظار کرکے ایک دوست تم سے ملاقات کرکے ضرور خوش ہوگا" لیکن تمکو تمہاری جگہ پر دیکھکر وہ زیادہ یقیناً خوش ہوتا۔ جب تمہارے پاس دو چیزین کرنے کو ہین کہ جنمین سے ایک ضرور ہونا چاہیے اور دوسری چیز

ایسی ہو کہ جسکا کرنا معمولی طور پر تم چاہتے ہو یہ قاعدہ کرلو کہ شروع پہلا ہی کام ہو - مثلاً ایک تختہ کاغذ کا تم اسوقت لکھنے ہوا ور بہت سے وجوہات سے چاہتے ہو کہ وہ آج ہی ختم ہو جاوے - لیکن شام کے ضروری کام ضرور کرنا ہین - بہتر تمھارے واسطے یہ ہی کہ لکھنا بند کردو ورنہ نہ صرف ایک کام مین تم دیر کروگے بلکہ دوسرے سب بے وقت ہوجاؤگے اسی قاعدہ کی عدم پابندی اکثر ہمارے فرائض مین ہمکو پابند وقت نہین رہنے دیتی -

۵ - صبح تڑکے اوٹھو -

چند ہی لوگ ایسے ہوتے ہین کہ جو زیادہ عمر تک زندہ رہے ہونگے - اور بہت کم مشہور ہوے ہین - کہ جنکی عادت جلد اوٹھنے کی نہو - تم دیر کو اوٹھتے ہو - کام اپنا دیر مین شروع کرتے ہو اور اسی طرح سے ہر ایک بات مین دیر ہوتی ہی - فرینکلن کا قول ہی " کہ وہ جو دیر کو اوٹھتا ہی - خواہ دن بھر محنت کرے لیکن شب کو بھی کام پورا نہ کرسکیگا " سقراط کا قول ہی کہ مین نے کسی شخص کو مشہور و بلند مرتبہ ہوتے نہین دیکھا کہ جو صبح چارپائی پر پڑا رہا ہو " زوال ملک کے ساتھ معلوم ہوتا ہی کہ دیر تک سونا بھی ہی - ۱۳ صدی مین پیرس مین دکانین ۶ بجے صبح کھلتی تھین اور اب ۱۲ کے قبل نہین - اوسوقت شاہ فرانس ۸ بجے صبح کھانا کھاتا - اور ۹ بجے شب کو سوتا تھا - ھنری ہشتم کے زمانہ مین لوگ ۸ بجے کھانا کھاتے تھے -

بفن نامے ایک مشہور نثار چند الفاظ مین اپنی تحریرات کی تاریخ لکھتا ہی "

مین جوانی مین دیر تک سونے کا عادی تھا - اوسنے درحقیقت میرے بہت زمانہ کی چوری کی - لیکن میرے غریب خدمتگار جوزف نے بڑی خدمت اوسکے مقابلہ مین کی مین نے جوزف کو ہر ایک بار ایک کرون دینے کا وعدہ کیا بشرطیکہ وہ مجھکو ۶ بجے اوٹھا دے - دوسرے روز وہ مجھکو جگانے اور تکلیف دینے مین ناکامیاب نہین رہا - لیکن صلہ مین صرف گالیان ملین - اوسکے دوسرے روز اوسنے ایسا ہی کیا لیکن کوئی کامیابی نہین ہوئی - اور شام کو مین نے قبول کیا کہ وقت فضول ضائع کیا اور اوس سے کہا کہ تو خود اپنا فرض ادا کرنا نہین جانتا تجھکو میرے دھمکیون کا خیال نہ ہونا چاہیے - بلکہ میرے وعدے کا دوسرے روز اوسنے ہمت کی مین نے اوس سے رعایت چاہی اور بہت سی عاجزی کی غصہ کیا - لیکن جوزف نے ضد کی مجھکو مجبوراً اوسکی اطاعت کرنے پر راضی ہونا پڑا - اور اوسکو بجاے گالیون کے ایک کرون ایک گھنٹہ بھر کے مع شکریہ کے ملنے لگا - درحقیقت مین جوزف کا اپنی دس بارہ تصنیفات کے واسطے مرہون ہون "

فریڈرک ثانی شاہ پروشیا نے سن رسیدگی اور کمزوری کی حالت مین بھی حکم کیا کہ کبھی وہ چار بجے کے بعد نہ سونے پاوین - پیٹر اعظم خواہ بطور نجار کے لنڈن مین کشتیان بناتا تھا یا لوہاری کی دکان - یا تخت روس پر بیٹھا تھا ہمیشہ سورج کے نکلنے کے قبل اوٹھتا تھا - وہ کہتا تھا " مین چاہتا ہون کہ اپنی عمر اور وسیع کرون اور اسواسطے جہانتک ہوسکتا ہی کم سوتا ہون "

ڈاڈرج نے اسکے متعلق یہ لکھا ہی " مین اسجگہ ایک امر لکھونگا کہ جس سے مین نے بہت فائدہ اوٹھایا ہی

اور جسکی بدولت یہ شرح انجیل اور میری دیگر تصنیفات ہوئی ہیں یعنی ۶ بجے اور ۸ بجے اوس میں جو فرد ہو وہ اسمین ۴۰ سال تک صرف کیا گیا ہے۔ یہ خیال کرے کہ وہ سر انسان یہ وقت آرام میں صرف کرتا ہو تو یہ فرق برابر ہو دس سالہ زائد زندگی کے ہے

صبح جلد اوٹھنے کے واسطے میں صدق دل سے سفارش جلد آرام کرنے کی بھی کرونگا۔ اوسکے اور بھی وجوہ ہیں نہ تمھاری آنکھوں اور نہ تمھاری صحت کو نقصان پہونچیگا۔ قدرت چاہتی ہے کہ تمکو شروع حصہ شب میں آرام کرنا چاہیے۔ ڈاکٹر ڈوڈاٹ اپنے طالب علموں سے کہا کرتے تھے کہ ایک گھنٹہ قبل آدھی رات کے سونا اوسجانب کے دو گھنٹہ سے عمدہ ہے۔ یہ اپنا قاعدہ کرلو اور اوسکی برابر پابندی کرو کہ دس بجے تمھارا چراغ گل ہو جاوے۔ اور تم ۵ بجے اوٹھو۔ اسطرح سے سات گھنٹے آرام کے واسطے لو اور یہ موافق ہدایت قدرت کافی ہے۔ لیکن تم تڑکے اوٹھنے کی کیسے عادت ڈالوگے۔ فرض کرو کہ آج تم ۱۰ بجے آرام کرو تمھاری عادت دیر میں اوٹھنے کی ہے ایک گھنٹہ تک تم سو نہیں سکتے ہو۔ اور جب ۵ بجتے ہیں تم خوب گہری نیند میں ہوتے ہو میں جواب دونگا کہ اگر تم کبھی کوئی چیز دنیا میں کیا چاہتے ہو اس عادت کو فوراً ڈالنا چاہیے۔ اور جسقدر جلد یہ قائم ہو بہتر ہے۔ اگر روپیہ صرف کرکے یہ عادت خریدی جاسکتی ہوتی تو کوئی قیمت اسکے واسطے زیادہ نہ سمجھ جب میں نے اسکی پیروی کا ارادہ کیا تو سات ڈالر کی ایک گھڑی خرید لی۔ بعد اوسکے ایک چھوٹی سی کل بنائی کہ جو وزن سے زور سے چلتی تھی کہ جسکے وسط میں چار تار تھے اور بعد اوسکے بٹن لگے ہوئے تھے۔ جیسے ہی کہ گھڑی چلتی تھی یہ بٹن ایک گھنٹی میں لگتے تھے کہ جسکی آواز سے ہر آدمی کمرے میں نہیں سو سکتا تھا۔ اکثر لوگ ایسی گھڑی رکھتے ہیں کہ جس سے آسانی سے جگ سکتے ہیں۔ اس سے خواہ کسی اور ترکیب سے تمکو صبح اوٹھنا چاہیے۔ جیسے کہ اوٹھو فوراً پلنگ چھوڑ دو۔ اور اگر ذرہ بھی لیٹنا چاہوگے تو خیال رکھو کہ عادت کو تم بگاڑ دوگے کیا تمکو اسجگہ یاد دلانے کی ضرورت ہو کہ جسکی صبح اوٹھنے کی عادت ہے اوسکی ضرور عادت جلد آرام کرنے کی بھی ہوگی اور بلاشک وہ بہت سی ترغیبوں اور خوفوں سے بچے گا کہ جو نصف شب کے پردے میں آتی ہیں تھوڑے ہی طلبہ ایسے نہیں ہیں کہ جو مدارس کے صبح اوٹھنے کے قاعدے کو سخت خیال کرتے ہیں۔ اور جب ممکن ہوتا ہے اونکو توڑتے ہیں۔ جب تعطیل وغیرہ اسکولوں میں ہوتی ہے وہ خوب جی بھر کر اسکی پابندی نہیں کرتے۔ لیکن اونکو ایسا نکرنا چاہیے خواہ اسکول ہو یا نہ ہو اونکو صبح اوٹھنا چاہیے۔ اور اگر اسکو تم بوجھ خیال کرتے ہو تو خود اپنے دشمن ہو۔ ایک مشہور مصنف سے کسی نے دریافت کیا کہ یہ کیونکر آپ نے اسقدر تصانیف کیں کہ جب آپ ۷ بجے سے پہلے نہیں اوٹھ جاتے ہیں۔ جواب دیا۔ کیونکہ میں ۲ بجے شب سے لکھنا شروع کرتا ہوں۔ مجھے کامل امید ہے کہ جس کسی کو لڑکپن سے صبح کے اوٹھنے کی عادت ہے۔ وہ بڑھاپے میں بڑا کارآمد ثابت ہوگا۔ میں نے اس خاص امر پر اس باعث زور دیا کہ پلنگ کی محبت ایک ایسا گناہ ہے کہ جسکو ایک جہازی رسی کی ضرورت ہو۔

۶ - ہر ایک شخص سے کہ جس سے ملاقات ہو کچھ سیکھنے کی عادت ڈالو۔

تمھارے کپڑون کو صاف اور سادہ ہونا چاہیے۔ ہمکو جسم پر جو محض روح کا ایک خول ہی زیادہ
دھیان نہ دینا چاہیے کیونکہ جو آدمی نیک اور سچا ہی وہ اپنا مکان ٹھیک رکھیگا۔
مین سفارش کرونگا کہ تمھارے کپڑے صرف اسقدر اچھے ہون کہ وہ ایسے کپڑے پہننے کے قابل ہون
اور دیتا ہون جس سے تمھاری کیا ایک لاغری ظاہر نہو۔ ہر ایک کام کے واسطے علیحدہ کپڑے ہون۔
مطالعہ کرنے کے وقت پرانے کپڑے بہتر کیونکہ ایسا کرنے مین تمھارے کپڑے دیر تک اور
ہمیشہ ستھرے رہینگے۔ کیونکہ تمھارے گرم رہنا چاہیے۔ جب فلالین کا کرتہ پہنو ہوشیار ہو کر اسکو
اتار ڈالو۔ پیرون کو اپنے گرم رکھو۔ کپڑون کی نسبت تمکو یہ بحث نہ رہی کہ مین کئی مرتبہ نیا کوٹ پہنتا ہون
وہ لڑکا کہ جو اپنے کپڑے عمدہ رکھتا ہی۔ اوس سے کوئی امید نہین ہو سکتی۔ کپڑے اپنے ہمیشہ صاف
اور ستھرے رکھو۔ لیکن صرف اسی کو اپنا فرض قرار دے لو۔
دانتون پر خاص توجہ رہے۔ اس سے میرا مطلب صرف یہ ہی کہ نرم برش سے کہ جسمین معمولی نمک لگا ہو
قبل سونے کے صاف کرلو۔ اس سادی ترکیب سے دانت بڑھاپے تک مضبوط اور عمدہ رہینگے۔
مین اسواسطے اسپر زور دیتا ہون کہ اگر اسپر عمل نہ کروگے تو تمھارے دانت کمزور ہو جاوینگے۔ اکثر درد
رہیگا اور تمھاری صحت کو نقصان پہونچیگا۔ اور بہت جلد گر جاوینگے۔ اور عام مین تقریر کر سکو
گو یہ تھوڑی سی بات اسوقت معلوم ہو لیکن بعد کو افسوس ہی معلوم ہوگا۔
اپنی کوئی عادت مروج عادت کے خلاف نہ ڈالو۔ اوس شخص کو کوئی نہین پسند کرتا کہ جو دنیا سے نرالا ہو
کھانا کھانے کے وقت تم اپنے اطوار ٹھیک رکھو کیونکہ اکثر طالب علم یہان ہی سے بگڑتے ہین۔ اکثر
مین خرابیان معلوم ہوتی ہین۔ لیکن یہ شاید بدصحبت کے باعث انکو عمدہ مجلس دریافت ہوتا ہو کہ نہین ملتی
وہ شخص غلطی کرتا ہی کہ جو یہ خیال کرتا ہی کہ اسکے اطوار خواہ کیسے ہی ہون لیکن ہر ایک جماعت مین ملجائیگا۔
صفائی ایک بہت عمدہ نشان تہذیب کا ہی اوسکو دوسرے لوگ اور نیز خود رکھنے والا پسند کرتا ہی۔
۹۔ ہر ایک چیز کو اچھی طرح سے انجام دینے کی عادت ڈالو۔
یہ مشہور ہی کہ جانسن ایک بار لکھ کر بلا نظر ثانی کے طبع ہونے کو اپنا مسودہ دیتا تھا یہ اوسکی

معلوم ہوتا ہی کہ یہی وجہ ہی کہ جس باعث جو ریلوے کا اثر زبان درجہ سوم کی بمبئی کی جانب بمبئی۔ بروده اور سنٹرل ریلوی کی ہین اوسمین ایک
گاڑی علیحدہ ہوتی ہی اور جو صاحب کہ اس کمبخت عادت مین مبتلا ہوتے ہین وہ اس گاڑی مین بیٹھتے ہین۔ غرضکہ اسقدر بیان سے
یہ ہی کہ اسجانب بہت حقارت کیجاتی ہی۔ ایک غیر ضروری فضول قابل تنفر اور سخت مضرت ناک عادت کو توڑنا فرض ہی بالکل
غلط لوگ کہتے ہین کہ اسکے ترک کرنے مین تکلیف ہوتی ہی اور عادی کے واسطے بہت مشکل ہی۔ ایک صاحب راقم کی واقفیت
مین آٹھ سال کامل استعمال کے بعد اس عادت کو ترک کیا۔ وہ کہتے ہین کہ ایک مستقل مزاج انسان کے واسطے اس بد عادت
کے دور کرنے کو ۴۸ گھنٹے کی ہوتی ہی سی کوشش کی ضرورت ہی۔

عادت تھی کہ تصنیف آہستہ آہستہ کرتا تھا - لیکن بہت ٹھیک ہم لوگون کو رکاوٹ پسند نہین ہوتی - یہ
جوان آدمی مین یہ نہایت کم پایا جاتا ہو کہ جو اپنی قوت بھر کرتا ہو - وہ چاہتا ہو کہ بہت جلد کرلے یہ عادت
عادت ہو - اگر کوئی امر کرنے کے لائق ہو تو وہ اچھی طرح سے کرنے کے قابل ہو - تربیت یافتہ آدمی مین یہ بات
بڑی بھی ہو اگر یہ عادت نہو - ہر ایک شئ کو اچھی طرح سے ہونا چاہیے - اور یہ تمھاری عادت جلد کرنے کی پڑ جاتی
دو پیسے بدقسمت پڑھنے اور لکھنے والے ہین کہ جنمین یہ عادت نہین ہو - بہتر ہو کہ تم پڑھو - کم گفتگو کرو - کم
لیکن جو کرو اچھی طرح سے کرو - نیپولین بوناپارٹ کی بہادری کا راز یہ تھا کہ وہ اپنے کام کو اچھی طرح سے کرتا تھا
اگر اوسکو مقابلہ کے واسطے فوج دو تین حلقون مین بٹی تو وہ اپنی فوج کو اوسی طرح سے تقسیم نہ کرتا - بلکہ اپنی کل طاقت
کو ملا کر - اور ہر حصہ تک مقابلہ کرتا - جب تک کہ فوج بالکل قتل نہو جاتی -

ایک شخص نے متعجب ہو کر ایک مشہور آدمی سے دریافت کیا کہ یہ کس طرح سے آپ اسقدر کام کرتے ہین - جواب
دیا کہ مین ایک وقت مین ایک ہی کام کرتا ہون اور اوسکو ہمیشہ کے واسطے ختم کر دیتا ہون - مین تم سے کہونگا
اس امر کو ذہن نشین رکھو - کبھی خط مین جتنے نہ پڑین - اور جلدی نہ کرو - مکتوب الیہ سے معافی کے خواستگار
ہو - تمکو ایسا کوئی حق نہین ہو - خود تم اپنے ساتھ نا منصفی کرتے ہو اوسکی نسبت ہرگز جلدی نہ کرو - جو لوگ کہ ایک
چیز اچھی طرح سے کر سکتے ہین وہی لوگ عمدگی سے کرتے ہین -

۱۰ - ہمیشہ اپنے مزاج پر قابو رکھو - برابر کوشش کرتے رہو کہ تمھارا مزاج قابو مین رہے - کچھ کم محنت کی
ضرورت نہوگی - وہ شخص کہ جو اپنے مزاج کو اپنے قابو مین رکھ سکتا ہو درحقیقت بہادر ہو - جلد بولنے کی عادت پڑ جانے
سے عمر بھر قائم رہتی ہو - کم گفتگو کرو - لیکن صاف کرو - صرف اپنے تئین ایسا ظاہر ہی نہ کرو بلکہ اصل مین ہو -
چند لوگون مین لیندارا دگی و آزادی اور بہادری معلوم ہوتی ہو کہ جو اونکی خوبی بہت جلد ظاہر کرتی ہو - خواہ کم عمری
مین تمھاری تعلیم کم ہوئی ہو - لیکن کوئی وجہ نہین ہو - کہ تم اوس سے اب بھی بے پروائی کرو جو کچھ کہ تمھاری
حالت ہو اوسپر قانع رہو - مایوسی کے سوا کوئی دل کا توڑنے والا نہین ہو - جب تک کہ انسان مایوسی کو ترک کرکے
کسطرح سے پیدا کر سکتا ہو کہ خود اپنے خیالات پر قابض ہوگا - وہ شخص کیا کسی بڑے ملک کو آزاد کر سکتا ہو - کہ جو خود
آفتاب کی گرمی اور پانی سے بھاگتا ہو - تمھارا خدمتگار خواہ خراب ہی کیون نہو - لیکن وہ تمھارے ساتھ رہنے سے
اچھا ہو جائیگا - بہت سے لوگ اپنے خدمتگارون کی تنک مزاجی و خوش اطواری و بے گناہی کی بدولت تباہی سے
بچ گئے ہین - اکثر لوگون کو تم دیکھتے ہو کہ وہ تم سے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہین اور اونکی جیبون مین روپیہ
زیادہ ہو - لیکن یہ صحیح ہو یاد رکھو کہ دوسری جگہ باہمی مقابلہ و تخمینہ نہ روپیہ سے ہوگا نہ کپڑون سے -
دوسرا ذریعہ اس بد دلی کے دور کرنے کا یہ ہو کہ کبھی ہوا مین قلعہ نہ بناؤ - تمکو اپنے حالت مین اطمینان نہین آ
[illegible] کا استعمال [illegible] - [illegible] - کے حصہ سے دھوان
[illegible] - باعث اسقدر [illegible] رسالہ [illegible] ہوتا ہو -

ناصبر نہین ہو کہ اطمینان کرین۔ گرشاکرین اور احتقار رہین۔ اس باعث خیالی پلاؤ پکانے لگتے ہیں
اور ایکبارگی کوئی رتبہ یا شہنشاہی پسند کر لیتے ہین۔ خیال ہمیشہ عروج پر کامیابی حاصل کرتا کیونکہ خیال
کے واسطے یہ آسان ہو کہ اپنے تئین مدبر فصیح وحکمران دنیا کو ہلا دینے والا بانسبت اوسکے کہ ارادہ کی ہوئی چیز
محنت سے حاصل کیجائے [illegible] خیالی ہین جو کئی زیادہ تر وقت اور خیالات کو دس سال تک سنجیدگی سے ستارون
اور موسمون پر حکمرانی کرنے مین صرف کرتا رہا تب بھی بہ نسبت اون لوگون کے اچھا رہا کہ جو خیالی
پلاو پکایا کرتے ہین۔ کیونکہ ایسا کرنے سے کم سے کم اوسکے خیالات بہت ملائم ہوگئے۔ اچھا اپنے خیالات
کا اندازہ کرو۔ جسوقت تم خیالی پلاو پکانے چلتے ہو تمکو کوئی چیز دنیا مین پسند نہین آتی۔ معلوم ہوتا ہو کہ
ہر ایک شخص سرد مہری سے پیش آتا ہو۔ مجھے امید ہو کہ اس اوسکے بیان کرنے مین مجھپر مبالغہ کا الزام نہ عائد ہوگا۔
کئی صد ہا طلبا نے اپنے تئین محض ان خیالی باتون مین ضائع کر دیا ہو۔ وہ شخص کہ جو خیالی دنیا مین رہتا ہو بالکل
قریب پاگل کے ہو کون شخص ایک گھنٹہ بعد ان امور پر غور کرکے خوش ہو سکتا ہو کہ وہ ابھی تو ایک
مجمع مین گفتگو کر رہا تھا۔ ہزارون پر اوسکی تقریر کا اثر تھا۔ ایکبارگی آنکھ کھلتے ہی اسکو معلوم ہوا کہ آہ
نہ تو کوئی قوم اوسکی حشمت کارروائیون کو دیکھنے والی ہو۔ اور نہ کوئی مجمع اوسکی تقریر کا داد دینے والا
طلباء اب اسکے پڑھنے کا وقت آگیا ہو جو اوسکے غمگین کر دینے مین اور اوسکے روح کی تازگی مٹا دینے کے
واسطے کافی ہو اس باعث طالب علم کو ہمیشہ خیالی پلاؤ پکانے سے پرہیز لازم ہے جو کچھ کہ اوسکی حالت ہو اوسپر
اوسکو اطمینان کرنا چاہیے۔ اور دوسرے ساتھی کی حالت اور دبدبہ پر نظر کرکے اپنے وقت کو ضائع
اور خیالات کو صدمہ نہ پہونچانا چاہیے۔

تمکو مخالف نظر آوینگے دشمن ملینگے اگر تم اونکا مقابلہ کروگے تو ہرگز اونکی مخالفت کوئی مشکل نہ پیدا کریگی

۱۱۔ مضبوط رائے قائم کرو۔

چند لوگ فوراً اپنی رائے ہر ایک انسان پر قائم کر لینے کے کہ جس سے ملاقات ہوئی ہو عادی ہین بعض
ایک کتاب کی نسبت وہ اوسکی ورق گردانی کرینگے۔ کچھ ایک جگہ دیکھینگے کچھ دوسری جگہ اور فیصلہ کر لینگے
کہ ہمین کیا عبارتین ہین۔ لیکن جہان کسی کتاب یا شخص کی نسبت تصدیق کی جگہ کی یہ مشکل ہو کہ [illegible] دور ہو۔ یہ تمھاری
رائے پر اثر کرتا ہو اور فیصلا ایکطرفہ کے واسطے طیار۔ اگر یہ عادت پڑجاوے تو دل انصاف پسند نہین رہتا
بلکہ تعصب پسند ہو جاتا ہو۔

اپنا اندازہ کرنے کے وقت یہ ہرگز نہ بھولو کہ ہر ایک شخص اپنے تئین زیادہ اچھا اور بہتر سمجھتا ہو۔ تمھارے دوست
خوشامد کرتے ہین اور خود سب سے زیادہ عیوب پر نظر نہین کیجاتی۔ اور اگر ہوتی بھی تو وہ نظرانداز کیے جاتے
ہین۔ ہمارے دشمنون کی رائے ہماری نسبت خواہ کسیقدر سخت ہو لیکن زیادہ صحیح ہوگی۔ وہ ہمیشہ ہمارے عیبون کی
جانب آنکھون کو کھول دیتے ہین کہ جنکو ہم کبھی نہین دیکھ سکتے ہین۔ ایک اور غور کرنا ہو تمھارے

سی مرادہ سیاہ رنگے کرنے پر کل دنیا توجہ کرتی ہو اگر امتحان پر تمکو وہ فعل غلط ثابت ہو۔ تو تم
اوسکا خوب اندازہ کر سکتے ہو۔ بہت سی تمہاری نیکیان مشکوک ہین۔

۱۷۔ والدین دوستون اور ساتھیون سے برتاؤ۔

یاد رکھو کہ جب تم اپنے گھر سے دور ہو اکثر اپنے والدین کو بمقابلہ اونکے جلد بھول جاتے ہو۔ تمہاری جگہ
نئے یہان تمہارے ملاقاتی ہین لیکن پُرانے دوست تمکو نہین بھولے ہین۔ اپنے دوستون کو خط لکھو
دوستون مین خط کتابت بہت بسبب مفید اور عمدہ ہر ایک کے واسطے ہو۔ اور اوسوقت تم اُنکا جواب
ہو کہ کب خط لکھنا چاہیے یا کب جواب کا انتظار۔ بے فائدہ خط و کتابت نہ کرو۔ اوقات مقررہ پر دوستون
کو لکھو۔ لیکن والدین کو خطوط ہفتے مین کم سے کم ایکبار لکھو کہ جسمین اپنے حالات مفصل بیان کرو۔
تمہارے چند ایسے دوست اور ساتھی ہونے چاہیین کہ جن سے خاص محبت ہو۔ دوستی مین وہ خاص
وقتون کا سامنا ہوتا ہو اول سچے دوست کا پانا دشوار ہو۔ دوسرے اوس دوستی کا قائم رہنا دشوار
اگر وہ رسم کہ جو آخر عمر مین دوستی ہو جاتی ہو صرف چند روزہ ہو۔ وہ لوگ کہ جو اول بغلگیر ہونگے بہت کم اونکی
دوستی قائم رہیگی۔ دوستون کے انتخاب مین ہوشیار رہو۔ خوب اچھی طرح سے پہلے دیکھ لو کہ دوسرا
شخص تمہین جانی دوست کہے۔ دوستون کے انتخاب مین تم ان سے اپنی عادات اطوار خیال طریقہ اخلاق
سیکھوگے اسواسطے ایسے منتخب کرو کہ جنمین عمدگیان ہی ہون عیوب کم ہون۔
چند لوگ بہت کم اپنے دوستون پر اعتماد کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اونمین کبھی تبدیلی ہونگی۔
دوسرے جنکو تجربہ ہو بتلائینگے۔ کہ دوستی صرف نام ہی ہو اور مطلب اوسکا کچھ نہین ہو۔
شیرین کلامی دوست زیادہ بنانے کی اور صاف بولنے سے لوگ خوش بہت ہونگے۔ بہتیرون سے
رسم رکھو تاہم ہزار مین مشورہ کار ایک ہی ہو۔ اگر کوئی دوست ملے اوسکو خوب دیکھ لو پھر اعتبار کرو
وقت پر شاید دوستی کرے اور تکلیف مین ساتھ نہ دے۔ اپنے دشمنون سے اپنے تئین علحدہ رکھو۔ ایک
وفادار دوست ایک بہت بڑی مدد ہی اور جسکے پاس یہ ہو اوسکے پاس خزانہ ہو۔ ایک وفادار دوست زندگی
کی دوا ہو۔ پرانے دوست کو نہ چھوڑو۔ نیا دوست مثل نئی شراب کے ہو جب وہ پرانی ہو تب پی سکتے
ہو۔ کوئی شخص تمہاری دوستی کی التجا نہ کریگا کہ جو تمہاری عزت نہین کرتا۔ محبت کے بعد عزت ضروری
ہو۔ دوستی قائم رکھنے کے واسطے تمکو حسد اوس شخص سے نہونا چاہیے خواہ اوسکا رتبہ کیسا ہی ہو
وہ جو ایکبار بھی شک کرتا ہو کہ اپنے دوست کو اپنے سے زیادہ خوش دیکھکر خوش ہونا چاہیے یا نہین وہ
یقین کرے کہ وہ اس برکت سے ابھی اجنبی ہو۔ تم دیکھو گے کہ جو ارتباط سچے اور دیرپا ہین وہ اچھے
اصولون پر نہین بلکہ دل پر ہین سنجیدگی ایک عمدہ صفت دوستی کی ہو اور شور و جوش نہین ظاہر کرتی
تمہارے ساتھ بھلائی کی کوشش ہو۔ لیکن عمدہ دوست کی خواہش کے واسطے بہتر یہ ہو کہ تم بھلے ساتھ

دنیا میں بہتا ہو گو کہ جسکی تمکو خواہش ہو۔ گو دوستی کے فرائض میں یہ داخل ہو کہ دوست کو اوسکے عیوب سے آگاہ کیا جاوے۔ لیکن یہ خوفناک فرض ہو نہایت نزاکت اور مہربانی سے ہونا چاہیے۔ دو دوست تھے کہ انھوں نے یہ صلاح کی کہ ایک دوسرے کے جو عیوب ان میں دیکھے شکر بیان کر دے۔ اونھوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن یہ تھوڑے عرصہ تک رہا۔ ایکبارگی دونوں علیحدہ ہو گئے۔ جسکی وجہ دونوں کو معلوم تھی لیکن کسی نے ظاہر نہین کی۔ مین یہ بالکل دوست کا فرض نہین خیال کرتا کہ وہ عیوب بتلائے اور ملامت کرے بلکہ تمھارے اعلے مقاصد کی تائید کرے۔ تمھاری ہمت کو بڑھائے۔ کیا وہ [illegible] کبھی خوش رہ سکتا ہو جسکا ہر ایک رکن ایک دوسرے کے عیوب بتلایا کرے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمھارا دوست بھلائی کرے تو اسکو موقع دو۔ تکلیف کے وقت مدد دو اور اسطرح سے اوسکی زندگی کے مصالح ہو۔ پُرانے لوگون سے دوستی قائم رکھو۔ لیکن نئے ضرور پیدا کرو کیونکہ وفات اور تبادلے سے لوگ بہت جاتے رہتے ہین۔ وہ شخص کہ جو نئے دوست نہین بنائیگا۔ بہت جلد اوسکے پاس ایک بھی نہ رہیگا۔ دوستون مین سچائی کا خیال نہایت ضروری ہو۔ میری یہ خواہش ہو کہ میرے کل ناظرین جیدی بے غرض اور عمدہ دوست رکھین۔ اور مین نے دیکھ لیا ہو کہ اوس وقت تک نہین کر سکتے جب تک اپنی روزانہ عادتون مین شامل کر لین۔ کہ اپنے دل کو دوسرے کی محبت کے لائق نہ بنائین۔ ورنہ بلا خبرداری اور خدمت کے بڑھ نہین سکتا۔ اگر ایکبار بھی اوسکی خدمت پوری ہو گئی تو وہ اچھی فصل دے گا دوستی مین اگر کوئی حصہ دار ہو تو وہ کسیطرح تقسیم نہین ہو سکتا

تیسرا باب

مطالعہ

پڑھنا ایک آسان امر معلوم ہوتا ہو۔ یہ کتابین ہین کمرہ ہو۔ سبق ہو۔ اب تم جاننا چاہتے ہو۔ کہ کس طرح سے کام شروع ہو۔ مطالعہ مین ہدایتون کی خواہ طالب علم کو کچھ نہ پروا ہو اور تکلیف ہو ضرورت ہو صحت کے واسطے وقت علیحدہ۔ دوستون کی ملاقات و فضول ناول وغیرہ کے مطالعہ کے وقت کو علیحدہ کرنا چاہیئے گھر سے دور رہنا یا مدارس کا تبدیل کرنا کچھ فائدہ نہ پہونچاویگا۔ یہ اپنے ذہن نشین کر لو کہ کوئی شخص مطالعہ بلا سلسلہ نہین کر سکتا۔ اب عادت یہ ڈالنا چاہیے کہ کسی صورت سے ہر روز یاد کی ہو۔ جہانتک ہو سکے خیال تقسیم ہو ایک جگہ پر آ سکے۔ جب تک کہ یہ عادت نہ ڈالوگے تم ہرگز کام کے واسطے طیار نہوگے۔ اور جسقدر تم مین اسکی کمی ہوگی اوسیقدر تمھارے کامون مین ہرج ہوگا۔

۱۔ وقت مطالعہ۔

ہر ایک شخص کے واسطے کوئی خاص وقت نہین بتلایا جا سکتا یہ طاقت پر منحصر ہو۔ کاہل الوجود زیادہ وقت چاہتا ہو۔ جرمن مین طلبا انگلستان سے زیادہ اوقات مطالعہ مقرر کرتے ہین۔ میرے نزدیک [illegible]

کبھی اتنے زیادہ [illegible] سنے اور کاہلی کے ساتھ ہی عرصہ تک بیٹھ نہین سکتے - امریکہ ان پڑھائی تک اکثر
۱۲ - گھنٹہ تک مطالعہ کرتے ہین - چند ہی ایسے ہین کہ جو تیرہ گھنٹہ سے کم کرتے ہون - انگلستان والے
اگر کرین تو مرجاوین فرق کی دو وجہین بتلائی جا سکتی ہین انکین دماغی طاقت کم ہے اور آب و ہوا بھی ملک کے
اچھی - اگر گھنٹون کا حساب لگایا جاوے - اس ملک مین بہت کم ایسے ہین کہ جو نصف بھی انکے برابر ہو سکے
ہین - ایک وجہ اور بتلائی جا سکتی ہے کہ جرمن کے لوگ زبان پر بہت توجہ کرتے ہین کہ جنمین لغتون وغیرہ کے
لینے کی ضرورت رہتی ہے میری راے مین بہ نسبت اسکے کہ ہم عرصہ تک اپنے وقت کو ایک کام مین صرف کرین
بہتر یہ ہے کہ ہم چند ہی گھنٹے کرین مگر یہ گھنٹے سخت محنت اور نہایت توجہ کے ہون - کامیاب طلبہ مین اکثر بہت
کم ہین کہ جو ۶ گھنٹے سے زاید مطالعہ کرتے ہین جو شخص کہ ۶ گھنٹے تحت توجہ سے کر سکتا ہے اوسکو خوف
نہ کرنا چاہیے وہ اپنے فرض مین ادا ہوگا - لیکن یاد رکھو کہ مطالعہ اسقدر توجہ کے ساتھ ہو جسقدر کہ آپکی
اجازت دی سکتی ہو خیال بالکل جما رہے - سب خیالات یکجا ہون اور اصل غرض مطالعہ کی جانب
ہو وے اسطرح سے کہ گویا تم آفتاب کی شعاعین آگ پیدا کرنے کے واسطے یکجا کر رہے ہو متفرق کتب نہ پڑھو

۲ - اپنے جسم کی طرف جب مطالعہ کر رہے ہو خیال رکھو -

چند لوگ لڑکپن سے مطالعہ کے وقت ایک میز نیچی سامنے رکھنے کے عادی ہین - اوسکو ترک کرنا چاہیے
کیونکہ جسقدر تم سن مین ترقی کرتے ہو اوسیقدر تمہارا جسم کاندھے اور کمر کے درمیان بڑھتا ہے اور جھکنے کی
عادت پڑجاتی ہے - کھڑے ہو کر پڑھنا اگر تم کر سکتے ہو اچھا ہے - لکھنے یا خاص زبان کے مطالعہ یا ریاضی کے
وقت ایک جگہ بیٹھنا چاہیے اگر جگہ تبدیل کرکے کچھ عرصہ تک کھڑے اور کچھ عرصہ تک بیٹھ کر کام کرو تو بہتر
جیسے ہی کہ عمر تمہاری بڑھیگی تم زیادہ بیٹھوگے - اور اسیطرح سے تمہاری عادت پڑجاویگی - بہت لوگ
چالیس سال کی عمر کے بعد کتابین کھڑے ہو کر پڑھتے ہین - گویکل نامے مشہور لائق و عالم تھا لکھتا ہے
کہ وہ عموماً کھڑے ہو کر پڑھتا اور اپنے کمرے مین ٹہلتے ہوئے زیادہ کام کرتا تھا - اگر تم مضمون لکھ یا کچھ
یاد کر رہے یا نصف گھنٹہ ہو تو یہی کرنا بہتر ہوگا - یہ خیال رکھو کہ تمہاری میز اونچی ہو - شب کو
مطالعہ کے وقت بہتر یہ ہے کہ لیمپ پر ہانڈی ہو - یا کوئی کاغذ - اگر آنکھین تمہاری کمزور ہون تو یہ خیال
رکھو کہ نگاہ کے سامنے روشنی نہ آوے - اور سونے اور جاگنے کے وقت ٹھنڈے پانی سے آنکھین ضرور
دھولو - سب سے بہتر یہ ہے کہ اپنا جسم سیدھا رکھو -

۳ - مطالعہ کے وقت بالکل گفتگو نہو -

اسکی نسبت تمکو ہدایت اس خیال سے کیجاتی ہے کہ تمہارے مطالعہ کے کمرے مین کوئی خدمتگار کبھی
تمام تمہارا سبق ذرہ سی گفتگو سے خراب نہ کر دے - اگر کمرے مین کہین بھی گفتگو ہوتی ہوگی تو تم ہرگز مطالعہ سے
فائدہ نہین اوٹھا سکتے - اچھا اگر کوئی لفظ یا جملہ ایسا سبق مین تمکو ملے کہ تم اوسکے معنی سے آگاہ نہو تو کیا کرنا چاہیے

تم اپنے ساتھی سے دریافت نہ کرو مین کہونگا ہرگز نہین [illegible] خاموش رہو۔ اگر ہے دریافت کرنا ہو
تو تمکو نہ پھر شبہ ہو۔ جب الفاظ اور جملون کی نسبت تمکو شک ہو فقرون پر پنسل سے نشان لگا دو اور
اوسوقت اوسکے معنون کا فیصلہ کرو۔

بعض کی عادت پڑ جاتی ہے کہ وہ چلا کر پڑھتے ہین کہ جو بہت بری عادت ہے۔ یہ عادت بہت جلد پڑ جاتی ہے
اور پھر سوائے سمجھانے کے ممکن نہین ہے کہ چھوٹ سکے مثل بچا سفک کے لوگون کے کہ جنکو اگر ایک
چیز بھی کسی کا بنانا ہو تو ایک جماعت اکٹھا ہو کر بنائیگی ورنہ اون سے بنے ہی گا نہین۔ ایسی عادت اس
زمانہ مین نہ ڈالنا چاہیے کہ جو تمام زندگی دامنگیر رہے اگر تمہاری زبان نہ ملے تمہارے کمرے مین
گفتگو بھی ہوتی رہے تو یہ خیال رکھو کہ تمہاری توجہ ایک جانب رہے۔

۴۔ اپنے مطالعہ مین کامل ہو۔

مطالعہ کے میدان کا مقابلہ اگر ایک قابل فتح ملک سے کیا جاوے تو اگر تم ہر ایک چیز پر جو تمکو راستہ
مین ملے کامیابی حاصل کرلو۔ تو تم فتح کے بعد فتح حاصل کروگے۔ اگر تم یہان اور وہان ایک آدھ قلعہ
فتح کرنے سے چھوڑ دوگے تو فوراً تمہارے نزدیک ایک فوج ظاہر آجاویگی اور جس جگہ پھر فتح کرنے کی ضرورت
ہوگی کوئی بات خواہ ذرا ہی سی کیون نہو بلا دریافت کیے نہ چھوڑو۔ وہ جو ایک جملہ یا ایک لفظ یا ریاضی کا ایک مسئلہ
بلا بخوبی سمجھے چھوڑ دیتا ہے وہ جلد مشہور غلط گو طالب علم ہوگا۔ کسی امر مین اوسکا اعتبار نہوگا
خواہ کیسا ہی تیز اور لائق شخص ہو۔ اگر وہ اپنی معلومات مین صحیح نہین ہے تو اوسکو اکثر افسوس کرنا اور
معافی مانگنا اور لوگون کی نظرون سے گرنا ہوگا۔

یہ کسقدر بہتر ہے کہ تم خواہ کم جانو لیکن جو جانو وہ صحیح جانو۔ کیونکہ یہی علمیت بمقابلہ محض تصور کے
بہت بہتر ہے جبتک تم پڑھو اوسکو بخوبی سمجھ لو۔ اور کبھی بلا اچھی طرح سے سمجھے پیر مت بڑھاؤ۔
ایک کتاب کہ جسکو تمنے بخوبی سمجھکر پڑھا ہے وہ زیادہ تمہارا فائدہ بمقابلہ دس کتاب نصف پڑھی نصف سمجھی ہوئی کی
جب تم کسی خیال کی وسعت کے خواہان ہو۔ یا کسی خاص امر کو بخوبی سمجھنا چاہتے ہو اوسکو اوسوقت تک
علیحدہ نہ کرو جب تک بخوبی دیکھ نہ لو ہر ایک روشنی مین اوسکو دیکھکر کوشش کرو کہ کیونکر تم اپنے خیال کو ظاہر کرسکتے
اور اونمین کون سب سے چھوٹا اور آسان راستہ ہے۔ اگر وسعت دینا ہے تو دیکھو مختلف مصنفین اوسپر کیا لکھ گئے ہین
کہ جنسے تمکو ایسی باتین معلوم ہونگی کہ جنسے تم اب تک آگاہ نہ تھے۔ اور ہر ایک زور اوسپر دو اسی طرح سے
ہر ایک مضمون مین کمال پیدا کرنے کے بعد خواہ تعداد مین بہت کم مطالعہ کروگے۔ لیکن تم بہت جلد اپنی علمیت
کو ترقی دوگے۔ بلا بخوبی سمجھے ہوئے معاملہ کا چھوڑ دینا صرف خرابیون کا پیدا کرنا ہے" اکثر لوگ غیر زبان کی
کتب ترجمون کی مدد سے پڑھتے ہین خواہ ترجمہ کیسا ہی ٹھیک کیون نہو لیکن مین اسکے استعمال کا مخالف ہون
تمکو چاہیے کہ مصنفین کی اصلی تصنیفات یاد کرو اور اونکے ترجمون سے اپنے خیالات نہ بناؤ۔ یہ ترجمون

اور خاص اشخاص یون کی بدولت ہوا سقدر رکھتے طالب علم ہو جاتے ہین - اگر تم خود طرز سے نہین ہو سکتے تو
دوسرون کے پیروی ت انکو کہ جنکی بدولت شاید تم تمام عمر نہ چل سکو گے۔

۵- سخت مطالعہ سے مانوس ہو - ایک شخص کو جو امر مشکل معلوم ہوتا ہی وہ دوسرے کو ویسا ہی آسان
معلوم ہو سکتا ہو - یہ ہی نہین بلکہ جسکو تم اسوقت آسان خیال کرو وہ ہی دو گھنٹے کے بعد مشکل معلوم
یہ دشواری صرف اسی مشکل کے باعث ہو کہ ایکجا خیالات نہین ہو سکتے - خیالات کے یکجا کرنے کا اشتعال
فائدہ ہو کہ وہ لوگ جنھون نے اپنی بصارت کھو دی ہی اونکو دیکھا گیا ہو کہ خیالات کی طاقت زیادہ ہو جاتی
ہی وعلیسر ڈ وانشٹ اپنی نابینائی کو ایک برکت خیال کرتے تھے - کیونکہ اوس سے اونکی طاقت غور
کرنے کی بڑھ گئی تھی - تم بتلا سکتے ہو کہ فلان شخص طالب علمی کے زمانہ مین بالکل بیوقوف تھا اور کچھ
اوسمین قابلیت نہ تھی لیکن خیال رکھو وہ کبھی لائق و ہوشیار بلا شب و روز کی محنت کے نہین ہوا ہو - اکثرین نے
اپنے دماغ کو فراموش کر دیا ہو باوجودیکہ بعد اوسکے کام سخت دشوار اور مشکل تھا لیکن کام کو ہاتھ مین لیا اور کر دکھلایا -

کسقدر قابل غور یہ جملے مشہور نثار درشٹ کے قلم سے نکلے ہین " یہ جان لو کہ کسی مین بلا محنت عمدگی نہین ہی
صرف بڑائی کے واسطے خواہشات سے خواہ وہ کیسی ہی دلی کیون نہون - کوئی شخص بڑا نہین ہوا ہی تمھارا
افسوس کرنا - اور خواب دیکھنا کبھی تمکو مشہور نہ بنائیگا - اگر تم پہاڑ کی چوٹی پر چڑھکر شہرت کا ٹیلا ہی
نیکنامی حاصل کرنا چاہو ہرگز نہ حاصل کر سکو گے تمکو اپنی کمر کسنا چاہیے حوصلہ کے ساتھ کام شروع کرو -
یا محنت مطالعہ - اور توجہ کے ساتھ وہ بنیاد پر نظر رکھنا یہ دونون چیزین بلند نامی کے واسطے ضروری ہین - اول
بات سے تم علم اور زبان دانی حاصل کرو - اور دوسری کے ذریعہ سے اپنے ملک کے لوگون کے اطوار
اور عقلمندی سے واقف ہو - ہم سب لوگ صحیح ہو کہ فرینکلن نہین ہو سکتے لیکن اوسکی عادتون اور بلا تمکنت
محنتون سے اس بلندی کو حاصل کر سکتے ہین کہ جو دوسری طرح سے نہین ملسکتی - فرینکلن خود فرینکلن
نہین ہو سکتا تھا - اگر اوسکو اس خیال سے مایوسی ہوتی کہ سب لوگ نیوٹن نہین بن سکتے یہ ہمارا کام کہ اپنی
لیاقتون اور موقعون سے فائدہ اوٹھائین - اور بجائے اور غیر ممکن امور سے مایوسی دلانے کے کہ ہر ایک
چیز کی نسبت یہ یقین کرلین کہ یہ بہت ارادون سے حاصل ہوئی ہین - فرینکلن ایک عملی آدمی بالکل
مخالف ایک وہمی یا پند مسئلہ کا جیسا کہ عقلمند لوگ ہوتے ہین تھا - محض کتاب کا کیڑا ایک بہت بدنصیب
بنانے والا ہو سب سے اعلی ترین تدابیر اپنی علمی وعملی ترقی اور اپنی کامیابی کے واسطے کرو - غور کرنا
سیکھو خوب سمجھکر اور طاقت سے اور سادہ زبان بیان ہی قسم کے سوچنے کے قابل ہو مشل ہو دھیمے کوشش
وباوجود اسکے کہ اپنے پیشہ کے متعلق انکو بہت کام رہتا تھا - مدارس کی نگرانی - کتب کی تصنیف وغیرہ
کرنا - تاہم وہ ہو رافہ کا نفس مین وزارت کے کار وبار کو انجام دیتے تھے -

جو شخص کہ جو سخت محنت اور مطالعہ سے تربیت پایا چاہتا ہی - اوسکو سب سے ضرور اوسنکار کرنے کی اپنی عادت ڈالنی

دو آدمی ایسا نہیں کہ جو جہاں کو کیا کریگا اوسکو کیا پڑھنا چاہیے - بہت سے طالب علم شکایت کرتے ہین
کہ اون سے ایسی کتب کا مطالعہ کرایا جاتا ہے کہ جن سے بالکل فائدہ اونکو مقصود نہین - جب ایک شخص کو
سوداگری کی نیت ہو تو کیون وہ گریک اور لاطینی سے پریشان کیا جاوے - سیکڑون شکایت کرتے ہین کہ
اونکے معلم اسقدر کم اونکی ضروریات سمجھتے ہین کہ اونھین چیزون کا کہ جنکا کبھی وہ استعمال نہ کرینگے وہ مطالعہ
کرنے کو مجبور کیے جاتے ہین - شکایت کرنے والون مین اغراض تعلیم سے بہت کم ماہر ہین اوسوقت بالکل
خشک سخت اور بیدہ غرض تعلیم تمہاری ہوتی ہے - اسمین ایک بھی ایسی چیز نہین ہے کہ جس سے تم سود کو فائدہ
اوٹھا سکو یہ ہو لیکن اگر تم اپنی عقل کو اپنا معمار بنالو تو گویا تم تمام عمر کے واسطے اسپر قابض ہوتے ہو
اور پھر ایک وقت جو جی چاہے اوسکو کرنے کے واسطے مجبور کر سکتے ہو - فرض کرو کہ تمہارے اوستاد تمکو
پڑھ سکھلا رہے ہین کہ جس سے کوئی عملاً فائدہ تمکو نہین لیکن اوسکی تمکو تعفیت سے تم اسیقدر آگاہ ہوگے کہ ایسی
کچھ کوئی نہین ہوا - ابو العلم نیو یارک کے چینسلر صاحب موسم گرما مین صبح کے وقت گھوڑے پر سوار ہوکر اوسکو
ریلوے کے ساتھ اسقدر دوڑاتے تھے جہانتک کہ وہ ریلوے کے ساتھ جا سکتا تھا - یہ گھوڑا کچھ تو مجھلا
اور خوفناک تھا - لیکن رفتہ رفتہ سیدھا ہوگیا وہ کیون ایسا کرتے تھے ؟ طبیعت خوش کرنے کو نہین [illegible]
اوس سے کوئی اپنے فرائض کی انجام دہی مین مدد ملتی تھی اور نہ اونکو کچھ لطف ریلوے ٹرک پر گھوڑے
دوڑانے سے ہوتا تھا - بلکہ محض اپنے گھوڑے کو تربیت دینے کے لحاظ سے کہ آئندہ کام کے واسطے لائق ہو
آج تم اقلیدس کا مطالعہ کرتے ہو شاید تمکو آگے اسقدر کام ہو کہ بالکل فرصت نہ رہے اور ہر ایک شکل
بھول جاؤ - اور صرف نام کتاب کا یاد رہے - لیکن افلاطون اور دوسرے آدمی کہ جنھون نے اقلیدس کا
مطالعہ کیا ہے تم سے کہینگے کہ اقلیدس تمکو مضبوط اور ٹھیک غور کرنے کے قابل بنائیگی - اسوقت جغرافیہ
کی تمکو ضرورت نہین ہے لیکن بہت جلد تاریخ مین ٹھیک واقفیت پیدا کرنے کے واسطے تمکو اوسکی ضرورت
ہوگی - فلسفہ عقل کی آنکھین کھولتا ہے - اوسکے مضامین ہمارے خیالات کو عجائبات تک پہونچاتے ہین -
ایسے ہر ایک مطالعہ سے عقل وسیع ہوتی ہے - اور بلا اسکے وہ بہت عمدہ نہین ہو سکتی -

اب مین تمکو سخت مطالعہ کی رائے دیتا ہون - تمکو ضرور یقین کرنا چاہیے کہ ثابت قدمی ضرور بلند مرتبہ
بنا دیگی - مسلسل مطالعہ کرو -

ایک بہت عمدہ منشی لکھتا ہے " عموماً تجربہ کار کمسن طالب علم سب سے پہلے دوست سے مشورہ کریگا -
بعد کچھ عرصہ کے واسطے اوسکی پیروی کریگا - بعد اسکے دوسرے سے صلاح طلب کریگا اور اوسکی جانب مائل
ہوگا - پھر تیسرے سے اسی طرح تبادلہ سے حیران ہو جاویگا - یہ خیال کرلو کہ ہر ایک تبادلہ برائی کی جانب ہے
لوگ کہینگے کہ تم کسی خاص پیشہ کے لائق نہین ہو سکتے اونکی رائے مان نہ لو - کوئی کام کرو اگر ثابت قدمی
اور سلسلہ سے ہو تم خود اوسکے واسطے لائق بنجاؤگے - جوانی مین وہ خود تمہاری تائید کریگا اور آرام دیگا

ہر ایک پیشہ کا کارآمد حصہ کے جاننے کے واسطے پابندی وقت کی ضرورت ہی۔ اگر عقل مین تھوڑی سی بیوقوفی بھی شامل ہی تو کارآمد ہوگی۔ عموماً زیادہ لیاقتین بہ نسبت ماسکے کم کام مین آتی ہین زندگی کو گھوڑدوڑ سے مقابلہ کیا ہی اس خیال سے اسکی سچائی دریافت ہوتی ہی کہ جو گھوڑے بہت تیز ہین اونکا قابو مین رکھنا بہت دشوار ہی۔ ایک شخص پرستان کا ھنڈسن صاحب سے ملا وہ جرمنی خوب بولتا تھا جب دریافت کیا گیا او سنے جرمنی کیونکر سیکھی جواب دیا کہ ایک کتاب میرے ہاتھ جرمنی زبان کی آگئی۔ مجھکو اس کتاب کے مضامین جاننے کا اسقدر اشتیاق ہوا کہ مین نے یہ زبان سیکھنی شروع کردی اور اوسوقت تک آرام نہ لی جب تک کہ کتاب پڑھ نہ لی۔ ہم لوگ سخت مطالعہ سے یہ بہانہ کرینگے کہ ہمارے حالات ایسے نہین ہین۔ دل تیرا سکتے ہین ہم بھی اسی خیال کو مان سکتے ہین کہ چند حالات ہمارے ساتھ ہین جو ہر ایک شخص لائق صاحب مرتبہ اور قابل ہو سکتا ہی۔ اگر اوسکے حالات اجازت دین اسمین شک نہین ہی کہ انسان نہ دیتا شکست ہی۔ اور اوسکو پرتھات دباؤ کی ضرورت ہی کہ وہ اپنی طاقتون سے آگاہ ہو اور محنت کرے۔ ہم جانتے ہین کہ بہت سے لوگ ہین کہ جو درحقیقت بہت تھوڑا کرتے ہین یہ انسان ہی کہ جو حالتین پیدا کرتا ہی۔

ملٹن کے حال پر نظر کرو اوسمین کون سی خوبی تھی کہ وہ اسقدر صاحب رتبہ ہوا۔ اندھے پن کے باعث وہ آسمانی روشنی سے محروم تھا اوسکی ایسی حالت تھی کہ اسکے ساتھی اگر کام کرنا ہوتا کرسے تیار معاش پیدا کرسکتے ہین تو غنیمت خیال کیے جاتے ہین لیکن دیکھو ملٹن کو کہ جسنے اپنی زبان سے قوم اور ملک کو عزت دی کہ جو صرف دنیا کے ترک کردینے پر آسکتی تھی۔

اندسہ نو نو پر نظر کرو کہ جو بلا تعلیم بلا موقع بلا عمدہ حالات کے کہ جو کسی طرح سے موافق کیے جا سکین مثل ایک خوشنما غنچے کے بیابان مین تھا۔ لیکن افسوس تو یہ ہی کہ ہماری عمدہ حالت نہین عمدہ موقع نہین عمدہ ذریعہ نہین کسطرح سے ہم تعلیم کرسکتے ہین۔ ؟ کیا خوب کسی نے کہا ہی اگر انسان مطالعہ پسند کرتا ہی علمیت کے بڑھانے کی اوسکو دلی خواہش ہی تو اوسکو سوائے بیماری یا کسی مصیبت کے کوئی امر عمدہ طالب علمی میں مانع نہین ہو سکتا ہی اور اوسکے پاس تمام ذرائع مطالعہ موجود ہو جاوینگے جب انسان کمی وقت کی شکایت کرتا ہی تو وہ یہی زیادہ ثابت کرتا ہی کہ اوسکو کسی سے محبت نہین دوا اورون کی اعلیٰ لیاقت پر متعجب ہونگے۔ لیکن خود وقت نہ نکالینگے کہ ایسی لیاقت پیدا کرین عموماً یا تو سستی یا دنیاداری کی محبت اونکو مانع ہوتی ہی کوئی زبان ہو۔ اگر انسان جو تضیع اوقات کرتا ہی سیکھنا چاہی تو دو سال مین اوسیقدر وقت مین سیکھ سکتا ہی کہ جو اسوقت ضائع کر رہا ہی۔ یہان جب تک کہ ایک سست آدمی سوچا کرتا ہی کہ آیا وہ فلان زبان سیکھے یا نہ اسی اثنا مین وہ سخت محنتی حاصل کرلیتا ہی۔ یہ فرق ایک محنتی اور ایک سست یا شکی انسان مین ہی اور سبسے زیادہ خرابی ایسے طالب علمون مین یہ ہی کہ جسوقت تم اونکے سامنے وہ مضمون پیش کروگے اوسوقت تو معلوم ہوگا کہ سمجھ گئے لیکن جیسے ہی کہ کوئی دوسرا خیال سستی کا اونکے

صحیح اور سمجھدار ہو تم۔ واسطے تمکو پرانی تاریخون کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اور موجودہ زمانے کا اوسکے ساتھ
مقابلہ کرو۔ اپنے تئین چالاک اور پر جوش بنائے رکھنے کے واسطے تمکو چاہیے کہ سوانح عمریون کا مطالعہ کرو
دیکھو کہ پرانے لوگ کیا کر گئے ہین جسطرح سے کھانا تمھارے جسم مین خون پیدا کرتا ہے اوسی طرح سے پڑھنا
فکر کرتا ہے اور جس دماغ کو پڑھنے سے محبت نہین اعتبار کر لینا چاہیے کہ وہ کچھ نہ کر سکیگا۔ بلا برابر پڑھنے کے
تم مستعد اور پورے آدمی بن سکوگے۔

پوپ لکھتے ہین کہ انھون نے ۱۴ سال کی عمر سے ۲۰ سال تک کتب بینی صرف مذاقیہ کی ۲۰ سے ۲۷
سال تک اپنی علمیت کے بڑھانے کو جو پہلے زمانہ مین نہ تھی پیدا کر لی تھی۔

کتب بینی کی کئی اغراض ہوتی ہین طالب علم سخت مطالعہ امتحان کے واسطے پڑھتا ہے۔ وہ اپنی معلومات بڑھانے کے
واسطے تاریخ پڑھتا ہے۔ ان مطالب کے حاصل کرنے کے واسطے کتب بینی نہایت توجہ اور آہستگی سے ہونا چاہیے
تم دیکھوگے کہ وہ لوگ کہ جو بہت سی کتب پڑھتے ہین بہت کم اپنے دماغ مین رکھتے ہین۔ عموماً وہی لوگ
بہت بڑے غور کرنے والے ہوتے ہین کہ جنکے پاس بہت کم کتب دوسرون کے مقابلہ مین ہوتی ہین۔ چھاپے کی
ایجاد کے قبل کتب بہت کم ملتی تھین۔ اور سفیرون کو کتب کے مانگنے کے واسطے فرانس اور روم جانا ہوتا تھا
اوس زمانہ مین سب سے بڑا کتب خانہ وہ ہوتا تھا کہ جسمین ڈیڑھ سو کتب ہوتین۔ [illegible] مین [illegible]
[illegible] کے پاس تھوڑی سی کتب تھین وہ جب انجیل کسی شخص کو رعایتاً دیتے تھے تو تمسک لکھا لیتے تھے
کہ وہ بلا نقصان پہونچائے کتاب واپس کر دیگا۔ جب کبھی کوئی چیز خریدی جاتی لوگ دور سے بطور تماشائی
جمع ہوتے تھے [illegible] مین آکسفورڈ کے کتب خانہ مین بہت کم کتب تھین کہ جو ایک چھوٹے سے صندوق مین
بند رہتی تھین کہ کہین وہ چل نہ دین۔ ۱۴ صدی کی شروع مین کتب خانہ شاہی سرکاری مین صرف ۹ زبان
کے متعلق کتب تھین۔ اوس شخص کی نہایت عزت ہوتی تھی کہ جسکے پاس کتب ہوتی تھین۔

دیکھو کتنا فرق ہے ہم لوگ جو کتب بینی کرتے ہین لیکن بلا فائدہ۔

خراب کتب سے ہوشیار رہو۔ بہت سے لوگ ایسی فحش کتب لکھتے ہین کہ جنسے اخلاق بگڑتا ہے۔ اون کتب کے
نام لکھے جاتے لیکن کہین نام ہی سے کوس اشتیاق پیدا نہ کرین۔ دوستو تم ایسی کتب ہرگز نہ دیکھو۔ اون کا تجربہ
کیا کہنا کہ جو ایسی کتب طبع کر کے فروخت کرتے ہین۔ اور اخلاقی اطوار کو مضرت پہونچاتے ہین وہ خدا کے
سب سے بڑھکر گنہگار ہین۔ کبھی کوئی کتاب نہ پڑھو کہ جسمین وہم اور فریب سے کام لیا گیا ہو۔ کس طرح
تم دریافت کر سکتے ہو کہ کون سی کتاب پڑھنا چاہیے اور کون نہین۔ یہ بہت ضروری سوال ہے کیونکہ
بعض بلا شک بہت برا اثر تمھارے اوپر کرینگی۔ بعض کا اوسی کے ساتھ تمھارے دل پر کچھ اثر نہو گا
ویسا ایک کتاب ہاتھ مین لو اب ایک ہی باب اوسکا پڑھ کر دیکھو کہ آیا تمکو اوسکے پڑھنے کی ضرورت ہے
یا نہین۔ اکثر مصنفین اپنے خیالات کا اعلیٰ ترین مجموعہ آخر کتاب پر رکھتے ہین اس باعث تمکو کوئی [illegible]

عمدہ کتاب اور عورتیں ... چھوڑنا چاہیے۔

کس طرح سے تمکو کتاب پڑھنا چاہیے۔ قبل کھانا کھانے کے تمکو چاہیے کہ اپنی رکابی کا ذائقہ لے لو ویسے ہی کہ تم کتاب ہاتھ مین لو۔ لوح اوسکی دیکھو۔ کسنے کتاب لکھی۔ کہان وہ رہتا ہے۔ کیا مصنف کے کسی حال سے تم واقف ہو۔ کسنے اور کہان شائع کی۔ کیا شائع کنندہ کے مذاق اشاعت سے تم واقف ہو۔ یاد کرو کہ اس کتاب کی نسبت تمنے کیا سنا ہے۔ اوسکے بعد دیباچہ پڑھو۔ اسمین دیکھو کہ مصنف کا اپنی نسبت کیا خیال ہے۔ اور نیز وہ اپنی کتاب کو کیسی خیال کرتا ہے۔ اور کیون وہ دعوی کے ساتھ عوام کو اپنی جانب متوجہ کرتا ہے۔ پھر اوسکی فہرست دیکھو۔ اوسکے فہرست مضامین پر نظر کرو۔ اگر اور زیادہ دریافت کرنا چاہتے ہو تو ایک آدھ باب پر نظر کرو۔ اسپر بھی اگر دیکھو کہ درحقیقت مصنف لائق اور کوئی مشہور آدمی ہے تو دیکھو۔ ورنہ پھر اب آگے اس دریا مین شکار ہی نہ کرو۔ اگر اچھی کتاب ہے تو پھر اوسکو دیکھنا چاہیے اور جب کتاب دیکھو تو اپنے دل ہی دل مین دیکھو کہ آیا تمہارے ذہن مین وہ ہی مضمون تھا یا نہین یا جو کچھ کہ تمنے پڑھا ہے وہ یاد ہے یا نہین۔ اچھا اب اگر تمہاری یا تمہارے کسی ایسے دوست کی ہے کہ جو تمکو اجازت دے کہ تم اسپر نشان لگا سکو تو مین مشورہ دونگا کہ کتاب پر نشانات لگاؤ۔ اور جہان تمکو شک ہو وہان (؟) نشان جہان واقعات مین فرق ہو وہان (!!) یا اور کسی دوسری قسم کا جیسا کہ تمکو پسند ہو لگاؤ۔ اس طریق سے ایک ہی کتاب تمکو بہت کچھ فائدہ پہونچائیگی۔ جو کچھ کہ کتاب مین درج ہے تمہارے ہی خیالات ہو جاینگے۔

جو کچھ کہ تمنے پڑھا ہے اوسکی نظر ثانی بھی کرو۔ بہت سے لائق اصحاب کی رائے ہے۔ چہارم وقت اپنی پڑھی ہوئی کتب کے معائنہ مین صرف کرو۔

ان اخبارات و رسالہ جات کی نسبت کیا کہنا چاہیے کہ جنکی آجکل کے زمانہ مین طغیانی ہے۔ بہت کم چیزین طلبہ کے دماغون کو کمزور کر دینے والی بمقابل بامذاق کتب کے ہین۔ وہ اسی قابل ہین کہ دیکھی جاوین۔۔ اور بہ گھنٹون صرف کرنے کے یہ مشکوک ہے کہ آیا تمنے اپنا وقت کچھ بھی اچھی طرح سے مذاقیہ رسالہ جات کے دیکھنے مین صرف کیا۔

ایک اور امر ہے کہ جسکا تمکو پڑھنے کے وقت ہمیشہ خیال ہونا چاہیے۔ وہ تمہارے پاس قلم کا ہونا ہے ایک کتاب بناؤ کہ جسمین جو کچھ کہ یاد رکھنے کے قابل ہو اوسکو پریشان خیالی سے بچانے کے واسطے لکھا کرو ۔۔ کتب بینی ہی سے تمہارا مذاق قائم ہوگا۔ فرض کرو کہ تم چاہتے ہو کہ ایک اعلی درجہ کا طرز تحریر اختیار کرو۔ اور عمدہ عبارت لکھنا سیکھو تو تم کیا بلا جانسن کی تحریرات کے دیکھنے کے حاصل کر سکتے ہو۔ کیا تم بازو بیازو ایک انسان کے وہ ہفتہ اسطرح سے چل سکتے ہو اور اوسکی رفتار نہ سیکھو یہ فطرت ہے کہ ایک شخص کے خیالات کا دوسرے پر اثر ہو خواہ وہ خیالات بذریعہ تحریر دریافت ہون یا باہمی میل جول سے

ہوگیا کہ وقت مین رہتا ہی ضرور ہی کہ اوسکا رنگ درخت کا سا ہو جاوے۔ اس باعث یہ ضروری ہی کہ ایسی کتابین پڑھی جاوین۔ ایسی کہ جو ہر ایک مضمون مین عمدہ اثر کرین ہر ایک طالب علم کی علمی اور اخلاقی عادتین عمدہ کتب سے قائم ہوتی ہین

۲۔ کتب بینی سے علم زیادہ ہوتا ہی۔

یہ ایک بڑا نتیجہ تعلیم کا ہی۔ ہم دنیا مین بالکل ہی پیدا ہوئے ہین جو تاریخین تجربات دیگر نسلون کی ہین وہ ہمارے صرف مطالعہ سے آسکتی ہین۔ انسانی خاصہ ہر ایک زمانہ مین یکسان ہی۔ خیالات اور صفات تبدیل نہین ہوتے۔ اور اسطرح سے ہم تھوڑی سی زندگی مین سب کچھ سیکھ سکتے ہین اور کتب کی مدد سے اسطرحسے امتیاز پیدا کر سکتے ہین کہ گویا پانچ صدیون سے زندہ ہین۔ گویا ہمارا ذاتی تجربہ ہماری رہنمائی ہر ایک کام مین جو ہم کرتے ہین کر رہا ہی۔ حالانکہ وہ تجربہ اصل مین ہمارا نہین ہی۔ بلکہ ہمنے دوسرے سے حاصل کیا ہی اور جنکو ہم نے تھوڑی محنت سے اپنا کر لیا ہی۔ ایک صاحب لکھتے ہین کہ ہما کتب بینی کے خوش نہین ہمکو صرف کتب اس خیال سے نہ پڑھنا چاہیے کہ صرف علمیت اس سے حاصل کرین۔ بلکہ اس چشمہ سے ہمیشہ فیضیاب اوروں کو کرنا چاہیے۔

۳۔ کتب بینی سے حوصلہ بڑھتا ہی۔

اگر تم ایک کونے مین بٹھلا دیے جاؤ۔ اور تمسے کہا جاوے کہ کسی خاص مسئلہ پر کوئی اپنی تجویز اور فکر سے رائے قائم کرو تو چاہوگے کہ کوئی شی ایسی ملے کہ جو بطور کلید ہو۔ مگر چونکہ نشہ وغیرہ کھا کر تم جوش مین آسکتے ہو۔ لیکن اس سے جسم اور دماغ دونون کو نقصان پہونچیگا۔ تمکو ایسے موقع پر کیا کرنا چاہیے۔ مین بتلاؤنگا کہ کوئی مشہور مشہور فصحا کی پرجوش تقریرین پڑھو۔ ایسا نہین ہو سکتا کہ اونمین خود بخود جوش نہ پیدا ہو۔ اور جبکہ [illegible] ایسے مقام پر تقریرین پڑھو۔ [illegible] اتھا سے جوش کو زائد کر دینگے [illegible] پیدا کرینگے۔ کتب کا اثر تمام عمر رہیگا۔ اور جو شخص کہ واقعی اسطرحسے کتب بینی کیا [illegible] فائدہ ہو۔ ہمیشہ اوسکے مذاق کی کوئی نہ کوئی چیز [illegible] ہوگی۔

مین یہ لکھکر یہ باب ختم کرونگا کہ خواہ بہت سی کتب نہ پڑھو جو کچھ پڑھو اچھی طرح سے پڑھو۔ [illegible] کتب پسند کرو لیکن جو کچھ کہ پڑھو وہ تمہاری چیز ہو۔ اور بہت جلد تم علمی الماری مین دو لفظ ہو جاؤ گے۔ اور ذخیرہ معلومات مین ترقیان کرتے رہوگے۔

پانچوان باب

وقت

جن امور پر کہ مین لکھا چاہتا ہون اومین سب سے زیادہ مشکل یہی ہی۔ تاہم اسکے مقابل مین کرنے

اگر صحیح اور اچھی طرح سے بیان ہو سکے آسان ہے۔ یہ کافی ہو کر لکھ دیا جاوے کہ وقت نہیں ہے۔ یا وہ بہت جلد
گذر جاتا ہے۔ لیکن یہ بتلانا دشوار ہے کہ کس طرح گذرتے ہوئے وقت سے فائدہ اٹھایا جاوے۔ ایک [illegible]
ہو سکتا ہے۔ اس باعث نہیں کہ اوسکو آمدنی وافر ہے۔ بلکہ اس باعث کہ وہ صحیح اور صرف ہوشیاری سے کرتا ہے۔ یہ
نصیحت ہر روز صبح اوٹھتے ہی سیکھتے ہیں۔ لیکن اگر شام تک بھی اچھی طرح سے یاد نہیں کر سکتے یہ خیال کرا [illegible]
ہو کہ ہزاروں چیزوں میں کہ جس سے ہم فیضیاب ہوئے ہیں وقت سب سے قیمتی ہے۔ لیکن تب بھی کوئی ایسی شے [illegible]
کہ جس سے مشکل سے انسان زیادہ بے خبر ہو۔ حتی کہ وہ لوگ کہ جو ہر ایک شے میں کفایت شعار ہیں وہ اپنی اوقات
[illegible] بالکل نہیں ہیں کہ جسمیں خست ایک عمدگی ہے۔

پٹ صاحب وزیر اعظم انگلستان اپنے وقت کے ایسے پابند تھے کہ اونکو صرف سرکاری کاموں پر غیر ملک
کے معاملات ہی سے آگاہی نہ تھی۔ بلکہ اونکی نگاہ ہر ایک حصہ انگریزی علداری پر رہتی تھی۔ اور شاذ ہی کوئی انسان
بلا اونکے علم کے ایک جگہ سے دوسری جگہ کو جا سکتا ہوا کیونکہ بیٹے اوسکے تھے ساتھ کھیل میں مصروف تھے
کہ ایک دوست نے اونکو اطلاع دی۔ کہ ایک اجنبی شخص لنڈن میں آیا ہے۔ نہیں معلوم کہ وہ جاسوس ہے کہ
سیاح۔ پٹ اپنے میز کے خانہ کے قریب گیا اور چند تصویریں نکالیں اون میں سے ایک نکال کر کہا کہ کیا یہ ہی
آدمی ہے" ہاں یہ ہی ہے" ان جیسے وہ اس ملک میں آیا ہے میں اوسپر نگاہ رکھتا ہوں۔ یہ سب اوقات کی
پابندی سے ہوا۔ کہ کبھی وہ بیکار نہ رہتا تھا۔

کوئی شخص اپنے وقت پر لحاظ نہ کریگا جب تک کہ اوسکی ضرورت اوسکو نہ بتلائی جاویگی۔

جانسن کا سا [illegible] لکھتا ہے جب ہم نے اوس حصہ کو نکال ڈالا کہ جو سونے میں صرف ہوتا ہے یا جسکی حاجت
انسانی کے رفع میں ضرورت ہوتی ہے۔ پابندی مراسم کے ظلم یا دیگر آرائیشات زندگی میں صرف ہوتا ہے۔ یا جو بوجہ [illegible]
زبردستی چھینا جاتا ہے تو ہم دیکھیں گے کہ جس حصہ کو ہم اپنا کہ سکتے ہیں اور جسکو ہم حسب دلخواہ صرف کر سکتے ہیں بہت
تھوڑا ہے۔ صبح اوٹھکر دیکھو کہ کیا کرنا ہے جو کچھ ہو اوسکا ایک نقشہ طیار کرو۔ خیال کرو کہ اوسکی طیاری اور کام کے
شروع کرنے میں وقت ضائع نہو۔ شام کے وقت اوسی نقشہ کی نظر ثانی کرو اور دیکھو تم کس میں ناکامیاب رہے۔

۱ - سونے کی نسبت اطبا کی عموما رائے ہے۔ کہ صحت کے واسطے ۸ گھنٹہ کافی ہیں اور اگر سر تکیہ پر رکھتے ہی
نیند آجاوے تو میں کہونگا کہ چھ ہی گھنٹہ۔ مگر فرض کرو کہ ۸ گھنٹہ سونے کے واسطے رکھو اور اسی قاعدہ کی پابندی
کرو تو کیا زیادہ تمکو وقت نہ ملیگا۔ کیا اگر تم اوسیقدر زمانے کو جو اسوقت پلنگ کی نذر کرتے ہو اپنے مطالعہ میں
صرف کرو تو بہت ترقی نہ کروگے۔ صرف زیادہ سونے سے وقت ہی ضائع نہیں ہوتا سونے سے بیوقوفانہ انتظام
بڑھ جاتا ہے۔ اور دس گھنٹہ سونے کے بعد تم ناقابل مطالعہ کے ہو جاؤگے۔ تمہارے بھیجے میں کھانا ویسے ہی رکھا ہوا
معلوم ہوگا۔ اپنے سونے سے دو گھنٹہ بچا کر مطالعہ میں صرف کرو۔ اسمیں سراسر فائدہ ہوگا۔

۲ - کاہلی یہ صرف اسطرح سے مٹ سکتی ہے کہ اگر عادت ہو کہ اپنی خوشی پر نظر رکھو [illegible] اوسکو ایک غرض [illegible] کرو۔

ڈاکٹر فاتھرگل لکھتے ہیں "میں اپنے کام کو زیادہ تر اس بات کا ممنون ہوں کہ وہ ہر فرض جو کہ
میں میرا استانع ہے اپنے فرائض کے بجزی انجام دینے میں آخری چیز جدا نہیں ہو سکتی"
سو سستی - یہ عادت بہت جلد اور روح پر مثل ایک مسلح انسان کے قابض ہو جاتی ہے - اگر ہم کو وقت
کی شکایت ہیں کام سے ہاتھ کھینچ اور یہ عادت ڈال لیتے ہیں کہ جب اسقدر وقت ہوگا تو یہ کام ہوگا
یہ خیال نہیں کہ تھوڑے تھوڑے وقت کے بچانے سے ہم بہت کچھ جمع کر سکتے ہیں - شہزادی فرانس
کے دستر خوان پر کھانے کے ۱۵ منٹ قبل ایک عورت کھڑی رہتی تھی سنا ہے ان ۱۵ منٹ کی کتب بینی سے
روزانہ بہت کچھ فائدہ حاصل کیا - کوئی شے تمکو امیر اور دولتمند نہیں بنا سکتی جو وقت ضائع کرتے ہو اوسکو
جمع کرتے جاؤ اور اوسی سے بہت کچھ فائدہ اوٹھاؤ گے - میں اپنا ذاتی تجربہ لکھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے حاصل
کیا اور جو کچھ کہ میں کر سکا وہ اوس وقت کی بدولت کہ جو میں نے بچایا دل کے بہلانے کے واسطے اس سے زیادہ
کوئی اچھی چیز نہیں کہ وقت کا صرفہ ہو -

۴ - ملاقات - اسمیں شک نہیں ہے کہ تھوڑا سا وقت تمکو احباب سے ملاقات اور راہ و رسم بڑھانے کے
واسطے چاہیئے - لیکن اسکو بھی محدود رہنا چاہیئے طالب علم کے واسطے تعطیل کا زمانہ کافی ہے -

۵ - غیر مفید کتب کا پڑھنا - فضول ناول اور قصوں کے پڑھنے میں وقت مت ضائع کرو -

۶ - مطالعہ کا خلاف قاعدہ - بہت سے طالب علم اسطرح سے مطالعہ شروع کرتے ہیں - کہ اوس سے اونکو
کچھ فائدہ نہیں ایسی کتب دیکھتے ہیں کہ جنسے اونکو کوئی تعلق نہیں - بیان ہے کہ ایک صاحب ایک گھوڑے پر سوار
ایک قصبہ سے ہو کر جاتے تھے کہ ایک کتے نے ایک گلی سے نکل کر بھونکنا شروع کیا حضرت نے اوس کتے کے ساتھ [illegible]
جس سے اوسنے اور بھی زور سے بھونکنا شروع کیا - قریب ایک درجن کے اور کتے جمع ہو گئے اب تو مشکل ہوئی
سب شخص اپنے دروازے بند کیے حضرت پر قہقہہ لگا رہے تھے اب آپنے گھوڑا بڑھایا اور [illegible] سے [illegible] کر سب
کتوں کو بھگا دیا - لیکن جیسے ہی کہ کامیاب سوار گھوڑے کی پیٹھ پہ سوار ہوا کہ اون کتوں نے آکر پھر گھیر لیا - کہ
اتنے میں ایک بڑھی عورت نے کہا کہ آپ کے مارنے ہی کی کیا ضرورت تھی - ایسا ہی اکثر طالب علم کیا کرتے ہیں - گانا
رنگنا - نقشہ کھینچنا - یہ سب اچھی چیزیں ہیں - لیکن یہ دیکھنا چاہیئے کہ کسقدر اپنا وقت انمیں فضول ضائع ہوگا -

۷ - ہم لوگ بہت وقت مطالعہ میں جب طبیعت نہیں چاہتی اور تھک جاتی ہے ضائع کرتے ہیں اسکے بیان کرنے میں
خوف ہے کہ کہیں طلبہ دوسرا مطلب نہ نکالیں - لیکن جسوقت طبیعت اصل میں نہ چاہے اوسوقت اپنے تئیں مت [illegible]

۸ - مطالعہ اسوجہ سے بوجھ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک روز کا کام دوسرے پر رکھتے ہیں -
جو شخص کہ تمام دن کا کام شام کے واسطے رکھے گا - وہ کبھی کسی کام میں ٹھیک نہ رہیگا - جو شخص کہ کام میں جلدی
کرتا ہے - وہ کوئی خواہ کیسا ہی لائق کیوں نہو اچھی طرح سے نہیں کر سکتا - بار وقت ہونا مقصد ہے - یہ تو اسباب
صندوق میں گویا بند کرنا ہے - ایک ہوشیار بند کرنے والا نصف جگہ میں اسیقدر بند کرے گا جسقدر ایک [illegible]

فرماتے ہین کہ جب وہ بچے ہی تھے وہ نیچرل ہسٹری کے شائق اور انکا اشتیاق اس درجہ بڑھگیا تھا کہ اونھو
نے اوسکی نقل کروالی۔

میرے خیال مین بہت سی کتب بینی کی خوشی ایک ہی امر یا سلسلہ توجہ سے کھوتی ہے۔ عموماً ایک دور
و دراز ریلوے سفر مین پڑھنے والے ایک ہی کتاب پڑھتے ہین۔
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کتاب کوئی قصہ یا ناول ہوئی تو خیر ورنہ آدھ یا ایک گھنٹے کے بعد جی گھبرا جاتا ہے
اور پڑھنے والا بالکل تھک جاتا ہے۔ اب اگر اونکے پاس دو یا اس سے بہتر یہ کہ تین متفرق امور پر
ہوتین ایک اونمین سے مذاقیہ ہوتی کہ جیسے ہی اونکو تھکاوٹ معلوم ہو وہ سکو دیکھین۔ اور اسی طرح
سے دوسری کتاب لے لیا کرین۔ اور جسقدر تھکاوٹ ہو وہ ایک نہ معلوم ہو۔ ہر ایک کام مین وہ تازہ
لگا دینگے۔ اور پھر نئے جوش کے ساتھ بلا شک اوسکا تصفیہ خود پڑھنے والا کر سکتا ہے لیکن جو کچھ
کہ مین نے عرض کیا ہے وہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔
مجھکو لارڈ اڈلس ڈیمہ کے اس بیان سے کلی اتفاق ہے کہ اکثر مذاقیہ اور قصص کی کتابین جانب
پڑھنے والے کے خیال کو متوجہ کرالیتی ہین۔ لیکن ہر ایک حالت مین ہمارے واسطے میدان وسیع ہے۔ اونہین تو
یہ کیا کم ہے کہ پڑھتے پڑھتے ہمکو دوسری جانب بھی توجہ کرنے کی رغبت ہوگی۔ حالانکہ ہمکو بالکل اوسکی ضرورت
نہین ہے۔ چند ایسی کتب ہین کہ جنکو پڑھنا اور ذہن نشین رکھنا چاہیے۔ یہ مستثنیات سے ہین۔ دیگر کتب کا
نسبت بہتر یہ ہے کہ وہ پڑھی تو جاوین لیکن خاص توجہ خاص ہی مقامات پر ہو۔
لارڈ بروھم کا قول ہے کہ ہمکو ہر ایک چیز کچھ نہ کچھ پڑھنا چاہیے۔ اس طریقہ سے ہم اپنا مذاق دریافت
کر سکین گے۔ کیونکہ یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ ہمکو اون کتب سے بہت کم یا بالکل نہین فائدہ ہوتا ا۔
جو ہمارے مذاق کی نہین ہین۔
مشکل تو یہ لاحق ہوتی ہے کہ کون سی کتب دیکھی جاوین۔ اور اسین ہم اپنا بہت سا وقت
کھوتے ہین۔ یا حیرت انگیز ہے کہ کسطرح سے بے پروائی کے ساتھ ہم اپنی خوشی کو دور پھینک دیتے ہین
یہ ایک مشرقی مسئلہ ہے کہ آسمانی آفات سے تو ہم اپنے تئین بچا سکتے ہین لیکن اون سے کہین پناہ
نہین ہے کہ جو ہماری پیدا کی ہوئی ہین۔ اکثر کہا گیا ہے کہ وقت روپیہ ہے۔ لیکن وہ زندگی سے زائد ہے۔
وہ لوگ کون ہین جو زندگی ضائع نہ کرنا چاہینگے۔ کیونکہ جو شخص اسکی قدر سے واقف ہے اوسی کو اسکا
ضائع جانا بہت بڑا صدمہ پہونچاتا ہے۔
ھیردصاحب لکھتے ہین "مجھکو ایک ہجو یہ نظم یاد ہے جسمین بیان کیا گیا ہے کہ ایک بھوت ملی گیری
کی حیثیت سے انسانون کو پکڑتا تھا۔ کانٹے مین ہر ایک کے مذاق کے موافق کھانا لگاتا تھا۔ اس ماہی گیر
کے بہت لوگ شکار ہو جاتے تھے اور اکثر یہ انکا سا نگل جاتے تھے۔

چسٹرفیلڈ اپنے لڑکے کے نام خطوط مین۔ "ہر ایک لمحہ جو تم اسوقت ضائع کرتے ہو
اوسیقدر بالطراد اور فوائد کا نقصان اوٹھاتے ہو۔ اسی کے برعکس جسقدر وقت تم اسوقت مفید کام مین
لگاتے ہو ایسے کام مین صرف کرتے ہو کہ مع سود منافع تم حاصل کروگے" دوسرے مقام پر لکھتے ہین
ہوشیار ہو کر اور لیکن سمجھ کر وقت کی اصل قیمت سے واقف ہو۔ ہرایک اوسکے لمحہ کو اپنے پاس کھوا دو
اوسی سے فائدہ اوٹھاو۔

کیا ذاتی قربانی اگر فرض ہی تو خوشی ایک فرض نہین ہی۔ ہم بلا شک بڑے خودغرض ثابت ہونگے
اگر ہم اس خوبصورت اور حیرت انگیز دنیا اور زمانہ کی قدر نہ کرین کہ جسمین ہم رہتے ہین۔ سوا اسکے ہم
دوسرون کو کب خوش کرسکتے ہین جب تک کہ ہم خوش نہ رہین۔ چند ہی لوگ ہین کہ جو ہیگل کی طرح فلسفہ
مین غرق ہوسکتے ہین کہ جسنے ۱۳ اکتوبر کو ایک اپنی تصنیف ختم کی اور اوسکے گرد جو جنگ ہورہی
تھی اوسکی بالکل پروا نہ کی۔ انسان کو اختیار ہی کہ وہ اس دنیا کو چاہے محل بناوے اور چاہے قیدخانہ۔
اسکو محل بنانے کے واسطے کتب بینی کے علاوہ چند ہی ذریعہ ہین کہ جو پوری خوشی پہونچا سکتے ہین۔ بیحد
مین یقین کرتا ہون ایسے ہین کہ جو کتب بینی سے اس بہانہ سے ہاتھ کھینچ لیتے ہین کہ وہ سمجھ نہین سکتے۔ بہت
کم لوگ ہین کہ جو اپنے دماغون کی تنگی پر شاکی ہونگے۔ کتب بینی مین یہ نہایت ضروری ہی کہ انسان خاص کتب کو
پسند کرے کہ جو قابل اطلاع ہو ویں۔ مین نے ایک اپنے مہربان سے اسمین مشورہ کیا اونھون نے جواب دیا
کہ جسطرح تمھارا مذاق ہو اوسی طرح سے تم چن لو۔

مین بعض اوقات خیال کرتا ہون کہ آیندہ نسل مین بڑے کتب بین قانون دان و ڈاکٹر لوگ ہونگے
بلکہ مزدور کیا یہ قدرتی نہین معلوم ہوتا۔ اول الذکر خاصکر اپنے دماغ سے کام لیتے ہین۔ جیسے ہی کہ اونکے
روزانہ فرائض ختم ہوجاتے ہین اونکے دماغ خالی ہوجاتے ہین اور آرام کا وقت ورزش اور کھیت و
میدان مین صرف ہونا چاہیے۔ مزدور اور کاریگر علاوہ اسکے بہت کم کام دماغی کرسکتے ہین اور
جسقدر جسمانی ورزش کی اونکو ضرورت ہوتی ہی وہ پوری ہوجاتی ہی۔ اسواسطے جو آرام کا وقت ہی
وہ یہ لوگ کتب بینی مین صرف کرسکتے ہین۔

رسکن کا بیان ہی کہ اوسکو تعجب نہین ہی کیونکر انسان نقصان اوٹھاتا ہو لیکن تعجب تو یہ ہی کہ وہ کیا نقصان
اوٹھاتے ہین دوسرون کے عیوب سے ہم لوگ تو بہت ہی سا لیکن زیادہ تر ہم اپنے ہی عیوب سے نقصان
اوٹھاتے ہین۔ [illegible] بات ہی کہ کتب خانہ ایک تمھارے پاس ہو۔ لیکن اوسکا دانشمندی سے استعمال
ہو۔ ہر ایک شخص ہم مین سے مثل بڑا گھر کے کا سکتا ہی۔ کمرہ کے گرد خاموشی سے منتظر انتظار کرسکتا ہی
میرے دوست ہر ایک موسم مین خاموش اگر میرے گرد بیٹھتے ہین اونکا کام آہستہ سے گرم شکرگزار ہوتا ہی۔ تاہم
اکثر اوقات وہ بھی بے سود انتظار کرتے ہین۔ مجھکو اکثر یہ تعجب ہوا ہی کہ کسقدر بے پرواہ انسان کتب کے چنے مین کرتا

جب ہمکو معلوم ہو [illegible] سے شمار ہین۔ لیکن افسوس لکھنے کے قابل نہین۔ محدود تا ہم لوگ خطرناک طرز پر پڑھتے ہین
اپنے دوست کے گھر سے وہ ہر ایک کتاب پڑھنے کے واسطے اوٹھا لیتے ہین۔ اگر کتاب کی لوح عمدہ ہے تو وہ
کسی ریلوے اسٹیشن پر ناول خرید کر لین گے (در حقیقت مین خیال کرتا ہون کہ جلد بندی اوسپر اثر کرتی ہے
پسند کرنا بہت آسان ہے۔ مین چاہتا تھا کہ کوئی انسان (ایا) وہ کتب منتخب کرے کیونکہ مجھسے کہا گیا ہے
ہر ایک شخص کو اپنے واسطے سفارش کرنا چاہیے یا فوراً دیکھنا چاہیے کہ کون سی کتب پڑھنے کے قابل ہین
لیکن مجھکو ہر ایک بات کی یاد دلاتی ہین کہ ہمکو اوسوقت تک دریا مین قدم نہ رکھنا چاہیے جب تک کہ ہم
تیرنے سے واقف نہون۔ غرض کہ انتخاب اپنا ہو خواہ کسی دوسرے تجربہ کار کا لیکن عمدہ ہو اور
پڑھنے والے کے مذاق کا

تعلیم کے متعلق خیالات

(مسٹر جان لاک کا لکھا ہوا)

ایک مضبوط دماغ اور ایک مضبوط جسم مختصر لیکن پورا پورا خوشی کا دنیا مین ہے۔
جسکے پاس یہ دو چیزین ہین اوسکو بہت کم اور کسی بات کی خواہش کرنا ہوا اور وہ جسکے اسمین سے ایک کی
بھی ضرورت ہے کچھ بھی اچھا ہوگا۔ انسانی خوشی یا مصیبت زیادہ تر انسان ہی کی پیدا کی ہوئی ہین
وہ شخص کہ جسکا دماغ دانشمندی رہنمائی نہین کرتی وہ سیدھا راستہ کبھی نہ لے گا۔ اور وہ جسکا کہ
جسم کمزور اور خود دبلا پتلا ہے اسمین کبھی ترقی نہ کریگا مین قبول کرتا ہون کہ چند انسان کے جسم اور
عقل قدرتاً ایسے ہوتے ہین کہ اونکو کسی مدد کی دوسرون سے حاجت نہین بلکہ اپنی قدرتی قوت
کے باعث اسطرف رخ کرتے ہین کہ جو عمدہ ہے اور اپنے عمدہ جسم کی بدولت بالکل عجائبات کرتے ہین۔
لیکن ایسی مثالین بہت کم ہین اور مین خیال کرتا اور کہہ سکتا ہون کہ دس آدمیون مین جن سے ہماری
ملاقات ہوتی ہے نو ایسے ہوتے ہین جو بھلے برے مفید یا غیر مفید اپنی تعلیم سے ہوئے ہین۔ یہی بہت فرق انسان
مین بتلاتی ہے۔ چھوٹے اور غیر معلوم اشارات کم سنی کی زندگی مین آگے چلکر بہت اثر کرتے ہین وہ مثل
بعض چشمون کے ہین کہ جہان ذرا بھی ہاتھ لگانے سے دریا کے دریا بہ نکلتے ہین اور ذرہ بھی اشارہ
اونکو کیا جاوے وہ دوسری طرف چل نکلتے ہین۔

اون لوگون کو جو چاہتے ہین کہ اپنی اولاد کو تعلیم دیکر انسان بناوین اوسوقت سے ایسا کرنا چاہیے کہ جب وہ
کم سن ہین اور دیکھنا چاہیے کہ آیا وہ والدین کے احکام کی پوری اطاعت کرتے ہین یا نہین۔ کیا تم
چاہتے ہو کہ تمھارا لڑکا سن بلوغ مین تمھاری اطاعت کرے تو یقین رکھو جیسے ہی کہ وہ اطاعت کے قابل
ہوا اوسپر دباؤ رکھو تا کہ جب وہ سمجھنے کے قابل ہو معلوم کرے کہ کسی کے حکم مین ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے

خوف کھاتے - یہ کم سنی میں اوسکے ذہن نشین کرو - جیسے ہی کہ وہ سن میں ترقی کرے اوسکو زیادہ مشورہ دیا
تاکہ وہ تمھارا مطیع رہا یا لڑکپن میں اور محبتی دوست جوانی میں ہو - کیونکہ میرے خیال میں اس برتاؤ کو لڑکا غلط
رکھیگا اگر جو اولاد کو کرنا چاہیے - اگر تم لڑکپن میں اوس سے زیادہ محبت کرو اور جیسے ہی کہ وہ سن میں ترقی
کرے اوسکو دور رکھو یا علیحدہ کرو کیونکہ آزادی اور خلاف قاعدہ محبت لڑکے کو فائدہ مند نہیں ہو سکتی
اون میں سمجھنے کی کمی محتاج تعلیم و نگرانی کا اونکو بناتی ہے اور برعکس اسکے سختی ایک نہایت خراب طریقہ اون سے
برتاؤ کا ہے کہ جو تو وہ عقل اپنی رہنمائی کو رکھتے ہیں اس سے اولاد والدین سے تھک جاتی ہے اور یہی دل میں
کہتی ہے والد تم کب وفات پاؤگے"

لڑکے کی قدرتی ذہانت اور جسم کا صحیح تعلیم کے وقت ضرور خیال ہونا چاہیئے - ہمکو اونکے قدرتی طبائع کے
بالکل تبدیل کر دینے کی امید نہ کرنا چاہیئے اور نہ اونکو ایسا بنا دین کہ وہ بالکل سنجیدہ اور رنجیدہ صورت
رہیں - خدا نے انسان میں چند باتیں رکھی ہیں کہ جو شاید اونکی صورتوں کے شاید کم تبدیل ہو سکیں گی -
ایسا اوس شخص کو جسکو لڑکوں سے برتاؤ کرنا ہو اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ دیکھے وہ کسطرف رخ کرتے ہیں
اور کس طرح سے وہ ترقی کر سکتے ہیں - اونکو خیال کرنا چاہیے کہ اونکو کیا حاجت ہے آیا وہ خود محنت سے اوسکو
پورا کر سکتے ہیں - کیونکہ بہت سی حالتوں میں جو کچھ ہم کر سکتے ہیں یا جسکی ہمکو خواہش کرنا چاہیئے یہ ہے کہ عطیہ
قدرتی سے فائدہ اوٹھائیں -

ان سب تدبیروں میں کہ جنسے لڑکا تربیت پا سکتا ہے سب سے آسان اور زود اثر یہ ہے کہ اوسکی آنکھوں کے
روبرو اون امور کی مثالیں قائم کیا دین کہ جن سے تم خواہش کرتے ہو کہ وہ پرہیز کریں - کیونکہ جب اونکی
بھلائی برائی دیگر لوگوں پر وہ کھلائی جائیگی تو اوسکا اثر بہت زیادہ بمقابلہ تحریرات اور مباحثوں کے ہوگا -
نیکیاں اور برائیاں الفاظ کے ذریعہ سے اسقدر عمدگی سے اونکے سامنے رکھی نہیں جا سکتیں - جیسا کہ دوسرے
لوگوں کے حرکات اونکو ہدایت کرینگی بہ نسبت قواعد کے عمدگیوں اور خرابیوں کے اگر یہی نمونے دکھلائے
جاویں تو بہتر ہے اس طریقہ پر اوس وقت تک عملدرآمد ہونا چاہیے کہ جس وقت تک لڑکے کم سن ہیں -
بلکہ اوس وقت تک ہونا چاہیئے جب تک کہ وہ کسی دوسرے کی نگرانی میں تعلیم پاتے ہیں -

معلم کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ طالب علم عمدہ عادات ڈالے اور اصول عقلمندی اور نیکیوں کے
قائم کرے اور رفتہ رفتہ پوری انسانی خوبیوں کا اوسکو نظارہ دکھلائے اور بتلائے کہ جو انسان میں عمدگیاں
اور خوبیاں ہیں قابل تقلید اور ایسا کرتے ہیں میں مستعدی اور چالاکی پیدا ہوگی -

سب سے بڑی دانشمندی مدرس کی یہ ہے کہ اپنے شاگرد کے خیالات کے یکجا رکھنے کی عادت ڈالے کہ جسکو
عادت کے ہونے میں وہ شخص پوری قابلیت سے کامیاب ہوگا - اسی کے حاصل کرنے کے واسطے اسے
چاہیئے کہ جو کچھ وہ طالب علم کو پڑھائے بخوبی ذہن نشین کر دے کہ [illegible] کی بدولت اب کوئی ایسی شے انجام دی [illegible]

وشعاع مین نامکن تھی کچھ ایسی چیز اوسنے حاصل کی ہو کہ اب اوسکو کچھ زیادہ طاقت اور اثر بمقابلہ و دوسرے
ہمعا[illegible] مین حاصل ہی -

اسکے علاوہ اپنی ہدایتون مین وہ محبت کا اظہار کرے - اور تھوڑی سی ملامت سے لڑکے کو معلوم
کراوے کہ اوسکو اس سے اصلی محبت ہی اس سے اوسکا دل خوش ہوگا - سوائے ضد کے اور بیہودہ
قصور طلبہ کے ہون اونپر خفیف نظر ہونا چاہیے - عمدہ برتاو اور عمدہ سلوک سے نہایت عمدہ اثر
اونپر ہوتا ہی یہ صحیح ہی کہ بیجا پروائی اور عمداً غفلت کو اگر ضرورت ہو تو گھونسون سے بھی دور کرنا چاہیے
لیکن مین خیال کرتا ہون کہ طالب علم مین مستقل مزاجی اکثر مدرس کو بھی ہوشیار کر دیتی ہی - بہت سے لڑکے
ہرگز گھونسون کے قابل نہوتے اگر غیر ضروری سختی سے وہ بد مزاج نہ کر دیئے جاتے - صحیح لکھنا اور بولنا
اپنی طرف اچھی طرح سے مخاطب کرتا ہی اسپر ضرور دھیان دینا چاہیے - جب تم سوسائٹی کے اعلے
درجہ مین رہنا چاہتے ہو تمکو اسپر ضرور توجہ رکھنا چاہیے -

کفایت شعاری و تعلیم

(ولیم کابٹ کا لکھا ہوا)

کفایت شعاری کے معنی سوائے عمدہ انتظام کے اور کچھ نہین ہین اور یہ لفظ عموماً ایک خاندان
کے انتظام خانہ داری کی نسبت استعمال ہوتا ہی کسی قوم کی عزت دنیا مین اس باعث نہین ہوتی کہ اومین
زیادہ انسان ہین - بلکہ لیاقت قابلیت و چال چلن پر ہی کہ جن دونون چیزون کا انحصار مختلف خاندانون
کی کفایت شعاری و عمدہ انتظام پر ہی کہ جن خاندانون کے ایک مین ملنے سے ایک قوم بنتی ہی - اب تک کوئی
قوم نہ تو عظیم الشان ہوئی ہی اور نہ دائمی رہی ہی کہ جسمین زیادہ تر مفلس اور قلاش خاندان ہون
تعلیم سے مطلب پالنے پرورش کرنے اور ٹھیک کرنے کے ہین - اسمین دماغ و جسم دونون سے مطلب
اگیا - لیکن پچھلے دنون مین وہ لفظ اسطرح سے مستعمل ہوا ہی گویا اوسکا سوائے کتب بینی کے کوئی
مفہوم نہین ہی کہ جس سے دنش مینی یا اس سے کوئی علاقہ نہین ہی -
تعلیم جسکا ذکر مین اسوقت کر رہا ہون بالکل دوسری قسم کی ہی [illegible] ذہن نشین کر لینا چاہیے
کہ قدرت اور زمانہ کی ضروریات کے باعث وحصہ ہم مین اپنی قوت بازو سے معاش پیدا کرنے کے واسطے
وجود مین آئے ہین پس ہمکو کون سی وجہ اس خیال کے قائم کرنے کی ہی کہ ہماری اولاد کو بھی یہی ذریعہ
نہ اختیار کرنا پڑیگا - جیسا کہ بعض اوقات خیال کیا جاتا ہی - اگر اونمین زیادہ دماغی طاقت ہی وہ ترقی
کر سکتے ہین - لیکن اس سے یہ نتیجہ نہین نکلتا ہی کہ مزدورون کی اولاد ہمیشہ مزدور ہی ہوگی - ترقی کا راستہ
یقین رکھو کہ کھلا اور وسیع ہی - محنت ہوشیاری اور والدین کی عمدگی اولاد مین ترقی کرنے کی بنا رکھتی ہے

اوسکی اولاد آگے کو ترقی کرتی ہے اور رفتہ رفتہ مزدوروں کی نسل شریف ہوجاتی ہے یہ تو قدرتی ترقی ہے
دنیا مین اسقدر مفلسی و خرابی کا باعث پھیلی ہوئی ہے کہ ہم لوگ خواہش کرتے ہین کہ ایک ہی بار
دس عمدہ کو پہونچ جاوین [illegible] ہیاں مین مزاج ہے۔ تعلیم کہ جسکا مین ذکر کرتا ہون ہوشیاری
سے محنت کرنے سے آتی ہے۔ اور یہ سنباقی ہے کیونکر عمدہ طور پر انسان مفید ہو سکتا ہی محنت۔ بردباری
سچائی ان سب باتون کی عادت ڈالتی ہے کہ کبھی وہ خلاف اسکے عادت نہ ڈال سکے۔ وہ تعلیم
کہ محنت سے پیدا کرکے اچھی طرح سے رہین۔ اور اسطرح سے اونکے دونکی خواہش کو دور کرے کہ وہ دوسرون کا
مال واسباب بزور اور ناجائز ذریعون سے حاصل کرین۔ اور دولون سے دھوکا دہی اور خود غرضی
کی ترغیب دور رکھی جاوین۔ اور یاد رکھو کہ اکثر محنتی مزدورون کی زندگی مین دوسرون کے حالات
سے بقابلہ بہتر یان ہین تو اسی کے ساتھ عمدگیان بھی ہین وہ خواہشات بیجا اور سب بیماریون سے
دور رہتا ہے کہ سکے معاوضہ مین دنیا کی تمام دولت اور مرتبہ کچھ نہین ہین۔ ہوشیار اور مضبوط مزدور
ہمیشہ تکلیفات سے بری ہے۔ امیرون کو کھانے اور سارقع کا خیال ہے کہ جس خیال کا عکس بھی اونکے دل مین
اگر وہ اسپنے خاندان اور پڑوسیون سے عمدہ برتاؤ رکھتے نہین گذرتا۔ لیکن انہین عمدگیون
کی بنا بس محنت ہوشیاری اور شفقت ہے۔

مشہور لائق و فائق نثار شعرا مدبران اور زباندانونکے

چیدہ چیدہ مقولہ

(مختلف انگریزی کتب سے منتخب ہوئے ہین)

تلسن کا بیان ہے کہ میری سب کامیابی پاؤ گھنٹہ قبل معینہ وقت پر کام شروع کرنے اور مستعدی
سے ہوتی ہے۔

ایکمرتبہ کا ذکر ہے کہ جنرل واشنگٹن کے پرایوٹ سکرٹری کو حاضری مین دیر ہوگئی دیر ہونے کے واسطے
الزام گھڑی پر لگایا۔ واشنگٹن نے کہا کہ حضرت یا تو آپ دوسری گھڑی لین یا مین دوسرا سکرٹری۔
ہر ایک سلطنت کی وقعت در اصل ان لوگون کی ذاتی وقعت پر ہے کہ جو اوسمین رہتے ہین ایجادون مین
وہ حصہ نکال ڈالو کہ جو غربا نے انگلستان مین کی ہین تو بہت کم باقی رہیگا۔ اگر یہ ہوتا تو اسوقت اسکا
کچھ مرتبہ نہوتا۔ دلیری کا سب سے قابل وقعت حصہ تحمل ہے یہی کل سرتون اور طاقتون کی بنیاد ہے
امید مین کچھ بھی مزا نہین اگر اوسکے ساتھ بے صبری بھی ہے۔ اسمتھ

محنتی لوگ امیر ہین کہ جو وقت اور قدرت کے سرمایہ پر حکومت کرسکتے ہین اور اپنے زمانہ کے پورے
ہونے پر مثل تارون کے چمکین گے۔ اوفٹ۔

سمجھا اور ہاتھ کیلیے چھوڑ دیے جاوین تو بیا۔ وہ فائدہ نہین کام اور ارادون سے پورا ہوتا ہی کہ جنکی مقابلہ با تصرف اور عقل کے بہت زیادہ ہی۔

لیکن اتفاق اور موقع کی پیشانی پر بال اور پیچھے گنجا ہوتا ہی اگر تم اسکو پیشانی کیجانب سے پکڑو غنیمت ہی ورنہ اگر بھاگا تو پھر اسکا پیچھا کوئی جو شخص کا اسوقت دور سے باشوکت و شان نظر آرہی ہو اور درحقیقت کچھ بھی ہو خیال کرلو کا وہ مین محنت کا کوئی حصہ نہین ہی۔ ملٹن

ہر ایک کام جو شروع کرو دل سے کرو۔ اور آخر مین کامیابی تمنے خرید کرلی۔

جو شخص کہ کام و محنت کے واسطے پیدا نہین کیا گیا ہی وہ انسان نہین بلکہ جانور ہی۔ فلن تھسم

نہ خود قرض لو اور نہ دوسرے کو دو کیونکہ اس سے اکثر دوست چھوٹ جاتے ہین۔ شیکسپیر۔

معاملات روپیہ اور پیسہ کو کبھی سکہ کی نظر سے نہ دیکھو۔ کیونکر روپیہ ہی تمھارا چلن بتاتا ہی۔ لٹن۔

انسان کی دو قسم کی تعلیم ہوتی ہی۔ ایک تو وہ دوسرے سے حاصل کرتا ہی۔ اور دوسری اوس سے بڑھکر کہ جو خود اپنے تئین دیتا ہی۔

بہت سے عقلمند اور چالاک دشواریون سے مقابلہ کرتے ہین۔ بے وقوف اور کاہل محنت سے خوف کھا کر پیچھے مڑتے ہین اور کام کو مشکل بنا دیتے ہین۔ اور سب سے اعلےٰ حصہ تعلیم انسان وہ ہی کہ جو انسان خود کو دیتا ہی۔

اس زندگی مین کوئی فعل انسان کا ایسا نہین کہ جس سے ایک سلسلہ نتائج نہ پیدا ہوتا ہو۔

علم ایک دوکان منافع کے واسطے نہین ہی۔ بلکہ عمدہ گودام جمع کرنے والے کی عزت کے واسطے ہی۔

ایک مرتبہ ایک طالب علم نے ایک اسکول کے چھوڑنے کے وقت کہا کہ مین اب اسکول ترک کرتا ہون کیونکہ مین نے اب اپنی تعلیم ختم کر دی ہی۔ اوسکے پروفیسر نے اسپر کہا کہ ان صاحب مجھکو اب علوم ہوا کہ مین نے شروع کی ہی۔"

بکسٹن قانون دان نے اپنی کامیابی کا یہ سبب بتایا کہ پڑھنے کے شروع کرنے کے وقت مین نے ارادہ کرلیا کہ ہر ایک شے کو دیکھتا ہون اوسکو اپنا کیون پھر آگے ہاتھ بڑھاؤن۔ بہت سے میرے ساتھی ایک دن مین اوسقدر پڑھتے تھے جسقدر مین ہفتون مین حاصل کرتا تھا۔ لیکن بارہ مہینے کے خاتمہ پر میری واقفیت روز اول کیطرح سے تر و تازہ رہتی تھی گویا مین نے آج حاصل کی ہی۔ حالانکہ میرے ساتھیون کے ذہن سے سب اوتر گیا۔ اگر انسان کو اپنے فرائض کے انجام دہی کی ٹھیک واقفیت ہو تو ذرائع کے تلاش مین ہرگز وہ کامیاب ہوگا۔

اکثر کامیابی کامیابی کے واسطے راستہ بتلاتی ہی۔ واشنگٹن نے بہت جگہ شکست کھائی ہی لیکن آخر کار کامیابی ہوئی

کھاوت ہی چلن ایک انسان بناتا ہے۔ گو دماغ انسان بناتا ہے۔ لڑکا مرد کا باپ ہے۔ اور لڑکپن جوانی کو اسطرح سے بتلاتی ہے جسطرح سے کہ صبح دن کو۔ ملٹن۔

ایک یونانی حکیم کا قول ہے۔ اپنے لڑکے کو غلام سے تعلیم دلواؤ تو تمہارے گھر مین بجاے ایک کے دو غلام ہو جاوینگے۔

عمدہ مجلس مین شریک ہو تم بھی اوسکے رکن ہو جاؤ گے۔ عمدہ تصویر کھینچنے والا عمدہ ہی نمونہ کو سامنے رکھیگا۔ اسطرح سے عمدہ اور اعلے زندگی کے واسطے اعلے نمونہ چاہیئے۔

ہم اسطرح سے کرو کہ گویا تمام عمر تمکو جینا ہی۔

جب تو ویلس سے لوگون نے دریافت کیا کہ کسطرح سے اسقدر ایجادین آپنے کین جواب دیا ہمیشہ برابر غور کرنے سے تیاں ایڈیڈین نامے مشہور شاعر اسقدر غریب تھا کہ وہ سڑک پر لیمپ کی روشنی مین سبق یاد کرتا تھا۔ لیکن کامیابی اوسکو مستقل مزاجی و جانفشانی سے ہوئی۔

ہر ایک شخص اوسقدر محنت کرے کہ جسکی وہ برداشت کر سکتا ہے۔ اور اس خیال کے ساتھ مرے کہ اوسنے ایمانداری سے اپنا فرض ادا کیا۔

بہادرانہ مثالین ایک نسل کی دوسرے کے واسطے نمونہ ہوتی ہین۔ اور انسان وہ سرنے بہادروں کے سایہ پر تکیہ رکھکر خوفناک سے خوفناک کام کرتا ہی۔ سلف ہلپ۔

عزت اور ذاتی مفاد یہ دونون باتین ایک ہی مین نہین ہوتین۔

اپنے اوپر قبضہ رکھنا سب سے بڑھکر انسانی آنا وی ہی۔ پرتھس۔

یہ صبر برداشت و شکایت مین ہی کہ جس سے زن و مرد کی عمدگیان ظاہر ہوتی ہین۔ ہلپ۔

عیسائیت کا وہ حصہ مزاج کا قابو مین رکھنا ہی۔ ولسن۔

کسی سلطنت کے قوت مین بھی وہ قوت نہین کہ جو سچے شریف مین ہوتی ہی۔ ھنٹ

عورتون مین مہربانی نہ اونکی خوبصورتی میرے سین فریفتہ کریگی۔ شکسپیر۔

خاوند مین نیکی اور بیوی مین شرافت و اعلے صفات ہین۔ ھربرٹ۔

اگر خدا نے عورت کو حکومت کے واسطے بنایا ہوتا تو ضرور تھا کہ انسان کے ماتھ پیدا ہوتی اگر غلامی کے واسطے تو پیر سے۔ لیکن چونکہ وہ ساتھی اور برابری کی غرض سے ہی اسواسطے برابر سے۔

وقت سوار ہی کہ جو جوانی کو توڑتا ہی۔ ھربرٹ۔

جوزف ہیوم کے حالات

مسٹر ائی ہیوم صاحب (سنہ ۔ ۔ ۔ کے پر ۔ بزرگوار ریڈیکل فرقہ کے پارلیمنٹ مین بانی تھے اونکی زندگی کا مقولہ "ثابت قدمی" تھا کہ جسپر اونھون نے تمام عمر کارروائی کی۔ نابالغی ہی کی حالت مین

کوئی شخص تبدیل نہین کرسکتا۔ جو بلا طرفداری امیر و غریب پر برابر اثر کرتا ہی۔ تمکو مجبور کرتا ہو کہ ہم اونکے
کی اطاعت کرین۔ بلا اسکے کوئی جماعت محفوظ اور ترقی کے قابل نہین ہو سکتی۔ زندگی۔ عزت۔ جائداد
یکسان جا اس طاقت اور زور قانون کے خراب آدمیون کے شکار ہو جاوین۔

اگر ملک کے قوانین سے تم ایک قدم بھی آگے رکھو اور احباب کا ایک مجمع تلاش کرو تم دیکھوگے کہ اونکے
بھی عمدہ قانون ہین کہ جنکی پابندی تمکو کرنی چاہیے ورنہ اپنے مجمع سے تم خارج کر دیئے جاوگے۔

قوانین سوسائٹی واضعان قانون نے نہین بنائے ہین۔ وہ اسطرح سے بنائے گئے ہین کہ ذرا سے بھی
اون سے سر اوٹھانے مین معلوم ہوتا ہی کہ مجسٹریٹ سر پر تلوار لیے کھڑا ہی۔ اگر تم خوشحالی چاہتے ہو تو ان
نازک اور عمدہ قوانین کی پابندی کرو۔ اونکی رسیان ریشم کی ہین اور ایک دھاگا جو اونکا ٹوٹے گا اوسکی
سزا تمپر ضروری ہوگی۔

سڑکون پر ٹہلنے سے بھی جو جان پہچان ہوتی ہی وہ تمکو قوانین کا پابند کر لیتی ہی کہ جسکی اطاعت تمکو کرنا چاہیے
اپنے اطوار مین مہذب ہو۔ اور سلام اور مراسم کا جواب اچھی طرح سے دو۔ ورنہ تم بد اطوار کہلاؤگے۔ تم امید
نہین کرسکتے کہ کسی اسکول کالج یا دیگر ایسی مجلس مین کہ جہان سیکڑون لڑکے تعلیم پا رہے ہون کوئی قانون نہو
قبل اسکے آپ لوگ کمین قواعد اسکول کے خلاف بلوہ کرنے مین شریک ہوجیے۔ ان امور پر غور کیجیے۔

۱۔ ایسے موقعون پر طلبہ کے غلط اور معلمون کے صحیح اصول ہوتے ہین۔

جب کبھی معلمون کے خلاف جھگڑا ہوگا۔ تم خیال کرلو کہ ہمیشہ اونکے تجربہ و دانشمندی کے خلاف حرکت
کرتے ہو۔ بطور نمونہ کے دیکھو۔ تعطیل کلان مین یعنی اوسوقت کہ جب تم اپنے مدرسون سے
دور ہوتے ہو اگر کوئی شخص کہے کہ تمہارے معلم عقلمند عمدہ نہین ہین تو کیا تم اوس شخص سے ناراض ہوگے
اور معلم کی جنبہ داری نہ کروگے۔ لیکن جیسے ہی تم واپس آتے ہو اور یکبارگی خیال کرتے ہو انہین اسقدر
تبادلہ ہوگیا کہ نہ وہ عقلمند ہین نہ تجربہ کار اور نہ رحیم۔ غور کرو کسطرح سے یکبارگی اسقدر تبادلہ ہوگیا۔ کیا
درحقیقت وہ بدل گئے یا تم اونپر غصہ کی نظر سے دیکھتے ہو۔

تم یاد رکھو کہ اونکی عمر یقیناً اونکو اجازت نہ دیگی کہ کوئی خلاف امر اون سے ہو اونکے اطوار اونکے قواعد
جماعت کی ذمہ داریان یہ سب باتین اونپر زور ڈالین گی کہ انصاف غیرت و مہربانی سے کام کرین اور یہ
ایسے ملک مین کہ جہان کثرت سے مدارس ہین اور ایک دوسرے سے مقابلہ کے واسطے کوشش کرتا
ہی خوف بہت کم ہی۔

۲۔ دوسری رائے یہ ہی کہ ہر ایک ایسی بغاوت عام رائے طلبہ کے خلاف کردے گی۔

جب کسی طالب علم کو کسی شئے سے نا امیدی ہوئی ہو۔ یا اونکے خیالات کو صدمہ پہونچا ہو فوراً عوام
رو برو کھڑے ہو جاتے ہین اور تقریرین کرنا شروع کرتے۔ اور بہت شور و غل مچاتے ہین کہ جسکا نتیجہ

یہ سچ ہی کہ سوائے ایک آدھ اخبار والے کے اور کوئی اونسے ہمدردی نہین کرتا۔ بلکہ وہ لوگ [illegible] اونکی [illegible]
[illegible] بتلاتے ہین۔ اس خیال سے کہ یہ طلبہ غلطی کرتے ہین اور بھی مضبوطی کے ساتھ اس اسکول کی مدد
اور مدرس سے ہمدردی کرتے ہین۔

۳۔ ایسی حالتون مین عموماً طلبہ اپنی اغراض کو بھول جاتے ہین۔
جب کبھی طالب علم اپنے استاد کے خلاف بغاوت کرتے ہین تو اونکی غرض یہ ہوتی ہو کہ اپنے تئین کسی
فوراً سے مدرس کے پنجہ سے چھوڑائین۔ لیکن یہ خیال نہین کیا کرتے ہی تم اپنے تئین قانون کے پنجہ مین
کر دیتے ہو۔ کیونکہ قانون اوسی وقت تک تمہارا محافظ ہی جب تک تم اوسکی تائید مین ہو اور تمہارے ساتھ
کوئی ناانصافی نہین ہوسکتی۔ لیکن جسوقت قانون کو تم توڑوگے تو اون لوگون کے رحم پر تم ہو جاؤگے
کہ جو اونکو چلاتے ہین۔

۴۔ عموماً ایسے فسادات سے طالب علم تباہ ہوتے ہین۔
یہ تجربہ کیا گیا ہی کہ جہان ایک سلسلہ تعلیم ٹوٹا پھر طالب علم کے واسطے نہایت مشکل ہی کہ وہ اوس
سلسلہ کو قائم کر سکے اپنے اپنے اوستاد کی کسی حرکت سے مخالفت کر کے ہمت تو دکھلائی۔ لیکن ایسی ہمت
کس کام کی کہ جو بجائے فائدہ پہونچانے کے نقصان پہونچائے۔ اگر تم سے کسی اسکول کے مدرس نے بدسلوکی
کی تو اوسکے واسطے شریفانہ طور اور انصاف یہ ہی کہ بجائے اسکول مین بلوہ کر دینے کے خاموشی سے
اوسکو ترک کر دو اور دوسرے مین چلے جاؤ۔

آٹھوان باب

کثرت خوراک کفایت شعاری

یہ پڑھنے والے پر بخوبی عیان رہی کہ جو کچھ امیدین ترقی و کامیابی وغیرہ کی طالب علم مین ہین وہ سب
صحت پر منحصر ہین۔ اگر اوسکو ضعف آیا تو اوسیقدر دماغ محنت کے ناقابل ہوگیا۔ اگر اور کامون مین
صحت کمی کرے تو بہت حالتون مین کثرت اور خبرداری سے وہ پھر قائم ہوسکتی ہی۔ کام چلا جاتا ہی
اور اسقدر کچھ نقصان نہین ہوتا۔ لیکن یہ بات اوسکے ساتھ تو نہین ہی کہ جسکا جو کچھ ہی وہ دماغ ہی۔
تین ماہ کی بھی مدرسہ کی غیر حاضری سب سے عمدہ امیدون کا خون کر دیگی۔ بہت پریشان کریگی شاید اسکا
اثر تمام عمر لڑکے پر رہے تم غریب ہو بہت سے فوائد سے محروم محنت اور توجہ سے اونپر کامیاب ہوسکتے ہو
لیکن [illegible] صحت نے اکبار ہی ہاتھ کھینچا تم ہر ایک طرف سے محروم ہوگئے۔ عقل اور دماغ اوسوقت
کچھ نہین کر سکتی جب تک کہ تم علیل ہو اسواسطے ارادہ کر لو کہ صاف۔ تمہارے امکان [illegible]
عمدہ رکھو۔ جسقدر کہ طلبہ زیادہ ہونہار ہوتے ہین اوسیقدر اوسکو زیادہ خواہشات مذکور ہوتی ہے

عمدہ ایسے ہونہار طلبہ بہت جلد قبروں مین جاتے ہین۔ اسوجہ سے نہین کہ اونھون نے محنت زیادہ کی
بلکہ اس باعث کہ انھون نے اپنی جسمانی صحت کی طرف توجہ نہ کی۔ یہ صحیح ہے کہ جو شخص بلا خیال اپنی صحت کے
[illegible] کرتا ہے وہ تیزی سے ترقی کریگا ممکن ہے کہ وہ تھوڑے ہی زمانہ مین حیرتناک قابلیت پیدا کرے۔ لیکن
یہ یقین ہے کہ وہ جلد قبر مین بھی جائیگا۔ اسقدر جلد کمزور ہو جاویگا کہ وہ اپنی زندگی کو رد کریگا۔ اور کچھ کام کے قابل نہو
بلا شک یہ انگلستان مین کچھ ایک وضع سی شکل آئی ہے کہ ہر دلعزیزی کے واسطے انسان جوان ہو۔ آدمی اپنی وقت
[illegible] جاتے ہین کہ جب وہ نکلتے ہین۔ لیکن یہ ہر ایک ملک کے ساتھ نہین ہے۔ انگلستان ہی مین تم دیکھو کہ جو سلطنت کا
کام کرتے ہین کیا وہ جوان ہوتے ہین کیا اونکی جسقدر تعلیم چاہیئے ۲۵ برس کی عمر مین ختم ہو گئی تھی۔ انکل اسنے جگہہ
معاملہ زیادہ عموماً بڈھے ہین کہ جنکی راے زیادہ پڑھنے اور دیکھنے اور سالہا سال کے تجربہ سے قائم ہوئی ہے۔ مین یہ
اسواسطے لکھتا ہون کہ مین چاہتا ہون تم سے کہ عمدہ دوست یہ سمجھ لین کہ [illegible] زندگی کے [illegible]
بجاے اس کوشش کے کہ جو کچھ لوگون کو آتا ہو وہ تھوڑے ہی زمانہ مین اُڑیلین۔ [illegible] زیادہ [illegible]
اور زیادہ عرصہ تک اپنے تئین کارآمد بنانے کا رکھنا چاہیے۔ انسان کام کرنے کے واسطے بنایا گیا ہے شکاری
جو جنگلون مین گھومتا ہے اور پہاڑی پر چڑھتا ہے محنتی انسان ہوتا ہے اور بہت کامل صحت مین۔ ہر ایک شخص کہ جو کام
کرنے والا ہو بشرطیکہ وہ طاقتور ہے کام کرے عمدہ صحت مین رہیگا لیکن طالب علم کی عادت ہمیشہ غیر فطرتی ہے
وہ سب سے زیادہ انسانی محنت کے اندازہ مین غلطی کرتا ہے۔
جو برابر مجبور رہا ہے انکار نہین کر سکتا ہے کہ بہت سے جوان آدمی اس باعث جلد قبرون مین جاتے ہین کہ وہ چاہتے
ہین کہ تربیت اور تعلیم جو کچھ کہ ہونی ہے وہ ۲۵ سال کے اسجانب ہی ہو جاوے۔ جس شخص کا یہ خیال ہے وہ عالی
مرتبت ہونے کی خواہش ترک کردے۔ بہت سی مشکلین ہین کہ جو روزانہ ورزش مین حائل ہوتی ہین۔
ا۔ پہلے تمکو اوسکی ضرورت نہین معلوم ہوتی ہے۔ ہم اوسوقت تک دوا استعمال نہین کرتے جب تک کہ
ضرورت مجبور نہین کرتی۔ ورزش طالب علم کے واسطے ایک [illegible] دوا ہے۔ تم ابھی جوان ہو۔ صحت اچھی ہے۔
بھوک اچھی طرح لگتی ہے۔ لیکن وقت پردن سے اُڑتا ہے۔ اوسوقت تمکو اسکی قدر عافیت دریافت ہوگی
جب کمزور ہوگے۔
۲۔ کمی وقت تمکو مجبور کرتی ہے۔ اور اسواسطے تم کثرت نہین کرتے ہو۔
۳۔ تمکو اپنی کثرت مین دلچسپی نہین اسواسطے تم نہین کرتے ہو۔
بہت سی ترکیبین ایسی نکالی گئی ہین کہ طالب علم اسجانب راغب ہو۔ جمناسٹک کا کھیل جاری کیا گیا اس سے
بھی کوئی فائدہ نہین ہوا۔ یہ تجویز کی گئی۔ جب طالب علم پڑھنے اور لکھنے سے تھک جاوے تو وہ دل بہلانے کے
واسطے کارخانہ مین جاکے کام دیکھے۔ لیکن مجکو اس ترکیب مین بالکل اعتبار کامیابی نہین تجربہ سے مین خیال کرتا
ہون کہ طلبہ ٹہلنا پسند کرینگے۔ اوسکے فوائد بیشمار ہین۔ اسمین کسی سامان کی ضرورت نہین ہے اوسمین [illegible]

نظر کرنے سے دل کو مسرت حاصل ہوتی ہے کہ جو نظر کے سامنے آتی ہین اگر کسی کو اسمین شک ہو تو وہ تجربہ کر کے دیکھے
دوسرا فائدہ ہوا کھانے سے یہ ہے کہ تم ہوا کھانے کے وقت اپنے ساتھ کسی دوست کو گفتگو کے واسطے لیتے
ہو۔ اسواسطے جب سیر کو نکلو تو ضرور منتخب احباب ہون چند ہفتہ برابر ایک دوست کے ساتھ سیر کرنے کی
عادت ڈالو۔ اور اوسکے بعد فوائد دیکھو۔

۴۔ طلبہ کے عادات جسمانی ورزش کے مخالف ہین۔ اسواسطے تم اوسکو نظر انداز کرتے ہو۔ اسکے
بیان کرنے کی کوئی حاجت نہین ہے کہ کس طرح سے چند دنون کی ورزش سے تھکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ تو
ممکن ہے جسطرح سے تم چاہو یہ عادت ترک ہو سکتی ہے۔ جسقدر روزانہ اس عادت کو ترک کروگے اوسیقدر
تم مین کاہلیت زیادہ پیدا ہوگی۔
چہلقدمی یا دوسری طرح کی ورزش اس حساب سے سخت اور آسان ہین کہ کسقدر اسمین محنت تمکو کرنی ہے
جب تک کہ تم باسلسلہ نہوگے تمکو فائدہ نہ اوٹھانے دیگی۔ کثرت تمکو فائدہ مند ہے۔
(۱) وہ روزانہ و باسلسلہ ہو۔ اسواسطے فطرت نے ہم مین بھوک رکھی ہے۔ ہمکو روزا اسکی فکر ہوتی ہے
لیکن بلا کثرت کے تم برابر اس کو پورا نہین کر سکتے ہو۔ جسطرح سے کھانا روز کھاتے ہو۔ اوسی طرح سے جسمانی
ورزش بھی روز کرو جب تک کہ تمھارے جسم مین پیر ہین اوسوقت تک کوئی قابل اعتبار بہانہ تم نہین کر سکتے ہو
چہلقدمی تمکو اسطرح سے عمدہ نہ معلوم ہوگی۔ اگر تم مکان سے نکلکر کسی کارخانے مین بیٹھ جاؤ گھوڑے کی
سواری اسی طرح سے عمدہ نہ معلوم ہوگی کہ تم ایک مصنوعی گھوڑے پر سوار ہو کر اوسکے پہیون سے اوسے
چلو ہوشیار رہو کہ چہلقدمی کے وقت تمکو کچھ خوشی حاصل ہو۔
(ب)۔ یہ ہمارے دلون کو غمگین نہ رکھے۔ فلسفہ ہمکو بتلاتا ہے کہ جب کوئی صدمہ ہونے والا ہو مضبوط دل
اور بے خبر رہو مذہب ہمکو بتلاتا ہے کہ ہم اوسکو بلا خوف اور کمزوری برداشت کرین۔ لیکن اون انسانون
جنکی صحت اچھی ہے وہ اپنی پوری طاقت سے نہین آتے ہین۔ ہمکو دماغ اور جسم ایسی حالت مین رکھنا چاہیے
یہ خیال کرین ہماری موجودہ حالت عمدہ ہے اور آگے کا خوف نہین ہے لیکن ایسی حالت مین بہتری
ہو سکتا ہے۔ اگر ہر ایک شخص اپنے دماغ کو ایسی حالت مین رکھے کہ ہمیشہ اوسمین کسی اچھے کیطرح سے
زندگی رہے ہر۔ وہ دل و دماغ کو کہ جو ایکبارگی تشویشات کو دور کر سکتا ہے اوسنے گویا ایک خزانہ
حاصل کیا۔ یہ ہی تھا کہ جس سے مشہور واٹیو کو یہ مرتبہ حاصل ہو گیا تھا کہ وہ اپنی مصیبتون پر قہقہہ
لگاتا تھا جب وہ اپنے جانی دشمن کے ہاتھ آگیا اور ایک قیدی بن گیا وہ اپنے اور اپنے قید کرنے والے پر
ہنسا۔ اوس مصیبت ناک مکان مین گو اپنے احباب سے جدا گو سب مسرتون سے علیحدہ اور ہر ایک
قسم کی مخالفتون سے پریشان۔ جب بھی وہ خوش رہتا۔ اور ان سب پر مسخراپن کرتا۔ یہان تک کہ
اوسنے اپنے قید کرنے والے کی سوانح عمری لکھ ڈالی۔

[illegible] ۔ اون موسمون مین ادسکو زیادہ کرنا چاہیے کہ جب طبیعت کو آرام ہو مین سفارش کرونگا کہ تیرہ کم سن دوست جو وقت تعطیل کلان پاوین وہ اس طاقت کو حاصل کرین کہ جو اونھون نے سخت محنت سے طلب کر دی ہو۔ کم یا بالکل نہین اخراجات پر وہ کم سن یا وہ پا یا ایک سفر دراز اختیار کر سکتے ہین سب متفرق چیزین دنیاوی عجائبات کر سکتے ہین اپنی روح کو تازگی بخش سکتے ہین خاصکر زیادہ زور اس حیف دیتا ہون کہ بلا اسکے طالب علم مدت تک زندہ نہین رہ سکتا۔ جسے ہمیشہ [illegible] ہو۔ اوسکو یہ ضرور کرنا چاہیے وکلا کو تشدد ایسے عدالتون مین موقع ملتا ہو۔ حکما اور واعظ ہمیشہ چکر ہی لگایا کرتے ہین۔ مجھکو اس امر کے بیان کی اجازت ہونی چاہیے۔ کہ کوئی طالب علم نہ خود اپنے ساتھ نہ اپنے احباب کے ساتھ۔ نہ کل دنیا کے ساتھ انصاف کرتا ہو کہ جسکی یہ عادت نہین ہو۔ اور جسکے وجوہات حسب ذیل ہین۔

ا۔ تمھاری زندگی یقیناً اس سے زیادہ ہوگی۔ ورزش کا ترک کرنا کسیقدر خودکشی مین داخل ہو کیونکہ بلا مبالغہ یہ یقین مانو کہ تم اپنی زندگی کے ایام کم کروگے۔ خدا نے ہم کو اسطرح سے نہین بنایا ہو کہ دل و دماغ تو ترقی کرے اور مابقی جسم بے حرکت رہے۔

۲۔ تمکو ورزش کے زیادہ سلسلہ وار کرنے مین لطف حاصل ہو۔ یہ انھین لوگون کے ساتھ ہو کہ جو روزانہ کرتے ہین جس شخص کی ایک قسم کی عادت ہو وہ اس امر کی دل تائید کریگا۔

۳۔ اورون کو بھی اس سے خوش کروگے۔ ایک بامذاق ساتھی ایک خزانہ کے برابر ہو اگر تم ویسا ہو تو تمھارے گرد بہت سے ایسے جمع ہونگے۔"

۴۔ تمھارے دماغ کو کثرت سے تقویت ہوگی۔ اگر تم تنہائی پسند کرو اور ایک غمگین و سنجیدہ صورت رہنا چاہو تو تم اپنے تئین ایک غرفے مین بند کئی سال رکھو حتی کہ تمکو دنیا بالکل خواب ہی خواب معلوم ہونے لگے گی۔ اگر تم ایسا دماغ چاہتے ہو کہ جو بلا خوف ہر ایک مین ہاتھ ڈال سکے مضبوط اور مستقل ہو اور ہر ایک شے مین نیک نیتی سے دلچسپی لے تو تمکو روزانہ کثرت کرنا چاہیے۔

تمھارے جسم کے دو حصہ ہین۔ ایک اندرونی حصہ کہ جو بالکل خود کام کرنے [illegible] نہین۔ صحت و تندرستی بطور مشورہ کار کے ہو جب ہمارا جسم پورا صحیح و سالم ہوتا ہو۔ دماغ کو اس سے بہان تک مدد ملتی ہو کہ جسم محنت کی برداشت کر سکتا ہو۔ اور خیالات کو وسعت ہو سکتی ہو [illegible] بیان ہم [illegible] کر سکتے ہین اسکی بدولت ہماری رائے مؤثر ہو سکتی ہو۔

کھانے کی نسبت میرا خیال ہو کہ یہ طلبہ کا فرقہ ہو کہ جو بہت غیر اعتدالی کرتا ہو۔ تم دیکھوگے کہ اکثر طلبہ گرم و سرد جسطرح سے مل سکا پیٹ بھر لیتے ہین خواہش سے زیادہ کھا لیتے ہین۔ آخر کو بیمار ہوتے ہین اوسوقت اونکو حکما کی ضرورت ہوتی ہو۔ جب تک کہ صحت نہین پاتے کام کے لائق نہین رہتے۔ وہ سنتا ہو کہ ایک شخص گوشت نہین کھاتا ہو۔ لیکن بڑا لائق ہو [illegible] کرنا چاہیے۔ دوسرا

شخص صرف دودھ استعمال کرتا ہے۔ اور ایک بہت بڑا آدمی ہوا ہے۔ اسواسطے قرار دیتا ہے۔ دودھ کا
استعمال اچھا ہے وہ ایک سے دوسرے پر ناتم بڑھاتا ہے۔ وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ ورزش
نہیں کی اس باعث سے وہ کچھ بھی ہضم نہیں کرسکتا جب تمکو کھانے کے ہضم کرنے کے واسطے دوائی
ضرورت ہے تو یقین کرلو کہ تم کوئی امید نہیں کرسکتے طلبہ کا علاج اسی سے ہونا چاہیے۔ پرہیز کرنا
وہ ہوشیاری سے عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے عمدہ طالب علم ہوسکتا ہے اور بہت کچھ کرسکتا ہے سختی سے
وہ ان سب باتوں کو کھو بھی سکتا ہے اور کچھ ہی عرصہ میں اپنے تئین تباہ کرسکتا ہے۔ مین اسکے متعلق
صرف چند شخصی مثالین بیان کرونگا۔
۱۔ تمھارا کھانا صبح کی ورزش کے موافق ہو۔ بہت سے شخص کسی خراب موسم یا کثرت کام کے باعث
ورزش نہین کرتے۔ لیکن خوراک وہ اوسی طرح کی کھاتے ہین۔ گویا اونھون نے معمول سے مکوا نہیں سخت
ایسا یہ کہنا کہ کھانے کی جانب کچھ توجہ نہ کرنا چاہیئے پاگل پن ہے۔ اگر تم ٹھیک وقت پر کھاتے ہو
روز محنت کرتے ہو تو تم زیادہ کھاسکتے ہو۔ اوسکی حیثیت اور تعداد پر کم توجہ ہو۔ اگر تم کم ورزش کرتے
تو یہ یقین کرلو کہ بہت نقصان اگر اوسکے مطابق کھانا کھاؤگے اوٹھاؤگے۔ مین یہ نہین کہتا کہ تمھاری
خوراک جہانتک ہو مشکل سے قابل تبادلہ ہو۔ اور تم بہت شکی ہو۔ اور جہانتک ممکن ہو اپنے تئین اور
اپنے احباب کو تکلیف دو لیکن تم سے کہتا ہون کہ اوس خوراک کی نسبت خبردار رہو کہ جو تمھارے معدہ میں جاتی
یہ صحیح ہے کہ جسقدر سادہ خوراک ہو اوسیقدر بہتر ہے۔ اگر تمکو فرصت نہین یا تند ہوا چل رہی ہے اور
سخت بارش ہورہی ہے اور تم باہر نہین جاسکتے ہو تو دیکھو جہانتک ممکن ہو تمھاری خوراک سادہ ہو۔
اوسکے خلاف رغبت ہو اگر کسی طرح تمکو خوراک آج مضر ہوئی یا واجب حد ود کھانے سے تم نے آگے قدم
رکھا یا۔ سب سے عمدہ اور اعلی ذریعہ ہے کہ بالکل دو ایک روز نہ کھاؤ اس عرصہ مین معدہ صاف
ہوجاویگا اور سیر کی عادت قائم مین نے یہ اشارہ ایک شخص کو دیکھ کر کیا کہ جنکو جب کبھی بدہضمی ہوتی
وہ چار روز کھانا موقوف رکھتے کہ جسمین وہ اچھے ہوجاتے دوائی کی جگہ یہ میرے خیال مین بہتر
ثابت ہوگا۔ بہت سے لائق حکما نے اسکی سفارش کی ہے۔ یہ مذہب اسلام کا ایک جزو ہے کہ اکثر کھانے
سے احتراز کیا جاوے۔ "ایک گتے کو بچپن سے انگور کھلاؤ۔ بسکٹ اور ابالے ہوئے انڈے۔ نامکن
ویسکے فلالین لپیٹے وہ خوب گو گدے بچھونے پر اوسے لٹاؤ۔ اور صبح کو پنج مین ہوا کھانے کو نکالو
اور اگر اوسکے اعضا گھسکر چھوٹے نہین ہوجاین تو تعجب ہوگا مھنتر مین مشہور لائق مورخ کی اگر
تاریخ میں کچھ ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ کیونکر زیادہ عرصہ تک زندہ رہا۔ باوجودیکہ بہت محنت کی
تو یہ ہو کہ وقت معینہ پر فاقہ کرتا تھا —— ایک صاحب اہل ثروت کہ جو عرصہ سے معدہ کی
بیماری میں مبتلا رہے تھے جب صحت نے اونکو جواب دیدیا۔ تو علاج کے واسطے امریکہ سے نہایت مشہور

مشہور حکیم ڈاکٹر اسپرنٹ کے پاس گئے اپنا حال کہہ جانے بتلاکے ڈاکٹر صاحب نے مرض دریافت کیا
اور کہا کہ مین آپ کو اچھا کر سکتا ہون - اگر آپ میرے مشورہ پر کاربند ہون مریض نے نہایت عاجزی
سے ایسا کرنے کو کہا - تب ڈاکٹر صاحب نے کہا "آپ آپ کو ایک گھوڑا چوری کرنا چاہیئے" کیا گھوڑا
چوری کرون " ہان گھوڑا چوری کیجیے - اوس وقت تم گرفتار ہوگے - سزایاب اور ایسی حالت کو پہونچو گے
کہ جہان تمہاری غذا اور معدہ دونون ٹھیک ہو جاوینگے -

۲- اپنی خوراک مین وقت ہو - قدرت باوقت ہونا پسند کرتی ہے - وہ اجازت دیتی ہے کہ جسوقت آپ
چاہین کھانا کھائین - لیکن باوقت ہو - بعض لوگون کی عادت ہے کہ جو کچھ منھ مین آیا اونھون نے کھالیا
ے قبل کچھ کھا لیتے ہین - وہ تھکاوٹ اور نیند کا آنا کہ جو قطرت کیجانب سے گویا آواز ہے - کاکام
کرو - ایک ہی خوراک سے اوسکو جواب دیا جاتا ہے - جعفر ہن نے کیا معقولیت سے کہا ہے کبھی کسی شخص نے اس
امر پر افسوس نہین کیا کہ اوسنے بہت کم کھایا - اوسکا حرف حرف اس کھانے کی نسبت صحیح ہے - کہ جو اوقات کے
درمیان کھایا جاتا ہے مین اسکی اب زیادہ تفصیل نہین کیا چاہتا ہون - لیکن شام اور صبح کے وقت معدہ پھل اور
میوہ جات یا کسی دیگر کھانے سے بھرنا بہت جلد علیل ڈالے گا -

۳- اپنی خوراک مین سادہ ہو - جو لوگ کہ ایک حدتک عشتریون کے غلام ہین وہ کوئی عمدہ یا اچھی چیز اپنی غذا
مین نہ کرینگے - نپولین بوناپارٹ اپنی زندگی بھر مین معتدلی اور سادہ رہنے کے واسطے بدنام رہا - اور
واشنگٹن اپنی جنگون مین اپنے کھانے کے سادہ پن کے واسطے مشہور تھا - اکثر یہ مشہور ہے کہ وہ دن بھر
اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر رہتا - اور کھانے مین صرف سوکھی روٹیان اور کباب چکھتا تھا - چھوہرے پن کی عادت
طالب علم کے واسطے نہایت ہی مضر اور خراب ہے عمدہ کھانے ضروری تمہاری صحت کے واسطے ہونا چاہئین -
ایک لائق وکیل اکثر اپنے تئین مبارکباد دیا کرتا تھا کہ اگر اوسکی کوئی عادت ہے تو وہ صرف کافی و چاے
جسکا استعمال کرتا ہے کہ جسکو با مزہ بنانے مین اوسکی نصف لاگت صرف ہوتی تھی - کہ جو وہ شراب مین
صرف کرتا تھا - جب تک زندہ رہا عمدہ صحت مین رہا اور بلا کسی بیماری کے دفعتاً انتقال کیا - اسکی کچھ
ضرورت نہین کہ کھانے کی ہرایک شی پر بحث کیجاوے میری راے مین بہتر یہ ہوگا کہ جہانتک ممکن ہو
کھانا سادہ کھایا جاوے -

مجھکو اپنے تئین اس امر کے یقین دلانے کی حاجت نہین کہ میرے ناظرین سے کہ جنکو اپنی عزت کا
کچھ بھی خیال ہے - ادن مین کچھ لوگ ایسے ہونگے کہ جو شراب نوشی کرتے ہونگے -
بعض اوقات حیوانی خواہشات غلبہ کرتی ہین وہ اوسکی جانب متوجہ کرتی ہین - لیکن ہوشیار ہو
کہ کبھی تمہارے کمرے مین اسکی بو تک نہ آوے -
مین کفایت شعاری پر کچھ لکھکر اس باب کو ختم کرونگا -

صرف ہمارے طلبا نادار ہین - بہت سے ایسے آتے ہین کہ جو کالج مین عزت کے خواستگار ہین -
نہین بہت کم ایسے ہین کہ جو قابل ہوتے ہین - وہ لوگ کہ جو ورثہ مین دولت پاتے ہین کبھی محنت
نہ کرینگے - اور جو دولت کے خواستگار ہین وہ مطالعہ سے حاصل کرنے کی خواہش کرینگے - اگر تمھاری
دولتمند ہونے کی خواہش ہو تو تمکو ہزارون ذریعہ اسکے ملین گے - اس سرمایہ پر نظر اور ذاتی محنت پر
غور کرکے کہ جو طلبہ کو تحصیل علم مین صرف کرنا ہوتی ہی - سب سے غریب پیشہ ور ہین کہ جنکو بہت کم معاش
ملتا ہو - یہ بہت سچائی اور زور کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ صرف دولت کے حصول کے واسطے ایک
انسان زیادہ تر بہ نسبت ایک رکھائی اور کلھاڑی لیکر بیٹھنے کی بہ نسبت دس سال کی سخت محنت اور
کفایت سے اکثر راستون مین پختگی حاصل کریگا - لیکن اوسکے حاصل کرنے مین بھی ان اوصاف کی
مجموعیت کی ضرورت ہی - اب یقیناً تمکو اسی کی ضرورت معلوم ہوگی - یہ صحیح ہو کہ بلا کفایت کے کوئی
طالب علم امیر نہین ہو سکتا - اور اسکے اختیار کرنے سے بہت کم غریب رہتے ہین - ایک اصول قرار دے لو
کہ غربت تمکو بحیثیت ایک طالب علم کے کچھ ضرر نہین پہونچا سکتی - ہزارہا انسان دولت مین غارت ہوئے ہین
لیکن بہت کم غربت مین غارت ہوئے ہین -

فیثاغورس نے لکھا ہی کہ لیاقت و قابلیت نزدیک نزدیک آباد ہین - جانسن اسقدر لائق اور مشہور
غربت کے باعث ہوا - وہ کہا کرتا تھا کہ وہ مع سیجر ڈینیچ کے اکثر صبح چار بجے تک ٹہلا کرتا تھا اور اپنی گفتگو
مین دنیا کی اصلاح شاہان کو تاراج قوانین کو نیا کرتے تھے حتی کہ اپنے قانونی فرائض سے تھک کر وہ کچھ
کھانے کی خواہش کرتے تھے - لیکن اونکے پاس نصف پنیس سے زیادہ نہوتا تھا - جب ایک ایسے ملک مین
کہ جہان دولت و مالداری بہت کچھ صاحب اثر بناتی ہو - اگر غربت سے انسان اسقدر رتبہ کو پہونچ سکتا ہو
تو اسمین شک نہین ہو کہ تمکو کوئی اوس سے صدمہ نہین پہونچ سکتا ہی بیوچ نے اپنی زیادہ تر تصنیفات
کھیتون مین ٹہل ٹہل کر کین اور پھر دوکانون سے قلم و کاغذ مانگ مانگ اپنے اشعار لکھے - وہ جوش کہ
جو تحصیل علوم کے واسطے طالب علم مین ہونا چاہیئے غربت کے باعث کم نہین ہو سکتا درحقیقت اوسکی
غربت اور بھی یقین دلاتی ہو کہ وہ بطور طالب علم کے نہایت لائق ہوگا - کیونکہ کون ایسا شخص ہو کہ جو
اپنے سامنے کے خدشات کے دور کرنے مین نہ حاصل کرتا ہوگا -

غربت مین ایسے چند اطوار طلبہ مین قائم ہو سکتے ہین کہ جو بیان نہین کیئے جا سکتے - لیکن وہ دل کہ جو
اطاعت قبول کرتا ہی اور اپنے مطالعہ کے بوجھ کو اوٹھا لیجاتا ہی - ایسا ہو کہ جسکی دوسرے توصیف کرتے
فضول کپڑون کیطرف زیادہ دھیان دینے وغیرہ کی خواہشات کہ جو اکثر طالب علم کے دھیان کو کتاب سے
ہٹا لیتی ہو غریب کو پریشان نہ کرینگی - اچھا ان لوگون پر نظر ڈالو کہ جنکی آواز ان قلم اور تحریرات کا اثر
بہت زیادہ ہی - جو ہمارے ملک کے زیور ہین - کیا اونہین سے اکثر اہل دول تھے - کیا اونھون نے طاقت

جو اب کے بھروسے پر حاصل کی تھی یا یہ وہ لوگ تھے کہ جنھون نے اپنے تئین اپنی قوت بازو سے سنبھالا ہو
بقیہ مین ہرگز شرم نہ کھاؤ کہ غریب ہو بشرطیکہ تمھاری غربت تمھاری بدانتظامی کی باعث نہین - یہ بیان یہ دو
لی نظری کو جو ہماری قیمت لگاتی ہو شایت سچ ہو - بعض اپنی حیثیت کے ظاہر کرنے کے واسطے فضول خرچ کرتے
ہین - وہ شخص دوسرون کی نگاہ مین اوچھا ثابت ہوگا کہ جو اپنی اوقات کے باہر کپڑے پہنے - تمکو طالب علم
ہو ہر ایک طرح سے شریفانہ وضع کا خیال ہونا چاہیے - لیکن اوسکو کپڑون پر زیادہ دھیان کبھی حالت مین
نہ دینا چاہیے - اپنی حیثیت سے زیادہ نمایش کرنا ایسا ہی ہے کہ کوئی کالی صورت کھریا کوئی رنگ چہرے پر
لگائے کہ جو پانی یا دھوپ کے ساتھ ہی جاتا رہے -

جہانتک ممکن ہو قرضہ سے بچے رہو - قرضہ سے زائد کوئی بار نہین ہوتا - آزادی خیالات کا تو کوئی ذکر
نہین ہو مقروض ہمیشہ رنجیدہ رہتا ہے - قرضہ کے بوجھ کے دور کرنے کے مقابلہ مین ہر ایک آرام و آسایش کا
قربان کردینا کوئی بات نہین ہے - طالب علمی مقروض ہونے کی حالت مین ہو ہی نہین سکتی - کسی شی کی خریداری
تم اس باعث نہ کرلو کہ وہ تمکو ارزان ملتی ہے - بلکہ تمکو اپنی جیب کی طرف دھیان دینا چاہیے - تمکو ایسے مقامو
مثل نیلام گھرون کے جانا ہی نہ چاہیے کہ جہان اشیاء ارزان فروخت ہوتی ہون وہ شخص کہ جو ایسی
اشیاء خرید کرتا ہے کہ جبکی اوسکو ضرورت نہین اکثر ایسی کی ضرورت اوسکو لاحق ہوگی کہ جو وہ خرید نہین کرسکیگا
کتابون کی خریداری مین ہوشیاری کرو وجہ یہ کہ چند کتب تمھاری دلچسپی قائم رکھینگی -
جن کتب مین کہ تم اپنے مدرسہ مین تعلیم پاتے ہو اونکے علاوہ بہت کم خرید کرو -
کوپر مشہور شاعر اپنے مراسلون مین لکھتا ہے کہ بوجہ اپنی مالی حالت وہ اکثر کتب قرض لیکر پڑھتا تھا
اوسکے پاس خود روپیہ نہین تھا - اور وہ قرض نہ لینا چاہتا تھا -

جن کفایت شعاری کی عادات کو تم اوس وقت ڈالتے ہو وہ تمام عمر رہینگی - اور انھین پر
منحصر ہے کہ آیا تم آزاد زندگی بسر کروگے یا غمگین - اگر تم واشنگٹن کے نیچے کے اخراجات دیکھو
کہ جو وہ مشہور جنگ مین اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا تو یقین ہے تمکو یہ ضرور معلوم ہوگا کہ ایسے اوقات
ہی بلند پایہ انسانون کے واسطے ہین یہ محض غلط خیال ہے کہ جو شخص کہ لائق مالی اور قابل ہو اوسے
قرضہ ادا ہونا اور کفایت شعاری کرنا محال ہے - یہ طالب علم کو بخوبی ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ دولت
سے انسان بلند پایہ نہین ہوتا - کیونکہ کوئی خزانہ اوسکو بڑا نہین سکتی کہ جسکو قدرت نے چھوٹا بنایا ہے -
یہ بھی ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ اگر وہ کبھی صاحب عزت اور مرتبہ ہوسکتا ہے - تو اپنی علمی لیاقتون سے
انسان کار آمد اوس حالت تک نہین ہوسکتا جب تک کہ تشویشات اوس سے علیحدہ نہون - اگر تم قرضدار
ہو تو سب سے پہلے کوشش کرو کہ جس طرح ہوسکے اوس سے آزادی نصیب ہو -
ہر وقت اپنے تئین خدا کا جواب دہ سمجھو -

رائٹ آنریبل مسٹر گوشن کا پڑھنے سننے اور غور کرنے پر لکچر

صاحب ممدوح نے کچھ دن ہوئے لندن کی یونیورسٹی کے روبرو اس مضمون کا ایک لکچر دیا جس
سے ہم ذیل مین اقتباس کرتے ہین۔ مسٹر گوشن نے یون توضیح اپنی تقریر کی کی کہ سننے سے میرا مطلب یہ ہو
کہ تعلیمی غور اک جو کانون سے سنی جاوے۔ پڑھنے سے میرا مطلب اوس سے یہ ہو کہ جو آنکھون سے لی جاوے۔
اور غور کرنے سے میرا مطلب اوس علمی چالاکی سے ہو کہ جو کبھی سننے اور کبھی پڑھنے سے دونون سے حاصل علم
حاصل ہوسکے۔

نظیر۔ مین ایمانداری سے یہ یقین کرتا ہون کہ بہت سی تعداد پڑھنے والون کی ہو کہ جو اپنے دماغ کو پڑھتے
وقت غور اور خیال کرنے کے واسطے اجازت نہین دیتی۔ علاوہ طلبہ کے مین امید کرتا ہون کہ بہت سے
ایسے اشخاص ہین کہ جو لکچر کے الفاظ کے ساتھ ہی مسلسل اوسپر غور کرنے کی تکلیف نہین گوارا کرتے ہین جو
وہ سن رہے ہین اوسپر دھیان نہین دیتے۔ سننے کی صورت سے میرا خیال لکچرون اسپیچون اور وعظون
سے ہے۔ تعجب یہ ہو کہ لکچر کے معنی ہی خود پڑھنے اور پھر پڑھنے کے ہین اور تم اونپر دو حالتون سے نظر ڈالتے
ہو۔ لکچر اصل مین قائم مقام اوس نتیجہ کا ہو کہ جو لکچرر خود محنت کرکے مطالعہ سے حاصل کرتا ہو یہ لکچرر کا کام ہو
کہ متعدد کتب سے جو خاص مضامین کے ہون خیالات اور واقفیت جمع کرکے جیسا چاہیے اپنے سامعین کے روبرو پیش کرے

لکچر

مجھکو امید ہو کہ سامعین سے کسی صاحب کو لکچر کی ایسی تشریح سے مخالفت نہوگی۔ وہ ایک کل ہو۔ جو خاص
اپنے مطالعہ کا خلاصہ دیتی ہو۔ اگر سامعین سے لیڈیان کسی زیادہ مناسب شاعرانہ استعارہ کو پسند
کرین تو مین لکچر کو ایک گلدستہ تراشیدہ پھولونکا بتلاونگا۔ یعنی اپنے سامعین کے واسطے لکچرر متفرق رنگون
یکجا کرکے ایک گلدستہ پھولون کا کاٹ کر پیش کرتا ہو۔ لیکن افسوس تو یہ ہو کہ یہ بھی استعارہ مناسب نہین
ہوتا۔ کیونکہ پھول کٹنے کے بعد بہت جلد مرجھا جاتے ہین۔ حالانکہ لکچر اسی طرح سے تر و تازہ رہتا ہو۔
[illegible] ون کے پڑھنے اور سننے مین کیا فائدہ ہو۔ اسکا مین جواب دونگا کہ چند امور تقریرین ہوتے ہین
جو ایک خصوصیت رکھتے ہین۔ لکچر کے سننے مین دماغی قوت زیادہ ہوتی ہو۔ اور کثرت شرکاے جلسہ کا
بھی کچھ اثر ہوتا ہو۔

لکچروں کے قلمبند کرنیوالوں کی غلطیاں

لکچر میں چند خوبیاں ہیں - آواز اور کلام کا اثر سو شرے موثر تحریر کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے
انسانی آواز پریشان خیالات کو یکجا کر دیتی ہے - حالانکہ چھپے ہوئے کاغذ میں یہ طاقت نہیں ہے - میں بلا خوف
تردید بیان کرسکتا ہوں کہ پڑھنے سے فائدہ تم اسیقدر نہیں اوٹھا سکتے کہ جو سننے سے حاصل ہوسکتا ہے
ایک روز ہم اور آپ کا مس میں عجیب اتفاق ہوا کہ ایک دوست میرے قریب ہوکر گذرا اور کہا کہ میں
تمکو لکھ کر دونگا مجھکو انتظار کرنا منظور نہیں ہے - وہ مجھکو نہ پڑھیگا - بلکہ میری اسپیچ کو پڑھیگا - کیونکہ
میں بتلا چکا ہوں کہ کچھ لہجہ طرز بیان صورت کا اثر خیالات و جوش پیدا کر دیتا ہے کہ جو اسپیچ ہی میں
ہوسکتے ہیں - اور جو کیسی ہی لیاقت سے کیوں نہ اسپیچ قلمبند کیجاوے نہیں بیان ہوسکتی ہیں - اسلئے
میں زور دیتا ہوں کہ سننے کو پڑھنے پر ترجیح دینا چاہیے - اگر لکچرر لائق ہے تو تم اسکی گفتگو سے
زیادہ فائدہ اوٹھاؤگے اس فائدہ کو زیادہ وسیع کرنے کے واسطے لکچرر قبل کی طیاری کی ہوئی تقریر
نہ کرے - یہ میں نہیں کہتا ہوں کہ قبل گفتگو کرنے کے مقرر کچھ سوچ نہ لے یا کچھ فقروں اور جملوں کو گڑھ نہ لے
کیونکہ گو کیسا ہی لائق کیوں نہو - بلا سوچے محاوروں پر دھیان نہیں دے سکتا ہے - یہ تو میں [illegible]
دیتا ہوں - لیکن میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ لکچرر فقرہ باز یا صرف محاوروں کا غلام ہو جاوے اوسکو
اپنی مجلس کے موافق گفتگو کا خیال ہونا چاہیے - اور اگر سمجھے کہ اوسکے خشک جملے حاضرین پر اثر نہیں کرینگے
تو تمثیلیں اور اشارے بھی جابجا خشک استعمال کرے - لیکن لکچر سے ایک اور فائدہ یہ ہے کہ وہ
لوگوں کے نمونے دکھلا کر حاضرین کو جوش میں لا سکتا ہے - چند لوگوں کی گفتگو میں اسقدر طاقت
ہوتی ہے کہ بہت اثر سامعین پر ہوتا ہے - کتب بھی گو ایسی کمیاب ہوں فائدہ پہونچا سکتی ہیں - تم وس
آدمیوں کے خیالات کو جس طرح سے تقریر میں بآسانی سمجھ سکوگے ہرگز اونکی کتب کے ذریعہ سے اوسقدر
فائدہ نہ اوٹھا سکوگے -

کسطرح سے پڑھنا چاہیئے

یہ بیان مجھکو کتب بینی کی جانب متوجہ کرتا ہے دو یا تین سوالات دریافت کیے جاسکتے ہیں کسطرح
سے تمکو کتب بینی کرنا چاہیے ؟ کیا تمکو پڑھنا چاہیے ؟ یہ ایک بہت وسیع اور اہم معاملہ ہے - اور مجھکو
خود اپنی لیاقت میں بھروسہ نہیں کہ آیا میں بخوبی اوسکا فیصلہ کرسکونگا یا نہیں -

موجودہ زمانے کی " بین زیادہ تر کثرت کتب کے باعث پریشان حال رہتے ہین - گو کثرت کتب بلحاظ
اسقدر مضر نہون جسقدر کہ یہ خواہش کہ جو شائع ہو وہ پڑھلیا جاوے - عموماً جب باہم دو دوست
ملتے ہین یہ سوال کیا جاتا ہو کہ کیا آپ نے فلان کتاب دیکھی ؟ نہین اس کتاب کو ضرور دیکھیے - اوسمین
بہت سی نئی باتین ہین - اوسکی لوگون نے بہت تعریف کی ہو - بہت خوب مین ابھی جاکر کتب فروش سے
یہان فرمایش بھیجتا ہون " کتب بین یہ نہین دیکھتے کہ تعریف کرنے والے کے پاس کون سے وجوہات
ہین کہ جنسے اوسنے اپنی اسقدر اعلے راے کتاب کی نسبت قائم کی ہو - مین صدق دل سے آپ لوگون سے
گزارش کرتا ہون کہ ہر ایک کتاب جو شائع ہو ضرورت نہین کہ آپ کی نگاہ سے گذرے - باسلسلہ چند
اور اچھی طرح سے اوسپر غور کرنا بجاے ہر ایک چیز کے پڑھنے کے زیادہ فائدہ مند ہو - جرمن مین یہ عادت
لوگون مین زیادہ ہو کہ جہان دستور ہو کہ ہر ایک طشتری سے جو اونکے سامنے آتی ہو لقمہ لیا جاتا ہو - مین
آپ سے سفارش کرونگا کہ جس طرح سے کہ اپنی خواہش اور رغبت کے موافق کھانے کی فرمایش کرتے ہین
اوسی طرح سے ایسی کتب کی فرمایش کیجیے - بڑی بھاری فہرست کتب کی جانب متوجہ نہو - کتب کا زیادہ
اپنے پاس رکھنا اب زمانہ کا عام رواج ہوگیا ہو - انسانی طاقت جسطرح سے کہ ہر ایک طرف محدود ہو
کتب بینی کی بھی محدود ہو - باوجود اسکے لوگ چاہتے ہین کہ طاقت ہوسکے ہم اپنی طاقت سے زیادہ کتب بینی
کرین - اسی باعث سے ایک ست نکالنے کی عجیب ترکیب جاری ہوئی ہو - یعنی انکے ریویو یا سواری اخبارات
مین شائع ہوتے ہین - اب جو لوگ اوسکو پڑھ لیتے ہین وہ خیال کرتے ہین کہ انھون نے پوری کتاب
پڑھ ڈالی - اوس سے بالکل مزا کتب بینی کا جاتا رہتا ہو - وہ جو متفرق باتون سے اپنی معلومات سرسری
طور پر وسیع کیا چاہتے ہین اپنے ذہن سے اس خیال کو بالکل مٹا دین کہ کسی وقت وہ کوئی بڑی بھاری
بات کرینگے - کثرت کتب بینی روز بروز اپنے ملک کی اعلی تصانیف کی جانب سے لوگونکے دلون کو پھیرتی جاتی ہو
تمکو متنبہ ہونا چاہیے بحیثیت طالب علمی کے مین تمسے سفارش کرتا ہون کہ اپنا تھوڑا سا وقت جو تم
بچا سکتے ہو اعلے مصنفون کی تصنیفات کے پڑھنے مین صرف کرو - جلدی جسطرح سے نقصان ہر ایک
کام مین پہونچاتی ہو اسمین بھی وہی اثر کرتی ہو - تمہاری عادت ہوجاتی ہو کہ ہر ایک کام مین جلدی ہو
اگر اسوقت صدر نشین صاحب حاضرین سے کہین کہ وہ لوگ اپنے ہاتھ اوٹھا دین - جو جلدبازی
کرتے ہین تو مین گمان کرتا ہون کہ حاضرین مین سے ایک وسیع مجمع کو ایسا کرنا پڑیگا -
کتب بینی مین جلدی کرنی بالکل بے سود ہو - وہ کوئی فائدہ نہین پہونچا سکتی - تاہم لوگ اسمین بھی
جلدی کرتے ہین - اس خیال سے نہین کہ ہماری زندگی محدود ہو - بلکہ اس باعث کہ یہ بھی ملک کے رواج
مین داخل ہوگئی ہو - کوئی شخص یہ قبول نہین کرتا کہ مجھ مین یہ بد عادت ہو - حالانکہ وہ اپنے تئین اس
سے بہت نقصان پہونچاتا ہو -

جن لوگون کو کافی فرصت رہتی ہی اونکو بھی غضب تو یہ ہی کہ اس عادت مین مبتلا دیکھا اور کچھ نہین معلوم
ہوتا ہی اشتیاق ہوتا ہی کہ جسطرح سے ہوسکے ہم اس کتاب کا جلد خاتمہ کرین لیٹا ہم ریلوے پر جلدی کرتے ہین
تار بھیجنے مین جلدی کرتے ہین - چلتے وقت راستے کی خوشنما چیزون پر نظر نہین کرتے - لیجیے جلدی کی بدولت
لیکن زبان کی عمدگی اور خوبیون کی طرف کچھ دھیان نہ دیا - اسی جلدبازی کے باعث ایک [illegible] کا روز بروز
ستیاناس ہوجاتا ہی - جب کتب بینی کو جلدی سے اسقدر نقصان پہونچ سکتا تو اگر غور کرنے مین بھی
جلدی کیجاوے تو اسکا کیا ذکر جو دماغ کو اس سے مضرت پہونچیگی -

چند انسان ایسے ہین کہ جو ہر ایک چیز سے جو اونکے سامنے سے گذرتی ہی نامتفق ہوتے ہین لیکن
اونھی کے ساتھ ایک بہت بڑی تعداد ہی کہ جو ہر ایک سے جو اونکی نظر سے گذرتی ہی متفق ہوجاتے ہین
اگر یہ اختلاف اور اتفاق غور کرنے کے بعد ہوا ہی تو مجھکو اسمین کچھ کہنا نہین لیکن سب سے بڑھکر
ایک گروہ ایسا ہی کہ جو بلا غور کیے ہوئے پڑھتا ہی کہ جو اپنی پڑھی ہوئی چیزون کو تو یاد رکھتے ہین لیکن
دماغی فائدہ نہین اوٹھاتے - جب یہ حالت کتب بینی کے وقت ہی تو نہین معلوم کہ اوسوقت
کیا ہوتا ہوگا کہ جب اصلی خیالات کے پیدا کرنے کے واسطے خود غور کرتے ہونگے مین افسوس کرتا ہون
یہ ایک موجودہ زمانہ کا بہت بڑا عیب ہی - غور کرنا اب ہر ایک جماعت اور مجمع سے دور ہوجاتا ہی کچھ تو
اس جلدبازی کے باعث ہی کہ جسکا مین نے ذکر کیا اور کچھ سستی کے باعث - کیونکہ غور کرنا بہت دشوار
معلوم ہوتا ہی - لفظ کے ٹھیک معنون مین قابل لوگ بھی غور کرنا نہین چاہتے بجاے غور کرنے کے
وہ اخبارات کی طرف دوڑتے ہین اور دیکھتے ہین کہ اور لوگون کی کیا راے ہی جو کچھ اور لوگون نے
لکھا ہی اوسکو اپنا کرنا چاہتے ہین بجاے درجہ بدرجہ غور کرنے کے انسان اپنے دماغ کو ایک خلاصہ
دوسرے کے خیالات کا بناتا ہی - اور اپنی تحریر کو بجاے اصل کے دوسرون کا مجموعہ کر دیتا ہی - اور
یہ کیون ؟ اس باعث کہ غور کرنا ایک بہت خوفناک مشکل اونکے سامنے ہی درحقیقت یہ ایک عجیب بات ہی
یہ موجودہ زمانہ کے اعلےٰ ترین مصنف کی سند پر مین بیان کرتا ہون کہ اوس لائق نے مجھسے کہا کہ ہالوگ
بلا قلم اور کاغذ اور دوسرون کی گفتگو کے مدد کے غور نہین کر سکتے -

چند انسان کہتے ہین کہ اگر ہم کسی امر پر غور کرنا چاہتے ہین تو ایک دوست کو بلا کر اوس سے گفتگو کرنا
شروع کر دیتے ہین - اور اسطرح سے ہم غور کرنے کی طاقت کو بڑھاتے ہین -

کیون نہین ہم خود غور کرتے ؟ اس باعث کہ اگر کرین تو دوہری محنت پڑتی ہی کہ تائید اور مخالفت
کے ہر دو وجوہات اور دلیلین تلاش کرنا پڑتی ہین پس اپنی کاہلیت میں ایک اچھے دوست کو بلاتا
ہی کہ جو یا تو موافق کی دلیلین پیش کرتا ہی - یا مخالفت کی اور دوسرا خلاصہ وہ خود لے لیتا ہی -
یہ طریقہ نہین ہی کہ جس سے پرانے زمانہ کے مشہور غور کرنے والون نے اون نتائج کے حاصل کرنے مین

محنت کی ہو کہ جو موجودہ نسل کو ورثہ مین ملے ہین بہت سے لوگ ہین کہ جو بلا مدد قلم و کاغذ کام نہین کرسکتے تو جو
زمانہ کے ایک مدبر نے مجھسے بیان کہ جب تک میرے ہاتھ مین قلم و کاغذ نہو مین کسی امر پر اچھی طرح سے غور
نہین کرسکتا - یہ کیون ؟ مین فرض کرتا ہون کہ خیالات کے یکجا کرنے کی کمی کے باعث ۔ اور قلم و کاغذ کے
استعمال کرنے کی ضرورت اوسکو اور بھی طاقت دیتی ہو - مین نے دریافت کیا ہو اور یہ ایک بہت عمدہ
تجربہ ہو کہ آیا تم بہت لمبے اور دراز سفر ریلوے مین کسی مسئلہ پر غور کرسکتے ہو کیا دو گھنٹے کے سفر مین
سمجھ غور کروگے کہ جہان سوائے سفر کے تم اور کچھ کرتا نہین ہو اگر نہین تو یہ محض ایک دماغی سستی ہو
کہ اپنے خیالات کو کافی طور پر یکجا نہین کرسکتے - یہی وجہ ہو کہ غور کرنے کو موقع اپنے تئین نہین دیتے
اور اس باعث ہر ایک امر پر سرسری توجہ کرنے کی عادت پڑجاتی ہو - لوگ اوسی طرح سے پڑھتے ہین
غور کرتے ہین - کہ گویا وہ کسی دوسرے سے نئی دوستی پیدا کرتے ہین - تھوڑی دیر تک وہ گفتگو کرتے ہین
اور پھر دوسرے کے پاس چلے جاتے ہین - اگر تم زمین ہلایا چاہتے ہو یا اطراف مین کوئی حیرت انگیز تبادلہ
تو مین مشورہ دیتا ہون کہ پڑھو غور کرو سوچو اور ہوشیاری سے اسکا معالجہ جمع کرو اور سب سے
زیادہ یہ ہو کہ خواہ کتاب اخبار و لکچر پڑھو یا کسی مسئلہ کو حل کرو لیکن جلدی ہرگز نہ کرو -

لطف کتب بینی

سرجان لبک مبر پارلیمنٹ لکھا ہوا - رسالہ کشمیر دربی ریویو ——— -

اونیسوین صدی مین ہم لوگ جن فوائد سے آگاہ ہین اون سب مین شاید جسکا ہمکو سب سے زیادہ مزہ
ہوتا ہو وہ آسانی سے کتب کا دستیاب ہونا ہو -

بشپ ڈراوھم اپنی کتاب کے دیباچہ مین لکھتے ہین کہ "یہ معلوم ہو کہ جو ہمکو تھیون درشتی غصہ
اور کپڑے ور روپیہ کے بلا تعلیم دیتے ہین - اگر تم اونکے قریب جاؤ تو وہ منہہ چھپا نہ لینگے - اگر کسی امر
کی تحقیقات مین اون سے سوال کرو تو وہ کوئی امر تم سے پوشیدہ نہ رکھینگے - اگر تم اون سے
واقف ہونے مین غلطی کروگے تو شاکی نہونگے - اور اگر تم جاہل ورنا واقف ہو تو تمھارے اوپر
قہقہہ نہ لگائینگے - یہ خیال کہ کتب اصلی دوست مین ہر ایک شخص جو کتب بینی پسند کرتا قبول کرتا ہو

پٹ سری آرلیٹ کا مقولہ ہو کہ یہ میرے دوست ہین کہ جنکی سوسائٹی میرے بہت موافق ہو اور جو ہر
زمانہ اور ہر ایک ملک کے ہین اونھون نے اپنے تئین قابل امتیاز میدان جنگ اور سلطنت کے نظم
نسق دونون مین بنا لیا ہو اونھون نے طبیعات مین سب سے بڑھکر رتبہ حاصل کیا ہو - اونسے
ملاقی ہونا آسان ہو - کیونکہ ہر ایک وقت تمھاری خدمت کو مستعد ہین - میری جب خوشی ہوتی ہو
مین اون سے ملاقات کرتا ہون اور جب خواہش ہوتی ہو اون سے جدا ہوتا ہون - وہ کبھی تکلیف دہ
نہین ہین - بلکہ جس وقت مین کوئی سوال اون سے دریافت کرتا ہون اوسکا جواب پاتا ہون بعض

زمانہ کے حالات مجھکو بتاتے ہین - اور بعضے مجھکو قدرت - حالات سے آگاہ کرتے ہین - بعض مجھکو بتلاتے ہین کہ کیونکر زندہ رہنا چاہیے - اور بعض اپنی تیزی سے میری خوشی کو زایل کرتے ہین - اور بعض دل کو راحت دیتے ہین اور بتلاتے ہین کہ کیونکر ہمکو اپنی خواہشات کو روکنا اور اپنے اوپر خود بھروسہ کرنا چاہیے - مختصر یہ حکمت اور طبیعات کے جسقدر راستے ہین وہ میرے واسطے یہ کھول دیتے ہین اور وقت ضرورت کے مین اونمین سے ہر ایک پر بھروسہ کرسکتا ہون -

ان کل خدمات کے صلہ مین وہ صرف مجھسے چاہتے ہین کہ اونکو ایک علحدہ کوٹھری مین رکھدون کہ جہان وہ بآرام رہین - کیونکہ یہ دوست زیادہ تر خوش خاموشی سے ہوتے ہین "

ایزلٹ مسٹر کا قول ہے " وہ جو کتاب سے محبت کرتا ہے اوسکو کبھی وفادار دوست پورے تسلی کی ضرورت نہوگی - مطالعہ کتب بینی اور غور کرنے سے ہر ایک شخص اپنے وقت کو بآرام گذران اور بخوشی ختم ہر ایک موسم اور ہر ایک حالت مین کرسکتا ہے "

مسٹر ایکن کے الفاظ پر غور کرو - ہمارے حیطۂ اقتدار مین ہے کہ ہر ایک زمانہ کے لائق اور عقلمند لوگون کو جو اوائل زمانہ سے اسی سرزمین مین پیدا ہوئے ہین جمع کرین اور اونکو اپنے ساتھ گفتگو کرنے کے واسطے مجبور کرین - کسقدر قابل عزت اس حق کو خیال کرنا چاہیے - عام مشغلون سے کسقدر اعلی ہے - یہ طاقت ہمکو ایک عمدہ کتب خانہ مین حاصل ہے کہ ہم زنوفن اور سیزر سے بحث کرسکتے ہین مسٹر وے کہ سکتے ہین کہ ہمسے گفتگو کرے - اور اقلیدس اور نیوٹن سے نظیرین حاصل کرسکتے ہین - کتب مین سب سے اعلی اور قابل اشخاص کے پسندیدہ خیالات ہم اونکی سب سے عمدہ پوشاک مین پاسکتے ہین کولیر صاحب لکھتے ہین کتب جوان کے واسطے رہنما اور سن رسیدہ کو دل بہلانے کا سہارا ہین ہماری رفاقت تنہائی مین کرتی ہین - اور ہمپر بوجھ نہین ہوتین - وہ ہمکو انسانی عیوب کے فروگذاشت کرنے کی راسے ہمارے غصہ اور ہوشیاری کو یکجا اور مایوسی کو دور کرنے مین مدد دیتی ہین - ہم زندہ دوستون سے تھک جاوین - لیکن ہم مردہ کے پاس جاسکتے ہین کہ جو مکر اور غرور سے پاک ہین مسٹر و کا قول ہے کہ " ایک کمرہ بلا کتب کے مثل ایک جسم بلا روح کے ہے - اسکی کوئی ضرورت نہین ہے کہ ایک انسان کتب بینی کے وقت فلاسفر ہو جاوے "

سر جان ہرشل ایک مذاقیہ مثال دیتے ہین کہ جو بتلاتی ہے کہ کتب بینی کسقدر مسرت حاصل ہوتی ہے - کسی گانون مین ایک لوہار کے پاس ایک ناول تھا وہ اپنے گھر کے قریب بیٹھکر ایک وسیع اور متوجہ مجمع کے روبرو پڑھتا تھا - کتاب بھی تھی - لیکن لوگ باشتیاق سنتے تھے آخرکار جب قصہ ختم ہوا اور سناکہ اوسکا ہیرو فائز المرام ہوا تو اون لوگون کو اسقدر خوشی حاصل ہوئی کہ فوراً او نھون نے قریب کے گرجاگھر کے گھنٹہ کو جاکر ایک عرصہ تک بجایا -

کتب بینی سے خوشی اون جلسون مین بھی قبول کی گئی ہی کہ جہان اوسکی بہت کم امید تھی - یہ ایک
عربی مثل ہی کہ ایک عقلمند انسان کا ایک دن بے وقوف کی تمام زندگی کے برابر ہی" اور علاوہ
[illegible] کی یہ رائے تھی کہ سائنس کی سیاہی قومی جان نثارون کے خون سے بہت قیمتی ہی"
کان میسن اپنی نسبت خود بیان کرتا ہی - کہ وہ اپنی پرورش کوشش تحصیل علم مین کہان تک
محنت حاصل کرتا ہو اسکے حاصل ہونے کی خوشی مین اپنے غم اور اس سے بھی وہ آگاہ نہین ہوا کہ بڑھاپا
اوسپر بڑھی پر کھڑا ہی -
ان اگر اب چینی اور عربی یہ کہ سکتے ہین تو کس زبان سے ہم ان فوائد کا شکریہ ادا کرین
جو ہمکو حاصل ہین مین خیال کرتا ہون کہ ہم اپنی خوش قسمتی کی قدر نہین کرتے کہ ہم انیسوین صدی
مین پیدا ہوے - سو سال اوس جانب اون کتب کا وجود نہ تھا کہ جو اب ہمکو خوشی پہونچاتی ہین -
خوش قسمتی سے اب دلچسپ سائنس ہو گیا ہی - بیکن لکھتے ہین کہ یہ عجیب دلگی کی صدی ہی مین بیان
کرونگا کہ ایک عجیب و دلچسپ زمانہ ہی کہ جو ہمارے روبرو ایک بہت بڑا خزانہ متفرق مسئلون کا پیش
کرتا ہی - اور بمقابلہ اپنے بزرگون کے ہمارے ساتھ محبت سے عمدہ سلوک کرتا ہی اور کوئی خوف
نہین - کتب بینی کو ہم مطالعہ مین نہین داخل کرسکتے اور نہ یہ درحقیقت ہی -
مکالے - دولت عزت مرتبہ اور لیاقت سے جو کچھ حاصل ہو سکتا ہی اوس سب پر قابض تھے
تاہم ہمکو معلوم ہوا ہی کہ سب سے زائد مسرت اونکو کتب بینی مین حاصل ہوتی تھی -
مسٹر ٹریولن (اونکے بھتیجے) سوانح عمری لارڈ مکالے لکھتے ہین — جو عزت کہ مسٹر
مکالے پچھلے زمانہ کے مصنفون کی کرتے تھے وہ سواے اونکے کوئی نہین بتلا سکتا - اونھون نے
ہم سے بیان کیا ہی کہ کسطرح سے اونکا قرضہ بے حد ہی - کسطرح سے انھون نے سچائی کیا نباہنا
کی - کسطرح سے اونکے دل مین اونکی قابل عزت اور پاک صورتون نے عکس کر لیا ہی - ہر ایک مصیبت
مین وہ کس طرح سے اوسکی مدد کرتے تھے - غم مین آرام دینے والی - بیماری مین تیمار دار - تنہائی مین
ساتھی پورانے دوست کو کہ جو نئی چیزون مین کبھی نظر نہ آتے تھے کہ جو غریبی و امیری اور بلند مرتبگی
مین یکسان رہتے ہین گو مکالے نے قلم کے زور سے بہت سی طاقت عزت اور دولت حاصل کی لیکن
جو اون سے بخوبی واقف ہین وہ آگاہ ہین کہ یہ سب عزتین اوسکے مقابلہ مین کچھ نہ تھین کہ جو وہ
اوروں کی تصنیفات کو پڑھکر حاصل کرتے تھے جو ہمیشہ لارڈ مکالے کو کھانا کھاتے علما اور فضلاے
کے ساتھ دیکھا - کتب بینی کی قیمت کہ جسکو گبن نے بیان کیا ہی کہ وہ ہندوستان کی دولت سے نہ بدلیگا
درحقیقت مکالے کی نسبت تو وہ اصل چشمہ مسرت کا تھا - ماسوا اسکے اب کتب اسقدر ارزان ہو گئی ہین
کہ کسی زمانہ مین نہ تھین - یہ تو ایک موجودہ زمانہ کی برکت ہی - مسٹر ایرلینڈ اپنی ایک کتاب کے دیباچہ مین

فرماتے ہین کہ جب وہ بیچے ہی تھے تو وہ نیچرل ہسٹری کے شائق او نکا اشتیاق اس درجہ بڑھگیا تھا کہ اونہون نے اوسکی نقل کرڈالی۔

میرے خیال مین بہت سی کتب بینی کی خوشی ایک ہی امر یا سلسلہ توجہ سے کھوتی ہی۔ عموماً ایک دو دراز ریلوے سفر مین پڑھنے والے ایک ہی کتاب پڑھتے ہین۔

نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ اگر وہ کتاب کوئی قصہ یا ناول ہوئی تو خیر ورنہ آدھ یا ایک گھنٹے کے بعد جی گھبرا جاتا ہی۔ اور پڑھنے والا بالکل تھک جاتا ہی۔ اب اگر اونکے پاس دو یا اس سے بہتر یہ کہ تین متفرق امور پر ہو تین ایک اونمین سے مذاقیہ ہوتی کہ جیسے ہی اونکو تھکاوٹ معلوم ہوا وسکو دیکھین۔ اور اسی طرح سے دوسری کتاب لے لیا کرین۔ اور جسقدر تھکاوٹ ہو وہ ایک نہ معلوم ہو۔ ہر ایک کام مین وہ تم لگا دینگے۔ اور پھر نئے جوش کے ساتھ بلاشک اوسکا تصفیہ خود پڑھنے والا کرسکتا ہو لیکن جو کچھ کہ مین نے عرض کیا ہی وہ میرا ذاتی تجربہ ہی۔

مجھکو لارڈ اڈلس ڈمیہ کے اس بیان سے کلی اتفاق ہو کہ اکثر مذاقیہ اور قصص کی کتب اپنی جانب پڑھنے والے کے خیال کو متوجہ کرالیتی ہین۔ لیکن ہر ایک حالت مین ہمارے واسطے میدان وسیع ہی۔ اونہین تو یہ کیا کم ہو کہ پڑھتے پڑھتے ہمکو دوسری جانب بھی توجہ کرنے کی رغبت ہوگی۔ حالانکہ ہمکو بالکل اوسکی ضرورت نہین ہی۔ چند ایسی کتب ہین کہ جنکو پڑھنا اور ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔ یہ مستثنیات سے ہین۔ دیگر کتب کی نسبت بہتر یہ ہی کہ وہ پڑھی تو جاوین لیکن خاص توجہ خاص ہی مقامات پر ہو۔

لارڈ بروہم کا قول ہی کہ ہمکو ہر ایک چیز کچھ نہ کچھ پڑھنا چاہیئے۔ اس طریقہ سے ہم اپنا مذاق دریافت کر سکینگے۔ کیونکہ یہ ایک عام قاعدہ ہی کہ ہمکو اون کتب سے بہت کم یا بالکل نہین فائدہ ہوتا کہ جو ہمارے مذاق کی نہین ہین۔

مشکل تو یہ لاحق ہوتی ہی کہ کون سی کتب دیکھی جاوین۔ اور اسمین ہم اپنا بہت سا وقت کھوتے ہین۔ یا حیرت انگیز ہی کہ کسطرح سے بے پروائی کے ساتھ ہم اپنی خوشی کو دور پھینک دیتے ہین یہ ایک مشرقی مسئلہ ہی کہ آسمانی آفات سے تو ہم اپنے تئین بچا سکتے ہین لیکن اون سے کہین [illegible] نہین ہو کہ جو ہماری پیدا کی ہوئی ہین۔ اکثر کہا گیا ہی کہ وقت روپیہ ہی۔ لیکن وہ زندگی سے زائد ہی۔ وہ لوگ کون ہین جو زندگی ضائع نہ کرنا چاہینگے۔ کیونکہ جو شخص اسکی قدر سے واقف ہو اوسی کو اسکا ضائع جانا بہت بڑا صدمہ پہونچاتا ہی۔

ہیرد صاحب لکھتے ہین "مجھکو ایک ہجو یہ نظم یاد ہی جسمین بیان کیا گیا ہی کہ ایک بھوت [illegible] کی حیثیت سے انسانون کو پکڑتا تھا۔ کاٹنے مین ہر ایک کے مذاق کے موافق کھانا لگاتا تھا۔ اس بابی گھر کے بہت لوگ شکار ہو جاتے تھے اور اکثر پورا اکھانا نگل جاتے تھے۔

چسٹر فیلڈ اپنے لڑکے کے نام خطوط مین لکھتے ہین ”ہر ایک لمحہ جو تم اسوقت ضائع کرتے ہو
اوسیقدر اطوار اور فوائد کا نقصان اوٹھاتے ہو۔ اسی کے برعکس جسقدر وقت تم اسوقت مفید کام مین
لگاتے ہو ایسے کام مین صرف کرتے ہو کہ مع سود منافع تم حاصل کروگے“ دوسرے مقام پر لکھتے ہین
ہر جا ہو تم کرو لیکن کچھ کرو وقت کی اصل قیمت سے واقف ہو۔ ہر ایک اوسکے لمحہ کو اپنے پاس رکھو اور
اوسی سے فائدہ اوٹھاو۔

کیا ذاتی قربانی اگر فرض ہے تو خوشی ایک فرض نہین ہے۔ ہم بلاشک بڑے خود غرض ثابت ہونگے
اگر ہم اس خوبصورت اور حیرت انگیز دنیا اور زمانہ کی قدر نہ کرین کہ جسمین ہم رہتے ہین۔ سوا اسکے ہم
دوسرون کو کسیقدر خوش کر سکتے ہین جبتک کہ ہم خوش نہ رہین۔ چند ہی لوگ ہین کہ جو ہیکل کی طرح فلسفہ
مین خیالی اڑ سکتے ہین کہ جیسے ... اکتوبر کو ایک اپنی تصنیف ختم کی اور اسکے گرد جو جنگ ہو رہی
تھی اوسکی بالکل پروا نہ کی۔ انسان کو اختیار ہے کہ وہ اس دنیا کو ... محل بناوے اور چاہے قید خانہ
اسکو محل بنانے کے واسطے کتب بینی کے علاوہ چند ہی ذریعہ ہین کہ جو پوری خوشی مہیا کرسکتے ہین۔ مجھے
یقین ہے کہ ... ہون ایسے ہین کہ جو کتب بینی سے اس بہانہ سے ہاتھ کھینچ لیتے ہین کہ وہ سمجھ نہین سکتے۔ بہت
کم لوگ ہین کہ جو اپنے دماغون کی تنگی پر شاکی ہونگے۔ کتب بینی مین یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان خاص کتب کو
پسند کرے کہ جو قابل مطالعہ ہوں۔ مین نے ایک اپنے مہربان سے اسمین مشورہ کیا اونہون نے جواب دیا
کہ جسطرح تمہارا مذاق ہو اوسی رخ سے تم چن لو۔

مین بعض اوقات خیال کرتا ہون کہ آئندہ نسل مین بڑے کتب بین قانون دان ڈاکٹر لوگ ہونگے
بلکہ مزدور کیا یہ قدرتی نہین معلوم ہوتا۔ اول الذکر خاصکر اپنے دماغ سے کام لیتے ہین جیسے ہی کہ انکے
روزانہ فرائض ختم ہو جاتے ہین اونکے دماغ خالی ہو جاتے ہین اور آرام کا وقت ورزش اور کھیت و
میدان مین صرف ہونا چاہیے۔ مزدور اور کاریگر علاوہ اسکے بہت کم کام دماغی کرتے ہین اور
جسقدر جسمانی ورزش کی اونکو ضرورت ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔ اسواسطے جو آرام کا وقت ہے
وہ یہ لوگ کتب بینی مین صرف کر سکتے ہین۔

رسکن کا بیان ہے کہ اوسکو تعجب نہین ہے کیونکہ انسان نقصان اوٹھاتا ہے لیکن تعجب تو یہ ہے کہ وہ کیا نقصان
اوٹھاتے ہین دوسرون کے عیوب سے ہم لوگ تو یون ہی سا لیکن زیادہ تر ہم اپنے ہی عیوب سے نقصان
اوٹھاتے ہین یہ ایک دوسری بات ہے کہ کتب خانہ ایک تمہارے پاس ہو۔ لیکن اوسکا دانشمندی سے استعمال
شروع کرو۔ ہر ایک شخص ہم مین سے مثل پرائز کے گا سکتا ہے۔ کمرہ کے گرد خاموشی سے مندرہین انتظار کرسکتا ہے
میرے دوست ہر ایک موسم مین خاموش اگر میرے گرد بیٹھتے ہین اونکا کام آہستہ سے خوشگوار ہوتا ہے۔ تاہم
ایکہ اوقات وہ بھی بے سود انتظار کرتے ہین۔ مجھکو اکثر یہ تعجب ہوا ہے کہ کسقدر بیہودہ انسان کتب چھپے مین گنا...

کتب علوم معلوم ہو کہ بے شمار ہین۔ لیکن افسوس لکھنے ... یعنی بے محدود۔ تاہم لوگ غلط ناکہ طرز پر پڑھتے ہین
اپنے دوست کے کہنے سے وہ ہر ایک کتاب پڑھنے کے واسطے اوٹھا لیتے ہین۔ اگر کتاب کی لوح عمدہ ہو تو وہ
تو اپنے پلوے اشتہار پر بلا خیال خرید کرلین گے اور حقیقت مین خیال کرتا ہون کہ جلد بندی اونپر اثر کرتی ہے۔
پسند کرنا بہت آسان ہے۔ مین چاہتا تھا کہ کوئی انسان ایک ... وہ کتب منتخب کرے کیونکہ مجھسے کہا گیا ہے۔
ہر ایک شخص کو اپنے واسطے سفارش کرنا چاہیے یا فوراً دیکھنا چاہیے کہ کون سی کتب پڑھنے کے قابل ہین۔
لیکن مجھکو بڑا ایک بات کی یاد دلاتی ہین کہ ہمکو اوسوقت تک دریا مین قدم نہ رکھنا چاہیے جب تک کہ ہم
پیرنے سے واقف نہون۔ غرض کہ انتخاب اپنا ہو خواہ کسی دوسرے تجربہ کار کا لیکن عمدہ ہو اور
پڑھنے والے کے مذاق کا

تعلیم کے متعلق خیالات

(مسٹر جان لاک کا لکھا ہوا)

ایک صحیح دماغ اور ایک مضبوط جسم مختصر لیکن پورا بیان خوشی کا دنیا مین ہے۔
جسکے پاس یہ دو چیزین ہین اوسکو بہت کم اور کسی بات کی خواہش کرنا ہوا اور وہ جسکو اسین سے ایک کی
بھی ضرورت ہے پھر تو اچھا ہوگا۔ انسانی خوشی یا مصیبت زیادہ تر انسان ہی کی پیدا کی ہوئی ہین
وہ شخص کہ جسکا دماغ دانشمندی رہنمائی نہین کرتا وہ صحیح راستہ کبھی نہ لے گا۔ اور وہ جسکا کہ
جسم کمزور اور خود بلا ہوا ہے اسمین کبھی ترقی نہ کریگا مین قبول کرتا ہون کہ چند انسان کے جسم اور
عقل قدرتاً ایسے ہوتے ہین کہ اونکو کسی مدد کی دوسرون سے حاجت نہین بلکہ اپنی قدرتی ذکاوت
کے باعث اسطرف رخ کرتے ہین کہ جو عمدہ ہے اور اپنے عمدہ جسم کی بدولت بالکل تعجبات کرتے ہین۔
لیکن ایسی مثالین بہت کم ہین اور مین خیال کرتا اور کہ سکتا ہون کہ دس آدمیون مین جن سے ہماری
ملاقات ہوتی ہے نو ایسے ہوتے ہین جو بھلے برے مفید یا غیر مفید اپنی تعلیم سے ہوتے ہین۔ یہی بہت فرق انسان
مین بتلاتی ہے۔ چھوٹے اور غیر معلوم اشارات کمسنی کی زندگی مین آگے چلکر بہت اثر کرتے ہین وہ مثل
بعض چشمون کے ہین کہ جہان ذرا بھی ہاتھ لگانے سے دریا کے دریا بہ نکلتے ہین اور وہ بھی اشارہ
اونکو کیا جاوے وہ دوسری طرف چل نکلتے ہین۔

اون لوگون کو جو چاہتے ہین کہ اپنی اولاد کو مطیع رکھین اونکو اوسوقت سے ایسا کرنا چاہیے کہ جبکہ وہ
کمسن ہین اور دیکھنا چاہیے کہ آیا وہ والدین کے احکام کی پوری اطاعت کرتے ہین یا نہین۔ کیا تم
چاہتے ہو کہ تمھارا لڑکا سن بلوغ مین تمھاری اطاعت کرے تو یقین رکھو جیسے ہی کہ وہ اطاعت کے قابل
ہو اوسپر اپنا زور رکھو تاکہ جب وہ سمجھنے کے قابل ہو معلوم کرے کہ کسی کے حکم مین ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمھارے

خوف کھائے۔ یہ کم سنی میں اوسکے ذہن نشین کرو۔ جیسے ہی کہ وہ سن میں ترقی کرے اوسکو زیادہ مشورہ میں لو
تاکہ وہ تمہارا مطیع رعایا لڑکپن میں اور محبتی دوست جوانی میں ہو۔ کیونکہ میرے خیال میں اس برتاؤ کو لڑکا ملحوظ
رکھے دیگا کہ جو اولاد کو کرنا چاہیے۔ اگر تم لڑکپن میں اوس سے زیادہ محبت کرو اور جیسے ہی کہ وہ سن میں ترقی
کرے اوسکو دور رکھو یا علیحدہ کرو کیونکہ کنارہ کشی اور خلاف قاعدہ محبت لڑکے کو فائدہ مند نہیں ہو سکتی
ون میں سمجھنے کی کمی محتاج تعلیم [illegible] اونکو بتاتی ہے اور برعکس اسکے سختی ایک نہایت خراب طریقہ اون سے
برتاؤ کا ہے کہ جو خود عقل اپنی رہنمائی کو رکھتے ہیں اس سے اولاد والدین سے تھک جاتی ہے اور یہی دل میں
کہتی ہے والدہم کب وفات پاؤگے"
لڑکے کی قدرتی ذہانت اور مزاج کا صحیح تعلیم کے وقت ضرور خیال ہونا چاہیے۔ ہمکو اونکے قدرتی طبائع کے
بالکل تبدیل کر دینے کی امید نہ کرنا چاہیے اور نہ اونکو ایسا بنا دیں کہ وہ بالکل سنجیدہ اور رنجیدہ صورت
رہیں۔ خدا نے انسان میں چند باتیں رکھی ہیں کہ جو مثل اونکی صورتوں کے شاید کم تبدیل ہو سکیں گی۔
پس اوس شخص کو جسکو لڑکوں سے برتاؤ کرنا ہے اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ دیکھے وہ کسطرف رخ کرتے ہیں
اور کس طرح سے وہ ترقی کر سکتے ہیں۔ اونکو خیال کرنا چاہیے کہ انکو کیا حاجت ہے آیا وہ خود محنت سے اوسکو
پورا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بہت سی حالتوں میں جو کچھ ہم کر سکتے ہیں یا جسکی ہمکو خواہش کرنا چاہیے یہ ہے کہ عطیہ
قدرتی سے فائدہ اوٹھائیں۔
ان سب ذریعوں میں کہ جنسے لڑکا تربیت پا سکتا ہے سب سے آسان اور زود اثر یہ ہے کہ اوسکی آنکھوں کے
روبرو اون امور کی مثالیں قائم کیا دیں کہ جن سے تم خواہش کرتے ہو کہ وہ پرہیز کریں۔ کیونکہ جب اونکی
بھلائی برائی دیگر لوگوں پر دکھلائی جاتی تو اوسکا اثر بہت زیادہ بمقابلہ تحریرات اور مباحثوں کے ہوگا۔
یہ ان اور برائیاں الفاظ کے ذریعے اسقدر عمدگی سے اونکے سامنے رکھی نہیں جا سکتیں۔ جیسا کہ دوسرے
لوگوں کے حرکات اونکو ہدایت کریگی بہ نسبت قواعد کے عمدگیوں اور خرابیوں کے اگر یہی سونے دکھلائے
جاویں تو بہتر ہے اس طریقہ پر اوسوقت تک عملدرآمد ہونا چاہیے کہ جسوقت تک لڑکے کم سن ہیں۔
لہذا اوسوقت تک ہونا چاہیے جب تک کہ وہ کسی دوسرے کی نگرانی میں تعلیم پاتے ہیں۔
معلم کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ طالب علم عمدہ عادات ڈالے اور اصول عقلمندی اور نیکیوں کے
قائم کرے اور رفتہ رفتہ پوری انسانی خوبیوں کا اوسکو نظارہ دکھلائے اور بتلائے کہ جو انسان میں عمدگیاں
اور خوبیاں ہیں قابل تقلید اور ایسا کرتے ہیں میں مستعدی اور چالاکی پیدا ہوگی۔
سب سے بڑی دانشمندی مدرس کی یہ ہے کہ اپنے شاگرد کے خیالات کے یکجا رکھنے کی عادت ڈالے کہ جس
عادت کے ہونے میں وہ شخص پوری قابلیت سے کامیاب ہوگا۔ اسی کے حاصل کرنے کے واسطے اوسے
چاہیے کہ جو کچھ وہ طالب علم کو پڑھائے بخوبی ذہن نشین کر دے کہ تعلیم کی بدولت اب کوئی ایسی شے انجام دیدی

جو شہرت میں ناممکن تھی کچھ ایسی چیز اوسنے حاصل کی ہو کہ اب اوسکو کچھ زیادہ طاقت اور اثر بمقابلہ ہمعصر جو جاہل ہیں حاصل ہے۔

اسکے علاوہ اپنی برائیوں میں وہ محبت کا اظہار کرے۔ اور تھوڑی سی ملامت سے لڑکے کو معلوم کراوے کہ اوسکو اس سے اصلی محبت ہے اس سے اوسکا دل خوش ہوگا۔ سواے ضد کے اور بیقدری قصور طلبہ کے ہیں اونپر خفیف نظر ہونا چاہیے۔ عمدہ برتاو اور عمدہ سلوک سے نہایت عمدہ اثر اونپر ہوتا ہے یہ صحیح ہے کہ بے پروائی اور عمداً غفلت کو اگر ضرورت ہو تو گھونسوں سے بھی دور کرنا چاہیے لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ طالب علم میں مستقل مزاجی اکثر مدرس کو بھی ہوشیار کر دیتی ہے۔ بہت سے لڑکے ہرگز گھونسوں کے قابل نہوتے اگر غیر ضروری سختی سے وہ بدمزاج نہ کر دیئے جاتے۔ صحیح لکھنا اور بولنا اپنی طرف اچھی طرح سے مخاطب کرتا ہوا اسپر ضرور دھیان دینا چاہیے۔ جب تم سوسائٹی کے اعلے درجہ میں رہنا چاہتے ہو تمکو اسپر ضرور توجہ رکھنا چاہیے۔

کفایت شعاری و تعلیم

(ولیم کابٹ کا لکھا ہوا)

کفایت شعاری کے معنی سواے عمدہ انتظام کے اور کچھ نہیں ہیں اور یہ لفظ عموماً ایک خاندان کے انتظام خانہ داری کی نسبت استعمال ہوتا ہے کسی قوم کی عزت دنیا میں اس باعث نہیں ہوتی کہ اوسمیں زیادہ انسان ہیں۔ بلکہ لیاقت قابلیت وچال چلن پر ہے کہ جن دونوں چیزوں کا انحصار مختلف خاندانوں کی کفایت شعاری وعمدہ انتظام پر ہے کہ جن خاندانوں کے ایک میں ملنے سے ایک قوم بنتی ہے۔ اب تک کوئی قوم نہ تو عظیم الشان ہوئی ہے اور نہ دائمی رہی ہے کہ جسمیں زیادہ تر مفلس اور تلاش خانہ ان ہوں تعلیم سے مطلب پالنے پرورش کرنے اور ٹھیک کرنے کے ہیں۔ اسمیں دماغ و جسم دونوں سے مطلب آگیا۔ لیکن پچھلے دنوں میں وہ لفظ اسطرح سے مستعمل ہوا ہے کہ گویا اوسکا سواے کتب بینی کے کوئی مفہوم نہیں ہے کہ جس سے وشل میتھیو بار اس سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔

تعلیم جسکا ذکر میں اسوقت کرتا ہوں بالکل دوسری قسم کی ہے۔ یہ تمکو بخوبی ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ قدرت اور زمانہ کی ضروریات کے باعث وحصہ ہم میں اپنی قوت بازو سے معاش پیدا کرنے کے واسطے وجود میں آئے ہیں پس ہمکو کون سی وجہ اس خیال کے قائم کرنی کی ہے کہ ہماری اولاد کو بھی یہی ذریعہ نہ اختیار کرنا پڑیگا۔ جیسا کہ بعض اوقات خیال کیا جاتا ہے۔ اگر اوسمیں زیادہ دماغی طاقت ہے وہ ترقی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے کہ مزدوروں کی اولاد ہمیشہ مزدور ہی ہوگی۔ ترقی کا راستہ یقین رکھو کہ کھلا اور وسیع ہے۔ محنت ہوشیاری اور والدین کی عمدگی اولاد میں ترقی کرنے کی بنا رکھتی ہے

اونکی اولاد آگے کو ترقی کرتی ہے اور رفتہ رفتہ فرد وردون کی نسل شریف ہو جاتی ہے یہ تو قدرتی ترقی ہے دنیا مین اسقدر مفلسی و خرابی اس باعث پھیلی ہوئی ہے کہ ہم لوگ خواہش کرتے ہین کہ ایک ہی بار اوس عادت کو سیونچ جاوین کہ جو ہمارے خیال مین سراج ہے۔ تعلیم کہ جسکا مین ذکر کرتا ہون ہوشیاری سے محنت اپنے تئین آتی ہے۔ اور یہ بتلاتی ہے کہ کیونکر عمدہ طور پر انسان مفید ہو سکتا ہے محنت۔ بردباری سیکھی۔ ان سب باتون کی عادت ڈالتی ہے کہ کبھی وہ خلاف اسکے عادت نہ ڈال سکے۔ وہ تعلیم کہ محنت سے پیدا کرکے اچھی طرح سے رہین۔ اور اسطرح جیسے اونکے دونکی خواہش کو دور کرے کہ وہ دوسرون کا مال واسباب بزور اور ناجائز ذریعون سے حاصل کرین۔ اور لوگون سے دھوکا دہی اور خود غرضی کی ترغیبین دور رکھی جاوین۔ اور یاد رکھو کہ اکثر محنتی فرد وردون کی زندگی مین دوسرون کے حالات کے مقابلہ مین کمیان مین تو اسی کے ساتھ عمدگیان بھی ہین وہ خواہشات بیجا اور سب بیماریون سے دور رہتا ہے کہ جیسکے مماثلہ مین دنیا کی تمام دولت اور مرتبہ کچھ نہین ہین۔ ہوشیار اور مضبوط مزدور ہمیشہ تکلیفات سے بچتا ہے۔ امیرون کے گھاٹے اور منافع کا خیال کہ جس خیال کا عکس بھی اونکے دل مین اگر وہ اسے بچے خاندان اور پڑوسیون سے عمدہ برتاؤ رکھتے نہین گذرتا۔ لیکن [illegible] کی بنا بس محنت ہوشیاری اور شفقت ہے۔

مشہور لائق و فائق نثار شعرا مدبران اور زباندانونکے

چیدہ چیدہ مقولہ

(مختلف انگریزی کتب سے منتخب ہوئے ہین)

تلسن کا بیان ہے کہ میری سب کامیابی پاؤ گھنٹہ قبل معینہ وقت پر کام شروع کرنے اور مستعدی سے ہوئی ہے۔

اکثر تیہ کا ذکر ہے کہ جنرل واشنگٹن کے پرائیوٹ سکرٹری کو حاضری مین دیر ہوگئی اور دیر کے واسطے الزام گھڑی پر لگایا۔ واشنگٹن نے کہا کہ حضرت یا تو آپ دوسری گھڑی لین یا مین دوسرا سکرٹری۔

ہر ایک سلطنت کی وقعت دراصل اون لوگون کی ذاتی وقعت پر ہے کہ جو اوسمین رہتے ہین ایجادون مین وہ حصہ نکال ڈالو کہ جو غربا نے انگلستان مین کی ہین تو بہت کم باقی رہے گا۔ اگر یہ نہوتا تو اسوقت اسکا یہ مرتبہ نہوتا۔ دلیری کا سب سے قابل قدر حصہ تحمل ہے یہ ہی کل مسرتون اور طاقتون کی بنیاد ہے۔ امید مین کچھ بھی فرا نہین اگر اوسکے ساتھ بے صبری بھی ہے۔ امرسکن۔

محنتی لوگ امیر ہین کہ جو وقت اور قدرت کے سرمایہ پر حکومت کرسکتے ہین اور اسے زمانہ کے پورے ہونے پر مثل تارون کے چمکین گے۔ اوفٹ۔

سمجھا اور ہاتھ اسکیلئے چھوڑ دیئے جاوین تو دیا۔ وہ فائدہ نہین کام اور اردن سے پورا ہوتا ہی کہ جنکی ضرورت
بمقابلہ ہاتھون اور عقل کے بہت زیادہ ہی۔
لیکن اتفاق و موقع کی پیشانی پر بال اور پیچھے گنجا ہوتا ہی اسلئے انکو پیشانی کیجانب سے پکڑ و غنیمت ہی ورنہ اگر بھاگا تو پھر اوسکو پکڑ سکوگے
جو شئی اسوقت دور سے با شوکت و شان نظر آرہی ہو اور درحقیقت کچھ بھی نہو خیال کرلو کا وسیعت
محنت کا کوئی حصہ نہین ہی۔ ملٹس
ہرایک کام جو شروع کرو دل سے کرو۔ اور آخرمین کامیابی تمنے خرید کرلی۔
جو شخص کہ کام و محنت کے واسطے پیدا نہین کیا گیا ہی وہ انسان نہین بلکہ جانور ہی۔ فل تہسم
نہ خود قرض لو اور نہ دوسرے کو دو کیونکہ اس سے اکثر دوستی چھوٹ جاتے ہین۔ مثلاً پیسہ
معاملات روپیہ اور پیسہ کو کبھی کسی کی خاطر سے نہ دیکھو۔ کیونکہ روپیہ تمہارا چلن بتلاتا ہی۔ کلنن۔
انسان کی دو قسم کی تعلیم ہوتی ہی۔ ایک تو وہ دوسرے سے حاصل کرتا ہی۔ اور دوسری اوس سے بڑھکر کہ
جو خود اپنے تئین دیتا ہی۔
بہت سے عقلمند اور چالاک دشواریون سے مقابلہ کرتے ہین۔ بیوقوف اور کاہل محنت سے
خوف کھاکر پیچھے ہٹتے ہین اور کام کو مشکل بنا دیتے ہین۔ اور سب سے اعلیٰ حصہ تعلیم انسان وہ ہی
کہ جو انسان خود کو دیتا ہی۔
اس زندگی مین کوئی فعل انسان کا ایسا نہین کہ جس سے ایک سلسلہ نتائج نہ پیدا ہوتا ہو۔
علم ایک دوکان منافع کے واسطے نہین ہی۔ بلکہ عمدہ گودام جمع کرنے والے کی عزت کے واسطے ہی
ایک مرتبہ ایک طالب علم نے ایک اسکول کے چھوڑنے کے وقت کہا کہ مین اب اسکول ترک کرتا ہون
کیونکہ مین نے اب اپنی تعلیم ختم کردی ہی۔ اوسکے پروفیسر نے اسپر کہا "ان صاحب مجھکو اب معلوم ہوتا ہی
کہ مین نے شروع کی ہی"
بکسٹن قانون دان نے اپنی کامیابی کا یہ سبب بتلایا کہ پڑھنے کے شروع کرنے کے وقت مین نے
ارادہ کرلیا کہ ہرایک شئے جو دیکھتا ہون اوسکو یاد کرلون پھر آگے ہاتھ بڑھاؤن۔ بہت سے میرے
ساتھی ایک دن مین اوسقدر پڑھتے تھے جسقدر مین ہفتون مین حاصل کرتا تھا۔ لیکن بارہ مہینے کے خاتمہ پر
میری واقفیت روز اول کیطرح سے تروتازہ رہتی تھی گویا مین نے آج حاصل کی ہی۔ حالانکہ میرے ساتھیون
کے ذہن سے سب اوتر گیا۔ اگر انسان کو اپنے فرائض کے انجام دینے کی ٹھیک واقفیت ہو تو ذرائع کے
تلاش مین ہرگز وہ کامیاب نہوگا۔
ناکامیابی کامیابی کے واسطے راستہ بتلاتی ہی۔ واشنگٹن نے بہت جگہ شکست کھائی ہی لیکن
آخرکار کامیابی ہوئی

کمادت ہو چلن ایک انسان بناتا ہی مگر دماغ انسان بناتا ہی" لڑکا مرد کا باپ ہی" اور لڑکپن جوانی کو اوسطرح سے بتلاتی ہی جسطرح سے کہ صبح دن کو۔ ملٹن۔

ایک یونانی حکیم کا قول ہی" اپنے لڑکے کو غلام سے تعلیم دلواؤ تو تمھارے گھر مین بجاے ایک کے دو غلام ہو جاوینگے۔

عمدہ مجلس مین شریک ہو تم بھی اوسکے رکن ہو جاؤ گے۔ عمدہ تصویر کھینچنے والا عمدہ ہی نمونہ کو سامنے رکھے گا۔ اسطرح سے عمدہ اور اعلے زندگی کے واسطے اعلے نمونہ چاہیئے۔

کام اسطرح سے کرو کہ گویا تمام عمر تمکو جینا ہی۔

جب ڈوپلن سے بزرگون نے دریافت کیا کہ کسطرح سے اسقدر ایجادین آپنے کین جواب دیا ہمیشہ برابر غور کرنے سے شبانہ

ایڈین نامے مشہور شاعر اسقدر غریب تھا کہ وہ سڑک پر لمپ کی روشنی مین سبق یاد کرتا تھا لیکن کامیابی اوسکو مستقل مزاجی و جانفشانی سے ہوئی۔

ہر ایک شخص اوسقدر محنت کرے کہ جسکی وہ برداشت کر سکتا ہی۔ اور اس خیال کے ساتھ مرے کہ اوسنے ایمانداری سے اپنا فرض ادا کیا۔

بہادرانہ مثالین ایک نسل کی دوسرے کے واسطے نمونہ ہوتی ہین۔ اور انسان دوسرے بہادرون کے سایہ پر تکیہ رکھکر خوفناک سے خوفناک کام کرتا ہی سلف حلپ۔

عزت اور ذاتی مفاد یہ دونون باتین ایک ہی مین نہین ہوتین۔

اپنے اوپر قبضہ رکھنا سب سے بڑھکر انسانی انا دی ہی۔ پرتھس۔

یہ صبر برداشت و شکایت مین ہی کہ جس سے زن و مرد کی عمدگیان ظاہر ہوتی ہین۔ حلپ۔

عیسائیت کا وہ حصہ مزاج کا قابو مین رکھنا ہی۔ ولسن۔

کسی سلطنت کے قوت مین بھی وہ قوت نہین کہ جو سچے شریف مین ہوتی ہی۔ ھنٹ

عورتون مین مہربانی نہ اونکی خوبصورتی میرے سین فریفتہ کریگی۔ شکسپیر۔

خاوندین نیکی اور بیوی مین شرافت وہ اعلے صفات ہین۔ ھربرٹ۔

اگر خدانے عورت کو حکومت کے واسطے بنایا ہوتا تو ضرور تھا کہ انسان کے ہاتھ پیدا ہوتی اگر غلامی کے واسطے تو پیرسے۔ لیکن چونکہ وہ ساتھی اور برابری کی غرض سے ہی اسواسطے برابر سے۔

وقت سوار ہی کہ جو جوانی کو توڑتا ہی۔ ھربرٹ۔

جوزف ہیوم کے حالات

مسٹر انی ہیوم صاحب (شلرم کے پر بزرگوار ریڈیکل فرقہ کے پارلمینٹ مین بانی تھے اونکی زندگی کا مقولہ" ثابت قدمی" تھا کہ جسپر اونھون نے تمام عمر کارروائی کی۔ نابالغی ہی کی حالت مین

انکے باپ مر گئے تھے — اور حوائج زندگی کے حاصل کرنے - واسطے انکی ماں نے ایک دوکان
رکھی کہ جسمین محنت بہت سخت کرنا ہوتی تھی جینہٹ ہیوم کو ایک جگہ امیدوار کردیا کہ جہان سے
تو بھی اگر مدت مین نوکری حاصل کرلی اونکے برابر کبھی کسی نے محنت نہین کی - بہت جلد [illegible] کے
وقت ہی دو زبانین حاصل کرلین - اپنی ذمہ داری کے فرائض کے علاوہ اونھون نے [illegible] کا بھی کیا
لیا - عرصہ تک ہندوستان مین ملازمت کے بعد یہ ولایت لوٹے - جہان اپنا وقت انھون نے
کاہلی عیش اور فضول مستی مین نہین صرف کیا کل مملکت مین میسر کی قصبہ قصبہ گئے - ممالک غیر کو گئے
کی اونکے معاملات سمجھے سنہ ۱۸۱۲ع مین انگلستان واپس آکر داخل پارلیمنٹ ہوئے - اور ۳۳ سال تک
اوسکے ممبر رہے جس کام مین ہاتھ ڈالا پورا کر دکھلایا - وہ عمدہ اور فصیح غور کرنیوالون مین
تھے لیکن پھیکا اونکی زبان سے نکلتا تھا اونکی نسبت سٹے وارڈن کا یہ خیال ضرور ہی تھا کہ ایسا ایماندار
لائق اور قومی بہی خواہ کی زبان سے نکلتا ہی - شروع مین لوگ اونکی بہت بڑی بے وقعتی کرتے
اور ہمیشہ انکی خلاف رائے دیتے - لیکن رفتہ رفتہ انھون نے زور حاصل کیا - محنت شغف کی تھی
۲ بجے صبح اوٹھتے تھے - اپنے کاغذات پارلیمنٹ درست کرتے - کھانے کے بعد لوگون سے ملاقات
کرتے - بعض روز ایک ایک دن مین ۲۰ آدمیون تک نوبت پہونچ جاتی - جب تک کہ یہ ہوس
مین نہ ہوتے اوسوقت تک اجلاس ہی اوسکا شروع ہوتا اور خواہ بحث شب کو ۲ و ۳ بجے تک
پہونچ جاوے لیکن یہ ہمیشہ موجود رہتے اور ہر ایک معاملہ مین رائے دیتے - تاریخ انگلستان کے
لکھنے کے وقت یہ مسلسل ۱۳ گھنٹے کی محنت کرتے - ایک موقع پر لکھا ہی بلاشک تم توا سکو چند ہی
گھنٹہ مین پڑھ کر ختم کردوگے - مگر خیال کرلو کہ اسی مین میرے بال سفید ہوگئے -

رچرڈ کابڈن کا حال

رچرڈ کابڈن کو جنکا نام اسوقت ہر ایک کاشتکار عزت اور فخر کے ساتھ لیتا ہی - شروع زندگی مین
بالکل ایک کم حیثیت آدمی تھے کاشتکار کے لڑکے سخت محنتی تھے - اور ہمیشہ اپنی معلومات بڑھایا کرتے
گو اونکا اوستاد منع کیا کرتے کہ کتب بینی ہرگز نہ کرو لیکن یہ ہرگز نہ مانتے اور اپنے دل و دماغ مین خزانہ
کے جمع کرنے سے باز نہ آتے - جس گودام مین کہ یہ نوکر تھے وہان انکی ترقی درجہ بدرجہ ہوئی - اور آخرکار
انھون نے ایک چھینٹ کے چھاپنے کا کارخانہ منچسٹر مین جاری کیا - یہ بھی کوئی فصیح تقریر کرنے والون مین
نہ تھے - جب اول مرتبہ یہ کھڑے ہوئے لوگون نے حقارت سے انپر قہقہہ لگایا - اور بالکل ناکامیاب
ہوئے - لیکن اپنی محنت - جانفشانی - مستقل مزاجی سے اونھون نے وہ ملکہ حاصل کیا کہ اونکے الفاظ لوگون پر
اثر کرنے لگے - مسٹر برائیٹ ہمارے ملک کے بہی خواہ انھین کے ساتھیون مین ہین -

لارڈ ایلڈن

لارڈ ایلڈن - لارڈ چینسلر انگلستان کے حالات ترقی قابل غور ہین - یہ ایک کوئلہ بیچنے والے کے لڑکے تھے - بڑے کند ذہن تھے اور مدرسے مین اوستاد خوب مرمت کرتے تھے - حضرت مین اور عادتون کے علاوہ چوری کی بھی عادت تھی - پہلے تو انکے باپ نے ارادہ کیا کہ انکو ایک بنیئے کی دوکان پر بٹھلا دین پھر خیال کیا کہ اپنا پیشہ سکھلا دے کہ اسی عرصہ مین اونکے بڑے لڑکے نے کہ جو کسفورڈ یونیورسٹی کالج کا وظیفہ خوار تھا لکھا کہ اسکو یہان بھیج دو کہ جہان اپنے بھائی کی محنت سے حضرت بھی وظیفہ خوار ہوگئے لیکن تعطیل کے دن مین آپ اپنے گھر آئے اور یہان ایک عورت پر عاشق ہوگئے کہ جس سے فوراً شادی کرلی - یہ خبر ہوتے ہی انکا وظیفہ اسکول سے بند ہوگیا اب جان اسکاٹ مجبوراً ایک گھر جا کر کرایہ پر لیکر دونون میان بیوی رہنے لگے - جان نے قانون سیکھنا شروع کیا کہ جسمین بہت محنت اور توجہ کی ۴ بجے صبح سے رات تک یہی اونکو کام تھا - غنودگی کے مٹانے کے واسطے ایک تر رومال گردن پر رکھ لیتے [illegible] کے باعث کوئی وکیل انکو سکھلاتا تھا - نظیرون کی ۳ بڑی بڑی جلدین اونہون نے [illegible] مین - آخرکار جب یہ بارسٹر ہوئے تب عرصہ تک انکو مقدمات کا انتظار کرنا ہوا - اپنی وکالت کے پہلے سال [illegible] دس شلنگ ملین کہ جو کم و بیش سے روپیہ ہوئے - چار سال تک یہی کیفیت رہی [illegible] عدالت سے مفصل مین جانا پڑا - خاص اپنے ضلع مین بھی انکو سوائے غریبون کے اور کسی کے مقدمے نہ ملتے تھے - ان باتون سے اسقدر دل ٹوٹ گیا کہ اب جان نے ارادہ کرلیا کہ کسی مفصل عدالت مین جاکر روٹی کما لین گے - اتفاقیہ ایک موقع جان کو اپنی اظہار لیاقت کا ملا - یہ ایک مقدمہ تھا اسمین اپنے موکل اور اٹرنی کی مرضی کے خلاف انہون نے بحث کی - عدالت ابتدائی مین ناکامیاب ہوئے آخر اوسکی اپیل ہوس آف لارڈس مین پریوی کونسل کے روبرو گئی جہان لارڈ چیف جسٹس نے جان اسکاٹ کی قانونی بحث منظور کی اور اوسکو ڈگری دی - پس اس مقدمہ مین کامیابی کے بعد اونکی جانب بہت ہی رجوع ہوا عروج شروع ہوا - آمدنی ایکبار ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ تک انکی ہوگئی - اور اسقدر جلد ہی ترقی اونکی ہوئی کہ دو سال مین یہ وکیل سرکار مقرر ہوئے اور پارلیمنٹ کی ممبری - بعد اسکے سالیسٹر جنرل و اٹرنی [illegible] ہوئے - اور آخرکار انکی ثابت قدمی مستقل مزاجی جانفشانی پر گورنمنٹ انگلستان نے انکو سب سے اعلیٰ عہدہ ملک کا کہ جو ایک قانون دان پا سکتا ہے یعنی ہوس آف لارڈس مین لارڈ چینسلر کا عہدہ وزارت مین ملا -

مسٹر ڈزریلی

جو بعد مین لارڈ بیکنس فیلڈ کے نام سے مشہور ہوئے وزیر انگلستان تھے نہایت ہی مستقل مزاج اور ثابت قدم

شروع مین جب تصنیفات کا شوق ہوا انھون نے دو ناولین لکھین۔ لیکن تمام ملک نے انکی تحریرات پر شوخی
کے ساتھ ملامت کی۔ مگر اپنے استقلال و محنت سے یہ رفتہ رفتہ اول درجہ کے ناولسٹ ہوئے۔ اسی طرح
جب انھون نے پارلیمنٹ مین اول اسپیچ دی وہ ایسی بھونڈی تھی کہ تمام مجلس ہنس پڑی۔ انکو اپنی لیاقت ہمت
اور طاقت مین اعتبار تھا۔ انھون نے کہا کہ حضرات اب تو مین بیٹھ جاؤنگا۔ لیکن وہ وقت قریب ہے کہ
جب آپ لوگ میری طرف کان لگانے کے واسطے مجبور ہونگے۔ درحقیقت وہ وقت آیا کہ جب کہ دنیا
کے گرد تعریف ہی کرنے والا مجمع نظر آتا تھا۔ اور بجاے اسکے کہ ہوز آف کامنس انکی تقریر پر ہنستے ہوئے
اونکے ساتھ ہنسنے لگا۔

ڈیم کیرلم کی کامیابی

ایک عطار تھا ایک اسکول مین گانون کے پڑھتا تھا۔ لڑکپن ہی سے چہرے سے ایسے آثار بلندی
عزت و شوکت ظاہر ہوتے تھے کہ اوسکا اوستاد کہا کرتا کہ یہ تو کرسیت بڑا عالی مرتبہ ہوگا۔ ایک ڈاکٹر
اتفاقات سے گذرا اسکول مین ہوا۔ اوسنے اسکے عضو قوی دیکھکر تجویز کی مناسب ہوگا کہ یہ شخص ہماری کالج
مین پڑھا کرے۔ یہ اس خیال سے راضی ہوگیا کہ وہان پڑھے اور کام دونون کریگا۔ لیکن عطار نے
پڑھنے کی بالکل اجازت نہین دی۔ یہ دیکھکر اس لڑکے نے نوکری چھوڑ دی اور پیرس کو چل کھڑا ہوا۔
تکان سفر سے اسقدر ماندہ ہوگیا کہ بیمار پڑ گیا اور اسپتال کو جانا پڑا جہان بالکل امید زیست کی
نہ تھی۔ چونکہ ہونا تو اور کچھ تھا صحت ہو گئی اور نوکری کی تلاش مین چلا تھوڑے ہی روز بعد جو کسی
نامی مشہور عطار سے ملاقات ہوئی کہ جہان جگہ مل گئی اور اسقدر مالک کو خوش کیا کہ فوراً اسکا سکریٹری
بن گیا۔ تھوڑے دن کے بعد یہ مشہور فلاسفر ہوا کہ جو کیمسٹری کا پروفیسر بھی تھا مرنے پر جگہ اس لڑکے
کو ملی۔ اور آخر کار فرانس کے جلسہ ڈپٹیان مین ایک بار منتخب ہو گیا۔

والٹر اسکاٹ

یہ ایک وکیل کے محرر تھے کہ جہان نقل کا کام کرتے تھے چونکہ کام دن ہی کو سب کرنا پڑتا تھا اس باعث
شام کو کتب بینی کا موقع ملتا تھا۔ نقل مین وہ ۳ پنس قریب ۳ آنے فی صفحہ کے حساب سے پایا کرتے
تھے کہ جسمین الفاظ کا حساب رہا کرتا تھا۔ بعض اوقات وہ خوب محنت سے ۲۴ گھنٹہ مین ۱۲۰ صفحے تک
نقل کر ڈالتے اور تیس شلنگ کے قریب پیدا کرتے۔ اس روپیہ سے کبھی کبھی وہ کتاب خرید کر لیتے کہ جو معمولی
حالت مین اونکی اوقات کے باہر ہوتی۔ رفتہ رفتہ یہ عدالت اڈنبرا مین محرر ہوئے کہ جہان ۱۰ بجے سے ۴ بجے
سرکاری کام اور صبح تصنیفات کا کام کرنا۔ اونکی سوانح عمری کے لکھنے والے مسٹر لاک ہرٹ لکھتے ہین۔

کہ اسکی زندگی مین یہ ایک عجیب بات تھی کہ کل وقت یہ زیادہ تر انھین مین صرف کرتا۔ ضروریات زندگی کے انجام دینے کے واسطے وہ اور ذریعون سے بندوبست کرتے۔ سیعد ہی بڑے پابندوقت تھے ورنہ ایک ایسے شخص کے واسطے بالکل ناممکن تھا کہ یہ سب کام کرتا۔ اونکی عادت تھی کہ سوائے اون خطوط کے جو غور طلب ہوتے تھے۔ سب کا جواب فوراً دیتے تھے۔ صبح ۵ بجے اوٹھتے۔ خود روشنی جلاتے۔ اپنے کمرے کو درست کرتے اور ۶ بجے ہمیشہ اپنی میز پر ہوتے۔ حوالہ کے واسطے بہت کاغذات ارد گرد چٹان پر رہتے اور کچھ فاصلہ پر ایک کتا بیٹھا رہتا۔ اس محنت۔ جانفشانی ولیاقت کی موجودگی مین بھی اسکاٹ صاحب کو بہت کچھ اپنی علمیت مین شبہ ہوتا اور کہا کرتے "ہر ایک حصہ زندگی مین مجھکو برابر لاعلمی اور جہالت کھٹکا کرتی تھی"

ایک محنت کی مثال۔

ایک مکالمہ ایک زمیندار اور ایک اوسکے کاشتکار مین ہوا۔ زمیندار کو اپنی زمین کے فروخت کرنے کا اتفاق ہوا۔ اسنے کسان سے پوچھا کہ "کیا تم خرید کروگے" کسان نے جواب دیا ہان اگر قیمت طے ہوجاوے۔ زمیندار نے کہا "یہ بہت حیرت انگیز بات ہے مہربانی کرکے بتلائیے کہ یہ کس طرح ہوا۔ مین اوسی اراضی سے دو چند پر بسر نہین کرسکتا کہ جسکا مجھکو کچھ لگان نہین دینا ہوتا ہے اور تم اپنے کھیت کا دو گنا لگان دیتے ہو اور چند سال مین اوسکی خریداری کو طیار ہو۔" جواب دیا "وہ صاف ہے۔ تم خاموش بیٹھے رہے اور کہا کہ جاؤ مین اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا جاتا ہون۔ تم اپنے بستر مین پڑے رہے اور لطف حاصل کیا۔ مین صبح اوٹھا اور اپنا کام دیکھا۔